صغری دائم ۲

۳۸۸۰۷۹

فروشنده: آقای صفری	جلسه:	تاریخ: ۱۹/۱۰/۲۱	شماره:

نام کتاب:

مؤلف

مترجم زرکامل عیار

کاتب

شارح

تاریخ کتابت: فارسی - عربی	نوع خط:	نوع جلد:	نوع کاغذ:

ترتیبات و مشخصات:

ملاحظات: ۳۰ هزار

به عون صناع مکین و مکان فضل خلاق زمین و زمان

زر کامل عیار

ترجمہ

معیار الاشعار

مطبع منشی نولکشور کانپور مین مزین به طبع پسند جهان هوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد وسپاس خدای عزوجل و نعت حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ نبی مرسل و منقبت
شیر خدا علی مرتضی علیہ التحیۃ والثناء و مدحت آئمہ ہدی ارکین شریعت غرا کہتا ہے فقیر حقیر
مظفر علی اسیر کہ درینولا اکثر دوستان صادق الولا اور آشنایان با صدق وصفا فقیر خانی
مین جمع ہوئے اور بیشتر تذکرہ اشعار اردو اور ابیات فارسی کا اور مسائل علم عروض قوافی
کا باہمدیگر رہا چنانچہ صحیفہ رشیقہ اعنی کتاب معیار الاشعار تصنیف عالم کامل فخر اماجد و اثل
رئیس الحکماء استاد الکملاء محقق طوسی علیہ الرحمہ کہ اسی صناعت مین ہے اور اوسپر بعضی کملاء الحجاب
حلت وبراعت نے اعنی مولوی سعد اللہ صاحب نے حاشیہ لکھا ہے اور انصاف کو بالای طاق رکھکر جا بجا
اعتراض کیے ہین اور شرح شیخ سعدی علی زکی مشتہر بہ ملک الشعرا کی بھی ہاربار صحبت مین پڑھا گیا
بعضے مطالب بادہ حاشیہ اور شرح سے ذہن مین آئے اور معلوم ہوا کہ بعض مقامات کتاب کے
صحت سے بھی رہگئے ہین لہذا بہ التماس بعض احباب ارباب و کان حقا علینا نصر المومنین احقر العباد نے
مطالب نو دکھن عبارت اردو مین بطریق ترجمہ لکھے اور نام اوسکا زر کامل عیار در ترجمہ معیار الاشعار رکھا

اور کہین کہین عبارت حاشیہ و شرح بھی بعینہ لکھدی اسلیے کہ دریافت کرنا اوسکا تبدیل اونکو سہل ہو
اور جس جس مقام مین عبارت متن پیچیدہ اور حاشیہ و شرح مین بسبب عدم فہم کے خلاف واقع بیان
ہے تینوں پر حال اوسکا منکشف ہوجاے طرز تحریر یہ ہے کہ میم اشارہ عبارت متن کا اور کے عبارت
اپنے ترجمہ سے اور حے نشان عبارت حاشیہ کا اور شین عبارت علامت شرح کی و باللہ التوفیق
م الحمد للہ حمد الشاکرین والصلوٰۃ علی محمد سید المرسلین وآلہ الطاہرین ت سب تعریفین ثابت
ہین واسطے خدای تعالی کے تعریفین شکر کرنیوالونکی اور درود کاملہ نازل ہو اوپر محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کے جو سردار انبیای مرسل کے ہین اور اوپر اونکی اولاد کے جو طاہر ہین معلوم ہو کہ حمد الشاکرین
مفعول مطلق ہے اور منصوب اور حمد مین مقابلہ نعمت کا ضرور نہین ہے اور شکر مین مقابلہ نعمت کا ضرور
ہے پس جو حمد کہ بمقابلہ نعمت ہے البتہ افضل حمد ہے اور انسان نعمت الہی سے کسی وقت خالی
نہین علی الخصوص وقت تالیف کہ قوت تالیف بھی عمدہ نعمت الہی ہے حمد ستودن اور ستایش
اور صلوٰۃ دعا اور رحمت اور آمرزش اور آل بالمد وز خدان تینوں لغت منتخب سے م اما بعد
این مختصریست در علم عروض و قوافی شعر تازی و فارسی کہ بالتماس بعضی دوستان مرتب کردہ شد و آنرا
معیار الاشعار نام نہادہ آمدہ ت یہ ایک رسالہ مختصر علم عروض اور علم قوافی شعر عربی و فارسی مین ہے
کہ بالتماس بعضی دوستون کے مرتب کیا گیا اور نام اوسکا معیار الاشعار رکھا عروض بالفتح نام ایک
علم کا ہے کہ میزان شعر موزون اور ناموزون ہے منتخب اور عروض کرسول یعنی معروض اور صلہ اوسکا
محذوف یعنے معروض علیہ کسواسطے کہ اشعار کو اوس پر عرض کرتی ہین اور موزون اور ناموزون
سے جدا ہو کذا فی القاموس اور وجہ تسمیہ عروض رسالہ سیفی وغیرہ رسالہ ہای عروض مین بکثرت
لکھی ہین مگر بہتر سب سے یہی ہے جسکا ذکر ہوا اور قوافی جمع قافیہ اور قافیہ یعنی از پی روندہ ہے
اور اوسکو قفو سے لیا ہے یعنی از پی رفتن چونکہ بیشتر کلمہ قافیہ پیچھے باقی الفاظ بیت کے اکثر باقی الفاظ
کو واقع ہوتا ہے گویا پیچھے اونکے جاتا ہے لہذا قافیہ نام رکھا اور اصطلاح مین عبارت ہے
اوس سب سے جو تکرار پائی الفاظ متشابہ الاواخر مین یا ایک لفظ متغایر المعانی میں اخر مصاریع
یا ابیات کذا فی الغیاث اور رسالہ عطای و دیگر رسائل قافیہ اور معیار بالکسر پیمانہ و اندازہ و
چاشنی گرفتن زر و سیم و آنچہ باوراست گرفتن ترازو و منجنیق اور گشتہ کرم و این مختصر مشتمل ہے بر مقدمہ و عروض

مقدمہ در بیان ماہیت شعر و ذکر صناعتی کہ شعر را بدان تعلق باشد و آن سہ فصل است فصل اول در
حد شعر و تحقیق آن ست اور اس مختصر مین ایک مقدمہ اور دو فن ہین مقدمہ بیان ماہیت شعر مین اور ذکر
صنائع مین کہ شعر سے تعلق رکھتے ہین اوسمین تین فصلین ہین اول تعریف اور تحقیق شعر مین مقدمہ
بالضم میم وکسر دال مشدد پیش رونده یا وہ مطلب جو بیشتر کہا جاے واسطے آسانی مطالب آیندہ کے
کذا فی المدار والموید والمنتخب والغیاث اور ماہیت بکسر ہا و تشدید تحتانی بمعنی حقیقت شی مستعمل ہے
اور یہ مصدر جعلی ہے تراشیدہ اہل منطق و اہل حکمت کا اور معنی لفظی ماہیت کے چیست
این شدن ہین مرکب ما موصولہ اور لفظ ہی سے بکسر ہا اور فتح یا ضمیر مونث واحد اور یا مشدد
علامت جعل ہے اور تاء مصدری مگر یاء لفظ ہی بحیث اجتماع یاءات حذف ہوئی ہے کذا فی الغیاث
اور صناعت بکسر اول پیشہ و کام اور اصطلاح مین اطلاق اوسکا علم پر شائع ہی کذا فی الصراح والمنتخب
والکشف اور حد بفتح و تشدید دال حائل میان دو چیز اور نہایت اور کنارہ ایک چیز کا اور اصطلاح
منطق مین تعریف شی بذاتیات جیسے کہ تعریف انسان کی بحیوان ناطق بخلاف رسم کے کہ وہ
تعریف ہی بعرضیات جیسے کہ تعریف انسان کی بماشی ضاحک عبارت ہے م شعر نزد منطقیان
کلام مخیل موزون باشد و در عرف جمہور کلام موزون مقفی ست شعر نزدیک منطقیون کلام مخیل معتدل ہی
در عرف جمہور یعنی نزدیک شعرا کے کلام موزون بوزن عروضی اور مقفی ہی کلام سخن گفتن و سخن منتخب
اور مخیل خیال کردہ شدہ جس سے تخیل ہو مقفی وہ کلام جو قافیہ رکھتا ہو اور معنی ان لفظون کے آیندہ تین
مین مفصل مرقوم ہین اس جگہ صاحب حاشیہ نے یہ شبہہ کیا ہی کہ قولہ مخیل موزون باید دانست کہ وزن نزد
ازا مور مقصودہ بالذات نیست آرے از امور مقصودہ بالعرض ست کہ معین و مفید نحوی از تخیل
باشد کہ مقصود بالذات است و ازینجاست کہ شیخ در منطق الشفا آوردہ لا نظر للمنطقی فی شی من ذلک
الا فی کونہ کلاماً مخیلاً و در جاے دیگر گفتہ انما ینظر المنطقی فی الشعر من حیث ہو مخیل و لہذا بعضی قدما وزن
را داخل حد شعر نکردہ اند چنانکہ محقق طوسی در اساس الاقتباس می گوید بعضی قدما کلام مخیل را شعر گفتہ اند
اگرچہ وزن حقیقی نداشتہ باشد چنانکہ بعضی اشعار یونان ست و در دیگر لغات قدیم مانند عبری و سریانی
و فرس ہم وزن حقیقی اعتبار نکردہ اند و اعتبار وزن حقیقی اول عرب را بودہ و دیگر امم متابعت ایشان
کردہ اند و نظر خاص است بتخییل و وزن را ازان اعتبار کنند کہ بوجہی اقتضاء تخییل کند و مناسبت منطق با بالذات

از تخییل شعر است و بالعرض از دیگر احوال تم کلامہ اور صاحب شرح نے اوسکا جواب یون لکھا ہی کہ پس باید دانست
کہ شعر جزو ہی از اجزاے منطق است زیرا کہ قیاس را از علم منطق بر پنج نوع قسمت کردہ اند و شعر ہم جزو ہی
از ہمان اجزاے پنجگانہ است و این بحث مناسبت تخییل ست تم کلامہ پس کیفیت جواب کی ظاہر ہی
اس وجہ سے کہ یہ عبارت خارج از بحث ہی اور اعتراض سے بالکل تعلق نہین رکھتی بہر کیف فقیر نے
اس باب مین رقعہ مولوی عبدالرزاق صاحب کی خدمت مین لکھا اور مولوی صاحب موصوف
نے جواب اوسکا یون لکھ بھیجا کہ فی الواقع شعر در اصطلاح منطقیین کلام مخیل کہ باعث انبساط نفس
یا انقباض باشد ہست پس مراد از لفظ موزون عرف عام بمعنی دلچسپ گفتہ نہ متعارف عروضیان و ضیا
پس این شبہہ محض است و لیس او رجناب سید علی محمد صاحب خلف الرشید جناب قبلہ و کعبہ مجتہد العصر والزمان
ادام اللہ فیوضہم نے اس جگہ یہ عبارت تحریر فرمائی ہی کہ کبھی اطلاق تخییل کا اوس مقام پر ہوتا ہی کہ ایک شی
انسان کے خیال مین گذری چنانچہ یہ معنی لغوی ہین اور کبھی تخییل سے یہ مراد ہوتی ہی کہ اثر کرے سخن
نفس مین از روے انقباض یا انبساط کے چنانچہ یہ معنی اصطلاحی ہین اور وزن کے معنی لغت مین معتدل کے
بھی آے ہین چنانچہ کتاب مجمع البحرین مین تفسیر آیہ وانبتنا فیہا من کل شی موزون لکھی ہین اور
عرف عام مین کہتے ہین کہ قد موزون اور بنابر اصطلاح جمہور شعرا کے ایک ہیات ہی تابع نظام حرکات و
سکنات وغیرہ کی چنانچہ انشاء اللہ تعالی معلوم ہوگا جب یہ تمہید ہوا پس معلوم ہو کہ یہ شبہہ جب ہوتا
ہی کہ تخییل اور وزن کے معنی اصطلاحی ہون اور اگر تخییل سے مراد معنی لغوی ہون اور موزون
سے مراد معتدل و معنی تمام عبارت کے یہ کہین کہ شعر بنابر اہل منطق کے کلام مخیل یعنی خیال کردہ شدہ
ہو معتدل ہی جیسے تطویل یا اجمال مخل فہم مطالب مین اور یہ کلام البتہ اثر کرے گا نفس مین بہ انقباض
یا بہ انبساط یا یہ کہ تخییل کے معنی اصطلاحی ہون مگر تجرید کرین اوسکے معانی کو بعد ازان اوس لفظ کو ذکر
کرین و دلالت کرین اوس پر چنانچہ و تقشعر منہ جلود الذین الایہ مین تجرید کی ہی پس بنا بر این اعتراض مذکور
مرتفع اور شبہہ مسطور مدفوع ہی فتامل لعل اللہ یحدث بعد ذلک امراً انتہی اور فقیر کے ذہن مین یہ آتا ہی کہ اس
تکلف اور تاویل کی حاجت نہین شعر کیواسطے وزن ضرور ہی اور یہی وزن فارق ہی درمیان
شعر و نظم کے ورنہ کلام مخیل دونون مین چنانچہ حق تعالی فرماتا ہی ما علمناہ الشعر یعنی نہ سکھایا ہم نے پیغمبر
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شعر شک نہین کہ کلام خدا مین بھی شعر سے مراد کلام موزون ہی اور منطقی کو

غرض اور بحث قضایا تخیلیہ سے ہی نظم ہو خواہ نثر مگر تعریف نظم اور نثر کی اوسکے نزدیک بھی علاحدہ علاحدہ ہی
نثر فقط کلام مخیل ہے اور نظم کلام مخیل موزون جو اہل عروض کے نزدیک ہی مگر بحث وزن ہی کام اہل عروض کا ہی نہ
کام اہل منطق کا جیسا کہ مثلاً نغمہ جب ذکر اسکا علم فقہ میں ہوگا فقیہ کو غرض اور بحث اوسکی حلال اور حرام ہونے کی
ہوگی مگر جب تعریف نغمہ کی فقیہ سے پوچھیے وہی تعریف نغمے کی کریگا جو اہل موسیقی نے کی ہی اگرچہ اوسکو
غرض اور بحث اوس سے نہیں ہی وہ کام اہل موسیقی کا ہی پس محقق علیہ الرحمہ تعریف شعر میں فرماتے ہیں
کہ شعر نزد منطقیان مخیل موزون ہی غرض اور بحث منطق بیان نہیں کرتے اور شک نہیں کہ اگر قید موزون
کی نہو نثر بھی نظم بھی داخل ہو جائے کہ کوئی کلام تخیل سے خالی نہیں نظم ہو خواہ نثر اور حال اہل منطق کا
اس باب میں یہ ہے کہ متقدمین اونمیں دو فرقے ہیں بعضون نے فقط کلام مخیل کو شعر کہا ہی اور اونکو
اپنے مطلب سے مطلب ہی اور فرقہ ثانی نے وزن کو معتبر جانا ہے تا فارق ہو درمیان نثر اور نظم کے
چنانچہ یہ دعوی ہمارا عبارت معترض ہی کہ لہذا بعضے قدما وزن را داخل حد شعر نکردہ اند اور عبارت اساس
الاقتباس سے کہ بعضے قدما کلام مخیل را شعر گفتہ اند اگرچہ وزن حقیقی نداشتہ باشد صاف پیدا ہی کسواسطے کہ جب
کہا بعض قدما نے اعتبار نہیں کیا لازم آیا کہ بعض دیگر نے اعتبار کیا ہی اور متاخرین اہل منطق کا یہ حال
ہی کہ کل اونکے وزن کو اعتبار کرتے ہیں بلکہ قافیے کو بھی چنانچہ عبارت شرح تجرید کی یہ ہے متن
والشعر من الصناعات وہو عند القدماء کل کلام مخیل وعند المحدثین کلام موزون متساوی الارکان
المقفی شرح الشعر صناعۃ من الصناعات وہو عند القدماء کل کلام مخیل یقتضی النفس بسطاً او قبضاً اما
المحدثون فالشعر عندہم کل کلام موزون متساوی الارکان مقفاً دوسری جگہ شرح مذکور میں یون لکھا ہے
والشعر التام یحاکی بالکلام المخیل وبالوزن وبالنغمۃ المناسبۃ ان قارنتہا والکلام یحاکی اما بالالفاظ
او بالمعانی او بہما اور وزن کی بھی کئی صورتین ہیں وزن حرفی اور وزن موسیقی اور وزن عروضی
اور سوا اسکے اعتدال بھی ایک وزن ہی چنانچہ عبارت شرح تجرید کی یہ ہی واما الامم القدیمۃ من
الیونانیین والعبرانیین والسریانیین فلم یتلفظوا حتی یعلم انہم شعروا موزونا بہذہ الاوزان العروضیۃ
بل باوزان باشتراطات وقوافیہا غیر متفقۃ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ قدما جنکے نزدیک شعر فقط
کلام مخیل ہے وہ بھی اعتدال کو داخل حد جانتے ہیں وہ بھی ایک وزن ہی اور ہمارے یہ لیلیون نے دیکھا کہ
کے پیدا کہ شعر کو وزن سے چارہ نہیں اور اہل منطق بھی اوسکو داخل حد جانتے ہیں ہر چند غرض اور بحث اونکی

تمثیل سے ہی پس قول محقق صحیح ٹھہرا فتامل م اما کلام الفاظی باشد مولف از حروف کہ بحسب وضع
بر معنی مقصودہ دال باشد و شعر بے الفاظ تصور نتوان کرد و اگر کسی بہ تکلف فعلی غیر ملفوظ را مانند حرکتی
از دست یا بچشم مثلاً جزوی از اجزای شعر گرداند حکم آن فعل حکم الفاظ باشد ازان جہت کہ مشتمل
باشد بر حدوث صوتی یا خیال صوتی دال بر مرادی ت پس کلام الفاظ ہیں مولف حروف سے کہ
بحسب وضع معنی مقصودہ پر دال ہون اور شعر بے الفاظ نہیں ہو سکتا اور اگر کوئی بہ تکلف ایک
فعل غیر ملفوظ کو مثل حرکت دست یا حرکت چشم کی ایک جزو اجزای شعر سے مقرر کرے حکم اوسکا
حکم لفظ کا ہی کہ حدوث یا خیال صوت اوس میں ایک مراد پر شامل ہی پس کلام کے معنی لغوی سابق
لکھے گئے اور اصطلاح اہل نحو میں لفظ ہی متضمن دو کلمہ یعنی مرکب دو اسم سے یا فعل سے اور اسم
کہ نسبت ایک کی دوسرے سے ہو اسطرح کہ فائدہ تام دے جیسے زید قائم اور قام زید منتخب و غیاث سے
اور مراد حروف سے حروف تہجی ہیں اور مثال فعل غیر ملفوظ کی جسکو حکم لفظ میں کہا ہی یہ ہے مثلاً کہ
کوئی یہ مصرع ع مردی از خانہ برون آمد و گفتا۔ اور اشارہ آنکھ سے کرے معنی اوسکے یہ ہوے
کہ بیا یا ہاتھ ہاتھ پر مارے معنی اوسکے یہ ہے کہ زن پس یہ حدوث صوت یعنی ہاتھ پر ہاتھ مارنا
اور یہ خیال صوت یعنی آنکھ سے اشارہ کرنا چونکہ دال ایک مراد پر ہی حکم لفظ میں ہے مگر یہ بھی تکلف سے
خالی نہیں حاشیہ کا مطلب اسی قبیل سے ہے مگر شارح نے اسکو خلاف ٹھہرایا ہی عبارت اوسکی یہ ہی
ش مطلب متین از فہم صاحب نیزان روگرفتہ و برزعم مصنف براہ دور از معانی رفتہ اللہم ارنی حقایق
الاشیاء کما ہی باید دانست کہ مراد مصنف انیست کہ آن حرکت دست یا چشم مثلاً بجہت اشتمال
بر حدوث صوت یا خیال صوت کہ دال بود بر مرادی در حکم لفظ باشد اما بحرکت دست حدوث صوت چنانکہ
درین مصراع ع مردی بر خانہ ما زد و شک پس لفظ و شک ذکر نساختہ و دست بر دست زدہ
مفہوم مراد گیرند و خیال صوت بحرکت دست یعنی آوازی پیدا نباشد چنانکہ درین مصرع ع کہ مرا با تو
ہیچ کار نماندہ دست را دو بار حرکت دہند کہ لفظ برو برو ازان مراد بود اما بحرکت چشم حدوث صوت
راست نیاید بلکہ خیال صوت می شاید چنانکہ درین مصرع ع گفتم کہ بحالم نگری گفت و پس از لفظ گفت اشارہ
بحرکت چشم نماید کہ لفظ بچشم بخیال درآید و دلالت انحرکات بر مدلولات وضعی غیر لفظی باشد و این ہمہ از تکلف
خالی نباشد چنانچہ مصنف ہم اشارہ بآن نمودہ تم کلام ظاہر ہی کہ حاصل دونون عبارتون کا ایک ہی

معلوم ہوتا ہی یا مطلب شارح کا کچھ اور تھا مگر بیان درست نہو سکا بہر کیف یہ مقام چندان وقت طلب نہین
ہی ہم و ہمچنین الفاظ مہمل بمعنی را واگرچہ مستجمع وزن و قافیہ باشد از قبیل شعر نشمرند ت یہ فقرہ عطف ہے
اوس قول پر کہ شعر بی الفاظ تصور نتوان کرد یعنی جیسے شعر بے الفاظ نہین ہوتا اسیطرح الفاظ مہمل
بمعنی کو اگرچہ موزون اور مقفی ہون قبیل شعر سے نہین گنتے مہمل لغت مین بضم اول اور میم ثانی مفتوح
فروگذاشتہ شدہ اور متروک اور بیکار رہا اور کشف اور غیاث سے اور اصطلاح مین جو کلام کہ معنی نرکھتا ہو
ایک تذکرے مین لکھا ہے کہ کسی امیر نے کسی شاعر سے کہا کہ دو چار شعر ایسے کہو کہ فقط الفاظ جمع ہون
اور معنی اونکے کچھ نہون تا سامع اشتباہ مین پڑین اوس بزرگ نے ارتجالاً الامر فی البدیہہ یہ تین شعر کہے ایک
اونمین سے یہ ہی ع روزی کہ در بدخشان میخ برخار بندد ۔ فالودہ دشتی طلخال مار گردد ۔ پس ایسے
کلام بمعنی کو شعر نکہا چاہیے ہم و حکم ہذیانات اہل مجون و ہزل کہ بر الفاظ مہمل مشتمل باشد و در نظم ایراد
کنند حکم الفاظ معنی دار باشد ازان جہت کہ مراد ایشان بحسب قصد ایشان ازان الفاظ حاصل آید پس
کلام شعر را و غیر شعر را بجای جنس ست ت اور حکم بیہودہ گوئیون اہل مجون و اہل ہزل یعنی بیباکون اور
گستاخون کا کہ مشتمل بالفاظ مہمل ہون اور نظم مین وارد کرین حکم الفاظ معنی دار کا ہی اس جہت سے کہ مراد اونکی موافق
اونکے قصد کے اون الفاظ سے حاصل ہی پس کلام شعر اور غیر شعر کو بجای جنس ہے ت ہذیان لغت مین بفتحتین و ذال معجمہ سخن
بیہودہ کہنا بیہوشی مرض مین کذا فی المنتخب و الصراح و الغیاث اور مجون لغت مین بالضم کالدخول بمعنی بیباک
پس اگرچہ ہذیان کلام بیہوشی اور ہزل سخن بیہودہ ہے عمداً الا اصطلاح مین ہزل اور ہذیان دونون
کلام مسخرگی کو کہتے ہین جیسا کہ کلام جعفر زٹلی کا مشہور ہے اور اشعار میر انشاء اللہ خان کے
ہجو مولوی فایق مین شعر ع چہ خوش گفت فایق شاعر غرا ۔ کہ چون ذہن من ذہن رسا نباشد
بمقام شعر جو ضرورت افتد ۔ تشدید صحیح چرا نباشد ۔ نقل اسکی زبانی مولوی فایق کے یون
ہے کہ مین نے ایک شعر کسی وزن مین کہا تھا اوس مین لفظ یہ مشدد تھا میر انشاء
اللہ خان نے اعتراض کیا اور مرزا قتیل بھی اس مین شریک اونکے ہوے مین نے
سند قاموس وغیرہ کتب لغت سے لکھ بھیجی انشاء اللہ خان نے خفیف ہو کر چند شعر
میری ہجو مین کہے مین نے بھی ایک رسالہ اون دونون کی ہجو مین لکھا کہ جواب ترکی بترکی شعر آخر اوسکا
یہی ہے شعر چون این رسالہ واقع و خوش دو شاہ ست ۔ زین وجہ نام او شدہ یک گز دو فاختہ

صاحب میران نے بھی شعر انشاء اللہ خان کا لکھا ہے مگر ایک مصرعہ کہین کا اور ایک مصرعہ کہین کا آمدم
بر سر مطلب فرمایا محقق علیہ الرحمۃ نے کہ کلام شعر اور غیر شعر کو یعنی نظم و نثر کو بجاے جنس ہے یعنی
معنی جنس کے صادق ہین مگر جنس حقیقی نہ کہا چاہیے اسواسطے کہ مرکب مین دریافت کرنا معنی جنس کا
عسیر اور دقیق ہی چنانچہ کتاب سلم العلوم مین مؤید اسکے یہ عبارت ہے لاکن فی المرکب تحصیل
معنی الجنس عسیر و دقیق و فی البسیط منتج المادہ متعسر و مشکل فان ابہام المعین و تعیین المبہم امر عظیم انتہی لہذا
لیکن بیچ مرکب کے حاصل کرنا معنی جنس کا دشوار ہی اور بیچ بسیط کے دریافت کرنا ... مشکل ہے
مصنف علیہ الرحمۃ نے احتیاطاً کلام کو بجای جنس کہا قال رح قولہ بجای جنس یعنی جاینگاہ جنس
نماید پس مراد ازان معین جنس است اما تخییل تاثیر سخن باشد در نفس بر وجہی از وجوہ مانند بسط یا قبض
و شبہہ نیست کہ غرض از شعر تخییل ست تا حصول آن در نفس سبب صدور فعلی شود ازو مانند اقدام بر کاری
یا امتناع ازان یا سبب حدوث ہیئاتی شود درو مانند رضا یا سخط یا نوعی از لذت کہ مطلوب باشد
الا آنکہ تخییل را حکمای یونان از اسباب ماہیت شعر شمردہ اند و شعرای عرب و عجم از اسباب جودت
او می شمرند پس بقول یونانیان از فصول شعر باشد و بقول این جماعت از اعراض و بمنزلہ غایت است
ت لیکن تخییل تاثیر کرنا سخن کا ہی نفس مین کسیوجہ سے مانند بسط کے یا قبض کے کہ دل خوش ہو جاے
یا زہرہ جاے اور شک نہین ہے کہ غرض شعر سے بھی تاثیر سخن ہے تا حاصل ہونا اوسکا نفس مین منشا
صدور ایک فعل کا ہو مثل اقدام کے ایک کام پر یا امتناع کی اوس سے یا سبب پیدا ہونے ایک ہیئت کا ہو
نفس مین مانند رضا کے یا ناخوشی کی یا کسی طرح کی لذت کہ مطلوب ہو مگر اس تخییل کو حکماے یونان
اسباب ماہیت شعر سے کہتے ہین اور شعراے عرب و عجم اسباب حسن شعر سے سمجھتے ہین پس بقول
یونانیان یہ تخییل فصول شعر سے ہے اور بقول شعرا بمنزلہ غرض اور غایت شعر سے پس معنی تخییل
کے لغت سے قبل ازین لکھے گئے اور بسط بالفتح بمعنی فراخی صراح سے اور بمعنی گستردن غیاث سے اور
اوس سے انبساط نفس ہے اور قبض بفتح اول اور سکون ثانی گرفتن اور گرفتگی غیاث سے اور مراد اوس سے
انقباض نفس ہے اور مبدا بفتح صیغہ اسم ظرف ثلاثی مجرد سے جگہ آغاز کرنے اور آشکارا کرنے کی اور بضم اور دال مہملہ
مکسورہ اور بعد اوسکے ہمزہ صیغہ اسم فاعل کا باب افعال سے آغاز کرنیوالا اور پیدا کرنیوالا اور بضم دال مہملہ و فتح
صیغہ اسم ظرف کا ہی باب افعال سے جگہ آغاز اور آشکارا کرنیکی کذا فی الغیاث اور اقدام بکسر پیشروی کرنا کسی کام
مین غیاث سے اور ہیئات بر وزن عبرت نجگانا اور شکل اور صورت کشف اور غیاث سے اور رضا بالکسر خوشنودی اور

بفتح خوشنود ہونا کشف اور صراح اور غرایب سے اور صاحب منتخب نے دونون لفظ بافتح لکھے ہین غیاث
سے اور سخط بفتحتین اور رخا بمعنی خشم اور غضب ملا اور موید اور منتخب مین بالضم اور بفتحتین ہے اور صراح
مین لبضم اور بفتح اور سکون ثانی اور جودت بفتح نیکی اور نیک ہونا اور خوبی ہر چیز کی منتخب اور کشف مودی شرح
نصاب اور غیاث سے اور فصل بالفتح جدا کرنا اور جدا ہونا اور اصطلاح منطق مین وہ چیز کہ تمیز دے ایک شے
کو مشارکات ذاتیہ سے اور واقع ہو جواب ای شی ہوفی ذاتہ مین جیسے کہ لفظ ناطق تمیز دیتا ہے انسان
کو اور حیوانون سے کہ شریک اوسکے ہین حیوانیت مین غیاث سے مثال اوسکے جو نفس مین انبساط پیدا
کرے مصرع شراب سرخ چون یاقوت سیال ؛ مثال اوسکی جو نفس مین انقباض پیدا کرے مصرع
تلخ ؛ ممبوع چون مگس ہا ؛ مثال اوسکی جو نفس مین منشاء اقدام کار کا ہو سعدی کہتا ہے بیت
خواہی کہ خدا ے بر تو بخشد ؛ با خلق خدای کن نکوئی ؛ یا اشعار رجز وقت جنگ نظامی کہتا ہے
بیت مندا چہ منم میل فولادخای ؛ کہ بر پشت پیلان کشم پیلپاے ؛ درم پہلوی پہلوانان
بہ تیغ ؛ خورم گردہ گردنان بیدریغ ؛ مثال اوسکی جو نفس مین باعث امتناع کار کا ہو سعدی
کہتا ہے بیت الا تا نخواہی بلا بر حسود ؛ کہ آن بخت برگشتہ خود در بلاست ؛ چہ حاجت کہ با وے
کنی دشمنی ؛ کہ وی را چنین دشمن اندر قفات ؛ مثال اوسکی جو نفس مین بسبب رضا ہو سعدی
کہتا ہے بیت دیگر آید چو کسے سیر نگردد ز تو کند ؛ باز گویم کہ کسے سیر نخواہد بودن یا اشعار مدح جیسا کہ
ناصر علی نے مدح ذوالفقار خان مین ایک مطلع پڑھا وہ ایسا خوش ہوا کہ لاکھ روپے صلہ مین دیے
مطلع ای شان حیدری ز جبین تو آشکار ؛ نام تو در نبرد کند کار ذوالفقار ؛ مثال اوسکی جو
نفس مین باعث سخط ہو سعدی کہتا ہے بیت ہمیشہ کس نخراشند زود خار اگل ؛ خیانکہ بانگ درشت
تو می خراشد دل ؛ یا اشعار ہجو کہ باعث سخط ہین اوسکو کہ جسکی ہجو ہے جیسے یہ بیت ناصر آفتاب
ترا خواند روز گار ؛ خورشید سر بر جنبہ برآمد ز کوہسار ؛ مثال اوسکی کہ جس سے نفس کو لذت حاصل ہو
اور لذتین بہت سی ہین از انجملہ ذکر عیش و نشاط کا حافظ کہتا ہے بیت ساقیا برخیز در دہ
جام را ؛ خاک بر سر کن غم ایام را ؛ ہم و اما وزن سیائی ست تابع نظام ترتیب حرکات و
سکنات و تناسب آن در عدد و مقدار کہ نفس از ادراک آن ہیات لذتی مخصوص یابد کہ آنرا درین
موضع ذوق خوانند ت و اما وزن ایک شکل ہے تابع نظام ترتیب حرکات اور سکنات کی

اور اوسکے مناسبت کے عدد مین اور مقدار مین کہ نفس اوسکے دریافت کرنے سے ایک لذت مخصوص
پاتا ہے کہ اوسکو اس جگہ ذوق کہتے ہین پس مناسبت عدد کی یہہ ہے کہ مثلاً حروف اور حرکات اور
سکنات دونون مصرعون مین برابر ہون اگرچہ حرکات مختلف ہون اور کہین ایک ساکن اور
کہین دو ساکن ہون اور مناسبت مقدار کی یہہ ہے کہ مثلاً عروض مین فعلن ہو اور ضرب مین فعلان
یا عروض مین فعلن ہو اور ضرب مین فعلتن یہہ مناسبت سے خارج نہین جس وقت ایسی حرکات
اور سکنات مناسبت کمیت اور کیفیت مین واقع ہونگی اونسے ایک شکل جدا ہوگی کہ اوسکا نام وزن
ہے اور اوس وزن کے ادراک سے نفس جو لذت اوٹھاتے گا اوسکو ذوق کہینگے م و موضوع
آن حرکات و سکنات اگر حروف باشد آنرا شعر خوانند والا آنرا ایقاع خوانند چنانکہ فطرت نفس را در
ادراک آن ہیات مدخلی عظیم ست و باین سبب بعضی مردم در ہر یکے از شعر یا ایقاع بحسب فطرت صاحب
ذوق باشند و بعضے نباشند و از صنف دوم بعضے را امکان تحصیل آن باکتساب بود و بعضے را نبود و عادت
راہم دران باب مدخلی تمام ست و باین سبب اوزان اشعار و ایقاعات مستعمل بحسب اختلاف امم مختلف
است ت اور محل عرض اون حرکات اور سکنات کا اگر حروف ہون اوسکو شعر کہتے ہین اور
اگر سوا حروف کے یعنی اصوات نقر وغیرہ ہون اونکو ایقاع کہتے ہین اور فطرت نفس کو اوسکے ادراک
مین دخل تمام ہے اسی سبب سے بعضے آدمی بحسب فطرت شعر یا ایقاع مین صاحب ذوق ہوے ہین اور بعضی نہین
ہوے اور قسم دوم کے یعنی جو صاحب ذوق نہین ہوے اون مین سے بعضو نکو امکان تحصیل باکتساب ہے اور بعضو نکو
امکان تحصیل باکتساب بھی نہین ہے اور عادت کو بھی اس مین دخل تمام ہے اور اسی باعث سے
اوزان شعر اور ایقاعات مستعمل موافق اختلاف امم کے مختلف ہین مثلاً اکثر اوزان عرب مین
مستعمل اور خوشنما ہین عجم مین مستعمل اور خوشنما نہین اور بیشتر اوزان عجم مین مستعمل اور خوشنما ہین عرب مین
متروک ہین ایقاع لغت مین واقع کرنا اور چنگ مین ملانا ہے منتخب سے اور اصطلاح موسیقی مین
تال اور اہل کلام کے نزدیک مطلق صوت حرفی ہو یا غیر حرفی مگر محقق علیہ الرحمہ کو اس جگہ بیان وزن
شعر منظور ہے نہ تعریف ایقاع لہذا وزن کو منقسم کیا طرف شعر اور ایقاع یعنی تال کے م و وزن اگر
چہ از اسباب تخییل ست و ہر موزون بوجہی از وجوہ مخیل باشد و اگرچہ نہ ہر مخیلی موزون باشد
اما اعتبار تخییل دیگر ست و اعتبار وزن دیگر و نیز اعتبار وزن از ان جہت کہ وزن ست دیگر ست

وازان جہت کہ اقتضای تخییل کند دیگرت اور وزن اگرچہ اسباب تخییل سے ہے کسواسطے کہ وزن سے
بھی ایک ذوق جدید طبیعت کو حاصل ہوتا ہے اور ہر موزون کیوجہ سے مخیل ہے یعنی ہر کلام موزون
رضا اور سخط وغیرہ تاثیرات سے خالی نہین اگرچہ ہر مخیل موزون نہین ہے کسواسطے کہ تخییل نثر سے
بھی حاصل ہی مگر اعتبار تخییل کا اوپر ہے کہ وہ تابع تاثیر سخن ہے نفس مین اور اعتبار وزن کا اوپر ہے
کہ یہ تابع نظام ترتیب حرکات وسکنات ہے اور اعتبار وزن کا اس جہت سے کہ وزن ہی اور
ہے اور اس جہت سے کہ مقتضای تخییل کرتا ہے اور یہ کہ بوجہ وزن اوسکو موزون کہتے ہین اور
بوجہ تخییل کلام مخیل پس وزن خاص اور تخییل علم ہی کہ کوئی کلام موزون تخییل سے خالی نہین اور کلام
مخیل نثر بھی ہی م وباتفاق وزن از فصول ذاتی شعر است الا آنکہ سیا تنہا باشد کہ تناسب آن تام
نباشد و نزدیک باشد بنام مانند اوزان خسروانیہا و بعضی لاسکو بیہا و شاید کہ بعضی ام آن بسبب
مشابہت از اوزان شعر شمرد و بعضی بہ سبب عدم تناسب حقیقی نشمرد پس ازین جہت در اعتبار وزن
باشد کہ خلاف افتدت اور باتفاق حکما اور شعرا کے وزن فصول ذاتی شعر سے ہے یعنی شعر کو تمیز
دیتا ہی اور جدا کرتا ہی نثر سے مگر اوس وزن کی صورتین ہین کہ مناسبت اوسکی تام نہو اور نزدیک ہو
ساتھ مناسبت تام کے مانند اوزان خسروانی اور بعضی اوزان اوزلاسکوی کے اور کبھی بعضی ان
اوسکو بسبب مشابہت کے اوزان شعر سے جانتے ہین اور بعضے بسبب عدم تناسب حقیقی کے وزن
شعر سے نہین جانتے پس اس جہت سے کبھی اعتبار وزن مین اختلاف پڑتا ہے پس لاسکوی بفتح
سین و کاف و کسر واو اور یای معروف نام ایک چھوٹے جانور کا ہی اور خوش آواز ہوتا ہی جہانگیری سے
اور برہان سے اور خسروانی ایک لحن ہی مصنفات باربد مطرب کے کہ نثر مسجع ہی مدح خسرو پرویز مین جہانگیری
سے اور برہان قاطع سے مش خسروانی عبارت ازان ست کہ نقیبان پیش سلاطین سرایند و
لاسکوی منسوب باشد بلاسکو نام شخصی کہ از قوم ترک رندانہ وضعی بود کہ تصنیفت ہای جا بلانہ کرد
و بنام وی جدا آن طرح شہرت یافت اکنون گفتہ ہر کہ باشد آنرا لاسکوی خو انند الی آخرہ تم کلامہما
یہ معنی ایجادی ہین کہ جہانگیری اور برہان وغیرہ کتب لغت مین پائے نہین جاتے م داما قافیہ تشابہ الفاظ
دوار باشد و مراد از تشابہ اینجا اتحاد حروف خاتمہ است یا اختلاف کلمات مقاطع یا آنچہ در حکم مقاطع باشد
در لفظ یا در معنی ت داما قافیہ تشابہ اواخر مصاریع کا ہی اور مراد تشابہ سے متحد ہونا حروف خاتمہ کا یعنی ریکا

وغیرہ کا ساتھ اختلاف کلمات آخر کے یا وہ کلمے کہ جو حکم آخر مین ہون لفظ مین یا معنی مین پس کلمات آخر
وہ قافیے ہین کہ جنکے بعد ردیف نہو اور حکم کلمات آخر مین وہ قافیے ہین کہ جنکے بعد ردیف ہو یا
قافیہ بعد قافیے کے ہو جیسے یہہ بیت ؎ ساقی ازان بادہ منصور دم ؛ در رگ و در ریشہ من صور دم
پس اگر بعد قافیے کے تمام بیت ردیف ہو وہ بھی حکم آخر مین داخل ہی جیسے یہہ بیت ؎ زر بہر تبان
نثار کردم + سر بہر تبان نثار کردم + جاننا چاہیے کہ یہہ تین صورتین ہین لایق قافیہ ہونیکے ایک قافیہ
کار کا ساتھ مار کے کہ اسمین اتحاد حروف خاتمہ ہی ساتھ اختلاف کلمات کے لفظاً اور معناً دوسرا
قافیہ زبان کا ساتھ لسان کے اسمین اتحاد حروف خاتمہ ہی ساتھ اختلاف کلمات کے لفظاً نہ معناً
تیسرا قافیہ چشم کا بمعنی آنکھ کے ساتھ چشم کے معنی ایک کے اسمین اتحاد حروف خاتمہ ہی ساتھ اختلاف کلمات
کے معناً نہ لفظاً اور تحت عبارت تشابہ اوسکے یہ نوشتہ کہ این قول باعتبار اکثر است چہ گاہی ہمہ بیت در
قافیہ و ردیف نباشد فافہم وم ومراد از دوریا دریجا در مصراعہاست کہ قافیہ دران اعتبار کنند
چنانکہ در مثنوی یا بیتہای تام چنانکہ در قطعہا و قصیدہا ت اور مراد دو سے بیان وہ مصرع ہین
جنمین قافیہ ہو جیسے مثنوی مین یا ابیات تام جیسے قطعون اور قصیدون مین یعنی اشعار مثنوی
اور مطلعہای قصیدہ اور غزل مین کہ دونون مصرعون مین قافیہ ہوتا ہی اونکو دو کہتے ہین اور باقی
ابیات قصیدہ اور غزل اور قطعہ مین کہ مصاریع آخر محل قافیہ ہین وہ دو در مین حقیقۃً اور تمام بیت
یعنی دونون مصرعونکو بسبب شمول قافیے کی مجازاً دو کہتے ہین م و باشد کہ ہم در سمط عما و ہم در بیتہا اعتبار کنند
چنانکہ در رباعیات و ادراجات اور کبھی بعضی مصرعون مین اور بیتون مین اعتبار کرتے ہین جیسا کہ
رباعیون مین اور ادراج مین پس ادراج جمع درج بمعنی مستزاد ہی یعنی رباعی مین مصرع اول اور ثانی
ہم قافیہ ہے اور بیت اخیر مثال رباعی کے سلیم کہتا ہی رباعی ؎ یخ بستہ جہان ز لب تا غیر ہو شید
موج آب ہمچو موج خارا + در صفحہ بشکل نقطہ گردید الف ؛ از بسکہ شدہ غنچہ ز تاب سرما ؛ اور
مستزادون مین بھی قافیہ معتبر ہوتا ہی جیسے ابن حسام کہتا ہی بیت ؎ آن کیست کہ تقریر کند حال گدا را
در حضرت شاہی ؛ وز غلغل بلبل چہ خبر باد صبا را جز نالہ و آہی + م و باشد کہ در دو رہا کہ اجزای یک بیت
باشد اعتبار کنند مانند مسمطات چہار خانہ وغیر آن ت اور کبھی دورون مین کہ اجزای یک بیت
کے ہوئے ہین اعتبار کرتے ہین مانند مسمطات چہار خانہ وغیرہ کی پس مسمط چہار خانہ وہ بیت ہی کہ جسمین چار قافیے

علم
ای انقلاب دان
عبادت کرا دعوی ز
باشند ۱۲۰۰

ہوں تین قافیے جداگانہ اور چوتھا موافق قوافی قصیدہ خواہ غزل کے مثال سعدی کہتا ہے

من ماندہ ام مہجور ازو درماندہ و رنجور ازو گویا کہ نیشی دور ازو در استخوانم می رود

اور کبھی چار قافیوں سے زیادہ بھی ہوتے ہیں مثال بیت چہ یاری شیخ پرکاری نگاری خاطر آزاری بہ بیماری حسن گلزاری بفن و فتنہ فتانی ح در تحت عبارت و غیر آن نوشتہ بخانہ و ہشش خانہ یعنی مخمس و مسدس فافہم ثم واگر در غیر شعر اعتبار کنند آن را سجع خوانند و باشد کہ اینجا اتحاد حروف خاتمہ اعتبار نکنند و بر تقارب آن در مخارج اقتصار نمایند ت اور اگر غیر شعر یعنی نثر میں اعتبار قافیہ کریں اوسکو سجع کہتے ہیں اور کبھی نثر میں اتحاد حروف خاتمہ اعتبار نہیں کرتے ہیں حروف قریب المخرج پر اقتصار کرتے ہیں پس سجع لغت میں بالفتح بمعنی آواز طیور خوش آواز ہے مثل بلبل اور قمری کے اور اصطلاح میں برابر ہونا دو لفظ اواخر فقرتین کا اور سجع میں قسم ہے اول متوازی اوس میں حرف ردے اور وزن اور عدد میں برابری چاہیے جیسے گل اور مل اور ہبا اور قرار اور صبوری اور دوری اور مہجوری اور مخموری اور نظر اور سکر دوم مطرف بہ تشدید را اوس میں موافقت دو لفظوں کی بحرف ردے چاہیے اور وزن اور عدد حروف مختلف جیسے وقار اور اطوار اور مثال اور مثال دربود اور وجود سوم متوازن اوس میں موافقت دو لفظوں کی وزن اور عدد حروف میں چاہیے اور ردے مختلف جیسے اعمار اور ارزاق اور مراتب اور مراسم اور تحریر اور تسوید یہ قسم مرغوب نہیں ہے پس اطلاق لفظ قافیہ کا نظم میں کرتے ہیں اور نثر میں اوسکو سجع کہتے ہیں غیاث اللغات اقتصار لغت میں بالکسر صاد مہملہ کوتاہی کرنا ایک چیز پر ٹھہرنا منتخب سے اور اصطلاح اہل معنی میں کلام کو لفظ اور قلیل المعنی کرنا اور قول محقق علیہ الرحمہ کا قریب المخرج پر اکتفا کرتے ہیں جیسے یہ فقرہ کن سبحانا خابرا ودینا خالصا او کلبا حارسا ولا تکن انسانا ناقصا یہاں ردے قریب المخرج ہے معنی یہ ہیں کہ ہو در بندہ قائم یا گرگ ربانیدہ یا سگ نگہبان اور مباش آدمی ناقص م و در یکے در اعتبار قافیہ ممکن نباشد الا بعد تقدیر دوری دیگر با آن ت اور ایک مصرع اور فرد میں اعتبار قافیے کا ممکن نہیں الا بعد فرض کرنے مصرع یا فرد دوم کے یعنی جبتک دو دو نہونگے قافیہ معتبر نہو گا م وچنین گویند کہ در اشعار یونانیان قافیہ معتبر نبودہ است وحشونی بزبان فارسی کتابی جمع کردہ است مشتمل بر اشعار غیر مقفی و آن را یونہ نامہ نام نہادہ ت اور ایسا کہتے ہیں کہ یونانیوں کے اشعار میں قافیہ لازم اور ضروری

نہ تھا اور حشونی شاعر نے زبان فارسی میں ایک کتاب جمع کی ہے کہ اوس میں اشعار غیر مقفی ہیں اور اوسکا یونہ نامہ نام رکھا ہے م پس ازین بحث ہا معلوم میشود کہ اعتبار قافیہ از فصول ذاتی شعر نیست بلکہ از لوازم اوست بحسب اصطلاح اما از فصول ذاتی بعضی انواع شعر است مانند قصیدہ و قطعہ و مانند آن ت پس ان بحثوں سے معلوم ہوا کہ اعتبار قافیے کا فصول ذاتی شعر سے نہیں ہے بلکہ اوسکے لوازم سے ہے حسب اصطلاح اما فصول ذاتی بعضی انواع شعر سے ہے مانند قصیدہ و قطعہ کے اور جو مثل قصیدے اور قطعے کے ہے جیسے غزل اور مثنوی اور رباعی اور لوازم جمع لازم کی اور لازم وہ ہے کہ ہمیشہ ساتھ ایک چیز کے ہو لغات المنتخب اور قطعہ بکسر اول اور سکون ثانی ٹکڑا ہر چیز کا اور اصطلاح شعرا میں دو بیتیں یا زیادہ مطلع ہو یا نہو گویا وہ ایک ٹکڑا غزل سے یا قصیدے سے بریدہ ہوا ہے مراد اور کشف اور بہار عجم سے اور اس معنی میں بالفتح خطا ہے مگر بعضے فصحای متاخرین نے جائز رکھا ہے مطلب عبارت کا یہ ہے کہ قصیدہ اور قطعہ اور غزل اور رباعی اور مثنوی جسمیں دو مصرع یا دو بیتیں یا زیادہ ہونگی اونمیں قافیہ فصول ذاتی سے ہے اور ایک مصرع یا ایک فرد اوسمیں فصول ذاتی سے نہیں بلکہ اوسکو موزون کہینگے اور اعتبار قافیہ نہوگا م و حد شعر بحسب عرف اہل روزگار بموجب این تحقیق کلام موزون باشد و بس و اگر اعتبار قافیہ در حد شعر واجب شمرند کلام موزون باشد بر وجہی کہ چون ترا این زیادت از یکے شود آن ترا این مقفی باشد ت اور تعریف شعر کی بحسب عرف اہل زمانہ بموجب اس تحقیق کے کلام موزون ہے اور بس اور اگر اعتبار قافیہ تعریف شعر میں واجب جانیں کلام موزون ہو اس طرح پر کہ جب مصاریع یا ابیات ایک سے زیادہ ہوں تو مقفی ہوں حاصل یہ کہ کلام موزون میں قافیے کی قید ضرور نہیں اور اگر ضرور ہو جیسا کہ شیخ شفا میں کہتا ہے لا نکاد ان یسمی عندنا بالشعر ما لیس بمقفی اور واجب جانیں تو اس طرح جاننا چاہیے کہ مصرع اور فرد میں ضرور نہیں زیادہ میں ضرور ہے م فصل دوم در اسباب اختلاف اوزان و قوافی در لغات لغت دری زبانت و خفت مختلف است چہ تازی مثلاً بہ قیاس با پارسی برزانت و ثقل نزدیکتر باشد و پارسی بخفت مائل تر ت فصل دوسری اسباب اختلاف اوزان و قوافی میں از روی لغات کے زبانیں گرانی اور سبکی میں مختلف ہیں اسواسطے کہ تازی بہ نسبت فارسی کے گران تر ہے اور

فارسی سکتہ لغت بضم اول و فتح غین معجمہ زبان عجم کو کہتے ہین اور عربی اصطلاح مین وہ الفاظ کہ معانی انکے
مشہور نہون غیاث اور منتخب سے رزانت بفتح آہستگی اور گرانباری اور آرامیدگی بحر الجواہر اور چراغ
سے اور کشف اور مدار مین بمعنی استواری غیاث سے ہم و اسباب اختلاف یا ماہیات حروف باشد
و آن چنان بود کہ حروف مستعمل در بعضی لغات از مخارج دشوار باشد مانند ضاد و ثا و طا در تازی و در بعضی
بسہولت است اور سبب اس اختلاف کا یا ماہیات حروف ہین یعنی عین حروف اور اوسکی صورت یہ ہے
کہ حروف مستعمل بعضی زبانون مین مخرج سے بدشواری نکلتے ہین مثل ضاد معجمہ اور ثای مثلثہ اور طاء مہملہ
کے تازی مین اور بعضی زبانون مین برخلاف اسکے ہے یعنی حروف مخرج سے بآسانی نکلتے ہین جیسے
زے اور ے فارسی مین ہم و یا ماہیت حروف باشد و آن چنان بود کہ حرکات حروف در بعضی لغات بہ
نسبت بیشتر بود مانند لغت تازی کہ اکثر مقاطع کلمات دران لغت متحرک باشد و در بیشتر لغات بخلاف
آن و یا بہ کیفیت تمام تر بود مانند لغت تازی کہ حرکات حروف در وی در تمام باشد بخلاف پارسی
کہ بعضی حرکات در وے مختلس بود مانند حرکت را در لفظ پارسی ت اور یا سبب اختلاف زبانونکا صورت
حروف کی ہے اور اوسکی دو صورتین ہین ایک یہ کہ حرکتین حروف کی بعض لغت مین تعداد مین زیادہ
ہوتی ہین مانند لغت تازی کے اکثر اواخر کلمات اوس مین متحرک ہوتے ہین مثل ماضی اور مضارع
اور اسماے معرب اور اکثر مبنیات مگر بعضے ساکن الآخر بھی ہوتے ہین مثل امر و نہی کے اور بعض مبنی کے
مثل منہ کی اور اکثر زبانون مین برخلاف اوسکے ہے یعنی اواخر کلمات ساکن ہوتے ہین مثل فارسی اور
ہندی و ترکی کے اور دوسری صورت یہ ہے کہ حرکتین حروف کی درمیان بعض لغت کے کیفیت مین
زیادہ ہوتی ہین مانند لغت تازی کے کہ حرکتین حروف کی اوسمین تام ہوتی ہین بخلاف فارسی کے بعضی حرکتین
اوسمین مختلس یعنی ہین یعنے غیر تام مانند حرکت حرف را کے لفظ پارسی مین پس اختلاس بمعنی ربودن ہے منتخب
سے اور حرکت مختلسہ یعنی حرکت ربودہ کہ ایک ثلث حذف کرکے دو ثلث کو تکلم کرین ہم و اوزان ہم در رزانت و خفت ثقلت
چہ بحسب اختلاف و اتفاق اجزای دور یا چہ بحسب کثرت و قلت حرکات در ستوری ت اور اوزان
بھی ثقالت اور خفت مین مختلف ہوتے ہین کبھی بحسب اختلاف و اتفاق ارکان مصاریع کے یعنی وہ بحرین کہ
جنکی وضع ارکان مختلف سے ہے بیشتر عربی مین مستعمل ہین مثلاً فعولن مفاعیلن فعولن مفاعیلن بحر سالم طویل اور
جنکی وضع ارکان متفق سے ہے بیشتر فارسی مین استعمال ہوتا ہے مثلاً فعولن فعولن فعولن فعولن بحر متقارب سالم

پس یہ وزن کی بہ نسبت البتہ خفیف ہے اور کبھی بحسب کثرت و قلت حرکات کی ہر مصرع مین
کہ فعولن مفاعیلن مین حرکتین زیادہ ہین اور فعولن فعولن مین اوس سے کم ہم و لامحالہ وزن گران تر
بلغتے مانند آن خاص تر تواند بود مثلاً در تازی کہ حرکات بیشتر استعمال افتد شعر گفتن بر وزنے کہ دار
داران وزن حرکات بیشتر باشد آسان تر بود و برانچہ حرکات کمتر باشد کلفت تر پس بعضی اوزان مناسب بعضی
لغت باشد دون بعضی بطبع و باین سبب بسیار بحرہاست کہ خاص شدہ است بہ بعضی لغات و در لغات دیگر اگر
بران شعر گویند در بدایت نظر ناموزون حشم غرت اور لامحالہ وزن ثقیل لغت ثقیل مین خاص ہوتے
مثلاً عربی مین کہ حرکات بیشتر ہوتے ہین شعر کہنا اوس وزن مین کہ اوسکے مصرعون مین حرکات زیادہ ہین آسان
تر ہے اور جس زبان مین کہ حرکات کمتر ہین بہ کلفت پس بعضے اوزان مناسب بعضے لغت کے ہین سوا
بعض کی طبیعت مین اور اسی سبب سے اکثر بحرین خاص ہین بعضی زبانون مین اگر اور زبانون مین
اوس وزن پر شعر کہین بداہت نظر مین ناموزون معلوم ہون شک نہین کہ اکثر اوزان عرب مین
مانوس اور فارسی مین غیر مانوس ہین ہم و ہمچنین قیاس در قوافی چہ باشد کہ اندک تشابہی در لغتی
گران تر محسوس باشد و در لغتی سبکتر نامحسوس مثلاً ضرب و سلب در تازی قافیہ را شاید و در پارسی از جہت اختلاف
را و لام نشاید ت اور یہی قیاس کیا جاتا ہے قافیون مین اسواسطے کہ تھوڑا سا تشابہ بھی لغت گران
تر مین یعنی عربی مین محسوس ہوتا ہے اور لغت سبکتر مین یعنی فارسی مین نامحسوس مثلاً قافیہ ضرب و
سلب کا عربی مین جائز ہے اور فارسی مین بسبب اختلاف را اور لام کے نہین ہے کیواسطے اختلاف روی
کا باوصف قریب المخرج ہونے کے لغت سبک تر مین زبان فارسی مین جائز نہین اور اگر کسی
نے جائز رکھا ہے داخل عیب ہے ح قولہ اندک تشابہی یعنی در لغت رزین و گران تشابہ قلیل ہم
میان دو لفظ محسوس و معتبر بشود مثل تناسب و تشابہ میان ضرب و سلب اگر روی را و لام
را قرار دہند نتواند زیرا کہ ہر دو حرف مذکور جہت قرب مخرج تناسب دارند لیکن تناسب تام
و کامل نیست الی آخرہ ش عجب است از صاحب میزان کہ در قافیہ ضرب سلب را و لام را
روی قرار دادہ زیرا کہ باتفاق جمہور روی حرف آخر اصلی از کلمہ مقررہ قافیہ
می باشد پس اگر لام و را روی باشند باید ضرب و صلب چہ باشد ورود قرار دادن
حرف سیاتہ لفظ یکدام تقریب تواند شد تم کلامہ و درین جگہ حق بجانب شارح ہے کہ محقق علیہ الرحمۃ

رسالۂ قافیہ مین جس جگہ بیان روی کے ہے یہہ عبارت لکھی ہے روی حرفی است مکرر کہ بنای قافیہ بر وی بود
وہر قصیدہ کہ بقافیہ منسوب باشد نسبتش بحرف روی کنند مثلاً قصیدہ را کہ ضرب سلب قافیہ باشد بائی خوانند
م فصل سوم در ذکر صناعتہا کہ شعر را بآن تعلق باشد چون این قواعد ممہد شد گوییم
اما کلام کہ بجای جنس است بحث از نفس الفاظ آن تعلق بصناعات لغویان وارد واز معانی آن
تعلق بصناعات ارباب معانی از عموم علما دارد ت اور جب یہہ قاعدے مقرر ہوئے اب کہتے
ہین ہم کہ کلام جو بجای جنس ہے اوسکے نفس الفاظ سے بحث متعلق بصناعات لغویان ہے یعنی
اہل لغت اوسکو جانتے ہین اور معانی کی بحث متعلق بصناعات ارباب معانی ہے یعنی عموم
علما پس محقق علیہ الرحمہ نے جو کلام کو بجاے جنس لکھا اسکی وجہ مجملاً پہلے اسکے تحریر ہوئی ہے
اور پھر لکھا جاتا ہے کہ فایدہ بجاے جنس لکھنے سے یہہ ہے کہ جنس کلی ہے اور بحث اوسکی مفہوم سے ہوتی
ہے ذہن مین اور یہان کلام سے مراد الفاظ ہین اور الفاظ سے بحث امر خارجی ہے پس یہہ کلام
لفظی جنس حقیقی نہین بلکہ مفہوم اوسکا جنس حقیقی ہے اور لغت زبان قوم کو کہتے ہین اور زبان قوم
مین تعلیل اور تصریف صرفی اور ترکیب نحوی دونون شامل ہین یعنی شعر مین احتیاج صرف نحو دونون
کی پڑتی ہے اور معانی کی بحث متعلق بعلم معانی ہے ح مناسب آن بود کہ بعدہ می فرمود واز بیان
کلماتش من حیث التعلیل والتصریف بعلم صرف واز ترکیب آن بعلم نحو بل در عبارت شیخ نیز کہ این کلام
محقق ترجمہ آنست احتیاج فن نحو مذکور است ش ایراد صاحب میزان بجہت ذکر نکردن علم صرف
ونحو کہ بر محقق علام است محض بیجاست کما لا یخفی تم کلامہ مگر حقیر نے یہ شبہہ صاحب میزان کا
مولوی عبد الرزاق صاحب جامع علوم معقول و منقول کی خدمت مین لکھ بھیجا مولوی صاحب نے یہ عبارت جواب مین لکھی
کہ نزد حقیر در صناعت لغت نحو داخل است زیرا کہ بحث لغویان از ہیئت کلمہ است و بحث نحو از اعراب آن است کہ آنہم از ہیئت
کلمہ است وہم میتوان شد کہ در صناعت ارباب معانی داخل شود کہ ہر چند اعراب از ہیئت لفظیت است اما استفادہ معنی
از ان میشود فقط اب کہتے ہین ہم کہ منشاء اس اعتراض کا یہ ہے کہ اطلاق علم نحو اور صرف پر نہین ہوتا اور یہ باطل
ہے اس سبب سے کہ اطلاق لغت کا علم صرف اور نحو پر کلام عربیت مین واقع ہے چنانچہ کتاب مختصر المعانی مین
یہ عبارت ہے انما قال متن اللغۃ یعنی معرفۃ اوضاع المفردات لان اللغۃ اعم من ذلک اور مطول مین
یہہ عبارت ہے وانما قال متن اللغۃ یعنی معرفۃ اوضاع المفردات لان اللغۃ قد تطلق علی جمیع اقسام العلوم العربیۃ

تھے اور یہ عبارے کما ینبغی دلالت کرتے ہین مطلوب پر م واز تحسینات و تزیینات ہر دو کہ از عوارض
کلام باشد تعلق بصناعاتے کہ بآن مخصوص ست ت اور تحسینات اور تزیینات لفظ و معنی کی
کہ عوارض کلام سے ہین تعلق اونکا بصناعات خاص ہے کہ محقق علیہ الرحمۃ خود بیان فرماتے ہین
م مانند علم خطابت وعلم بیان وعلم ترسل وعلم محاسن و بدائع سخن کہ آنرا علم صنعت خوانند و علم معرفت
معایب و خللہاے آن کہ آنرا علم نقد خوانند ت مانند علم خطابت ایک علم ہے کہ اوس مین اشخاص
معتقد فیہم سے مثل انبیا اور صلحا اور حکما کے بحث کرتے ہین کہ کس آیۃ اور کس حدیث اور کس قول کے
کون راوی ہین اور جسکے راوی معتبر باقی ہین اوسکو ترجیح دیتے ہین اور مانند علم بیان کے اور علم بیان
ایک علم ہے کہ اوسمین ایراد معنی واحد کے بطریق مختلفہ وضوح دلالت مین بحث کرتے ہین اور غرض احتراز تعقید
معنوی سے ہے اور مانند علم ترسل کے اور ایک علم ہے کہ اوس مین حال کاتب و مکتوب الیہ سے
من حیث الآداب و المناسبات بحث کرتے ہین اور مانند علم محاسن اور بدائع سخن کے اور علم محاسن
اور بدائع سخن ایک علم ہے کہ اوس سے طریقے تحسین کلام کے حاصل ہوتے مثل ترصیع اور تجنیس کے کہ اوسکو
علم صنعت کہتے ہین اور مانند علم معرفت اور شناخت خلل کی کہ اوسکو علم نقد کہتے ہین کہ اوس مین
سرقات شعر وغیرہ ذکر کرتے ہین غرض یہہ کہ شاعر کو ان سب علمون مین دخل چاہیے م واما تخییل
بحث از ان تعلق بنوعی خاص از علم منطق دارد ت واما تخییل تعلق اوسکا علم منطق سے ہے یعنی
جبتک علم منطق سے آگاہی نہو بحث تخییل سے نہین ہو سکتی م واما وزن بحث از ماہیت ان
واز استعمالش در ایقاعات تعلق بنوعی خاص دارد از علم موسیقی واز استعمالش در اشعار مطلقا تعلق
بنوعی خاص دارد وہم ازان فن از علم موسیقی کہ مشتمل باشد بر تفصیل اوزان شعرہا واز استعمالش در اشعار
بحسب اصطلاح خاص اہل ہر لغتی تعلق بصناعتی مفرد دارد کہ آنرا علم عروض خوانند ت واما وزن
بحث اوسکی ماہیت مین اور اوسکے استعمال مین یعنی حرکات وسکنات مین از روی ایقاعات
کے متعلق ایک فن خاص یعنی علم موسیقی سے ہے اور استعمال اوسکا اشعار مین جو زبان ہو تعلق ایک
وضع خاص سے رکھتا ہے اوسی فن سے یعنی علم موسیقی کہ مشتمل ہوتا ہے اوزان اشعار پر مثلاً موسیقی
کہتے ہین تن تن تن تن پر وزن مستفعلن اور استعمال اوسکا اشعار مین بحسب اصطلاح خاص ہر زبان
مین متعلق بصنعت مفرد ہے کہ اوسکو علم عروض کہتے ہین جاننا چاہیے کہ عروض ہر لغت کا بوضع علاحدہ

موضوع ہی اور عروض تازی اور فارسی مین بایکدیگر القیہ مباسبت کے ہم اما قافیہ بحث ازان ہم لیعنا نے
مفرد تعلق دارد کہ آنرا علم قوافی خوانند ت داما قافیہ بحث اوس کی بھی ساتھ صناعت مفرد یعنی فن
علیحدہ کے تعلق رکھتی ہے کہ اوسکو علم قوافی کہتے ہین ہم واین دو صناعت یعنی علم عروض و علم
قوافی در لغات مختلف باشد چنانکہ گفتیم بحسب اسباب مذکورہ واین جملہ تعلق بماہیت شعر دارد و بعد
ازان علم اقسام و انواع شعر و علم صنعتہا و بدایع کہ در شعر افتد و علم نقد شعر از جملہ صناعاتی بود کہ تعلق
بعوارض شعر داشتہ باشد و چون این معانی مقرر شد در تقریر علم عروض شروع کنیم و باللہ التوفیق ت
اور یہہ دو صنعتین یعنی علم عروض اور علم قافیہ زبان مین مختلف ہین بہ سبب اسباب مذکورہ کے یعنی
بحث ثقالت اور خفت کے جیسا کہ بیان اوسکا ہوچکا اور یہہ سب یعنی کلام اور تخییل اور وزن
اور قافیہ تعلق ماہیت شعر سے رکھتے ہین اور علم اقسام اور انواع شعر کا جیسے مثنوی اور غزل
اور قصیدہ اور مسمط اور قطعہ اور ترجیع بند اور رباعی اور فرد اور مستزاد وغیرہ اور علم صنایع اور بدایع
کہ شعر مین آتا ہی اور علم نقد شعر یہہ سب صنعتین تعلق عوارض شعر سے رکھتے ہین اور جب یہہ معانی
مقرر ہو کے شروع کرتے ہین ہم علم عروض مین ح قولہ این جملہ تعلق بماہیت شعر دارد می گویم کہ
اگر مراد از جملہ ہمہ علوم سابق الذکر است از لغت و بلاغت وغیرہا پس این قول صحیح نیست زیرا
کہ منجملہ علوم مذکورہ علم محاسن و بدایع سخن و علم نقد بماہیت شعر تعلق ندارد بل بعوارض ان کما
ہو الظاہر و عجب آنست کہ علم صنایع و نقد را اولا ہم ذکر ساختہ و متعلق بماہیت گفتہ و من بعد آنرا
راجع متعلق بعوارض نیز قرار دادہ و اگر مراد از جملہ علم عروض و قافیہ است این سخن صحیح است لیکن
لغت نیز تعلق بماہیت شعر دارد چہ مادہ شعر ہمین الفاظ واقع میشود و مادہ ہر چیز داخل در ان چیز
میباشد مگر آنکہ گویند چون تعلق عروض و قافیہ بماہیت شعر اہم است از تعلق دیگر لہذا این ہر دو
را بمبالغہ بماہیت شعر مخصوص ساختہ تم کلامہ فتامل کسقدر مطلب شعر اور مطلب حاشیہ مین عبارت
ہے اور قطع نظر اعتراض کے تہمت بھی سخت ہے محقق علیہ الرحمۃ نے علم صنایع اور نقد
کو کہان ماہیت شعر سے کہا ہے ہم فن اول در علم عروض و آن دہ فصل است فصل
اول در اشارت باجزاے اولی شعر و آن حروف و حرکات است در علم ایقاع از صناعت
موسیقی مقرر شدہ است کہ حدوث اوزان از نقرات متتابع باشد و از سکونات

متناسب کہ میان آن نقرات افتد ت فن اول علم عروض مین اور وہ دس فصلین ہین فصل
اول اشارت اجزای اولی شعر مین کہ وہ حروف اور حرکات ہین پس حروف و حرکات شعر مین
جزو اول ہین اور جزو ثانی جو اون سے مولف ہوئے ہین یعنی سبب اور وتد اور فاصلہ اونکا بیان آگے
ہوگا بیان بیان حروف و حرکات کا ہی کہ علم ایقاع مین فن موسیقی سے یہ بات مقرر ہوئی
ہی کہ وزن نقرات متتابع اور سکونات متناسب سے پیدا ہوتے ہین نقرات وہ آوازین ہین کہ
ناخن زدن کے پے در پے سے پیدا ہون اور سکونات جمع سکون کہ درمیان اون نقرات کے واقع ہون
اور متناسب یعنی زمانہ سکونات کا درمیان مین برابر اور ہم تعداد ہو پس یعنی درپی ہونا حرکات کا
اور متناسب ہونا سکنات کا شعر مین وزن ہی اور موسیقی مین ایقاع اور علم ایقاع ایک علم
ہے کہ اوس مین اوزان ہای معروضۃ الحرکات والسکنات سی بحث کرتے ہین اور موسیقی نام
علم مردود ہے اور یہہ لغت سریانی ہے اور کبھی بحذف چہارم کہ یاے تحتانی ہی استعمال
کرتے ہین اور موسیقی کہتے ہین بہار عجم اور مصطلحات سے اور زبان یونانی مین یعنی لحن ہے
اور ابتدا موسیقی کی حکیم فیثاغورس نے ہے اور بعضے کہتے ہین کہ آواز مرغ ققنس سے کہ
اوسکو موسیقار بھی کہتے ہین حکما نے استخراج کیا ہی کذا فی الغیاث اور نقرات جمع نقرہ یعنی
ناخن زدن چوب وغیرہ پر کہ اوس سے آواز نکلی اور نقر بالفتح یعنی انگشت زدن ہی منتخب سے
ہم و چون خواہند کہ ازان عبارت کنند بازآئی نقرات حروف متحرک ایراد کنند خاصہ حرفہائے
کہ از اطلاق نفس از مخرج آن حرف بعد از حبس تام حادث شود مانند تا و طا ت جو چاہین
کہ اون نقرات متتابع اور سکونات متناسب سے عبارت کرین بمقابلے نقرات کے حروف
حروف متحرک لاوین علی الخصوص وہ حرف کہ اپنے مخرج سے بعد کشش کثیرہ کے پیدا ہون
مثل تے اور طوے کے کہ ان مین تحریک زیادہ ہی اطلاق بکسر اول یعنی مقابلہ و برابر کشف
اور کنز سے اور ایراد بکسر اول یعنی فرود آوردن صراح اور منتخب سے اور اطلاق بالکسر رو
کرنا اور رہا کرنا قید سے کنز اور منتخب سے اور نفس بفتحتین دم اور وہ خدیا نسیم ہے
راہ بینی سے یا موہنہ سے واسطے ترویح قلب اور دفع بخار کے اور پھر اوسی راہ سے نکلنا اوسکا
اور یہہ اندر جانا اور باہر آنا دم ایک نفس ہے ہم و بازاے سکنات حروف ساکن خاصہ حروف

غنہ وانچہ محتمل درازی وکوتاہی زمان سکون تواند بود مثلاً گوئید تن تن ت اور بمقابلے سکنات
کے حروف ساکن لائین علی الخصوص حروف غنہ وغیرہ جنمین احتمال درازی اور کوتاہی زمانہ سکون
کا ہو سکتا ہے یعنی زمانہ سکون کو اوسمین چاہین دراز کرین چاہین کوتاہ مثلاً کہین تن تن پس لفظ
تن تن مین دونون حرف تا بجاے نقرات اور دونون نون بجای سکنات ہین غنہ بالضم
وتشدید نون آواز بینی غیاث سے اور حرف غنہ جو خیشوم سے نکلتے ہین مثل نون اور میم ساکن کے
کہ اون احتمال درازی اور کوتاہی زمانہ سکون کا ہے م داماد در وزن شعر حروف متحرک از ہر جنس کہ باشد
بجای نقرات باشد وحروف ساکن بجاے سکنات ت داماد وزن شعر مین حرف متحرک جسطرح کے
ہون مضموم خواہ مفتوح خواہ مکسور بجاے نقرات ہین اور حرف ساکن بجاے سکنات م ودر علوم دیگر تقریر
کردہ اند کہ حروف دراصل دو نوع است یکے مصوت و یکے مصمت ومصوت یا مقصور است
یا ممدود ومقصور حرکات باشد مانند ضمہ وفتحہ وکسرہ وممدود حروف مد کہ اخوات آن حرکات
باشد چہ ہر یکے از اشباع یکے ازان حرکات تولد کند وحروف مصمت باقی حروف ست
ت اور علوم دیگر مین یون کہا ہے کہ حرف اصل مین دو طرح پر ہین مصوت اور مصمت اور
مصوت کی بھی دو قسمین ہین مقصور اور ممدود پس مصوت مقصور حرکات کو کہتے ہین یعنی زبر زیر
پیش اور مصوت ممدود حروف مد کو کہتے ہین کہ اخوات اونکے حرکات ہین کسواسطے کہ اشباع
ضمہ سے واو اور اشباع فتحہ سے الف اور اشباع کسرہ سے یے پیدا ہوتی ہے اور سوا انکے
سب حرف مصمت ہین پس مصوت بتشدید وکسرۂ واو بمعنی آواز دہندہ اور ظاہر کی آواز تلفظ مین
حرکات حروف سے پیدا ہوتی ہے اور مصمت بضم میم اور سکون صاد وفتح میم دوم اور تاے
فوقانی آگندہ میان خلاف مجوف منتخب اور شرح نصاب اور کنز سے کذا فی الغیاث اور بسبب
استحکام اور استقلال کے کہ حروف مصوت سے انمین زیادہ ہے مصمت نام رکھا اور حروف
مد حروف علت ہین کہ خود ساکن اور حرکت ماقبل موافق ہو جیسے دان اور دین اور دون پس اگر
خود متحرک ہون جیسے صور اور سیر جمع صورت اور سیرت کی یا حرکت ماقبل کی موافق نہو جیسے دور
بمعنی گردش اور دیر بمعنی تجانہ حروف مد نہونگے اور اخوات جمع اخت مراد مناسبت ہے اسواسطے کہ
بھائی بہن مین لامحالہ مناسبت ہوتی ہے اور ان حروف اور ان حرکات مین بھی مناسبت ہے

کہ اونھین سے پیدا ہوتی ہین باشباع م وواو والف ویا ہر یک باشتراک ہر دو حرف افتند کے مصوت
کہ حروف مذکور است وآن حروف غیر ساکن نتواند بود ودیگر مصمت کہ ہم متحرک بود وہم ساکن اما
در واو ویا ظاہر ست و داماد در الف مصمت را ہمزہ نیز خوانند ت اور واو اور الف اور یا ہر ایک
باشتراک حرکت دو قسم پر ہین ایک مصوت کہ حروف مد ہین اور وہ سوا ساکن کے نہین ہو سکتے
دوم مصمت کہ متحرک بھی ہوتے ہین اور ساکن بھی لیکن واو اور یا مین تحریک اور سکون ظاہر ہے
مگر الف مین مشکل پس اس جگہ الف مصمت کو ہمزہ کہین کے حاصل مطلب یہ کہ الف اور واو
اور یے دو طرح پر ہین مصوت اور مصمت پس مصوت جسکو ممدودہ کہتے ہین جیسے نور اور دور اور تیر
اور دار اور زار یہ سوا ساکن کے نہین ہوتے اور مصمت وہ بھی دو طرح پر ہین ساکن اور متحرک پس
مصمت ساکن جیسے یوم اور ویل کہ یہ بسبب عدم مناسبت حرکت ماقبل کے غیر مدہ ہین اور مصمت ساکن
ہین اور ماقبل الف ہمیشہ فتحہ ہوتا ہے غیر مدہ ممکن نہین اور مصمت متحرک واو جیسے ولد ولدان وو ود اور یے
جیسے یسر یسار یحایش اور الف مین مشکل ہے کہ الف ہمیشہ ساکن ہوتا ہے پس اگر متحرک ہوگا اوسکو ہمزہ
کہینگے اصل ہین اور لغت مین معنی الف کے یون لکھے ہین کہ الف بفتح اول وکسر لام بمعنی فرد واد
اونچی اور لقب مرد بے زن اور نام ایک حرف کا حروف تہجی سے اور وہ ایک خط مستقیم ہے
کہ درمیان لفظ کے آیا آخر لفظ مین ساکن واقع ہوتا ہے بے ضغط زبان اور اگر وہ خط مستقیم
ابتدای لفظ مین متحرک ہو یا درمیان یا آخر لفظ مین بضغط زبان واقع ہوا اوسکو ہمزہ کہتے ہین مگر
عرف اور محاورہ عربی اور فارسی مین ساکن اور متحرک دونون کو الف کہتے ہین کذا فی الغیاث
م و بحرف مصمت تنہا ابتدا نتوان کرد مگر بعد ازانکہ حرفے مصوت مقارن او شود ومجموع
را حرف متحرک خوانند ت اور حرف مصمت سے ابتداے کلام نہین ہو سکتی اسواسطے
کہ ابتدا بسکون محال ہے مگر آنکہ ایک حرف مصوت یعنی حرف مقصور جسکو حرکت کہتے ہین
اوس سے ملے اور مجموع کو یعنی اوس حرف اور حرکت کو حرف متحرک کہتے ہین م پس اگر
مصوت مقصور باشد حرف متحرک را ایک حرف بیش نشمرند وآنرا مقطع مقصور خوانند مانند
چہ ت پس جو مصمت سے ملے وہ اگر مصوت مقصور ہو یعنی حرکت اس صورت مین حرف
متحرک کو زیادہ ایک حرف سے نہ گنین گے اور اوسکو مقطع مقصور کہینگے مانند چہ کے یعنی جب مصوت مصمت

سے ملے اوسکی دو صورتین ہین ایک مقصور دوسرا ممدود پس جب مصمت مقصور سے ملےگا
ایک گنا جائیگا جیسے چہ کہ اس مین ایک حرف متحرک ہی اور حرف ہا فقط واسطے اظہار حرکت
کے ہے نہ شمار حرف مین اور جب ممدود سے ملیگا دو حرف ہونگے بیان اوسکا آگے ہے ہم واگر
ممدود باشد بمقدار فصل ممدود را بر مقصور حرفی ساکن شمرند و مجموع را حرفی متحرک و حرفی ساکن
شمرند و آن را مقطع ممدود خوانند و ہر حرف مصمت کہ از مصوت مجرد باشد ہم ساکن شمرند ت اور
اگر ممدود ہو یعنی حرف مصمت حرف مد سے ملے بمقدار فصل ممدود کو ایک حرف ساکن گنتے ہین اور
مجموع کو ایک حرف متحرک اور ایک حرف ساکن کہتے ہین پس حقیقت مین یہ حرف تین ہوے ایک
مصمت اور ایک مصوت مقصور کہ وہ بجاے ایک حرف متحرک کے ہے تیسرا ساکن جو اشباع سے پیدا ہوا ہے
اور مجموع کو مقطع ممدود کہتے ہین جیسے آ او ای کہ حرف مدہ ہین اور جو حرف مصمت کہ مصوت سے
خالی ہو وہ ساکن ہے کسواسطے کہ حرف بدون حرکات کے پڑھے نہین جاتے م وچون تحقیق حروف
متحرک و ساکن کردہ شد گوئیم کہ در زبان عربی حروف مصمت بست و ہشت است و حروف
مصوت شش سہ مقصور کہ آنرا حرکات سہ گانہ گویند و از حرف نمی شمرند و سہ ممدود کہ آنرا حروف
مد خوانند ت اور جب تحقیقات حروف متحرک اور حروف ساکن کی ہوچکی اب کہتے ہین ہم کہ عربی
مین حروف مصمت اٹھائیس ہین اور حروف مصوت چھہ تین اونمین مقصور ضمہ فتحہ کسرہ کہ شمار
حرف مین نہین ہین اور تین ممدود کہ اونکو حروف مد کہتے ہین یعنی الف اور واو یا حرکت ماقبل
موافق پس اگر مدہ نہون وہ بھی شامل مصمت ہین اور الف اگر ساکن ہوگا مدہ ہوگا اور اگر متحرک
ہوگا اوسکو ہمزہ کہینگے مگر حرف واحد ہے بحالت سکون مصوت اور بحالت تحریک داخل مصمت نہ خارج
اٹھائیس سے جیسا کہ صاحب حاشیہ نے گمان کیا ہے ح قولہ بست و ہشت حرف است باید دانست
کہ ہمگی حروف ہجا بست و نہ حرف است لیکن چون مصنف علام درینجا کلام در حروف مصمت ساخت
و الف مصمت نباشد مگر بعد آنکہ ہمزہ گردد پس الف را از آنہا ساقط ساختہ آری ہمان ہمزہ را
گاہی مجازاً الف گویند و ازین امر خارج شدن الف از حروف علی الاطلاق لازم نمی آید چہ داخل
است در مصوت م تم کلامہ م ودر زبان پارسی از جملہ حروف بست و ہشتگانہ مصمت ہشت حرف
ساقط باشند و آن ثا و حا و صاد و ضاد و طا و ظا و عین و قاف است و پنج حرف مصمت دیگر در لغت

لغت زیادت شود و آن پا و چیم و ژا و فا و گاف است ت اور پارسی مین ان اٹھائیس حروف مصمت
سے آٹھ حرف ساقط ہین تے اور حے اور صاد اور ضاد اور طوے اور ظوے اور عین و قاف شعر

ہشت حرف ست آنکہ ناید در زبان فارسی		ثا و حا و صاد و ضاد و طا و ظا و عین و قاف	

اور سبب یہ ہے کہ زبان فارسی مین یہہ حرف مخارج سے ادا نہین ہوسکتے اور پانچ حرف مصمت
فارسی مین زیادہ ہین اور پے اور چیم یعنی اور ژے اور تے اور گاف ہے انمین چار حرف مشہور
ہین اور تے کہ اکثر نے اسکو بھی داخل کیا ہے حاشیہ مین لیجا اوسکا درمیان بائے فارسی اور فا کے لکھا ہے اور
شرح مین لیجا اوسکا درمیان فا و واو لکھا ہے الاحق یہہ ہے کہ لہجہ اوسکا سوا زباندانان فارس کے غیر سے ادا
نہین ہوسکتا م و دو حرف مصوت ممدود کہ یکے ازان حرفی است کہ میانہ ضمہ و فتحہ باشد چنانکہ در لفظ
شور افتند کہ بتازی بالح باشد دیگر حرفی کہ میان کسرہ و فتحہ باشد چنانکہ در لفظ شیر افتند کہ بتازی اسد باشد
و این حرف بتازی نیز بکار دارند و آن را امالہ خوانند اما از اصل لغت نشمرند ت اور دو حرف مصوت ممدود
کہ اون مین سے ایک حرف ہے کہ درمیان ضمے اور فتحے کے واقع ہوتا ہے جیسا کہ لفظ شور مین کہ تازی مین
اوسکو مالح کہتے ہین اور دوسرا حرف درمیان کسرے اور فتحے کے واقع ہوتا ہے جیسا کہ لفظ شیر مین
کہ تازی مین اوسکو اسد کہتے ہین اور یہہ حرف تازی مین بھی مستعمل ہے اوسکو امالہ کہتے ہین مگر اصل
لغت سے نہین جانتے مطلب یہہ کہ جب واو اور یا مدہ واقع ہون اور حرکت ماقبل کو پر پڑھین اوسکو معروف
کہینگے یہہ عربی اور فارسی دونون زبانون مین واقع ہوتی ہین جیسا کہ لفظ شوری مین یعنی خشنود
اور لفظ شیر مین جو دودھ کے معنی پر ہے اور جب وس حرکت کو پر نہ پڑھین اوسکو مجہول کہینگے یہہ فارسی
مین واقع ہے جیسا کہ لفظ شور مین یعنی نمکین اور لفظ شیر مین یعنی اسد مگر ایسی حرکت یا ی تازی مین بھی
ہے اوسکو امالہ کہتے ہین جیسا کہ رکاب سے رکیب اور حساب سے حسیب لیکن یہ اصل لغت مین نہین ہے
بلکہ تصرف ہے م و از قبیل این دو حرف حرفی ثالث باشد میان ضمہ و کسرہ کہ در دیگر لغت ہا بکار
دارند و در تازی در لفظ قیل و امثال آن استعمال کنند و گویند کسر لیست باشمام ضمہ اما در فارسی
نیفتد ت اور اسی قبیل ان دو حرفون کے حرف تیسرا بھی ہے درمیان ضمے اور کسرے
کے کہ اور زبانون مین مستعمل ہے مثل سنسکرت کے اور زبان تازی لفظ قیل مین اور
اوسکی امثال مین مثل بیع کے استعمال کرتے ہین اور کہتے ہین کہ کسرہ ہے اور

بو غنہ کی دیتا ہے م وحرفہای دیگر باشد کہ ہم از ترکیب دو حرف حادث باشد مثلاً چنانکہ از ترکیب یکے از حرف مد با غنہ نون در لفظ دون و دان و دین باشد و امثال این افتد کہ بروزن دو و دا و دی باشد اور
اور حرف ہین کہ ترکیب دو حرف سے پیدا ہوتے ہین جیسا کہ ایک حرف مد کی ترکیب سے ساتھ غنہ کے
نون پیدا ہوتا ہے لفظ دون اور دان اور دین مین اور اوسکی امثال مین جیسے اور خوان اور زین اور
زبان مین کہ بروزن دو اور دا اور دی اور خوا اور زی اور زبا ہین اور افتد عبارت مین یعنی
واقع شود ہے م و چنانکہ از ترکیب یکے از حروفی کہ مخرج آن آخر کام باشد با حرف وا باشد در لفظ
خوش و در بعضی لغات عجم در لفظ درغویش کہ بجای درویش گویند و در لفظ کوس کہ بجای بس گویند واقع
باشد و دلیل بر آنکہ ہر یکے ازین حرفہا یک حرف است آنست کہ در وزن بجای یک حرف است
مثل خوان کہ در کتابت مشتمل بر چہار حرف است و در لفظ مرکب از دو حرف است چہ بروزن خاست
اور جیسا کہ ترکیب ایک حرف سے منجملہ حروف کہ مخرج اونکا آخر کام ہے ساتھ حروف واو کے
لفظ خوش مین اور بیچ بعضے لغات عجم کے لفظ درغویش مین کہ بجائے درویش کہتے ہین اور لفظ کوس
مین کہ بجای بس کہتے ہین واقع ہوتا ہے اور دلیل اس بات پر کہ ہر ایک ان دونون حرفون سے
ایک حرف ہے یہ ہے کہ وزن مین بجای ایک حرف ہے مثل لفظ خوان کے کہ کتابت مین مشتمل چہار
حرف ہے اور بولتے مین مرکب دو حرفون سے اسواسطے کہ بروزن خاست ہے مطلب یہ کہ جب یہ
خے اور غین کہ مخرج انکا شروع حلق سے ہے اور کاف کہ مخرج اوسکا آخر کام ہے اور شروع
حلق اور آخر کام مین چندان فرق نہین جب ساتھ واو کے ترکیب پائینگے ایک حرف شمار کیے
جائینگے اور اوس واو کو واو معدولہ کہینگے اور اوس حرکت کو فتحہ مائل بضمہ مثل خود اور خویلا اور خوارزم
اور خواجہ اور خواست وغیرہ کی اور ضمہ مائل بکسرہ درغویش مین لنترانی فی خود ساتھہ شمار اور عدد دونون
کے درست ہے سے ح آخر کام یعنی حرف حلق ہر چند امثال مین لفظ کوس بھی شامل ہے اور کاف
حرف حلق نہین ہے اور اوسی جگہ یا حرف واو باشد گویا حرف واو باشد لکھا ہے اور خیال
معنی کا نہین کیا ہے م و ہمچنین حرکتی باشد از ترکیب دو حرکت چنانکہ حرکت حرف مرکب در خوش کہ
مرکب از ضمہ و فتحہ است و حرکت حرف مرکب در غویش کہ مرکب از ضمہ و کسرہ است و دلیل بر آنکہ ہر یکے ازین حرکتہا
یک حرکت است آنست کہ یک حرف را یک حرکت بیش نتوانند بود و ت اوسیطرح ایک حرکت ہے کہ ترکیب دو حرکتون سے

پیدا ہوتی ہے جیسا کہ حرکت حرف مرکب کی لفظ خوش مین کہ وہ حرکت مرکب ضمے اور فتحے سے ہے اور حرکت
حرف مرکب کی درغویش مین کہ مرکب ضمی اور کسری سے ہے اور دلیل اس بات پر کہ ہر ایک ان حرکتون سے
ایک حرکت ہے یہ ہے کہ ایک حرف پر ایک حرکت سے زیادہ نہین ہو سکتے مرکب ہو وہ حرف یا مفرد م
و در پارسی حرکتی دیگر است کہ آنرا ہیچ کدام ازین حرکات سہ گانہ یعنی ضمہ و فتحہ و کسرہ نسبت نتوان
کرد آنرا حرکت مجہول و حرکت مختلسہ خوانند مانند حرکت حرف را در لفظ پارسی کہ بروزن فاعلن است
و باشد کہ این حرکت در ابتدای کلمات افتد و اگر کسی آنرا از قبیل حرکات نشمرد بسبب آنکہ بیکے از حرکات
مذکور منسوب نیست با او در عبارت مضایقہ نیست اما در شعر آنرا از قبیل حرکات باید شمرد بدلیل وزن
ت اور پارسی مین ایک حرکت اور ہے کہ اوسکو حرکات سہ گانہ سے یعنی ضمہ فتحہ کسرے
سے نسبت نہین دیسکتے اوسکو حرکت مجہول اور حرکت مختلسہ یعنی ربودہ کہتے ہین مثل حرکت
حرف را کے لفظ فارسی مین کہ بروزن فاعلن ہے اور کبھی یہ حرکت ابتدائے کلمات مین آتی ہے
اور اگر کوئی اوسکو من قبیل حرکات شمار نہ کرے اس سبب سے کہ تا کسی حرکات سہ گانہ کے قبیل
نہین ہے پس اگر وہ عبارت یعنی تلفظ مین کرے مضایقہ نہین ہے ورنہ شعر مین یعنی تقطیع مین اوسکو
من قبیل حرکات شمار کیا چاہیے بدلیل وزن کہ وزن مین وہ حرف کہ جس پر یہ حرکت ہوتی ہے
متحرک واقع ہوتا ہے جیسے کہ رائے لفظ پارسی کے بجای عین متحرک فاعلن ہے اور اختلاس کے معنی سالق
مین لکھے گئے ہین اور ابتدا مین واقع ہونا حرکت مختلس کا مثل ابتدا بسکون کے البتہ ادا
ہونا اوسکا نہ باندازہ ہوئے ممکن ہے م و غرض ازین تفصیل آنست کہ تا بر حروف مفردہ و مرکبہ
فرق میان ہر دو بر حرف متحرک و ساکن و فرق میان ہر دو وقوف افتد و معلوم گردد کہ حرکت
حرف بمشابہ انضمام حرفیست با او ت اور غرض اس تفصیل سے وہ ہے کہ لوگ حروف مفردہ اور
حروف مرکبہ سمجھین اور ان دونون مین فرق جانین اور حروف متحرک اور حروف ساکن کو سمجھین
اور ان دونون مین فرق جانین اور معلوم کرین کہ حرکت کی بمنزلہ ملنے ایک حرف کے اوس حرف
سے ہے وقوف یعنی تحقیق جاننا اور آگاہی اور اشارہ ہونا کشف اور منتخب اور لطایف اور صراح
سے کنز اللغات پس مطلب حرف مرکبہ سے یہ ہے کہ کتابت مین دو حرف ہون اور تقطیع مین ایک حرف
جیسا کہ لفظ خود اور خوش مین اور مفردہ حرف ہے جو ایسا نہو حرف مرکبہ پر یہ عبارت

لکھی ہے کہ مثل شور و شیر و در خویش وغیرہ کہ تفصیلش در سابق گذشت جاننا چاہیے کہ شور اور شیر
مین حرف مرکب کہان ہے ، ہم در باب مقصود شویم و گوئیم اصناف حرکات مذکور در وزن شعر یک حکم
دارد و حروف کہ اجزای کلمات اند یا متحرک اند یا ساکن ت اور طرف مقصود کے جاتے ہین ہم اور
کہتے ہین ہم کہ اصناف حرکات مذکور وزن شعر مین ایک حکم رکھتے ہین اور حروف کہ اجزا کلمات کے
ہین یا متحرک ہوتے ہین یا ساکن پس اصناف حرکات سے مراد ضمہ فتحہ کسرہ ہے یعنی مقابل موزون جو
موزون ہو اوس مین مطابقت متحرک کی متحرک سے اور ساکن کی ساکن سے چاہیے نہ مطابقت
ضمے کی ضمے سے اور فتحے کی فتحے سے اور کسرے کی کسرے سے یا اصناف حرکات سے مراد مفردہ
اور مرکبہ اور مختلسہ اور تامہ ہین چنانچہ بھی وزن مین ایک حکم رکھتے ہین م و بر عروضی نیست کہ ماہیات
حروف اور حرکات و اعداد شناسد و بر اصناف آن بہر یک وقوف یابد چہ آن کار لغوی است انچہ
او را ضروری است آنست کہ میان حرف مفرد یا انچہ بجای مفرد باشد از مرکبات و میان حروف مولف
فرق کند و ہمچنین میان حرف متحرک و حرف ساکن فرق کند ت اور عروضی پر واجب نہین ہے
کہ حقیقت حروف اور حرکات اور اونکے اعداد کو جانے کہ اصل مین تلفظ کیا تھا اور بعد تعلیل کے کیا رہا
اور اونکے اصناف سے واقف ہو کہ یہ مہموز ہے اور یہ معتل کس واسطے کہ وہ کام اہل لغت کا ہی
جو کچھ عروضی کو ضروری یہ ہے کہ درمیان حرف مفرد کے جیسے شین لفظ شد مین یا جو کچھ کہ
بجای مفرد ہو مرکبات سی جیسے خاو واو لفظ خود اور خوش مین اور درمیان حروف مولف کے جیسے
الف لفظ آمدین اور را لفظ فرخ مین کہ کتابت مین ایک حرف ہے اور وزن مین دو فرق کرے
اور اسیطرح درمیان حروف متحرک اور حروف ساکن کے فرق جانے م و علامات حروف و حرکات
در وضع کتابت مختلف باشد یا میان حروف مختلف و حرکات مختلف تمیز کنند و علامت سکون یکی است چہ سکون
بیک صفت بیش نیست و اگرچہ اسباب آن مختلف است اما نزدیک عروضیان حرف متحرک را مطلقا
یک علامت است چہ عروضی را با تمیز میان حروف مختلف و حرکات کاری نیست و آن علامت دائرہ خرد باید بدین
شکل ہ و حرف ساکن را یک علامت و آن خطی خرد مستقیم باشد بدین شکل ا واللہ اعلم ت اور نشان اور
نقش حروف اور حرکات کی کتابت مین مختلف مین اسواسطے کہ حروف مختلف اور حرکات مختلف مین
تمیز پیدا ہو اور علامت سکون کی ایک ہی ہے سب کے نزدیک اسلیے کہ سکون ایک ہی طرح کا

ہوتا ہے اگرچہ سبب سکون کے مختلف ہین کہ کبھی سکون وقف ہے اور کبھی تصرف اور تعلیل کی
ہے اور کبھی نظر وضع لغوی ہوتا ہے لیکن نزدیک عروضیون کے حرف متحرک کی مطلقا ایک علامت
ہے اسواسطے کہ عروضی کو اختلاف حروف و حرکات سے کام نہین اور وہ علامت متحرک کی دائرہ چھوٹا ہے
اس شکل پر ہ اور حرف ساکن کی ایک علامت ہے اور وہ خط چھوٹا مستقیم ہے اس شکل پر ا واللہ اعلم
جاننا چاہیے کہ الف کو علامت سکون اسواسطے مقرر کیا کہ الف ہمیشہ ساکن ہوتا ہی اور ہاے ہوز کو
علامت متحرک اسواسطے ٹھہرایا ہی کہ بزبان عرب اور فارس مین علامت تحریک ہے عربی مین کمال اللہ
تعالی ما اغنی عنی مالیہ ہلک عنی سلطانیہ پس یہ ہی علامت فتحہ ماقبل ہے اور خود حالت وقف مین
اور فارسی مین جیسے رمہ اور ہمہ اور رکہ اور چہ مین کہ ہے محض برای اظہار حرکت ہے اور تلفظ مین داخل
نہین جس جگہ اشباع ہو اور بعضی رسالون مین علامت متحرک شکل میم بھی ہی کہ خط نسخ مین سر
میم بشکل صفر میانہ تہی لکھا جاتا ہے م فصل دوم در کیفیت اعتبار حرف متحرک و ساکن در شعر
اشارت بہ تقطیع شعر در فصل گذشتہ معلوم شد کہ اجزای ادنی شعر حروف متحرک و ساکن است
اکنون گوییم کہ مراد درین موضع از حروف متحرک و ساکن حروف ملفوظ است نہ حروف مکتوب و بسیار
حروف است کہ مکتوب است و ملفوظ نیست مانند الف در کتابت تازی کہ بعد از واو آمنوا نویسند
و واو کہ در آخر اسم عمرو نویسند و ہمزہ وصل کہ در اثنای کلمات متصل بیکدیگر افتد و الف در آخر لفظ
انا در غیر حالت وقف و در پارسی مانند واو عطف کہ درمیان دو کلمہ نویسند و حرف یا و ہا کہ در آخر
کی و چہ و نہ نویسند و واو در آخر دو و تو و امثال آن ت فصل دوسری بیچ کیفیت اعتبار حرف
متحرک و ساکن کے شعر مین اور تقطیع شعر مین فصل گذشتہ سے معلوم ہوا کہ پہلے اجزا شعر کے حروف
متحرک اور حروف ساکن ہین اب کہتے ہین ہم کہ اس جگہ مراد حروف متحرک اور حروف ساکن سی حروف
ملفوظ ہین نہ حروف مکتوب اور بہت سے حروف ہین کہ مکتوب ہین ملفوظ نہین مانند الف کے کتابت
تازی مین کہ بعد واو آمنوا کے لکھتے ہین اور مانند واو کے کہ آخر لفظ عمرو مین لکھتے ہین اور مانند
ہمزہ وصل کے کہ درمیان کلمات کے مثل وا قتلوا کے متصل بیکدیگر واقع ہوتا ہے اور مانند الف کے
آخر لفظ انا مین جب موقوف نہو اور فارسی مین مانند واو عطف کے کہ درمیان دو کلمون کے لکھتے ہین
اور مانند یا اور ہا کے کہ آخر کی اور چہ اور نہ مین لکھتے ہین اور مانند واو کے کہ آخر دو و تو وغیرہ مین

لکھتے ہین جاننا چاہیے کہ عروضیونکو تقطیع مین اون حرفون سے کام ہے جو تلفظ مین آتے ہین حروف مکتوبی
غیر ملفوظی سے علاقہ نہین پس وہ مکتوبی غیر ملفوظی عربی مین مثل الف آخر امشوا کے ہے اور اس الف کو
اسواسطے لکھتے ہین کہ فارق ہو درمیان واو جمع اور واو عطف کے اور جس جگہ صیغہ مین ملا ہوا ہوتا ہے
وہان اگرچہ خیال التباس نہین مگر طرداللباب لکھتے ہین پس واو ملا ہوا صیغے مین جیسے آمنوا مین
اور علاحدہ جیسے فاعتبروا مین اور مکتوبی غیر ملفوظی عربی مین واو آخر لفظ عمرو ہے اور وجہ اس
واو کے لکھنے کی یہ ہے تا یہ عمرو منصرف عمر بضم عین و فتح میم جو غیر منصرف ہے اوس سے ملتبس نہو
اور مکتوبی غیر ملفوظی عربی مین ہمزہ وصل ہے کہ درمیان کلمات کے واقع ہوتا ہے جیسے واقتلوھم مین اور
مکتوبی غیر ملفوظی عربی مین الف آخر لفظ انا ہے غیر حالت وقف مین جیسے نظیری کہتا ہے مصرع
دعوی انا صدیق اکبر آوردہ اور حالت وقف مین یہ الف ملفوظ ہوگا اور فارسی مین مکتوبی
غیر ملفوظی واو عطف کا ہے درمیان دو کلمون کے جیسے آمد و شد اس مصرع مین مصرع کوچہ یار
مین روز آمد و شد رہتی ہے ؛ اور یا اور ہا لفظ کی اور چہ اور نہ مین شاید زمانہ قدیم مین کتابت
اس کاف کی بصورت کے تھی ورنہ اس زمانے مین کوئی اسطرح نہین لکھتا اور واو معدولہ
اور نون مین جیسا خواجہ حافظ نے کہا ہے شعر صبا بلطف بگو آن غزال رعنا را ؛ کہ سر بکوہ و بیابان
تو دادہ ما را ہم و ہمچنین بسیار حرف است ملفوظ است و مکتوب نیست مانند واو اولے داود و یای بردہ لیلی
والف اللہ و سموات و ہمزہ جبرئیل و تنوینات و تشدیدات چہ حرف مشدد مرکب از دو حرف باشد اول
ساکن دوم متحرک و در پارسی مانند الف مد در آب و آس و تشدید ارہ ت اور اسیطرح بہت سے
حرف ہین کہ ملفوظ ہوتے ہین مکتوب نہین ہوتے ہین مانند واو اول اور یا یہ کے عربی مین بیان یہ کہ
کہ خاقانی نے تحفۃ العراقین مین قافیہ کیا ہے شعر کردلو النصب در الیٰن ہو ؛ تحت لوا آدم و
من دونہ ؛ اور الف الحمد کا بعد لام کے اور الف سموات کا بعد میم کے اور ہمزہ جبرئیل کا اور
کتابت جبرئیل کی یون ہی صحیح ہے ہرچند بعضے ایک شوشہ بڑھا کر لکھتے ہین اور تنوینات اور
تشدیدات اسواسطے کہ حرف مشدد مرکب دو حرف سے ہوتا ہے اول ساکن دوسرا متحرک اور
نون تنوین بحقیقت حرف جداگانہ ہے اور پارسی مین مانند الف ممدودہ کے لفظ آب اور آس
مین اور مانند حرف مشدد کے ارہ مین کہ ان سب مین ایک حرف لکھا جاتا ہے اور دو حرف

ملفوظ ہوتے ہین ہم و بدانکہ تشدید در پارسی در دو موضع آورند یکے در اصل کلمہ چنانکہ در لفظ غرندہ و برّان
گویند دوم دیگر آنکہ میان دو کلمہ افتد چنانکہ در حرف اول از معطوف یا مضاف الیہ یا کلمہ کہ یای لم و میم
نہی بر و سابق بود چنانکہ در لفظ مکن و مکن یا حرفی بر و سابق بود کہ در لفظ نیاید مانند واو و در تو دیا
سرو و کہ دچہ و لالہ و پردہ و در غیر امثال این مواضع تشدید قبیح بود و در ہیچ کدام ازین مواضع
تشدید واجب نبود اگر بیارند ہم روا بود و بر جملہ چندان کہ در لغت پارسی تشدید کمتر آورند بہتر باشد
چہ تشدید در زبان لغت اصلی نیست و چون فرق میان حروف ملفوظ و مکتوب ظاہر شد اجزای شعر معین گشت
اور معلوم ہو کہ تشدید پارسی مین دو جگہ لاتے ہین ایک اصل کلمہ مین جیسا کہ لفظ غرندہ اور برّان
مین کہتے ہین مثال لفظ غرندہ کے نظامی کہتا ہے شعر بترہ بغرید آن مرد چو ابر ؛ غرید مر سو چو بابر گ
ہزبر ؛ تبرہ بر وزن کبیرہ بمعنی نقارہ ہے برّان کی مثال لفظ برّان کی نظامی کہتا ہے شعر ز تیغ
رالفبر مودتا زان گروہ ؛ ببرید سر ہمچو یک پارہ کوہ ؛ اسی طرح ہی تشدید لفظ پریدن کی نظامی کہتا
ہے شعر چو پیمان شود نامہ پاسوی مرد ؛ من آن نامہ را بر گشا تم نوردہ ؛ اور اسیطرح ہی
تشدید لفظ دریدن کی نظامی کہتا ہے شعر بدرید خفتان ز رہ پارہ کرد ؛ عمل بین کہ تو لاد
با خارہ کرد ؛ دوسرے تشدید دو کلمون کے درمیان مین لاتے ہین جیسا کہ حرف اول مین معطوف
سے معطوف علیہ کا آخر حرف پھر احرف عطف سے کچھ کام نہین جیسے زر و سیم اور در و گوہر اور
چپ راست نظامی کہتا ہے شعر ز بیرانہ گوہر و زر و سیم ؛ بدان جانور داد نزلی عظیم ؛ اور
خسرو کہتا ہے شعر تحفہ آور دہمہ کردراست ؛ شد دو صف آراستہ از چپ و راست ؛ اور حرف
اول مین مضاف الیہ سے وہ مضاف کا حرف آخر ٹھہرا جیسے در سخن اور رستم اسب اور زخم کمند
نظامی کہتا ہے شعر تحمل زبان را طبیب نوش داد ؛ در سخن را صدف گوش داد - اور نظامی کہتا ہے شعر
ز سم ستوران دران پہن دشت ؛ زمین شش شد و آسمان گشت ہشت ؛ اور نظامی کہتا ہے شعر
بہ نیروی بازو بخشم کمند ؛ در آورد گردن کشان را بہ بند ؛ اور اسیطرح صفت موصوف مین
سعدی کہتا ہے شعر وجود مردم دانا مثال زر طلاست ؛ کہ ہر کجا کہ رود قدر و قیمتش دانند ؛
اشرف کہتا ہے شعر در فراقت بسکہ می دزدم بخود نور نظر ؛ اشک از چشم چو در شب چراغ آید
برون ؛ یا وہ کلمہ کہ بے امر کے اور میم نہی کا اوس پر ہو وہان بھی تشدید آجاتی ہے جیسا کہ لفظ

بکن و مکن مین مثال اوسکی یہہ بیت ہے شعر بکن و مکن کی آبت خوش خرام ٭ بمن رحم در بر غیر لطف د دام
یہہ بھی دو کلموں کی مثال ہے یا ایسا حرف اوس کلمے سے سابق ہو کہ تلفظ مین آئے مانند واو کے
دو او تو مین اور مانند ہا کے سہ اور نہ اور کہ اور چہ اور رلا اور پردہ مین مثال اسکی وہی مصرع ہے جو
محقق علیہ الرحمہ نے دائرہ مشتبہ مین لکھا ہے مصرع بادہ بین وہ تو تباہم یکبار بر وزن مستفعلن
مستفعلن مفعولات بہ تشدید با لفظ بین اور لفظ تبا مین یہہ بھی دو کلموں کی مثال ہے اور ان
مقاموں کی تشدید فصیح ہے اور کسی مقام مین ان مقاموں کے تشدید واجب نہین ہے اگر متن
کو رد ا ہے اور بالمجاز تشدید جتنی فارسی مین کمتر لائین بہتر ہے اسواسطے کہ تشدید لغت فارسی
مین اصلی نہین ہے اور جب فرق درمیان حرف ملفوظ اور مکتوب کے معلوم ہوا اجزا شعر کے
معین ہوے تمام ہوا ترجمہ اور مطلب عبارت متن کا اب کہتے ہین ہم کہ اس جگہ شرح اور حاشیے
مین تازہ تازہ مضامین نظر آئے لہذا عبارتین اونکی بعینہ لکھدین کہ ناظرین کے ملاحظے سے گذر
جائین ح زیر لفظ غرندہ اور تبران لکھا ہے کہ ہمچنین در خرم محقق علیہ الرحمہ لکھتے ہین کہ ان سو تقایلین
تشدید چاہین لائین نہ لائین پس لفظ خرم بدون تشدید نہین دیکھا اور اس عبارت مین کہ یا حرفی
بروے سابق بود کہ در لفظ نیاید ضمیر وی کیطرف بای امر اور میم نہی کی پھیری ہے اور خیال معنی کا
نہین کیا ہر چند وہ ضمیر طرف کلمے کے پھرتی ہے اور اس عبارت پر کہ چنانکہ در حرف اول از
معطوف یا مضاف الیہ یہہ حاشیہ لکھا ہے ح قول چنانکہ در حرف اول از معطوف یا مضاف
الیہ این قاعدہ در کتابے بنظر فقیر نرسیدہ و مثالش نیز بدست نیامدہ ہر کہ برین قانون دست
مثالش اول ظفر یابد در حواشی کتاب افزودہ منت بر جان ناتوان نہد اما شاید مرادش از حرف
معطوف حرفی از و باشد یعنی حرف عطف و از اول مضاف الیہ چنانچہ مثالش و مثال آن زر دو تمنا
نبید او دو تو امد اوہ آید لیکن اینمعنی ہم درست نیست نہ محقق اور اس عبارت پر کہ کلمہ کہ بای امر و میم نہی بر حرف
سابق بود چنانکہ در لفظ بکن و مکن یہہ حاشیہ لکھا ہے ح یعنی در اول کلمہ اش واقع شود نحو یارب بکن و
حرام مخور لیکن مخفی نماند کہ تخصیص بای امر و نہی نیست بل در باء زایدش نیز یافتہ میشود مثل بشنو و بشتاب از اصلہا
شب بود شب باز بل دو یا عربی فارسی ہم ادغام دیدہ شد مثل شبر اصلا شب پہ بل در غیر ان نیز
مثل بترا اصلہ بہ تربہ کلامہ دیکھا اش حقیقت تشدید بود حرف اول از معطوف یا مضاف الیہ این است

کہ واو عطف را بہ حرف اول معطوف و حرف آخر مضاف الیہ بہ تشدید بیامیزند اما مثال تشدید در معطوف
چنانکہ درین شعر کہ از مثنوی است بیت مرد دانشمند و نادان یکسانست ٭ فرق اندر ہر دو ان بس محکم
ست و اما در مضاف الیہ چنانکہ گویند غلام زیدبہ تتبع تازی بہ طریقہ غلام الرجل و بای امر و میم نہی را
بحرف ما بعد مدغم سازند چنانکہ درین شعر مولوی روم سے کبر بکن گر تو ہستی آدمی ٭ زانکہ شیطان را
بود کبر و منی ٭ تم کلامہ پس یہہ شعر ملحقات مثنوی سے ہے قابل اعتبار اور اگر ہو تو مثال تشدید
درمیان کلمہ کے ہے م و از فصل گذشتہ معلوم شدہ است کہ حرف مرکب از دو حرف را یکی
بیش نباید گرفت ت اور فصل گذشتہ سے معلوم ہوا ہے کہ حرف مرکب دو حرفی مخلوط التلفظ کو
مثل خود اور مثل درخویش ایک حرف سے زیادہ نہ لیا چاہیے م و بدانکہ اول شعر حرفی ساکن نتواند بود
چہ ابتدا بہ ساکن ممتنع یا متعذر بود ت اور جان تو کہ ابتدا شعر کے حرف ساکن سے نہین ہوسکتی
اسواسطے کہ ابتدا بسکون زبان عرب و عجم مین بالاتفاق محال ہے کہتے ہین کہ لغت سنسکرت اور پشتو
اور انگریزی مین ابتدا بسکون ہے پس جب اہل عرب و عجم اون زبانون مین کلام کرینگے ادا
کرنا اونکے لہجے کا انسے متعذر ہوگا اور متعذر بکسر ذال معجمہ مسدود یعنی دشوار ہے منتخب اور کنز اور
غیاث سے م و درمیان شعر زیادت از یک ساکن نیفتد چہ حروف ساکن چون متوالی شوند
سخن را از یکدیگر بریدہ گردانند و وزن باطل شود و نیز در نطق آوردن آن در اقتضای سخن
اقتضای کلفت کند ت اور درمیان شعر کے زیادہ ایک ساکن سے نہین واقع ہوتا اسواسطے کہ
حروف ساکن متوالی سخن کو یکدیگر سے بریدہ کرتے ہین اور وزن باطل ہوتا ہے اور بولنا اونکا تقاضا
کلفت کرتا ہے یعنی وزن عروضی مین درمیان شعر کے دو ساکن نہین آتے اور اگر آتے ہین ایک
متحرک ہوجاتا ہے بمقابلہ موزون بہ مگر آخر مصرع مین م و در تازی زیادت از دو ساکن جمع نشود
و در انتہای سخن التقای ساکنین جز از اجتماع یکی از حروف مد با ادغام افتد چنانکہ در سار یا با غنہ
چنانکہ آند زتہم و ہمچنین ام در اثنای شعر جائز نبود ت اور کلمات عربیہ مین زیادہ دو ساکن سے جمع نہین
ہوتے اور انتہای سخن مین التقای ساکنین اکثر جمع ہونے ایک حرف مد کے ساتھ ادغام کے ہوتا ہے جیساکہ لفظ
سار مین یا جمع ہونے ایک حرف مد کے ساتھ غنہ کے ہوتا ہے جیساکہ آند زتہم مین اور یہہ کوئی انتہای
سخن یعنی وزن عروضی مین جائز نہین پس التقا بالکسر باہم ہونا اور باہم ملنا ایک دوسرے کو دیکھنا

کذا فی المنتخب و اکثر الغیاث اور ادغام بالکسر کھانا ایک چیز کا بے چبانے کے اور لگام دینا گھوڑے کو اور ایک حرف کو دوسرے حرف سے ملانا کذا فی المنتخب و الغیاث تصریح یہہ کہ عربی مین دو ساکن جمع ہوتے ہین اثنای سخن مین نہ وزن عروضی مین اور وہ دو مقام مین ایک یہہ کہ بعد مدہ کے ادغام واقع ہو جیسے لفظ سار مین الف مدہ کے بعد رار مشددہ واقع ہوئی ہے اول ساکن دوسرے متحرک پس دو ساکن جمع ہوے اول الف ساکن دوسری رار ساکن اور دوسرا مقام یہہ ہے کہ بعد مدہ کے غنہ واقع ہو جیسا کہ لفظ آنندہ تم مین اصل اسکی ءانذرتم تھی جب الف اول متحرک اور دوسرا ساکن بڑھا گیا دو ساکن جمع ہوے اول الف دوم ساکن دوسرا نون غنہ ساکن ح قولہ آنذرتم اصلہ ءانذرتم چون در ہمزہ ثانیہ تسہیل یعنی بین بین گیرند ای بیان مخرج ہمزہ و الفش خوانند پس گویا کہ ساکن شد و سکون ساکن ثانی یعنی نون ظاہر است پس اجتماع ساکنین متحقق شد تم کلامہ پس چو لفظ گویا ساکن شد خلاف مقام نظر آیا کسواسطے کہ بیان عین ساکن چاہیے لہذا لنیے رقعہ مولوی عبد الرزاق صاحب کی خدمت مین لکھا مولوی صاحب نے اوسکے جواب مین یہہ عبارت لکھ بھیجی کہ قرآءۃ ءانذرتم ہر چند وجہ مرقوم است اول تحقیق ہر دو ہمزہ دوم ابدال ہمزہ ثانیہ بالف سوم تخفیف ہمزہ ثانیہ را قیام حرکت چہارم زیادت الف میان ہمزتین و تخفیف ثانیہ بین بین پنجم حذف ہمزہ استفہام مع حرکتش ششم حذف ہمزہ استفہام و نقل حرکتش بسوی نون سوا رم دراما در یاسی اجتماع دو ساکن بسیار بود و باشد کہ زیادت از دو ساکن نیز جمع آید و باشد کہ بعضی ازان بتحقیق ساکن نبود ولاکن مجہول الحرکۃ باشد اما دو ساکن چنانکہ در کار مرد افتد ت واما فارسی مین یعنی اثنای کلمات فارسی مین جمع ہونا دو ساکنون کا بہت ہے مثل کارد یا کے کبھی زیادہ دو ساکنون سے بھی جمع ہوتے ہین یعنی تین ساکن جیسے گوشت اور پوست مین اور چار ساکن جیسے خواست مین لیکن حق یہہ ہے کہ واو اور الف مخلوط التلفظ لفظ خواست مین بجاے حرف واحد مرکب ہے پس زیادت تین ساکن سے ممکن نہین اور کبھی اون تین ساکنون مین بھی بعض تحقیق ساکن نہین ہے تا مجہول الحرکۃ ہوتا ہے مثل لفظ پارس کے کہ سے پر حرکت ربودہ ہے لیکن دو ساکن جیسے کار و مرد مین ہین وجہ اسکی یہہ ہے کہ بنا لغت فارسی کی اعراب پر نہین لہذا جمع ہونا ساکنون کا بھی اوس مین کچھ کلفت نہین مگر وزن مین یہہ نقطت موزون بہ ایک ہی ساکن رہیگا مع چون اشتمال این در اثنای شعر افتد حرف اول ساکن و دوم متحرک باشد

تم در چہ در وزن و در مقابل متحرک افتد مثلاً کارکن یا مرد زن بر وزن فاعلن باشد بے ہیچ تفاوت واما سہ حرف چنانکہ در لفظ راست و بخت و مور و باشد و ہمیشہ حرف اول از اشتمال این کلمات از حروف مد بود پس اگر حرف آخر متحرک نشود بعضی ازین سہ حرف را بجای دو حرف بکار دارند یکے ساکن و دیگر متحرک و یک حرف در عبارت بدزدند مثلاً راست گو بر وزن فاعلن گویند و بعضی ہمہ حروف در عبارت آرند تا راست گو بر وزن مفتعلن شود اگرچہ بر وجہ اول از گرانی خالی نبود اما دوم گران تر باشد و شعرا بیشتر بر وجہ اول استعمال کنند ت اور جب اشتمال انکی اثنای شعر مین واقع ہوتی ہین یعنی وزن عروضی مین حرف اول کو ساکن اور دوسرے کو متحرک کرتے ہین اسواسطے کہ وزن مین مقابل متحرک کے متحرک چاہیے مثلاً کارکن یا مرد زن کو بر وزن فاعلن کہتے ہین بے تفاوت لیکن جب تین حرف ساکن جمع ہون جیسے لفظ راست اور بخت اور مور مین ہین تو حرف اول انکا ہمیشہ حروف مد سے ہوتا ہے پس اگر آخر انکا متحرک نہو بعض ان تینون حرفونکو مقام دو حرفون کے استعمال کرتے ہین ایک ساکن دوسرا متحرک اور ایک حرف کو عبارت مین حذف کرتے ہین مثلاً راست گو کو بر وزن فاعلن کہتے ہین حرف تا کو حذف کرتے ہین اور بعض حرفونکو عبارت مین لاتے ہین اور راست گو کو بر وزن مفتعلن کہتے ہین ہر چند پہلی وجہ بھی یعنی راست گو بر وزن فاعلن ثقالت سے خالی نہین مگر وجہ دوسری یعنی راست گو بر وزن مفتعلن ثقیل تر ہے اور شعرا نے اکثر وجہ اول اختیار کی ہے لیکن فع ل محقق مرد زن یا معنی بمرد زن کہیے یا بحذف عاطف یعنی مرد و زن کہیے اور مورد بضم اول اور سکون ثانی مجہول و ثالث اور دال ابجد نام ایک درخت کا ہے کہ اوسکو آس کہتے ہین اور پتے اوسکے نہایت سبز ہوتے ہین اور طراوت رکھتے ہین اور دوا مین کام آتے ہین اور بسبب سبزی اور طراوت کے اونکو زلف اور گیسوے محبوب سے نسبت دیتے ہین اور بمعنی مرغ گیہن بھی آیا ہے کذا فی البرہان مع و اگر حرف آخر متحرک شود خالی نبود از آنکہ بعد از وے متحرکی دیگر آید یا ساکنے آید اگر متحرکی آید چنانکہ گویند مثلاً راست و گز در ینصورت دزدیدن یک حرف در عبارت گران تر بود از آوردن ہمہ بخلاف صورت اول و سبب آنست کہ در صورت اول دو حرف بازای حرفے متحرک افتاد و حرف متحرک بحقیقت ہم دو حرف است اما اینجا دو حرف بازای حرفی ساکن می افتد پس عبارت

ازان بروزن مفتعلن ہر چند از گرانی خالی نیست اما بروزن فاعلن بسیار گران تر باشد درینصورت شعرا وجہ اول را اختیار کردہ اند ت اور اگر حرف آخر انکا متحرک ہو اس مین دو صورتین ہین کہ بعد اس متحرک کے یا حرف ساکن آئیگا یا حرف متحرک آئے گا مثلاً گہین راست وکژ کہ واو عاطفہ بجای حرکت کے ہے تے اور بعد اس تا ے متحرک کے کاف کژ کا متحرک آیا ہے اسصورت مین حذف کرنا ایک ایک حرف کا عبارتین ثقیل تر ہے سبب کے قائم رکھنے سے یعنی اوسکو بروزن مفتعلن کہینگے نہ بروزن فاعلن اور یہ شکل خلاف صورت اول کے ہے کہ راست گو بروزن فاعلن بہتر تھا اور راست و کژ بروزن مفتعلن بہتر ہے اور سبب اسکا یہ ہے کہ صورت اول مین یعنی راست گو کو بروزن فاعلن کہنے مین دو حرف بمقابلے ایک حرف متحرک کے پڑے یعنی سین اور تے کہ دونون ساکن ہین بمقابلے عین متحرک فاعلن کے واقع ہوتے اور حرف متحرک بھی حقیقت مین دو حرف ہین ایک حرف مصمت اور ایک حرف مقصور یعنی حرکت عین کی پس دونون بمقابلے مین برابر ٹھہرے اور اس جگہ یعنی راست وکژ کو بروزن فاعلن کہنے مین دو حرف بمقابلے ایک حرف ساکن کے پڑتے ہین یعنی الف اور سین راست وکژ کا بمقابلہ الف فاعلن کے پڑتا ہے پس راست وکژ کو بروزن مفتعلن کہنا اگرچہ گرانی سے خالی نہین مگر وزن فاعلن کہنا ثقیل تر ہے کسواسطے کہ حال بروزن فاعلن کہنے کا بیان ہو چکا اور بروزن مفتعلن لینے مین دو حرف ساکن یعنی الف اور سین راست وکژ کا بمقابلے ایک حرف ساکن اور ایک حرف متحرک کے پڑتا ہے اور وہ فے اور تے مفتعلن کی ہے اسصورت مین شعرانے بیشتر وجہ اول اختیار کی ہے کہ راست وکژ کو بروزن مفتعلن کہتے ہین اور وجہ اول کہنا نظر بہ عبارت اخیرہ ہے ھ و اگر بعد از حرف متحرک حرفی ساکن آید بر نیگونہ کہ لفظ راستی مثلاً حکمش ہمان بود کہ در دو حرف ساکن متوالی گفتہ آمد در خصوصیت کلفت زایل شود و این حکمہا جملہ حکم وقوع این حرفہا است درمیان شعر اما اگر در آخر شعر افتد پس مجہول الحرکہ بود ساکن شمرند و یک ساکن یا دو ساکن در آخر اشعار اعتبار کنند و اگر زیادت بود آنرا اعتبار نبود و در حکم محذوف باشد انتہی حکم حروف ساکن ت اور اگر بعد اوس حرف متحرک کے جو راست اور بخت وغیرہ مین بالفعل متحرک ہوا ہے، ایک حرف ساکن آئے جیسا کہ لفظ راستی مین ہے، حکم اوسکا وہی ہے کہ دو حرف ساکن متوالی مین بیان کیا گیا کہ بروزن فاعلن ہو گا اور

ساکن رہیگا و دوسرے حرف ساکن کو متحرک کرینگے اور کلفت باقی رہیگی اور یہ احکام مذکورہ جو بیان ہوئے تب جاری ہونگے جب یہ حرف درمیان شعر کے پڑین مگر جسوقت یہ حرف آخر شعر مین پڑینگے ایسی ہیہ حرف آخر شعر مین پڑین یا دہ کلمے کہ جنمین یہ حرف ہون آخر شعر مین پڑین جو حرف کہ مجہول الحرکہ ہو گا اوسکو ساکن شمار کرینگے جیسے رے لفظ پارس مین مجہول الحرکہ ہے اوسکو ساکن شمار کرینگے اور ایک ساکن اور دو ساکن آخر اشعار مین اعتبار کرتے ہین ایک ساکن جیسے لفظ شود اور رود مین ہے اور دو ساکن جیسے لفظ گرد اور مرد مین ہین اور جو ساکن ان سے زیادہ ہے اوسکا اعتبار نہین حذف ہو گا جیسا کہ سوخت اور ساخت اور خواست اور پارس مین یہان تک بیان حروف ساکن کا تھا اب حال حروف متحرک کا سنو م اما حروف متحرک متوالی در شعر تازی زیادت از چہار مستعمل نداند و چہارم بطریق زحف افتد دگران شمرند ت لیکن حروف متحرک متوالی شعر تازی مین زیادہ چار سے مستعمل نہین ہوتے اور چوتھا بطریق زحاف کے پڑتا ہے مثل فعلتن کے کہ مستفعلن سے ابدفیمن اور رطے کے بنتا ہے مگر اوسکو بھی ثقیل جانتے ہین زحف بالفتح چلنا کودک کا بزانو اور چلنا حیوان کا بشکم راحت وہ تیر کہ زمین پر گرکے نشانے پر پہونچے زحاف بالکسر گرنا اور ساقط ہونا شعر مین ایک حرف کا دو حرفون سے کذفی المنتخب اور استعمال مین زحاف بہت ہے م و در شعر پارسی زیادت از سہ مستعمل نیست و سہ متحرک متوالی ہم جلی نباشد بطریق زحف افتد و تخفیف را تسکین اوسط جایز دارند چنانکہ لعبادین گفتہ آید و آخر ہیچ شعری نہ تازی و نہ بہ فارسی متحرک نشاید چنانکہ اولش ساکن نشاید و این جملہ باید کہ مقرر باشد تا در تقطیع اشعار اعتبار کردہ شود ت اور شعر فارسی مین زیادہ تین حرف متحرک متوالی سے مستعمل نہین ہین سبب خفت زبان فارسی کے وہ بھی اصلی نہین ہوتے بطریق زحاف کے پڑتے ہین مثل فعلاتن کہ فاعلاتن سے بعد حذف الف کے بنتا ہے اور اسمین بھی تخفیف کے واسطے تسکین اوسط جایز ہے جیسا کہ بعد اسکے بیان ہو گا چنانچہ اشعار مین جہان وزن فعلاتن یا فعلن کا بحرکت عین واقع ہو گا وہان ساکن کرنا اوسط کا روا ہے اور اوس مقام پر کلمہ ساکن الاوسط کا لانا درست ہے اگر وزن مین خلل نہ پڑے شبہہ نہو کہ ہر جگہ تسکین اوسط جایز ہے بلکہ بعض مقام پر تسکین اوسط جایز نہین جیسا کہ رمضان کو بسکون میم نہ کہینگے اور آخر کسی شعر فارسی اور تازی کا متحرک جا ہیے

جیسا کہ اول شعر ساکن چاہیے اور سب قاعدے چاہیے کہ یاد ہوں تا تقطیع میں کام آئیں اور معتبر ہوں ھ و تقطیع شعر عبارت است از تحلیل شعر بارکانی کہ ازان مولف باشد و برابر کردن حروف ہر رکنی با حروف اصلی آن رکن بحذف زواید غیر ملفوظ اگرچہ مکتوب باشد و اثبات آنچہ ملفوظ باشد و اگرچہ مکتوب نباشد ت اور تقطیع شعر کی عبارت ہے تحلیل شعر سے اوسکے ارکان مولف پر یعنی برابر کریں الفاظ شعر کو اوسکے رکنوں سے اور مقابل کریں حروف ہر لفظ کو ساتھ حروف اصلی اوس رکن کے اور حذف کریں زوائد غیر ملفوظ کو اگرچہ مکتوب ہوں اور ثابت رکھیں حروف ملفوظ کو اگرچہ مکتوب نہوں تحلیل کھولنا ایک چیز کا اور کسی جگہ اوترنا اور فانی کرنا کسی چیز کا اوٹھانے سے اور اصلاح معما میں دو حصے کرنا ایک چیز کا یا زیادہ کذا فی الغیاث ھ مثلا تقطیع این بیت بنام خداوند جان و خرد + کزین برتر اندیشہ برنگذرد ٭ مثنوی نوشتہ اند بنامی خداون وجانو خرد کزی برترن دیشہ برنگ ذرد فعولن فعولن فعولن فعل فعولن فعولن فعولن فعل ت مثلا تقطیع اس بیت کی اسطرح لکھی ہے بنامی فعولن خداون فعولن وجانو فعولن خرد فعل کزی بر فعولن ترندی فعولن شہ برنگ فعولن ذرد فعل ھ و ازینجا معلوم میشود کہ تا بحرہا و وزنہا و ارکان آن ندانند تقطیع ممکن نباشد چہ این بیت ہمچنانکہ برین وزن کہ فعولن فعولن فعولن فعل دو بار تقطیع توان کرد برین وزن نیز کہ مفاعیل مستفعلن فاعلن دو بار تقطیع توان کرد و برین وزن نیز کہ مفاعیل مستفعلن فاعلن دو بار تقطیع توان کرد و برین وزن نیز کہ فعولن مفاعیل مستفعلن دو بار ہم تقطیع توان کرد تا ندانند کہ کدام بحر است و ارکان آن چیست میان آنچہ تقطیع حقیقی بود و آنچہ وزن بود آنا نہ تقطیع بود امتیاز ممکن نباشد ت اور میان معلوم ہوتا ہے کہ جب تک بحر نہ کہو اور انکے اوزان اور ارکان کو نجانیں تقطیع ممکن نہیں ہے اسواسطے کہ اس بیت کی تقطیع جیسے بروزن فعولن فعولن فعولن فعل دو بار کہ بحر متقارب سے کرتے ہیں بروزن مفاعیل مستفعلن فاعلن دو بار بھی تقطیع کر سکتے ہیں اور بروزن فعولن مفاعیل مستفعلن دو بار بھی تقطیع ہو سکتی ہے جبتک کہ نجانیں کہ یہ کون بحر ہے اور ارکان اوسکے کیا ہیں امتیاز تقطیع حقیقی اور غیر حقیقی میں ممکن نہیں ہے ھ فصل سوم در اجزائے تامہ شعر کہ از حرف متحرک و ساکن مولف شود ت فصل تیسری اجزائے تامہ شعر میں کہ حروف متحرک اور حروف ساکن سے تالیف پاتے ہیں معلوم ہو کہ فصل اول میں محقق علیہ الرحمہ نے فرمایا تھا کہ اجزائے اولی شعر کے حرف اور حرکات ہیں لیکن اس فصل میں فرماتے ہیں کہ اجزائے ثانی شعر کے مولفات حروف متحرک و ساکن ہیں اور یہ تالیف کئی طرح پر ہوتی ہے دو حرفی اور

سہ حرفی اور چہار حرفی اور پنج حرفی لہذا فرماتے ہیں اول تالیفی کہ نہ جیسا کہ صاحب میزان نے قیاس کیا ہے اور لکھا ہے ح قولہ اجزای ثانیہ یعنی باعتبار لغت والا باعتبار عروض ہمین اسباب و اوتاد اجزاے اولی ست ولہذا گفتہ اول تالیفی کہ تم کلامہ فتامل ھ اول تالیفی کہ حروف را ممکن شود تالیف از دو حرف بود و آن مولف را سبب خوانند و لامحالہ حرف اول متحرک باید پس اگر حرف دوم ساکن بود آنرا سبب خفیف خوانند و آن مساوی مقطع ممدود باشد و اگر متحرک بود آنرا سبب ثقیل خوانند ت پہلی تالیف کہ حروف سے ممکن ہوتی ہے دو حرف کی تالیف ہے اور اوس مولف کو سبب کہتے ہیں اور لامحالہ حرف اول متحرک چاہیے کہ ابتدا بسکون محال ہے پس اگر حرف دوسرا ساکن ہو وہ سبب خفیف ہے اور مساوی مقطع ممدود کی ہے یعنی حرف مصمت بامدہ مثل ادا اور ہاے کے اور اگر حرف دوسرا متحرک ہو اوسکو سبب ثقیل کہتے ہیں کسواسطے کہ حرف متحرک اور ایک ساکن کا ملنا خفیف ہے اور دونوں متحرکوں کا ملنا بہ نسبت اوسکے البتہ ثقیل ہے اور سبب بفتحتین رسن کذا فی المنتخب اور وجہ تسمیہ یہہ ہے کہ عرب بیت شعر کو گھر سے نسبت دیتے ہیں اور گھر عرب کا بیشتر خانہ پشمی ہوتا ہے کہ رسن اور میخ سے قیام پذیر ہوتا ہے لہذا ان اجزا کا سبب اور وتد نام رکھا کہ قیام شعر کا انسے ہے ھ و در اصل شعر فارسی سبب ثقیل مستعمل نیست از جہت آنکہ چون سبب ثقیل بجزوی دیگر پیوندد سہ متحرک یا زیادہ متوالی شود و وقوع آن در شعر فارسی چنانکہ گفتیم از اعتدال خارج است ت اور اصل شعر فارسی میں یعنی ارکان عروض فارسی میں کہ فعولن اور فاعلاتن اور مفاعیل اور مستفعلن اور مفعولات ہیں سبب ثقیل مستعمل نہیں ہے اس جہت سے کہ جب سبب ثقیل کسی جزو اور سے ملیگا تین متحرک متوالی یا زیادہ تین سے جمع ہونگے اور وقوع اوسکا شعر فارسی میں جیسا کہ کہا ہمنے اعتدال سے خارج ہے اور یہی وجہ ہے حکیم اور نشود وغیرہ میں تسکین اوسط کر لیتے ہیں صاحب میزان نے لفظ اصول سے چشم پوشی کی اور اپنے زعم میں یہہ معنی ٹھہرائے کہ لغت فارسی میں سبب ثقیل نہیں آیا لہذا یہ حاشیہ لکھا ح قولہ در اصل شعر فارسی سبب ثقیل مستعمل نیست مخفی نماند کہ اہل فن گفتہ اند کہ ہا در آخر لفظ ہمہ در ہمہ و امثال آنہا بکتابت محض برائے اظہار حرکت است در تلفظ دخل ندارد پس ترکیب آنہا محض از دو حرف متحرک است و آن سبب ثقیل است بل بعضی از ثقات و ضیاء ان نیز مثل شمس قیس صاحب معیار جمہ و مولانا جامی برینمعنی تصریح کردہ اند و آنچہ مصنف علام در وجہ عدم استعمال سبب ثقیل

می فرماید کہ وقوع سہ حرکت متوالی کہ از اجتماع سبب ثقیل و متحرک دیگر متصور است از اعتدال خارج است و حوالہ
بما قبل ساختہ عجب ست چہ انچہ سابق آوردہ ہمین قدر ست کہ در شعر فارسی زیادہ از سہ متحرک مستعمل نیست و این
کلام خود مجوز سہ متحرکات ملتفاست وانچہ گفتہ ست سہ متحرک متوالی ہم اصلی نباشد معنیش آنست کہ در افاعیل
افاعیل و تفاعیل یعنی در وزن یافتہ نمیشود الا بعذر زحاف و اینمعنی منافی وقوع سبب ثقیل نیست یا آنکہ
کدام کلمہ مفرد مشتمل بر حرکات ثلثہ متوالیہ یافتہ نمیشود اما امتناع اجتماع سہ حرکت از ترکیب با کلمہ دیگر
ازان لازم نمی آید الا ببیان اری از کلمات مثل دل من و نکنم بحرکات ثلثہ موجود تم کلامہ اور شرح مین
بھی اس قول کو مردود کیا ہے چنانچہ یون لکھا ہے ش عجب ست از فہم صاحب میزان کہ انتفاے
سہ متحرک متوالی را از مقولہ مصنف نسبت با فاعیل و تفاعیل جو دمی گوید و باز راہ کجی میرود و آلی آخرہ
م و تالیف دوم از سہ حرف بود و آنرا وتد خوانند و ہر سہ متحرک نشاید چنانچہ گفتہ آمد و حرف
اول لامحالہ متحرک باشد پس اگر دوم ساکن بود سوم متحرک باید چہ دو ساکن نشاید کہ در اثنای سخن
جمع شود و آن مولف را وتد مفروق خوانند و اگر دوم متحرک بود سوم ساکن انرا وتد مجموع خوانند
ت اور دوسری تالیف تین حرفون سے ہوتی ہے اوسکو وتد کہتے ہین پس تین حرف متحرک نچاہیے جیسا
کہ کہا گیا کہ توالی سہ حرکات اصول افاعیل مین نہین ہے حرف اول لامحالہ متحرک ہوگا لہ ابتدا بسکون
محال ہے پس اگر دوسرا ساکن ہو تیسرا متحرک چاہیے اسواسطے کہ دو ساکن اثنای سخن مین جمع
نہین ہوتے اور اس مولف کو وتد مفروق کہتے ہین اور اگر دوسرا متحرک ہو تیسرا ساکن اوسکو وتد مجموع کہتے
ہین وجہ تسمیہ وتد کہ لغت مین بمعنی میخ ہے مثل وجہ تسمیہ سبب کے کہ بیان اوسکا ہو چکا اور وجہ تسمیہ
مفروق یہ کہ فرق درمیان دو متحرکون کی بسبب سکون ظاہر ہے مثل قال اور باع اور گفتہ اور رفتہ
کے اور وجہ تسمیہ مجموع یہ کہ دو حرکتین متوالی جمع ہوتی ہین مثل دعا اور روا کی اور اس جگہ
جاننا چاہیے کہ بعض عروضیان پارس نے سبب کو تین قسم پر کہا ہے خفیف اور ثقیل اور متوسط سبب
متوسط ایک حرف متحرک و دو ساکن جیسے کار و بار اسیطرح وتد کو بھی تین قسم پر کیا ہے مجموع اور مفروق
اور کثرت وتد کثرت دو متحرک اور دو ساکن جیسے نہان اور عیان اور فاصلے کو بھی تین قسم پر کہا ہے
صغری اور کبری اور عظمی فاصلہ عظمی پانچ متحرک ایک ساکن جیسے بشکنمش مگر واقفین پر ظاہر ہے
کہ حاجت اعتبار زوائد کی نہین ہے م و تالیف زیادہ ازین متحمل نباشد بہ تالیف از دو دو یا سہ سہ

تا از ہر دو پس اول تالیفی کہ شعر را باشد ان اسباب باشد یا از اوتاد و مثال ہر چہار بہ پارسی اینست بر سبب
خفیف سر سبب ثقیل عہد وتد مفروق منی وتد مجموع و علامات ہر یکے در دوائر بر قیاس انچہ گفتیم معلوم
باشد و ما اسباب و اوتاد را اجزای خوانیم چہ اجزای اولی کہ حروف و حرکات اند بہ شعر خاص نیستند
ت اور تالیف زیادہ اس سے فارسی متحمل اور منجر ہوتی ہے طرف دو دو اور تین تین کے یا طرف
دو تین کے یعنی طرف اسباب کے یا طرف اوتاد کے یا طرف سبب اور وتد کے پس اول تالیف کہ شعر مین ہوتی
ہے اسباب یا اوتاد سے ہوتی ہے اور مثالین چارون کی یعنی سبب خفیف اور سبب
ثقیل عہد وتد مفروق کی فارسی مین یون ہین بر سبب خفیف سر سبب ثقیل عہد
وتد مفروق منی وتد مجموع اور علامت ہر ایک کی دوائر مین جیسا کہ کہا ہے معلوم ہوگی یعنی کہا
ہے کہ الف مقابل ساکن کے اور دائرہ کوچک مقابل متحرک کے پس جس جگہ کہ دو دائرے
اور بعد اوسکے الف ہو وتد مجموع ہے اور اگر الف درمیان دو دائرون کے ہو وتد مفروق ہے
اور اگر فقط دو دائرے ہون سبب ثقیل ہے اور اگر ایک دائرہ اور ایک الف سبب خفیف ہے
اور ہم اسباب و اوتاد کو اجزا کہتے ہین اسواسطے کہ اجزائے اولی کہ حروف و حرکات ہین شعر کیلیے
خاص نہین ہین لغات اور قرات مین بھی ہوتے ہین پس حقیقت مین بھی اسباب و اوتاد
اجزای شعر ٹھہرے متحمل بضم اول و حاء مہملہ مفتوح و تشدید لام کشادہ ہونیوالا کذا فی المنتخب
الغیاث اور صاحب میزان نے لکھا ہے ح قولہ تالیف از زیادہ ازین قول انکار فاصلہ معلوم
میشود چہ معتبر نیش از اہم در اجزای اولی شمار کردہ اند تم کلامہ معلوم ہو کہ یہ غلط فہمی ہے کسواسطے
کہ محقق علیہ الرحمہ نے یہان تک احوال مولفات فارسی کا بیان کیا اور البتہ اصول فارسی مین فاصلہ
نہین اور بعد اسکے جب لغات تازی بیان کیے دونون فاصلونکو تازی مین لکھکر لکھا کہ ہر دو
نہ ازان تالیفات اول باشند یعنی فاصلون کی تالیف تازی مین مولفات فارسی سے جدا گانہ ہے
اور تالیف ثانی ہے م و در عروض تازی مولفی را کہ از چہار حرف بود سہ متحرک و چہارم ساکن فاصلہ
صغری خوانند مثالش فعلن و آن مولف از دو سبب بود اول ثقیل و دوم خفیف و مولفی را کہ از پنج حرف
بود چہار متحرک و پنجم ساکن فاصلہ کبری خوانند مثالش فعلتن و آن مولف از سببی ثقیل و وتدی مجموع
بود و ہر دو نہ آزان تالیفات اول باشند ت اور عروض تازی مین وہ مولف کہ چار حرف سے

ہوئین متحرک اور چوتھا ساکن اوسکو فاصلہ صغری کہتے ہین مثال اوسکی فعلن ہے اور تالیف وہ سبب
تھی فارسی مین اول ثقیل دوم خفیف اور وہ مولف کہ پانچ حرف سے ہو چار متحرک اور پانچوان ساکن
اوسکو فاصلہ کبری کہتے ہین مثال اوسکی فعلتن ہے اور وہ تالیف ایک سبب ثقیل اور ایک وتد مجموع
سے تھی فارسی مین اور یہہ دونون تالیفین فاصلونکی تالیف اول سے نہین ہین یعنی تالیفات
فاصلہ موتلفات فارسی سے علاحدہ ہین اور تالیف ثانی سے حاصل یہہ ہے کہ بعضے عروضیون نے فاصلے کو
معتبر جانا ہے اور بعضون نے نہین جانا ہے محقق علیہ الرحمہ اس جگہ قول فیصل لکھتے ہین کہ تالیفین تین
ہین ایک دو حرف کی دوسری تین حرف کی تیسری چار حرف اور پانچ حرف کی اور ان تینون
کی دو قسمین ہین اول تالیف اول دوم کہ وہ مشترک ہے پارسی اور تازی اور دوسری قسم تالیف
چار حرفی اور پنج حرفی کی کہ وہ خاص ہے تازی مین پس اعتبار فاصلہ کا فارسی مین نہ چاہیے
کہ حسب اصول فارسی مین سبب ثقیل نہین ہے تین حرکتین کیونکر ہونگی اور اثنای شعر فارسی
مین جو آجاتی ہین اعتدال سے خارج ہین یعنی اصول فارسی سے باہر ہین اور اعتبار فاصلے کا
تازی مین چاہیے کہ اصول تازی مین فاصلہ داخل ہے مثل متفاعلن اور مفاعلتن کے کہ اسمین
متف اور علتن فاصلہ ہے پس تالیف چار حرفی اور پنج حرفی تالیف ثانی ہے اور تازی مین معتبر
ہے بعضون نے فاصلے کو فاضلہ بضاد معجمہ لکھا ہے اور بعضون نے فرق درمیان دونون فاصلون کے
بصاد مہملہ اور ضاد معجمہ کیا ہے اور بعضے قائل بفاصلہ ثالث ہوے ہین اور اوسکو فاصلہ عظمی کہتے
ہین پانچ متحرک اور ایک ساکن مگر یہہ نہایت ناپسندیدہ ہے اور اس مقام پر صاحب منتخب نے
یہہ حاشیہ لکھا ہے ح قولہ در عروض تازی الی آخرہ وجہ تخصیص اعتبار فاصلہ در عروض تازی معلوم
نمی شود بل بسیاری از عروضیان عجم نیز قائل ہر دو فاصلہ بودہ اند و بعضے منکر آنہی فرق انتقدیات ست
کہ در اصل افاعیل فارسی فاصلہ صغری اہم مستعمل نیست بخلاف عربی کہ دران فاصلہ صغری مستعمل
مثل متفاعلن و مفاعلتن اما اینقدر کافی نیست چہ برین تقدیر اعتبار فاصلہ کبری را
ہیچ ہم می رسد عند الکلام در اکتفا بہ نسبت موزونات است و شک نیست کہ اسباب و اوتاد
و منفی از فاصلہ است و بر آن در ہمہ موزونات کافی است و لہذا اخفش بعد از خلیل جوش لشکر
گردیدہ گفتہ کہ فاصلہ صغری بحقیقت سبب ثقیل و خفیف است و فاصلہ کبری سبب ثقیل و وتد مجموع است

پس فاصلہ را اجزای اولیہ قرار دادن معنی ندارد و نہایت ما یقال از جانب خلیل و پیروانش کہ قایل بوجود
فاصلہ بودہ اند آنکہ چون خلیل بنای اوزان عروضی بطور وزن صرف نہادہ و لہذا فا و عین و لام را در
ہمہ اوزان بکار بردہ و در کلام عرب کلمہ چہار حرفی با سہ حرکت متوالی و پنج حرفی با چہار حرکت متوالی
نیز یافتہ میشد نہ زیادہ ازان مثل فرس و عبطلنہ اجزای اوزان این ہر دو را فاصلہ قرار داد و ندو اینجا
ست کہ در دایرہ متولفہ در لفظ متفاعلن و مفاعلتن تصرف از سبب خفیف کردہ بحر ثالث بر بنا نمود
یعنی از فاو تن وزن تن مفاعل و فاعلن ست بحرکت آخر قرار ندادہ اند اما این قولی ضعیف ست
بانکہ اگر مدار اعتبار اجزای اولیہ شعر اوزان مختلفہ اصلیہ عرب است پس بسیار اسما است از ثلاثی
و رباعی و خماسی مثل جعفر و برثن و درہم و قمطر کہ اجزای مذکورہ دران نمیتوانند شد و عدم انفکاک
بحر از سبب خفیف مذکور نیز دلیل عدم ترکیب از بسین نیست چہ آن بجہت عدم استعمال ست بل معتبر
علما از بعضی عروضیان انفکاکش را ہم نقل کردہ و وزنش فاعلاتک آوردہ کما سیاتی اور دوسرا
حاشیہ یہہ لکھا ہے ح قولہ ہر دو نہ ازان تالیفات اول اشارت است بعدم احتیاج اعتبار فاصلہ
نہ کلام رس عاقل بعید بر ظاہر ہے کہ اس حاشیے کو مطلب کتاب سے کیا واسطہ اور ایک جگہ لکھتے ہین کہ
قول انکار فاصلہ معلوم میشود اور دوسری جگہ لکھتے ہین کہ وجہ تخصیص فاصلہ در عروض تازی معلوم نمیشود
تیسری جگہ لکھتے ہین اور خود قایل ہوے ہین کہ در عربی فاصلہ صغری مستعمل است چوتھی جگہ لکھتے ہین کہ اعتبار
فاصلہ کبری را ہیچ ہم نمیرسد پانچوین جگہ لکھتے ہین کہ سہ حرکت متوالی و چہار حرکت متوالی در عرب مستعمل ست
چھٹی جگہ لکھتے ہین کہ فاصلہ را از اجزای اولیہ قرار دادن معنی ندارد حالانکہ محقق علیہ الرحمہ نے
فاصلہ کو تالیف ثانی کہا ہے ساتوین جگہ لکھتے ہین کہ وجہ عدم انفکاک بحر از سبب خفیف در دایرہ مؤتلفہ
عدم استعمال است لیا بحر غیر مستعمل دائرے سے نہین نکالتے بلکہ نکال کر غیر مستعمل لکھدیتے ہین
ایک حاشیہ کا یہ حال ہے پس ایسے کلام بیہودہ معاذ اللہ ہوتے ہین اور یہ عبارت دوسرے حاشیے
کی کہ ہر دو نہ ازان تالیفات اول باشند اشارت ست بعدم احتیاج اعتبار فاصلہ اوس قبیل
سے ہے کہ کوئی کہے فلان کس آنکھہ بند کیے تھا دوسرا کہے یہ اشارہ ہے طرف نابینائی کے برعکس نہند
نام زنگی کافور ہم عادت عروضیان آن باشد کہ درین موضع ابیات مرکب ازین اجزا ایراد کنند
برین منوال از سبب خفیف تازی بیت اسمع منی یا ابن الدنیا ٭ اعمل خیرا تزدد حسنا ٭ رکعن مجنون مسکن

یا رجز مطوی مسکن یا رمل مخبون مسکن یا ہزج مکفوف مخنق و بپارسی بیت یاری کز من دوری جوید
عشقش زی من تا کے پوید ٭ واز سبب ثقیل تنہا شعر محال است اما نثر بتازی چنین بود
ولدک یک وجد اثر ہمک مجد و طلب برکۃ شیمک و بپارسی چنین ٭ پسر تو زچہ نشدہ زبی ہنر تو
کہ ہنر تو بہ زبرکت پدر توت اور عادت عروضیون کی یہ ہے کہ اس جگہ ابیات مرکب
ان اجزاے وارد کرتے ہین یعنی تنہا سبب اور تنہا وتد اور تنہا فاصلہ مین شعر کہی ہین شعر سبب
خفیف کا عربی مین یہ ہے سہ اسمع منی یا ابن الدنیا ٭ اعمل خیرا تزدد حسنا ٭ ترجمہ یہ ہے
سن مجھسے اے فرزند دنیا کے کر نیکی کہ زیادہ ہو تو از روی نیکی تزدد اصل مین تزتود
تھا باب افتعال سے تے کو دال سے بدل کیا بعد اسکے واو متحرک ماقبل اوسکے مفتوح واو
کو الف سے بدل کیا اجتماع ساکنین کا ہوا درمیان الف اور دال آخر کے الف گر گیا کسواسطے
کہ دال آخر ساکن ہوئی بسبب اسکے کہ یہ مضارع جواب امر مین ہی اور جو مضارع جواب امر مین پڑتا ہی
اوسکا ساکن ہوتا ہی اور یہ رکعن مخبون مسکن ہی یعنی متدارک مخبون مسکن رکن اصلی فاعلن تھا جبسے
الف گر گیا فعلن تحریک عین رہا بعد اسکے تسکین سے عین ساکن ہو فعلن رہا پس فعلن چار بار تقطیع اس
شعر کی ہی اور اس شعر کی تقطیع رجز مطوی مسکن اور رمل مخبون مسکن اور ہزج مکفوف مخنق سے بھی
ہو سکتی ہی کسواسطے کہ رجز مطوی مسدس محذوف العروض والضرب یہ وزن ہی مفتعلن مفتعلن فعلن
جب اسکو مسکن کیجیے مفعولن مفعولن فعلن ہو جاے پس وہی وزن ہی اور بیان رجز مین محقق علیہ
الرحمہ نے لکھا ہی کہ مفعولن مفعولن مفعولن مفعولن مین ہر مرتبہ ایک سبب کم کرنے سے ایک وزن
ہو جاتا ہے اور رمل مخبون مسدس محذوف العروض والضرب یہ وزن ہے فعلاتن فعلاتن
فعلن جب اسکو مسکن کیجیے مفعولن مفعولن ہو جاے پس وہی وزن ہے اور یہ وزن اوزان
رمل مین داخل ہے اور ہزج اخرب مسدس محذوف الضرب والعروض والضرب یہ وزن ہے
اور بیان اوزان مین داخل ہے مفعول مفاعیل فعولن جب اسکو مسکن کیجیے مفعولن مفعولن فعلن
ہو جاے پس وہی وزن ہی مگر بیان جو محقق علیہ الرحمہ نے ہزج مکفوف مخنق کیا ہی اوسکی صورت یہ ہے
کہ مفاعیل مفاعیل مفاعیل کو کہ مکفوف ہین جب دائرہ مین لکھے جائین اور مخنق کرین اسطرح کہ لام آخر
رکن میم اول رکن سے ملے تو یہ وزن ہو جاے مفعولن مفعولن مفعولن پس جب اسکو محذوف کرین وہی وزن ہو جاے

صاحب شرح کے ذہن مین یہ مطلب نہ گذرا البدایہ لکھا ش لفظ ملفوف با نیز غلطی کاتب است برا
کہ فقط مخنق فاعیلن مفعولن است و مکفوف آن فاعیل باشد لہٰذا وزنش مفعول آید و درینجا مفعولن
بکار است تم کلامہ حال آنکہ تخنیق اول رکن مین نہین آتا تخنیق کو بعضون نے نجا و نون سے جیسین لکھا ہے
اور بعضون نے بجاے مہملہ اور باے موحدہ کما سیاتی محمد بن قیس لکھتا ہے کہ تجنیق ہم خرم است لیکن بحکم
آنکہ در اشعار عرب خرم خرد در ابتدای مصاریع روا ندارند چون عجم کہ در جملہ اجزاے بیت جایز داشتہ
اند آنرا در غیر ابتدا تجنیق خوانند تم کلامہ در فارسی مین شعر سبب خفیف تنہا کا یہ ہی بیت
یاری کز من دوری جوید ٭ عشقش زی من تا کی پوید ٭ زی ہن سے اطرف من اور تقطیع چار بار
فعلن بسکون عین ہے اور سبب ثقیل تنہا سے شعر محال ہی اسواسطے کہ فارسی مین حرکتین تین
سے زیادہ نہین ہوتی ہین اور عربی مین زیادہ چار سے بس گنجایش تحریک تمام حروف کہان
مگر نثر کہ مثال اوسکی عربی مین یون ہی ولدک یک وجد اثر ہمک مجد و طلب برکت شیمک معنی یہ ہین
کہ تیرے فرزند نے تجھسے پائی نشان تیری ہمتون کی بس سعی کی اور طلب کی برکت تیری
خصلتون کی اور فارسی مین نثر یون ہے پسر تو زچہ نشدہ زبی ہنر تو کہ ہنر تو بہ زبرکت پدر
تو ترجمہ یہ ہی فرزند تیرا کیون نہوا بیہنر و تیرے ہنر کا کہ ہنر تیرا ہے برکت سے تیرے باپ
کی اور رواد اور ہے کہ واسطے اظہار حرکت کے ہے معتبر نہین رکعن بالفتح وضاد معجمہ یا دن
ہلانا گھوڑیکا اور دوڑنا کشف سے اور صراح سے اور گھوڑیکا دوڑانا بحر الجواہر سے کذا فی
الغیاث شیم بکسر اول وفتح ثانی عادتین اور خو جمع شیمہ ہکذا فی الغیاث ہم واز وتد مجموع تنہا عربی
شعر نطالما وطالما وطالما ٭ سقی بکف خالد واطعما ٭ رجز مخبون و بپارسی چنین شعر چرا عجب غلام
از نگار من ٭ کہ بگینہ بردن شد از کنار من ٭ رجز مخبون یا ہزج مقبوض ت اور وتد مجموع تنہا سے
شعر عربی مین یون ہی شعر جو مرتو مہ تتق ہے معنی اوسکے یہ ہین پس نراز ہوا اور روز دار ہوا اور
ہوا یہ امر کہ پانی پلایا دست خالد سے اور کھانا کھلایا رجز مخبون یعنی مفاعلن مفاعلن مفاعلن
مفاعلن مفاعلن مفاعلن اور فارسی مین شعر وتد مجموع تنہا کا یہ ہی بیت جو مر تو مہ تتق ہے پس نگارمن شعر
مذکور مین بمعنی نگار خود ہی رجز مخبون جیسا کہ بیان کیا گیا یا ہزج مقبوض رکن اصلی مفاعیلن ہی قبض سے
پانچوان حرف گر گیا مفاعلن ہوا تو وہم نہو کہ محقق علیہ الرحمہ نے شعر عربی کو ہزج مقبوض کیون

دکھا اسواسطے کہ عربی مین غرح مسدس مستعمل نہین ہے ہمیشہ مجزو اتی ہی یعنی مربع بخلاف فارسی کے
م واز وتد مفروق تنہا بتازی شعر لا اری من الفواد مذارا کہ ان یمیل بخوشادن سواکہ
رمل مکفوف و بپارسی شعر انچہ از تم برے من رسید ہیچ آفریدہ در جہان مرید رمل مکفوف و
حروف اوآخر لامحالہ ساکن گردد تا شعر تواند بود چنانکہ گفتیم ت اور شعر وتد مفروق تنہا سی عربی
مین یہ ہے جو مرقوم متن ہے معنی اوسکے یہ ہین نہین دیکھتا ہون مین دل سے جسوقت دیکھتا
ہون مین تجھکو کہ میل کرے وہی دل طرف کسی آہو برہ کے سوا تیرے رمل مکفوف ہی رکن اصلی
فاعلاتن ہی کف سے نون گرگیا فاعلات بضم تا رہا پس وزن اس شعر کا چہ بار فاعلات ہے
اور فارسی مین یہ شعر ہے جو مرقوم متن ہے اور لفظ تب شوند کو رین یعنی معشوق ہے رمل
مکفوف ہے جیسا کہ بیان کیا اور حروف اواخر عروض وضرب مین لامحالہ ساکن ہون گے
تا شعر کہہ سکین جیسا کہ ہمنے کہا اسواسطے کہ اواخر ابیات ہمیشہ ساکن ہوتی ہین اور اسکا بیان فصل دوم
مین ہوچکا ہے کمال آخر ہیچ شوند بتازی ونہ بپارسی متحرک نشاید م واز فاصلہ صغری بتازی
شعر ارایت بحاضرہم اثر ابدا ومیت لغایبہم خبر اگہ رکض مجنون و بپارسی بیت بری صنما دل
وجان رہی لیکان بری ندہی زری رکض مجنون ت اور شعر فاصلہ صغری تنہا کا عربی مین یہ
ہے جو مرقوم متن ہے معنی اوسکے یہ ہین آیا دیکھا تونے واسطے اونکے حاضر کی کوئی اثر اور سنی
تونے واسطے اونکے حاضر کی کوئی اثر اور سنی تونے واسطے اونکے غائب کی کوئی خبر رکض مجنون
ہے یعنی فعلن تحریک عین چار بار تقطیع اس بیت کی ہے اور فارسی مین بیت فاصلہ صغری تنہا
سے یہ ہی جو مرقوم متن ہے معنی یہ کہ لیے جاتا ہے تو ای معشوق دل نہدی کا اور جان ابدی
کی بوسہ ہونٹھونکا اگر نہدیگو ندے گا تو بچھوڑے گا تو رکض مجنون ہے یعنی فعلن چار بار رہی بکسر
علام اور عہد گذشت او رہو یدے اور برہان مین بفتح اول اور سراج مین بھی بفتح اول کذا فی الغیاث
ولیکان الہام واز فاصلہ کبری بتازی شعر و ثقل منع خیر طلب ؛ وعجل منع خیر تؤدہ
رجز مجنول و بپارسی شعر صنم من زبر من نبردی ؛ دلک من نبری بخشوی ؛ رجز مجنول و بیشتر از ین
ابیات ناخوش است خاصہ بیت آخر است او رہیت مثال فاصلہ کبری تنہا کے عربی مین یہ ہی جو مرقوم متن ہے
شعر ندکورین ثقل بروزن عنب یعنی انگور عجل بروزن نرس اور تؤدہ بضم تا اور فتح ہمزہ ہی ترجمہ شعر کا یہ ہے کہ

کہ بہت سی گرانباریان اور سستیان ہین کہ منع کرتی ہین خیر مطلوب کو اور بہت سی جلدیان ہین کہ
منع کرتی ہین خیر درنگ کو رجز مخبون ہے رکن اصلی مستفعلن خبن سے سین گرا اور طے سے فی گری
متعلن با فعلتن اوسکے مقام ہیلائے اور فارسی مین مثال اوسکی یہ ہے جو بیت مرقوم متن ہے معنی اوسکے
یہ ہین اے معشوق میرے میرے نزدیک سے نجاتو دل میرا لیجاتو اور نجاتو مثنوی آخر مین واسطے
تاکید مضمون ما قبل کے ہے اور یہ رجز مجنول ہے جیسا کہ بیان کیا گیا اور اکثر ان متنوع ناخوش ہین
خصوصا بیت آخر م فصل چہارم در ارکان شعر کہ مولف بود ازین اجزا خلیل احمد کہ عروض
تازی استخراج کردہ است عبارت از ارکان شعر بالفاظی کردہ است کہ از لفظ فعل مشتق باشد
چنانکہ اہل موسیقی بہ لفظی کنند کہ از تا ونون مولف باشد بدین سبب ارکان شعر را افاعیل وتفاعیل
خوانندہ بیت وارکان شعر بعضی بطبع آید وآنرا اصول خوانند وبعضی بنجان وا نرا فروع خوانند ت خلیل ابن
احمد نے کہ عروض تازی نکالا ہے ان ارکان کی عبارت بنائی ہے اون لفظون سے کہ سب لفظ فعل
سے مشتق ہین جیسے اہل موسیقی مثلا تنا اور تونی وغیرہ کو تا اور نون یعنی تن سے عبارت کرتی
ہین اور اسی سبب سے ارکان شعر کا نام افاعیل اور تفاعیل رکھا ہے کہ فعل سے مشتق ہین اور ارکان
شعر کے بعضے موافق طبیعت کے ہوتی ہین اونکو اصول کہتے ہین اور بعضے ایسے نہین ہوتے
یعنی موافق طبیعت کے نہین ہوتے ظاہر ہے کہ جب زحاف سے رکن اصلی متغیر ہوگا الفاظ نا مطبوع
نکلینگے اونکو فروع کہتے ہین م وہر رکن کہ از تکرار جزو نی باشد ملذ نبود بدین سبب رباعی وسداسی
را کہ از تکرار اسباب تنہا یا از اوتاد تنہا بود از اصول نشمرد وہر رکن کہ دراز شود ہم ملذ نبود از جہت
آنکہ اقتضائے ملالت کند واز ین سبب زیادہ از سباعی در اصول مستعمل نیست پس اصول یا خماسی بود
یا سباعی وخماسی مولف از سببی ووتدی بود اگر سبب خفیف بود ووتد مجموع از ان دو تالیف
ممکن باشد یکی آنکہ وتد متقدم بود و مرکب بروزن فعولن بود دوم آنکہ سبب متقدم بود و مرکب
بروزن فاعلن بود واین ہر دو در شعر تازی از اصول اند و در شعر فارسی دوم مستعمل نیست
و دیگر تالیفہا ممکن کہ در خماسی افتد واین شش نوع باشد از اصول نشمرند ت اور جو رکن کہ
تکرار ایک جزو سے بنے گا ملذ یعنی لذت بخشندہ نہوگا اس سبب سے کہ رباعی کو جیسے فعلن اور سداسی
کو جیسے مفعولن اور مفاعلن کہ تکرار اسباب یا اوتاد سے بنتے ہین اصول شعر سے

نہین گنتے ہین اگرچہ مشتقات فعل سے یہ بھی ہین اور جو رکن کہ دراز ہو وہ بھی ملذ نہوگا اس سبب
سے کہ اقتضائے ملالت کرتا ہے لہذا زیادہ سباعی سے اصول مین مستعمل نہین کیا پس اصول یا
خماشی ہونگے جیسے فعولن اور فاعلن یا سباعی ہونگے جیسے مفاعیلن اور فاعلاتن وغیرہ اور خماسی
مولف ایک سبب اور ایک وتد سے ہوتا ہے پس اگر سبب خفیف ہو اور وتد مجموع اوس سے دو
تالیفین ممکن ہین ایک یہہ کہ وتد مجموع مقدم ہو وہ مرکب بروزن فعولن ہوگا اور دوسرے یہہ کہ سبب
خفیف مقدم ہو وہ مرکب وزن فاعلن اور یہہ دونون یعنی فعولن اور فاعلن شعر تازی مین اصول
سے ہین اور شعر فارسی مین دوسرا یعنی فاعلن مستعمل نہین ہے پس اصول شعر فارسی سے بھی نہین ہے
اور تالیفین اور بھی ایک سبب اور ایک وتد سے ممکن ہین کہ خماسی مین واقع ہوتی ہین وہ سب آٹھ
ہین اور یہین چھہ تالیفین جو اور ممکن ہین اونکو اصول سے نہین جانتے نہ عربی مین نہ
فارسی مین پس از روی احتمالات عقلی کے بنای خماسی مین اسباب اور اوتاد سے آٹھ صورتین
ہو سکتی ہین چار تقدیم سبب خفیف یا ثقیل سے وتد مجموع یا مفروق پر اور چار تقدیم وتد مجموع
یا مفروق سے سبب خفیف یا ثقیل پر پس اونمین دو صورتین جیسا کہ مصنف نے بیان کیا
مستعمل ہین باقی چھہ نامستعمل اسواسطے کہ تالیف وتد مجموع ساتھہ سبب ثقیل کی بہ تقدیم و تاخیر
دونون مین ناخوش ہین کس لیے کہ تقدیم سبب ثقیل مین توالی چار حرکت لازم آتی ہے اور
تاخیر سبب ثقیل مین حرف آخر کلمہ متحرک ہوتا ہے یہہ دونو نارواہین اور تالیف سبب ثقیل
کے ساتھہ وتد مفروق کی بھی یہی ہے کس لیے کہ تقدیم اور تاخیر دونون مین آخر کلمہ متحرک ہوتا ہی
پس یہہ دونون بھی روا نہین اور تالیف سبب خفیف کے ساتھہ وتد مفروق کی پس تقدیم
سبب مین وہی قباحت ہے تحریک آخر کی اور تقدیم وتد مفروق مین بعینہ صورت فاعلن کے
ساتھہ فاعلن کی ہے اور تکرار نازیبا ہے ح قولہ واین ہر دو در شعر تازی از اصول اند یعنی
من حیث المجموع والا اول در شعر فارسی ہم از اصول است تم کلامہ اسی جگہ داخل ہونا فعولن
کا اصول فارسی مین ثبت ہے پس حاشیہ تحقیل حاصل ہم واما سباعی مولف از دو سبب یک وتد
باشد واز اسباب ہر دو ثقیل نشاید پس اگر ہر دو خفیف بود و وتد مجموع تالیف از ان سہ نوع
بود اول آنکہ وتد بر ہر دو سبب مقدم بود واین بروزن مفاعیلن بود دوم آنکہ میان ہر دو سبب بود

و آن بروزن فاعلاتن بود سوم وتد آن از ہر دو سبب متاخر بود و آن بروزن مستفعلن بود مت و
امارکن سباعی یعنی ہفت حرفی مولف دو سبب اور ایک وتد سے ہوتا ہے اور بجا ہے کہ دونون
سبب ثقیل ہون بہ سبب توالی حرکات اربعہ کی البتہ اگر ایک سبب ثقیل اور ایک سبب خفیف ہو
مضایقہ نہین جیسے متفاعلن اور مفاعلتن مین پس اگر دو سبب خفیف ہون اور ایک وتد مجموع
تالیف اونسے تین طرح پر ہو سکتی ہے اول تقدیم وتد مجموع دو سبب خفیف پر یہہ بروزن مفاعیلن
ہوا دوسرا وتد مجموع درمیان دو سبب خفیف کے یہہ بروزن فاعلاتن ٹھہرا تیسرا تاخیر وتد مجموع
کے دو سبب خفیف سے یہ بروزن مستفعلن قرار پایا ام اگر وتد مفروق بود سہ نوع دیگر تالیف
تواند بود اول بروزن فاع لاتن دوم بروزن مس تفع لن سوم بروزن مفعولات و اول و دوم
این صنف در لفظ مانند دوم و سوم صنف گذشتہ است و در کتابت بعضی فرق کنند بانکہ اجزای
صنف دوم از یکدیگر منفصل نویسند و این شش رکن از اصول اند و شمردہ تالیف دیگر سباعی
ممکن بود کہ در شعر فارسی از اصول شمردہ بسبب گرانی آن ت اور اگر وتد مفروق ہو اس سے بھی تین
طرح کی تالیفین ہو سکتی ہین اول بروزن فاع لاتن دوم بروزن مس تفع لن سوم بروزن مفعو لات
وزن پہلا اور دوسرا اس قسم کا مانند وزن دوسری اور تیسری قسم گذشتہ کے ہے لیکن کتابت مین
بعضے فرق کرتے ہین اسطرح پر کہ اجزائے قسم دوم کو یکدیگر سے منفصل اور جدا لکھتے ہین اور یہہ چھہ رکن
اصول سے ہین اور اٹھارہ تالیفین اور اس سباعی کی ممکن ہو سکتی ہین کہ شعر فارسی مین اونکو
اصول سے نہین گنتے بہ سبب گرانی اور ثقالت کے پس از روی احتمالات عقلی کے بنائے سباعی
مین تقدیم اور تاخیر اور توسیط اسباب اور اوتاد سے چوبیس تالیفین ہو سکتی ہین مثلاً دو سبب خفیف
جب وتد مجموع سے مقدم ہون یہہ ایک صورت ہوئی اور جب وتد مجموع دو سبب خفیف
مقدم ہو یہہ دو صورتین ہوئین اور جب وتد مجموع درمیان دو سبب خفیف کے واقع
ہو تین صورتین ہوئین اور جب وتد مفروق بجای وتد مجموع کے ان تینون صورتون مین آیا
چھہ صورتین ہوئین اور جب دو سبب ثقیل بجائے دو سبب خفیف کے ان چھہ صورتون مین آئے
بارہ صورتین ہوئین اب دو صورتین ان اسباب کی اور رہین ایک سبب خفیف مقدم اور سبب
ثقیل موخر اور دوسرے سبب ثقیل مقدم اور سبب خفیف موخر پس جیسے دو سبب خفیف یا دو سبب

تفصیل جب دونون وتدون کے ملے بارہ صورتین نکلین دلیسے ہی ان دونون کے انضمام سے ساتھ دونون
وتدون کے بھی بارہ صورتین اور نکلین اور یہ بارہ اور بارہ چوبیس تالیفین ایمین سے تازی
اور فارسی مین اصول ہین باقی اٹھارہ تمامہا فارسی مین اصول سے ہین بہ سبب ثقالت کے
مگر عربی مین ان اٹھارہ سے دو تالیفین اور مستعمل اور اصول سے ہین جیسا کہ محقق علیہ الرحمہ فرماتے
ہین ہم اما در تازی دو تالیف از جملہ انچہ مولف بود از وتدی مجموع و سببی ثقیل و سببی خفیف
یا مولف از وتدی مجموع و فاصلہ صغرے ہم از اصول شمردہ آن مفاعلتن و متفاعلن است
پس ارکان اصلی در پارسی ہفت بیت بتحقیق و پنج در لفظ و آن فعولن مفاعیلن و فاعلاتن مستفعلن و مفعولات
ست و در تازی دہ بتحقیق و ہشت در لفظ چہ فاعلن و مفاعلتن و متفاعلن ہم از اصول اند ت
مگر عربی مین دو تالیفون کو اون تالیفون سے جو ایک وتد مجموع اور ایک سبب ثقیل اور ایک سبب خفیف
سے ہین یا مولف ایک وتد مجموع اور فاصلہ صغرے سے ہین اصول سے گنتے ہین اور وہ دونون
مفاعلتن اور متفاعلن ہین پس ارکان اصلی پارسی مین سات ہین بتحقیق فعولن فاعلن فاعلاتن
مستفعلن فاع لاتن مس تفع لن مفعولات اور پانچ ملفظ مین کس واسطے کہ فاعلاتن اور مستفعلن اور
متصل اور منفصل متحد ہین ملفظ مین اور تازی مین دس ہین بتحقیق فعولن فاعلن مفاعیلن
فاعلاتن مستفعلن فاع لاتن مس تفع لن مفعولات مفاعلتن متفاعلن اور آٹھ ملفظ مین کیونکہ یہان بھی
فاعلاتن اور مستفعلن متصل اور منفصل متحد ہین ملفظ مین ہم و عروضیان را عادت باشد کہ استخراج
این ارکان از یکدیگر بفک و ترکیب بیان کنند و در دائرہ وضع کنند یک دائرہ جہت فعولن فاعلن
و برد نویسند علامات متحرک و ساکن و باز آن حروف این کلمہ کہ بہی کن تا اگر آغاز از یا کنی
بہی کن بر جوانی دائرہ بگردد بر وزن فعولن و اگر آغاز از کاف کنی کن بہی باشد بر وزن فاعلن ت
اور عادت عروضیون کی یہ ہے کہ استخراج ان ارکان کا یکدیگر سے بہ فک و ترکیب بیان کرتے
ہین یعنی پہلے جدا کرتے ہین حروف کو پھر ملاتے ہین اور یہ فک و ترکیب دوائر مین وضع کرتے ہین
ایک دائرہ واسطے فعولن اور فاعلن کے اور اوس مین لکھتے ہین علامتین متحرک اور ساکن کی علامت
متحرک کے دائرہ کو چک اور علامت ساکن کی الف اور مقابل حروف کے یہ کلمہ
لکھتے ہین بہی کن تا اگر بے سے شروع کرے تو بہی کن جوانی دائرہ پر پھرے بروزن فعولن کن بہی

اور اگر کاف سے شروع کرے تو کن بہی جوانی دائرہ پر پھرے بروزن فاعلن ہو فک یعنی و
جدا کرنا دو چیز کا یکدیگر سے منتخب اور لطائف اور صراح سے کذا فی الغیاث ہم و دیگر دائرہ جہت
مفاعیلن و مفعولات و مستفعلن و فاعلاتن و بر و باید نوشت علامات متحرکات و ساکنات این
کلمہ و دمن یکیدل تا ابتدا از ہر متحرک کہ کنی یکے از این ارکان در تمامی دور حاصل آید و کیفیت
انفکاک ارکان از یکدیگر روشن شود و چنان بہتر کہ درین موضع دو دائرہ اور ند یکے جہت وتد
مجموع و دیگر جہت وتد مفروق تا اجزای اولی از حال خود نگردد و سبب جزوی از وتد نشود
و یا بر عکس و دائرہ دیگر جہت مفاعلتن متفاعلن نہند و برو نویسند ہی نہ کنم تا ہر دو رکن از دو
خواندہ شود و صورت دائرہ این است ت اور دوسرا دائرہ واسطے مفاعیلن مفعولات
مستفعلن فاعلاتن کے ہے اوس مین لکھا چاہیے علامات متحرکات اور ساکنات اس کلمہ کے
دمن یکیدل بدون تلفظ واو کے لفظ دمن مین اسلیے کہ جس متحرک سے شروع کرے تو ایک
ان ارکان سے تمامی دور مین حاصل ہو اور کیفیت انفکاک ارکان کی یک دیگر سے ظاہر ہو اور
بہتر یہ تھا کہ دو دائرے اسکے مقرر کرتے ایک واسطے وتد مجموع کے اور ایک واسطے وتد مفروق
کے تا اجزاے اولی یعنی سبب اور وتد اپنی حال سے نہ پھرتے اور سبب جزو وتد کا اور وتد
جزو سبب کا نہوتا مثلاً مفاعیلن مفعولات مین اگر فاے مفاعیلن سے شروع کرین مفعولات
کیمن تھا کہ مفا مین جزو وتد تھا اب سبب ہو گیا اور لن کہ سبب خفیف تھا اب جزو وتد مفروق
ہو گیا و قس علی ہذا پس انقلاب اسباب و اوتاد مین لازم آیا مگر عروضی الیسا نہین کرتے چارون ارکان
کا ایک ہی دائرہ لکھتے ہین اور ایک دائرہ واسطے مفاعلتن اور متفاعلن کے مقرر کیا ہے اور اوس مین
لکھتے ہین ہی نہ کنم اسواسطے کہ دونون رکن اوس سے پڑھے جائین صورت دائرونکی یہہ ہے جیسا کہ لکھی جاتی ہے



م فصل پنجم در بحرہا و دائرہ فک بحرہا از یکدیگر بحرہا از تکرار ارکان خیزد و ارکان را چون
چند بار تکرار کنند بشرطیکہ معتدل بود نہ دراز مملو و نہ بس کوتاہ مخل و ازان مصراعی حاصل آید از دو مصراع
بیتے آید و از ابیات قطعہ یا قصیدہ یا غیر آن و کمترین عدد تکرار را دو باشد و چہار و زیادت ازین
بسبب درازی مستعمل نباشد پس بیتی از چہار رکن بود یا از شش یا از ہشت رکن مگر در مواضعی کہ بیان
کردہ شود ت فصل پانچین بحرون مین اور دائرون مین اور فک بحور مین یکدیگر سے بحرین
تکرار ارکان سے پیدا ہوتی ہین یعنی تعداد ارکان کے اور ارکان کو جب کئی بار تکرار کرین بشرطیکہ وہ
تکرار معتدل یعنی مرغوب طبع نہ دراز مملو یعنی ملال آور ندہ اور نہ بہت کوتاہ مخل یعنی خلل انداز ندہ سبب
ازان ایک مصرع کا حاصل ہوتا ہے اور دو مصرعون سے ایک بیت ہوتی ہے اور بیتون سے قطعہ یا قصیدہ حاصل
ہوتا ہے یا اسکے سوا جیسے مثنوی اور رباعی ہے اور کمترین عدد واسطے تکرار کے دو ہین اور متوسط ثمن
اور اکثر چار اور زیادہ اسکے بسبب درازی کے مستعمل نہین ہے پس ایک بیت چار رکن سے ہوگی
یعنی مربع یا چھ رکن سے مسدس یا آٹھ رکن سے یعنی مثمن جس جگہ کہ بیان اوسکا آوے
گا معلوم کیا چاہیے کہ یہہ قول اکثر یہہ ہے اور یہہ اوزان مرغوب طبع ہین اور ابیات مربع
اور ثمنی عربی مین اور شانزدہ رکنی بلکہ زیادہ فارسی مین اگرچہ کبھی کبھی ہین مگر مرغوب طبع نہین
ہین مملو بضم میم اول و کسر میم ثانی و تشدید لام طول کنندہ غیاث سے بحر بفتح اول و سکون ثانی
دریا شور اور جو بزرگ اور مجازاً بمعنی وزن شعر مشابہت یہہ کہ جیسا دریا شامل ہے بانواع
جواہر و نباتات بحر عروض بھی شامل ہے بانواع شعر یا یہہ کہ جیسا کوئی دریا مین حیران اور
سرگردان ہوتا ہے جو شخص بحر عروض مین پڑتا ہے متفکر اور حیران ہوتا ہے بوجہ
تغیرات ارکان کے کذا فی الغیاث اور مصرع بدون الف بمعنی تختہ در کہ اوسکو لخت در اور طبقہ در
بھی کہتے ہین اور اصطلاح مین نیمہ بیت وجہ مشابہت ظاہر ہے کہ جیسے دو طبقون سے ایک دروازہ
ہوتا ہے ویسے دو مصرعون سے ایک بیت منتخب اور معیار عجم اور رسالہ عروض سیفی سے اور قصیدہ بمعنی مغز
سطبر اور اصطلاح شعرا مین وہ نظم ہے کہ دونون مصرع کہ بیت اول کے مصاریع ثانی ابیات بھی
ہم قافیہ ہون اور وہ نظم کمتر سیزدہ بیتون کی نہو غیاث سے اور قطعہ بکسر اول اور سکون ثانی
ٹکڑا ہر چیز کا اور اصطلاح شعرا مین دو بیتین یا زیادہ ان مین مطلع ہو یا نہو پس گویا وہ ایک ٹکڑا

قصیدے کا

قصیدے کا ہے مدار اور کشف اور معیار عجم سے اور بعضے فصحاے متاخرین نے قطعے کو بالفتح بھی کہا ہے کذا فی
الغیاث م و خلط ارکان متشابہ بایکدیگر شبیہ بود بہ تکرار پس بحر یا از تکرار رکنی بسیط بود یا از خلط دو
رکن متشابہ و خلاف میان دو رکن متشابہ یا بہ کم شود یا بہ کیفیت اما بہ کم چنانکہ فعولن را با مفاعیلن باشد
چہ ہر یکے مولف از وتدی مجموع و سببی خفیف ست الا آنکہ یکے از دیگر بہ سببی خفیف بیشتر است
و ہمچنین فاعلاتن فاعلن و مستفعلن فاعلن اما بہ کیفیت چنانکہ مستفعلن را با مفعولات باشد چہ
چہ تالیف ہر یکے از دو سبب خفیف و یک وتد است الا آنکہ وتد در یکے مجموع است و در یکے
مفروق و ہمچنین مس تفع لن را با فاعلاتن و ہمچنین فاع لاتن را با مفاعیلن و خلیل احمد ابتدا
بخلط خماسی و سباعی کردہ است پس بسباعیات بسیط پس خلط سباعیات بایکدیگر و ختم بخماسیات
بسیط کردہ است ت اور خلط ارکان متشابہ کا ایک دوسرے سے مثل تکرار ایک رکن کے ہے
یعنے جیسے تکرار فعولن فعولن کی ہے ویسی ہی تکرار فعولن مفاعیلن کی کہ مفاعیلن شبیہ فعولن
کی ہے پس بحر یا تکرار ایک رکن بسیط یعنی ایک رکن واحد سے ہوتی ہے یا خلط دو رکنون متشابہ
سے اور خلاف درمیان دو رکن متشابہ کے یا کم ہونے مین ہوتا ہے یا کیفیت مین یعنی ایک رکن کی
حروف دوسرے سے کم ہون یا حرکات مین دو رکنون کے فرق ہو لیکن تشابہ بہ کمی حروف جیسے
فعولن کو ساتھ مفاعیلن کے ہے بحر طویل مین اسواسطے کہ دونون وتد مجموع اور سبب خفیف سے
مولف ہین البتہ دوسرے مین ایک سبب خفیف زیادہ ہے اسیطرح تشابہ فاعلاتن کا ساتھ فاعلن کے ہے
بحر مدید مین اور تشابہ مستفعلن کا ساتھ فاعلن کے بحر بسیط مین اما تشابہ بہ کیفیت جیسا کہ
تشابہ مستفعلن کا ہے ساتھ مفعولات کے بحر سریع اور منسرح اور مقتضب مین اسواسطے کہ تالیف
انکی دو سبب خفیف اور ایک وتد سے ہے فقط فرق اتنا ہے کہ ایک مین وتد مجموع ہے اور
ایک مین وتد مفروق اور اسیطرح تشابہ بہ کیفیت مس تفع لن منفصل کا ہے ساتھ فاعلاتن
کے بحر مجتث مین اور تشابہ بہ کیفیت فاع لاتن منفصل کا ساتھ مفاعیلن کے بحر مضارع
مین اور خلیل ابن احمد نے ابتدا بہ خلط خماسی اور سباعی کے بیچ دائرہ مختلفہ مین اور بعد اسکے
سباعیات بسیطہ کو ملایا ہے دائرہ موتلفہ مین بعد اوسکے خلط سباعیات کا بیکدیگر کیا ہے
دائرہ مشتبہ مین اور خاتمہ کیا ہے خماسیات بسیطہ پر دائرہ متفقہ مین بسیط بفتح جای فراخ

و گستردہ شدہ اور وہ چیز کہ فراخ ہو اور اصطلاح میں جو چیز کہ غیر مرکب ہو یا وہ چیز کہ جزء اوسکا
مشابہ کل ہو جیسا کہ آب اور آتش اور خاک اور ہوا علاحدہ علاحدہ کذا فی الغیاث خلط بالفتح
ملانا منتخب سے م اما خماسی و سباعی مانند فعولن و مفاعیلن مولف از پنج جزو باشد و این را کوتاہ
شمرد و عادت چنان رفتہ کہ بحر در دایرہ ہمچنان از ارکان طبیعی نہند کہ تغیر با و راہ نیافتہ باشد و بعد
ازان بعلل و تغیرات ارکان غیر طبعی از انجا برانگیزند عدد ارکان نیز بر تمام ترین وجہی ایراد کنند
تا بحذف بعضے ازان و دیگر وجوہ مستعمل برانگیزند ت لیکن خماسی اور سباعی کا خلط مانند فعولن
اور مفاعیلن کے کہ دونون مولف پانچ جزو سے ہین فعولن مین وتد مجموع اور سبب خفیف
اور مفاعیلن مین تین جزو وتد مجموع اور دو سبب خفیف اور اوسکو عروضی کوتاہ جانتے ہین
یعنے خلط خماسی اور سباعی خلط سباعیات سے کم ہے اور عادت عروضیون کی یہ ہے
کہ بحر دائرے مین جیسے ارکان طبیعی سے یعنی ارکان سالم سے مقرر کرتے ہین کسواسطے کہ تغیر
ارکان سالم مین راہ نہین پائی ہے اور بعد اوسکے بسبب علل و تغیرات یعنی زحاف کے ارکان
غیر طبیعی یعنی مزاحف اون ارکان سالم سے پیدا کرتے ہین ویسے ہی عدد ارکان کے بھی تمام
و کمال دائرے مین ایراد کرتے ہین اسلیے کہ بعض کو اون مین سے دور کرکے اور اوزان مستعمل
پیدا کرین یعنی مجزو اور مشطور اور منہوک مجزو ایک رکن کم مشطور دو رکن کم منہوک ثلث وزن کا باقی
رہتا ہے علل بکسر اول و فتح لام اسباب اور بیماریان جمع علت اور اصطلاح مین زحافات کذا فی
المنتخب الغیاث م فعولن مفاعیلن را مکرر کردہ اند و آنرا یک مصراع شمردہ و لامحالہ بیتش مثمن باشد
و چون مصرا عے ازان در دائرہ وضع کنند تا آخر با اول متصل شود شاید کہ ہر یکے از اجزای پنجگانہ ابتدا
کنند پس ازین دائرہ پنج بحر برخیزد و برین وزن فعولن مفاعیلن فعولن مفاعیلن و این بحر را طویل نام
کردہ چہ در لغت تازی ازین دراز تر بحر نیامدہ ت پس فعولن مفاعیلن کو مکرر کیا ہے اور اوسکو ایک مصرع
گنا ہے اور یقیناً بیت اوسمین مثمن ہوگی اور جب ایک مصرع اوسکا دائرے مین وضع کرتے ہین
اسواسطے کہ آخر اول سے متصل ہو جاہیے کہ شاید ہر ایک اجزاے پنجگانہ کے ابتدا کرین پس اس دائرے
سے پانچ بحرین نکلتی ہین پہلی اس وزن پر فعولن مفاعیلن فعولن مفاعیلن اس بحر کا طویل نام رکھا
ہے اسواسطے کہ لغت تازی مین اس سے دراز تر بحر نہین ہے ہان مدید اور بسیط اگر ہین ا سکے

برابر ہین لہذا اونکا بھی نام مدید اور بسیط رکھا مگر بسیط سے دراز تر نہین ہے طویل دراز اور نام
ایک بحر کا ہے اور یہ بحر اشعار عرب سے تعلق رکھتی ہے شعر فارسی اس بحر مین کمیاب ہے اسواسطے
کہ فارسی مین مطبوع نہین ہے اور اصل اس بحر کی فعولن مفاعیلن ہے چار بار اور اس بحر کو
اس جہت سے طویل کہتے ہین کہ واضع علم عروض نے بخلاف اس بحر کے بعض بحور کو مسدس وضع کیا ہے
اور بعض کہ مثمن ہین بسبب زحافات کے کوتاہ بھی ہوتے ہین اور مجزو بھی آتے ہین اور بعضے کہتے ہین
کہ اس بحر کی ارکان مین اوتاد مقدم ہین اسباب پر اور وتد طویل ہے بہ نسبت سبب کے اور
کہ بحر رمل شانزدہ رکنی کو طویل کہتے ہین خطا ہے کذا فی الغیاث م ب انچہ ابتدا یش از جزو
دوم باشد از وزن مذکور بر میگردد لن مفاعی لن فعولن مفاعی لن فعو برین وزن کہ فاعلاتن
فاعلن فاعلاتن فاعلن و این را مدید نام کردہ ت دوسرے وہ کہ ابتدا جزو دوم سے کرین
یعنی فعولن کہ رکن اول ہے اوسکے لن سے شروع کرین اسطرح لن مفاعی لن فعولن
مفاعی لن فعو بر وزن فاعلاتن فاعلن فاعلاتن فاعلن اس بحر کا نام مدید رکھا ہے
اور چونکہ مفاعی لن فعو نامستعمل تھا اوسکی جگہ پر فاعلاتن فاعلن مستعمل لائے مدید اسواسطے
نام رکھا کہ یہ بھی کشیدہ ہے مثل طویل کے کذا فی الغیاث م ج انچہ ابتدا از جزو
سوم باشد برین وزن کہ مفاعیلن فعولن مفاعیلن فعولن و برین وزن تازی شعر
نیافتہ اند و بہرامی گوید پارسی بر وزن اندک شعر دیدہ ام این را مقلوب طویل نام کردہ است
ت تیسرے وہ کہ ابتدا اوسکی جزو سوم سے کرین یعنی مفاعیلن کہ جزو اول رکن دوم ہے
اس وزن پر مفاعیلن فعولن مفاعیلن فعولن اس وزن پر تازی مین شعر نہین پایا اور اگر کسی
نے بطریق مثال کوئی شعر کہا حکم اوسکا حکم النادر کالمعدوم کا ہے چنانچہ امرء القیس نے یہ
شعر لکھا ہے شعر الا یا عین خالیکے علی نفقدی لملکی ؛ ؎ داشلاقی کمانی بلا جد وحید ؛ تحطیت بلادا
و ضیعت تلاوا ؛ وقد کنت قدما یا اخا عز و مجد ؛ اور بہرامی کہتا ہے کہ فارسی مین مینے اس بحر مین
چند شعر دیکھے ہین اونمین سے ایک یہ ہے شعر نگار دلربائی ربود از من دل من بیدل
بگو دہ از و بوسہ ستانم ؛ اور اسکا نام مقلوب طویل رکھا ہے اور ظاہر ہے کہ یہ عکس
طویل ہے م د انچہ ابتدا از جزو چہارم باشد برین وزن کہ مستفعلن فاعلن مستفعلن

فاعلن وان را بسیط نام کردہ ست چہارم یہہ کہ ابتدا جزو چہارم سے ہو یعنی عی سے کہ جزو دوم رکن دوم ہے اس وزن پر مستفعلن فاعلن اسکا نام بسیط رکھا ہی اسواسطے کہ یہہ بھی گسترده اور دراز مثل طویل کے ہے ہم وانچہ ابتدا از جزو پنجم باشد برین وزن فاعلن فاعلاتن فاعلن فاعلاتن وبرین وزن هم تبازی شعر نیافتہ اند وبعضے این دو بحر مہمل را عریض و عمیق نام نہادہ اند امانیست پنج بحر کہ ازین دائرہ ممکن است ست پانچوین وہ کہ ابتدا جزو پنجم سے ہو یعنی لن سے کہ جزو سوم رکن دوم ہے اس وزن پر فاعلن فاعلاتن فاعلن فاعلاتن مگر اس وزن مین بھی تازی مین شعر نہین پایا ہی اور بعضون نے ان دونون بحرون مہمل کا نام عریض اور عمیق رکھا ہی یعنی مقلوب طویل کو عریض اور اس بحر کو کہ مقلوب مدید ہی عمیق کہتے ہین اور بعضون نے اول کو مستطیل اور ثانی کو ممتد کہا ہے یہہ ہین پانچ بحرین کہ اس دائرے سے نکلنا اونکا ممکن ہی کس واسطے کہ فعولن مفاعیلن مین پانچ جزو ہین اور ابتدا ہر فرد سے ایک بحر نکلی پانچ بحرین یہی ہوئین چھٹی بحر کا نکلنا ممکن نہین اور دوسرا فعولن مفاعیلن مکرر ہے مکرر سے کیا کام ہم و بر جملہ بحور این دائرہ در زبان فارسی متروک ست وانچہ گفتہ اند بر منوال شعر عرب گفتہ اند از وجہ تشبہ بایشان و این دائرہ را مختلفہ خوانند و مصراعی گفتہ اند کہ درین دائرہ نہند تا ہمہ بحور از آن بر توان خواند و ذلک از یکدیگر تصور افتند و آن مصراع بر وزن طویل است ۶ گذرای مہ بین در نگر گہ گہ و بر وزن مدید ۶ بگذرای مہ بین در نگر گہ گہ بین ۃ و بر وزن مقلوب ۶ گذرای مہ بین بنگر گہ گہ بین در ۃ و بر وزن بسیط ۶ ای مہ بین در نگر گہ گہ بین بر گذر و صورت دائرہ است ست اور سب بحرین اس دائرے کی زبان فارسی مین متروک ہین جو کچہ کہ فارسیون نے ان بحرون مین کہا ہے از روی تقلید اور تشبہ عرب کے کہا ہے اور اس دائرہ کو دائرہ مختلفہ کہتے ہین کہ اسکے ارکان مین اختلاف ہے ایک سباعی اور دوسرا خماسی اور ایک مصرعہ کہا ہی کہ اس دائرے مین لکھتے ہین اور پانچون بحرین اوس سے پڑھ سکتے ہین اور جدائی بحور کی یک دیگر سے اوس مین معلوم ہوتی ہے اور وہ مصرع وزن طویل مین یون ہے، مصرع بین بر گذرای مہ بین در نگر گہ گہ ۃ بر وزن فعولن مفاعیلن فعولن مفاعیلن اور بر وزن مدید یون ہی مصرع بین بر گذرای در نگر گہ گہ بین ۃ بر وزن فاعلاتن فاعلن فاعلاتن فاعلن و بر وزن مقلوب طویل یون ہی مصرع گذرای مہ بین بنگر گہ گہ بین در ۃ

بر وزن مفاعیلن فعولن مفاعیلن فعولن اور بر وزن بسیط یون ہے مصرع ای مہ بین در نگر گہ گہ بین بر گذر ۃ بر وزن مستفعلن فاعلن مستفعلن فاعلن اور بر وزن عمیق جسکو بحر مہمل کہا ہے یون ہی مصرع مہ بین در نگر گہ گہ بین بر گذر ای ۃ بر وزن فاعلن فاعلاتن فاعلن فاعلاتن چونکہ بحر مہمل تھی مصرع بھی مہمل نکلا اور مہمل شعر نہین لہذا محقق علیہ الرحمہ نے یہ مصرع کتاب مین نہ لکھا اگرچہ وزن دائرے سے نکلتا ہے دائرہ مختلفہ یہہ ہے۔

طویل فعولن مفاعیلن ۴ بار

مدید فاعلاتن فاعلن ۴ بار



مقلوب طویل مفاعیلن فعولن ۴ بار

بسیط مستفعلن فاعلن ۴ بار

ہم انچہ از سباعیات بسیط خیزد ابتدا المولف از وتد مجموع و فاصلہ کردہ است و مصراعی از تکرار یک رکن سہ بار بکار داشتہ اند و لامحالہ بیت مسدس باشد پس اگر ابتدا بوتد کنند برین وزن آید مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن و این بحر را وافر نام نہادہ است و اگر ابتدا بہ فاصلہ کنند برین متفاعلن متفاعلن متفاعلن و این بحر را کامل نام نہادہ است و پارسی گویان گفتہ اند ابتدا بہ سبب خفیف کہ درین ترکیب ست ہم ممکن ست و برین وزن باشد فاعلاتک فاعلاتک فاعلاتک و این وزن ہم مہمل است ست وا وہ جو بحرین کہ سباعیات تنہا سے پیدا ہوتی ہین خلیل بن احمد نے ابتدا اون مین اوس مولف سے کی ہے کہ جسکی تالیف وتد مجموع اور فاصلے سے ہی اور ایک مصراع اوس مین تکرار ایک رکن سے تین بار عروضیون نے استعمال کیا ہے اور جب مصرع مین تین رکن ہوئے بیت لامحالہ مسدس ہوگی پس اگر ابتدا وتد سے کرین یہہ وزن ہوگا مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن اور اس بحر کا نام وافر رکھا ہے اسواسطے کہ اس بحر مین حرکات اور بحرون سے زیادہ ہین اور اگر ابتدا فاصلے سے کرین یہہ وزن ہوگا متفاعلن متفاعلن متفاعلن اور اوسکا نام کامل رکھا ہی اسواسطے کہ اسمین بھی حرکات اور بحرون سے زیادہ ہین اور بحر وافر اس بہت سے کامل پر مقدم ہوئی کہ وتد اوس مین مقدم ہے اور پارسی گویون نے کہا ہے کہ ابتدا سبب خفیف سے

تھی کہ اس ترکیب مین بے ممکن ہے اس وزن پر فاعلاتک فاعلاتک فاعلاتک خواہ فاعلاتن
فاعلاتن فاعلاتن یہہ وزن بھی مہمل اور متروک ہے بسبب تحریک آخر کے اور یہہ قول پارسی
گویون کا ہے اہل عرب کے نزدیک ابتدا سبب خفیف سے نہین ہو سکتی اسواسطے کہ متفاعلن اور
علن دونون اونکے نزدیک فاصلے ہین نہ مرکب دو سببون کے ح قولہ و فارسی گویان آہ ازین قول
معلوم شد کہ نزد عرب ابتدا از سبب خفیف درین ترکیب ممکن نیست چہ علتن را فاصلہ صغری قرار
دادہ اند نہ مرکب از سببین و الا شروع از سبب خفیف نیز می کردند و ہکذا قال الشریف من المحققین لیکن از
ماسبق محقق شد کہ اعتبار فاصلہ را چہ در فارسی وچہ در عربی اصلا وجہی بہم نمیرسد و عدم شروع از
سبب خفیف بجہت نامستعمل بودن بحر مذکور است نہ از جہت عدم امکان واللہ اعلم تم کلامہ پس
عدم اعتبار فاصلہ عربی مین ماسبق سے بموجب عبارت اس کتاب کے کہان محقق ہوا بلکہ
محقق علیہ الرحمہ جابجا کہتے جاتے ہین کہ فاصلہ عربی مین معتبر ہے ایک جگہہ لکھا کہ تازی مین
تین متحرک اور چہارم ساکن کو فاصلہ صغرے کہتے ہین اور چار متحرک پنجم ساکن کو فاصلہ کبرے
کہتے ہین اور دوسرے جگہ لکھا کہ یہہ وتد یعنی مفاعلتن اور متفاعلن شل تالیفات اول نہین ہین
یعنی اسباب اور اوتاد سے نہین ہین تیسری جگہہ کہا کہ یا مولف از وتد مجموع و فاصلہ صغرے
جسکو محشی نے غلط پڑھا اور بجای یا حرف تردید کے تا ر نافیہ لکھا اور اس جگہہ بھی محقق علیہ الرحمہ نے
فرمایا کہ یہہ سباعیات مولف وتد مجموع اور فاصلے سے ہین اور ابتدا یہ سبب خفیف اس دائرے
مین ممکن نہین نزدیک اہل عرب کے کسواسطے کہ مفاعلتن اور متفاعلن فاصلہ ہے سبب نہین
مگر پارسی گو البتہ ابتدا یہ سبب کر سکتے ہین کہ اصل عروض فارسی مین فاصلہ نہین ہے اور وجہ
عدم شروع بہ سبب کہ عدم استعمال کو محشی نے لکھا ہے یہ بھی غلط فہمی ہے کہ بحور نامستعمل کو
دوائر سے نکال کر متروک لکھدیتے ہین چنانچہ بیان بھی اس وزن کو نکالکر مہمل لکھدیا م بیت
ازین دائرہ بر وزن وافر چنین بود ع بگو دل من کجا طلبم ز بہر خدا ؛ و بر وزن کامل چنین باشد
ع دل من کجا طلبم ز بہر خدا بگو ؛ و بر وزن مہمل چنین باشد ع من کجا طلبم ز بہر خدا بگو دل ؛ و این
دائرہ را دائرہ موتلفہ خوانند و در فارسی بر بحور این دائرہ ہم شعر نگفتہ اند الا انچہ بوجہ تشبہ عرب
بہ تکلف گفتہ اند و صورت دائرہ این ست ت اور بیت اس دائرے سے بر وزن وافر یون ہے

مصرع جو مرقوم متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے بگو دل من مفاعلتن کجا طلبم مفاعلتن ز بہر خدا
مفاعلتن اور بر وزن کامل یون ہے مصرع جو مرقوم متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے دل من
کجا متفاعلن طلبم ز بہ متفاعلن ر خدا بگو متفاعلن اور بر وزن مہمل یہہ ہے مصرع جو مرقوم متن
ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے من کجا طل فاعلاتک بم ز بہر خ فاعلاتک دا بگو دل
فاعلاتک اور اس دائرہ کو موتلفہ کہتے ہین بہ سبب ائتلاف ارکان کے کہ سباعی ہین اور حرکات
اور سکنات مین برابر اور فارسی گویون نے ان بحرون مین بھی شعر نہین کہے ہین اور جو کچھ
بہ تکلف کہا ہے بہ تشبہ و تقلید عرب کہا ہے اور صورت دائرہ موتلفہ کی یہہ ہے ۔

کامل متفاعلن ۸ بار



ح قولہ بیت ازین دائرہ مخفی نماند کہ درینجا و مابعد انچہ در انچہ در اشعار بحور آوردہ مصراعہا است
یہ بیت با این اطلاق مبتنی برین مصاریع باعتبار آنست کہ با انضمام مصاریع ثوانی بیت ہا خواہند
گردید تم کلامہ ظاہر ہے کہ اس تاویل کی کچھ حاجت نہین کسواسطے کہ محقق علیہ الرحمہ نے پہلے
حرف عین کہ عبارت مصرع سے ہے لکھکر ان مصرعونکو لکھا ہے م و بعد ازین انچہ از رکن
سباعی مولف از وتد مجموع و دو سبب خفیف آید و تازیان یک مصراع از تکرار یک رکن سہ بار
آوردہ اند و پارسیان از تکرار یک رکن چہار بار پس بیت تازی مسدس باشد و پارسی
مثمن و اگر ابتدا بوتد کنند برین وزن آید مستفعلن سہ بار یا چہار بار و آنرا رجز خوانند و اگر بسبب اول کنند
برین وزن آید مستفعلن سہ بار یا چہار بار و آنرا رجز خوانند و اگر بسبب دوم کنند برین وزن آید
فاعلاتن سہ بار یا چہار بار و آنرا رمل خوانند و بیت ازین دائرہ بر وزن ہزج مسدس چنین باشد
ع مرا دل بے دلارامی نیاز آمد ؛ و بر وزن رجز مسدس چنین باشد ع دل بے دلارامی نیاز آمد مرا

وبروزن رمل مسدس چنین باشد ع بے دلارا نیارا مد مرا دل + واگر بعد از نیارا مد نگار نیا افزایم جملہ مثمن شود واین دائرہ را مجتلبہ خوانند مثمن را مجتلبہ زائدہ وصورت دائرہ مجتلبہ این است اور بعد اسکے جو بحرین کہ رکن سباعی سے مولف وتد مجموع اور دو سبب خفیف سے آئی ہین اہل عرب اس مین ایک مصراع مین تکرار رکن واحد تین بار یعنی مسدس لائے ہین اور اہل پارس تکرار رکن واحد سے چار یعنی مثمن لائے ہین پس بیت عربی مین مسدس یعنی شش رکنی ہوگی اور پارسی مین مثمن یعنی ہشت رکنی اور اگر ابتدا وتد سے کرین اور ابتدا بوتد بہتر ہے سبب ہی سبب تکمیل وتد کے سبب سے یہ وزن ہوگا مفاعیلن تین بار تازی مین اور چار بار فارسی اور اس بحر کو ہزج کہتے ہین اسواسطے کہ ہزج لغت مین آواز با ترنم ہی بسبب نیکوئی اس بحر کے یہ نام اسکا رکھا اور اگر ابتدا سبب اول کرین کیلیے ابتدا سبب اول سے چاہیے بعد سبب دوم سے یہ وزن ہوگا مستفعلن تین بار تازی مین اور چار بار فارسی اور اس بحر کو رجز کہتے ہین اسواسطے کہ رجز بالتحریک لغت مین اوس مرض کو کہتے ہین کہ پاے شتر کو لرزش مین لائے پس اس بحر کا نام رجز رکھا بسبب اضطراب اجزا کے بسبب تقارب حرکات کے یا بسبب کوتاہی بیت کے کہ عرب مین بیشتر مشطور مستعمل ہوتی ہے اور اگر ابتدا سبب دوم سے کرین یہ وزن ہوگا فاعلاتن تین بار تازی مین اور چار بار فارسی مین اور اس بحر رمل کہتے ہین اسواسطے کہ رمل لغت مین بشتاب رفتن ہے پس اس بحر کا نام رمل رکھا بسبب روانی کے کہ شتاب اور روان پڑھی جاتی ہے اور بیت اس دائرے کی ہزج مسدس مین یون ہے مصرع مرا دل بے دلارامی نیارامد + بروزن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن اور رجز مسدس مین یون ہے مصرع دل بے دلارامی نیا نیا مد مرا + بروزن مستفعلن مستفعلن مستفعلن اور رمل مسدس مین یون ہے مصرع بے دلارامی نیارامد مرا دل بروزن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن اور اگر بعد نیارامد کی نگار نیا زیادہ کرین جملہ اوزان مثمن ہوجائین اور اس دائرے کو مجتلبہ کہتے ہین اسواسطے کہ اجتلاب لغت مین بمعنی کشیدن ہے اور ارکان اس دائرے کے ارکان بحور دائرہ اولے سے کھینچے گئے ہین مفاعیلن طویل سے اور مستفعلن بسیط سے اور فاعلاتن مدید سے اور دائرہ مثمن کو مجتلبہ زائدہ کہتے ہین اسواسطے کہ ایک رکن اوس مین مسدس سے زیادہ ہے اور صورت دائرہ مجتلبہ کی یہ ہے کہ کھی جاتی ہے



ہم وزائدہ ہم برین قیاس باشد وباشد کہ ہمین بحرہا بحذف ساکن سبب دوم بکار دارند ہزج برینگونہ شود مفاعیل چہار بار ورجز برینگونہ مفتعلن چہار بار ورمل برینگو۔ فعلاتن چہار بار ودائرہ ہزج برین منوال بود بیت مراکس نہ ہرداد مراکس نہ کند شاد + وبروزن رجز بیت کس ہرداد مراکس نکند شاد مرا + وبروزن رمل بیت نہ ہرداد مراکس نہ کند شاد مراکس واین بحر را ہزج مکفوف ورجز مطوی ورمل مخبون خوانند ودائرہ بر قیاس گذشتہ بنندو آنرا دائرہ مجتلبہ زائدہ مزاحفہ خوانند وبعضے بہ لقبی دیگر نخوانند + ما تخفف را این دائرہ نیاوردیم ت اور زائدہ بھی اسیطرح ہی یعنی ایک رکن شل نگار نیا زیادہ کرکے اسیطرح مثمنات کا دائرہ لکھتے ہین اور کبھی اہل فارس انہین بحروں کو ساکن سبب دوم کو مفاعیلن سے دور کرکے استعمال کرتے ہین پس ہزج مثمن اس وزن پر ہوتی ہی مفاعیل چار بار ایک مصرع مین نون مفاعیلن ہی کہ ساکن سبب دوم تھا دور ہوا اور رجز مثمن اس وزن پر مفتعلن چار بار ایک مصرع مین جب مفاعیلن سے ساکن سبب دوم دور کیا مفاعیل رہا اور جب ان اسباب کو جنہین ساکن سبب دوم دور ہوا ہی تقدیم کیا عیل مفا ہوا مفتعلن اوسکے مقام پر لائے اور رمل مثمن اس وزن پر فعلاتن چار بار ایک مصرع مین جب مفاعیلن سے ساکن سبب دوم دور کیا مفاعیل ہوا اور جب ابتدا اس سبب آخر کی ل مفاعی ہوا فعلاتن اوسکے مقام پر لائے اور بیت دائرہ ہزج سے اسطرح پر ہے بیت مراکس نہ ہرداد مراکس نہ کند۔ اور بیت کہنا باعتبار دونون مصرعون کے ہے کہ مصرع ثانی بھی اسی وزن پر ہوگا تقطیع یہ ہے مراکس مفاعیل نہ ہرداد مفاعیل مراکس مفاعیل کند شا

مفاعیل اور بیت بروزن رجز اسطرح پر بیت کس مہ دادم اکس نکند شاد مرا ۔ تقطیع یہ ہے کس مہ دا
مفتعلن دادمرا مفتعلن کس نکند مفتعلن شادمرا مفتعلن اور بیت بروزن رمل اسطرح پر
بیت ندہد دادم اکس نکند شاد مرا کس ۔ ندہد دا فعلاتن دم اکس فعلاتن نکند شا فعلاتن
دم اکس فعلاتن اور ان بحرونکو شرح مکفوف کہا اسواسطے کہ مفاعیلن مین ساتوان حرف
گرا ہے اور رجز مطوی اسواسطے کہ عیلن مفاعین کہ بروزن مستفعلن ہے چوتھا حرف دو سببونے
گرا ہے اور رمل مخبون اسواسطے کہ لن مفاعی ہین کہ بروزن فاعلاتن ہے دوسرا حرف
گرا ہے کہتے ہین اور دائرہ انکا موافق دائرہ گذشتہ کے لکھتے ہین اور اس دائرے کو دائرہ
مجتلبہ زائدہ مزاحفہ کہتے ہین وجہ تسمیہ مجتلبہ اور زائدہ کی سابق بیان اور مزاحفہ اس جہت سے
کہ رکن اس مین مزاحف ہین اور بعضون نے اور بھی اسکا لقب کیا ہے چنانچہ سیفی نے اپنے
رسالے مین اسکو متوافقہ لکھا ہے ح قولہ بحذف ساکن سبب دوم مخفی نماند کہ بحذف ساکن
سبب دوم یعنی بہ کف در مفاعیلن مفاعیل بضم لام و در مستفعلن یعنی بطی مستعلن می ماند کہ منتقل بہ
مفتعلن میشود و این کلام صحیح و مطابق است اما در فاعلاتن از حذف ساکن سبب دوم
فاعلات بضم تا میماند نہ فعلاتن مخبون چنانکہ مصنف آوردہ کما ہو فی جمیع النسخ الحاضرۃ المعتبرۃ
ولیطالبہ المنصور الممثل لہ ایضا زیرا کہ در فعلاتن ساکن سبب اول حذف شدہ است جوابش
آنست کہ مراد مصنف علام از ثانویت سبب درین ترکیب فاعلاتن نیست بل در ترکیب مفاعیلن
کہ از اصل قرار دادہ و در بحر رمل را بہ بدایت از سبب اول ثانی از ان شک ساختہ و شک نیست
کہ چون بدایت از سبب ثانی مفاعیلن کنند فاعلاتن میشود و بحذف ساکنش فعلاتن تم کلامہ
الحمد للہ کہ صاحب حاشیہ اگرچہ پہلے اس جگہ راہ کجی چلا مگر آخر راہ راست اختیار کی کہ سوا اسکے
چارہ نہ دیکھا دوسرا حاشیہ یہ ہے ح قولہ مجتلبہ زائدہ مزاحفہ از جہت تسمیہ مجتلبہ و زائدہ قبل گذشت
و زائدہ از جہت کہ یک رکن زائد وارد و مزاحفہ از جہت کہ کف و طی و خبن دران از زحافات
واقع شدہ اما مخفی نماند کہ وضع دائرہ برای بیان اصل ارکان باشد و لہذا ارکان بحور را کہ غیر از
مزاحف مستعمل نمیشود نیز سالم آوردند پس دائرہ مزاحفہ نشاید الا دوائر فروعات دیگر را نیز بیان
باید کرد تم کلامہ صاحب شرح نے جواب اسکا اپنی کتاب مین لکھا ہے مخفی پوشیدہ نیست

کہ صاحب میزان را مقصود در اصل از تالیف این کتاب ثابت کردن غلطی ہای مصنف علام کہ بہر
موقعی کہ مطلب ہمین رسیدہ غلطی بطرف محقق منسوب کردہ چنانکہ درین محل و جوابش ہم و صورت
ظاہر یا باہر است کہ نزد صاحب میزان کہ وضع دائرہ برای بیان اصل ارکان باشد این محض غلط
و خلاف جمہور است چہ بیان اصل ارکان علت غایت برای وضع دائرہ نزدیک کسی نباشد بلکہ
غایت انضمام و انفکاک بحور از یکدیگر است ثانیاً اینکہ وضع دائرہا خاصہ برای اصل ارکان کسی نوشتہ
اینجہ ممنوع است انیست کہ اصول و فروع را باہم خلط کنند و تقابل و تساوی بکمیت حروف چنانکہ
در اصول مشروط است ہمان طریق در فروع نیز در کار بود و نیاوردن دوائر فروع در کتب عروض
بجہت احتراز از تطویل باشد نہ اینکہ احدی ممنوع نوشتہ باشد و مصنف نکتہ نوشتہ کہ ہر جا حاجت
افتد دوائر بہ نسبت فروع ہم مثبت توان کرد و مراد از ان ہمین است کہ کسی ممتنع نہ انگارد و
چون دوائر فروعات ضروری نہ باشد از ینجہت مصنف علام ہم آنرا نہ نوشتہ تم کلامہ اب ہم
کہتے ہین کہ دونون صاحب مطلب کتاب کو نہ پہونچے اور تطویل بے فایدہ سوال و جواب مین
کی محقق علیہ الرحمہ تفصیل اوزان شرح مین لکھتے ہین کہ اما بپارسی اصلش در دائرہ مفاعیلن ہشت بار
بود و دو نوع بود سالم و مکفوف ہم دو نوع بود موقور و اخرب و مکفوف موقور را مکفوف تنہا
خوانند و بعضے ہر نوعے را بحری دیگر شمردہ اند اور بیان اوزان رجز مین لکھتے ہین کہ اما بپارسی
اصل این بحر در دائرہ مستفعلن ہشت بار باشد و سہ نوع بود سالم و مخبون و مطوی اور بیان اوزان
رمل لکھتے ہین کہ اما بپارسی این بحر دو نوع آید سالم و مخبون و بعضے عروضیان ہر یک را بحری دیگر
شمرند پس ظاہر ہے کہ جو لوگ ہزج اور رجز اور رمل کو ایک ایک بحر جانتے ہین اونکے نزدیک دائرہ
ہای ارکان سالم کافی ہین اور جو لوگ ہر قسم کو انمین سے بحر علاحدہ قرار دیتے ہین
اونکے نزدیک دائرہ ارکان سالم اور دائرہ ارکان مزاحف دونون درکار ہین کس واسطے کہ
یہ ارکان مزاحفہ اونکے نزدیک بجاے اصل ارکان ہین کہ بحر علاحدہ قرار دیتے ہین اور سوا
اسکے رسالہ ہای عروض مین دوائر ارکان مزاحفہ بھی موجود ہین م واز تکرار رکن سباعی بسیط
کہ از وتد مفروق بود ہیچ بحر مستعمل نیست و اما از خلط سباعی بیک دیگر و آن رکنی بود کہ مولف
از دو سبب خفیف بود و وتدی مجموع و رکنی کہ مولف بود از دو سبب خفیف و وتدی مفروق و زبان

مسدس بکار دارند یک مصرع از رکن مجموعی دوبار و رکن مفروقی یکبار و چون در دائرہ خسند ابتدا از نہ جگہ
ممکن بود وجہ این سہ رکن مولف از نہ جزو باشد ا آنکہ ابتدا بدو سبب رکن مجموعی رکن اول کنند تا این وزن
باشد مستفعلن مستفعلن مفعولات و این بحر را سریع خوانند ت اور تکرار رکن سباعی تنہا سے کہ اوس مین وتد
مفروق ہو جیسے لات مفعولات مین اور فاع فاع لاتن مین اور تفع مس تفع لن مین کوئی بحر مستعمل
نہین ہے یعنی کوئی بحر نہین نکلی تھی اما آمیزش سباعی سے بایکدیگر بحرین نکلی ہین مگر اون سباعیات مین
کوئی رکن مولف ہوتا ہے دو سبب خفیف اور وتد مجموع سے خواہ دونون سبب مقدم ہون جیسے
مستفعلن مین خواہ موخر ہون جیسے مفاعیلن مین خواہ درمیان دونون سببون کے وتد ہو جیسے
فاعلاتن مین اور کوئی رکن مولف ہوتا ہے دو سبب خفیف اور وتد مفروق سے مثل مفعولات
اور فاعلاتن کے اور اہل عرب اوسکو مسدس مستعمل کرتے ہین ایک مصرع رکن مجموعی سے دو بار اور رکن
مفروقی سے ایک بار مثل مستفعلن مستفعلن مفعولات کے اور جب دائرے مین لکھتے ہین ابتدا نو
جگہون سے ممکن ہوتی ہے کسواسطے کہ یہ تین رکن مولف نو جزو سے ہین یعنی ایک ایک تین تین جزو
ہین پہلی صورت یہ ہے کہ ابتدا ساتھ دو سبب رکن مجموعی رکن اول کی کرین کہ یہ وزن
ہو مستفعلن مستفعلن مفعولات اور اوسکو بحر سریع کہتے ہین معلوم کیا چاہیے کہ ابتدا وتد سے
بہتر تھی جیسا کہ اور دائرون مین کیا ہے پس مضارع کو مقدم کرنا تھا کہ مضارع کی ابتدا مین وتد ہے
مگر وجہ اوسکی یہ ہے کہ رکن اول مضارع کا سالم مستعمل نہین ہوا ہے پس وتد مجموع گویا اوس
مین نہین ہے، اور خلیل ابن احمد سے جو لوگون نے پوچھا اوس نے یہ جواب دیا کہ وتد مفروق اوسکا
صدر سے نزدیک ہے اور وتد مفروق اول بیت کو ضعیف کرتا ہے پس تقدیم سریع کی سبب
اسواسطے ہے کہ وتد مفروق اوسکا صدر سے دور تر ہے اور چونکہ بنا سریع کی دو سبب
اور ایک وتد مفروق پر ہے اور منسرح اسمین اوسکے موافق ہے لہذا
بعد سریع کے منسرح کو بیان کیا اور خفیف کو مضارع پر اور مضارع کو مقتضب پر اور مقتضب کو
مجتث پر اسواسطے مقدم کیا کہ وتد مفروق ہر ایک مین صدر سے دور تر ہے بہ نسبت دوسری
کے سریع شتاب کنندہ اور جلد اور نام ایک بحر کا عروض مین ہے اور اس بحر مین اسباب زیادہ
ہین اوتاد سے لہذا بہ سرعت پڑھی جاتی ہے کذا فی الغیاث م ب آنکہ ابتدا بسبب دوم ہمان

رکن کنند تا این وزن باشد فاعلاتن فاعلاتن مس تفع لن و این بحر مستعمل نیست ت اور دوسری
صورت یہ ہے کہ ابتدا کرین سبب دوم اوسی رکن سے کہ یہ وزن ہو فاعلاتن فاعلاتن مس تفع
لن اور یہ بحر مستعمل نہین ہے بعض اس بحر کو جدید کہتے ہین اور غریب بھی لکھا ہے اور اوسکو بزرجمہر
نے ایجاد کیا ہے جدید جو چیز کہ نئی پیدا ہوئی ہو اور نام بحر عروض کا کہ یہ بحر نئی پیدا ہوئی ہے بحور
نوزدہ گانہ مین کذا فی الغیاث م ج آنکہ ابتدا بوتد ہمان رکن کنند تا این وزن باشد مفاعیلن
مفاعیلن فاعلاتن و این بحر بتازی مستعمل نیست و بپارسی آنرا قریب خوانند ت تیسری صورت
یہ ہے کہ ابتدا وتد سے اوسی رکن کی کرین کہ یہ وزن ہو مفاعیلن مفاعیلن فاع لاتن اور یہ بحر
تازی مین مستعمل نہین ہے اور فارسی مین اوسکو قریب کہتے ہین اسواسطے کہ ارکان مین ہزج
اور مضارع سے قربت رکھتی ہے با یہ کہ زمانہ قریب تر مین پیدا ہوئی ہے کہ یوسف عروضی
نیشاپوری نے اوسکو نکالا ہے قریب ایک بحر ہے بحور نوزدہ گانہ سے کذا فی الغیاث م
د آنکہ ابتدا بدو سبب رکن دوم مجموعی کنند تا این وزن باشد مستفعلن مفعولات مستفعلن و این
بحر را منسرح خوانند ت چوتھی صورت یہ ہے کہ ابتدا دو سبب رکن دوم مجموعی سے کرین
کہ یہ وزن ہو مستفعلن مفعولات مستفعلن اور اس بحر کو منسرح کہتے ہین اسواسطے کہ بسہولت
اور روانی پڑھی جاتی ہے منسرح بضم میم و سکون نون و فتح سین مہملہ و کسر راء مہملہ و حاء مہملہ آسان
و روان کردہ شد اور نام ایک بحر کا چونکہ اسباب اس بحر مین مقدم ہین وتد پر لہذا آسانی زبان پر آتی
ہے اور بعضون نے لکھا ہے کہ انسراح بمعنی از جامہ بیرون آمدن ہے اور یہ بحر نقصان زحافات
مین یہان تک پہنچی ہے کہ بمقدار دو رکن کے رہجاتی ہے لہذا بہ سبب اس اختصار کے منسرح
نام رکھا کذا فی الغیاث م ہ آنکہ ابتدا بسبب دوم ہمین رکن کنند تا این وزن باشد فاعلاتن
مستفعلن فاعلاتن و این بحر را خفیف خوانند ت پانچوین یہ صورت ہے کہ ابتدا سبب
دوم اسی رکن سے کرین کہ یہ وزن ہو فاعلاتن مستفعلن فاعلاتن اور اس بحر کو
خفیف کہتے ہین بہ سبب آنکے کہ اخف سباعیات ہے بہ سبب اتصال اسباب کے ساتھ
اوتاد کے طرفین سے خفیف سبک اور نام ایک بحر کا بحرہای عروض سے کذا فی المنتخب
م و آنکہ ابتدا بوتد این رکن کنند تا این وزن باشد مفاعیلن فاعلاتن مفاعیلن و این بحر

مضارع خوانندت چھٹی یہ صورت ہے کہ ابتدا اس رکن دوم کی وتد سے کرین کہ یہہ وزن ہو مفاعیلن
فاع لاتن مفاعیلن اور اس بحر کو مضارع کہتے ہین بسبب مشابہت کے بحر منسرح سے کہ دو سرخرد
مین ان دونون کی وتد مفروق ہے مضارع بضم میم وکسر را و مملا شریک و شبیہ منتخب سے اور مضارعت
بمعنی شابہت اور مضارع نام ایک بحر کا بجور عروض سے اور اس بحر کا اسواسطے مضارع نام رکھا کہ مشابہ
ہے منسرح سے کہ دونون مین اوتاد مقدم ہین اسباب پر کذا فی الغیاث م ز انکہ ابتدا بدو سبب رکن مفروقی
کنند و برین وزن بود مفعولات مستفعلن مستفعلن این را مقتضب خوانند و بپارسی مستعمل نیست
ت ساتوین صورت یہہ ہے کہ ابتدا دو سبب رکن مفروقی سے کرین کہ یہہ وزن ہو مفعولات
مستفعلن مستفعلن اور اس بحر کو مقتضب کہتے ہین بسبب بریدہ ہونے کے بحر منسرح سے کہ رکن دونون
کے ایک ہین فقط فرق ترتیب میں ہے اور یہہ بحر فارسی مین مستعمل نہین ہے مقتضب بضم میم و فتح ضاد معجمہ بریدہ
شدہ اور نام ایک بحر کا کہ منسرح سے بریدہ ہوئی ارکان دونون کے ایک ہین اختلاف فقط ترتیب
مین ہے کذا فی الغیاث م ح انکہ ابتدا بسبب دوم ہمین رکن کنند و برین وزن باشد
مس تفع لن فاعلاتن فاعلاتن واین بحر را مجتث خوانندت آٹھوین صورت یہہ ہے
کہ ابتدا سبب دوم اسی رکن سے کرین کہ یہہ وزن ہو مس تفع لن فاعلاتن فاعلاتن اور بس
اور اس بحر کو مجتث کہتے ہین کہ بحر خفیف سے برکندہ ہوئی ہے مجتث بضم میم و سکون جیم و فتح
تای فوقانی و تشدید تای مثلثہ یعنی از بیخ برکندہ شدہ اور نام ایک بحر کا بجور نوزدہ گانہ سے اور
اس بحر کو بحر خفیف سے برکندہ کیا ہے کسواسطے کہ ان دونون بحرون کے ارکان مین بھی اختلاف
ہے کہ اس بحر مین مستفعلن مقدم ہے دو فاعلاتن پر اور خفیف مین درمیان کذا فی الغیاث م ط
انکہ ابتدا بوتد مفروق کنند کہ این وزن شود فاع لاتن مفاعیلن مفاعیلن و این
بحر ہم نامستعمل است ت اور نوین صورت یہ ہے کہ ابتدا وتد مفروق سے اس
رکن کی کرین کہ یہہ وزن ہو فاعلاتن مفاعیلن مفاعیلن اور یہہ بحر بھی نامستعمل
ہے اور بعضی اس بحر کو مشاکل کہتے ہین مشاکل بضم میم و کسر کاف مانند و ہمشکل
شوندہ اور نام ایک بحر کا ہے بجور عروض سے منتخب اور غیاث سے م پس
بحور مستعمل در ہر دو لغت ازین دائرہ ہفت است و بیت دائرہ بروزن سریع

چنین بود ع بادہ بمن دہ تو تباہم یکبار + و بروزن قریب ع بمن دہ تو تباہم یکبار بادہ تو بروزن
منسرح ع دہ تو تباہم یکبار بادہ بمن + و بروزن خفیف ع تو تباہم یکبار بادہ بمن دہ و بروزن مضارع
ع تباہم یکبار بادہ بمن دہ تو + و بروزن مقتضب ع ہم یک بار بادہ بمن دہ تو تبا و بروزن
مجتث ع یک بار بادہ بمن دہ تو تباہم و این دائرہ راہم دائرہ مشتبہہ خوانند و صورتش این
ت بس بحرین مستعمل زبان عربی اور فارسی مین اس دائرے سے سات ہین اور مستعمل اور بیت
اس دائرے کی وزن سریع مین یون ہے جو مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے بادب
بمن مستفعلن دہ تب تبا مستفعلن ہم یکبار مفعولات بجاے ہا اور واو حرف با کا لکھنا وجہ
اسکی یہہ معلوم ہوتی ہے کہ لہجہ اہل پارس کا تلفظ مین یون ہی ہے اور وزن قریب مین
یون ہے جو مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے بمن دہ تب مفاعیلن تباہم یک مفاعیلن
بار بادہ فاع لاتن وجہ منفصل ہوتی فاعلاتن کی ظاہر ہے اور وزن منسرح مین یون ہے
جو مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے دہ تب تبا مستفعلن ہم یکبار مفعولات بادب بمن مستفعلن
اور وزن خفیف مین یون ہے جو مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے تب تباہم فاعلاتن
یکبار باس تفع لن دب بمن دہ فاعلاتن اور وزن مضارع مین یون ہے جو مرقومہ متن
ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے تباہم یک مفاعیلن بار بادب فاعلاتن بمن دہ تو مفاعیلن بیان
صاحب میزان نے یہہ حاشیہ لکھا ہے ح قولہ تباہم تقطیعہ تباہم یک مفاعیلن بار باد
فاعلاتن بمن دہ تو مفاعیلن و شمار کردن واو تو را بجاے حرفی از بہر ضرورت قافیہ است تم
خلاصہ پس مصرع ثانی کہان ہے جسکے سبب ضرورت قافیہ ہوئی اور واو کو بجای حرف
کہان شمار نہین کیا کہ اوسکے مقام پر ہر جگہ بے آ گئے بسبب ادغام کے موافق لہجہ اہل
فارس کے مگر یہہ کہا جا سکتا ہے کہ لفظ تو اس مصرع مین آخر واقع ہوا اور لفظ تبا اول میں وا و
لیے کیونکر بدلتا اسیطرح وزن قریب مین بادہ آخر واقع ہوا اور لفظ بمن اول
مین وہ بے سے نہ بدلے آمدم بر سر مطلب اور وزن مقتضب مین یون ہے
جو مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے ہم یکبار مفعولات بادب بمن مستفعلن دہ تب تبا
مستفعلن اور وزن مجتث مین یون ہے جو مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے یک بار

یا مس تفعلن دب ہین وہ فاعلاتن تب تباہم فاعلاتن اور اس دائرے کو دائرہ مشتبہ بھی
کہتے ہین اور دائرہ دتہ بھی اور وجہ اشتباہ اسمین یہہ ہے کہ مستفعلن اور فاعلاتن دونون
متصل اور منفصل واقع ہوئے ہین پس دونون مین شبہہ پڑتا ہے اور سہروردی نے کہا ہے
کہ بحرین اسکی مشتبہ ہین اور صورت دائرے کی یہہ ہے



ہم و بزبان پارسی این بحرہا سالم بکار ندارند یعنی ارکان ہمچنین بسلامت ولیکن بحذف
ساکن سبب دوم از ہمہ ارکان بکار دارند و دائرہ را کہ بدین وضع نہند مشتبہ مزاحفہ خوانند
و سریع و منسرح و مقتضب را بمطوی مقید کنند و قریب و مضارع را بمکفوف و خفیف و مجتث را
بمخبون ت اور زبان فارسی مین ان بحرون کو سالم مستعمل نہین کرتے ہین یعنی ارکان سالم
نہین لاتے مگر ساکن سبب دوم سب ارکان سے حذف کر کے استعمال کرتے ہین اور
اس دائرہ ارکان مزاحفہ کو مشتبہ مزاحفہ کہتے ہین اور سریع اور منسرح اور مقتضب کو بمطوی
مقید کرتے ہین یعنی مستفعلن اور مفعولات طے سے مفتعلن اور فاعلات ہو جاتے ہین بعینہ
اور قریب اور مضارع کو بمکفوف مقید کرتے ہین یعنی مفاعیلن اور فاعلاتن کہ بروزن علن
مستف اور لات مفعو ہین کف سے مفاعیل اور فاعلات ہو جاتے ہین بعد تبدیل اور
خفیف اور مجتث کو بہ مخبون مقید کرتے ہین یعنی فاعلاتن اور مس تفع لن کہ بروزن لفعلن
مس اور عولات مف ہین خبن سے فعلاتن اور مفاعلن ہو جاتے ہین بعد تبدیل اور ضرورت
دائرہ مشتبہ مزاحفہ کی اس جہت سے ہوئی کہ فارسی مین یہہ بحرین بارکان سالم مستعمل نہین
ہوتین مگر مزاحف پس جسطرح دائرہ اصول ارکان سے عربی مین صوت انضمام اور انفکاک
اوزان ممکن اور مقصود ہے اوسی طرح دائرہ مزاحفہ سے فارسی مین لہذا مصنف علیہ الرحمہ نے

صورت دونون دائرون کی عبارت مین منضبط کر دی اور دائرہ مزاحفہ بخیال تطویل نہین کھینچا
ہم و سریع چنین شود مفتعلن مفتعلن فاعلات ع بادہ بمن دہ تو تباہم سربار و قریب مفاعیل مفاعیل
فاعلات ع بمن دہ تو تباہم سہ بار بادہ ؛ و منسرح مفتعلن فاعلات مفتعلن ع دہ تو تباہم
سہ بار یا دہ بمن ؛ و خفیف فعلاتن مفاعلن فعلاتن ع تو تباہم سہ بار یادہ بمن دہ ؛ و مضارع
مفاعیل فاعلات مفاعیل ع تباہم سہ بار بادہ بمن دہ تو ؛ و مقتضب فاعلات مفتعلن مفتعلن
ع ہم سہ بار بادہ بمن دہ تو تبا ؛ و مجتث مفاعلن فعلاتن فعلاتن ع سہ بار بادہ بمن دہ تو
تباہم ؛ با ہای بمن و تبا در دائرہ اول مشدد باید گفت و انجا مخفف ت اور وزن سریع مصرع
اور مثال جو مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے باد بمن مفتعلن وہت تبا مفتعلن ہمس بار فاعلات
اور وزن قریب اور مصرع مثال جو مرقومۂ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے بمن وہت مفاعیل
تباہمس مفاعیل بار باد فاعلات اور وزن منسرح اور مصرع مثال جو مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی
یہہ ہے دہت تبا مفتعلن ہمس بار فاعلات باد بمن مفتعلن اور وزن خفیف اور مصرع مثال
جو مرقومۂ متن ہی تقطیع اوسکی یہہ ہے تبتاہم فعلاتن سبار مفاعلن دبمن دہ فعلاتن اور وزن
مضارع اور مصرع مثال جو مرقومہ متن ہی تقطیع اوسکی یہہ ہے تباہمس مفاعیل بار باد فاعلات بمن
دہت مفاعیل اور وزن مقتضب اور مصرع مثال جو مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہی ہمس بار
فاعلات باد بمن مفتعلن دہت تبا مفتعلن اور وزن مجتث اور مصرع مثال جو مرقومہ متن ہی تقطیع
اوسکی یہہ ہی سبار با مفاعلن دبمن دہ فعلاتن تبتاہم فعلاتن پس حرف با جو بمن اور تبا مین ہے
دائرہ اول مین مشدد کہا جاہیے بسبب مطابقت لہجۂ عجم کے اور اس جگہ یعنے دائرہ مشتبہ
مزاحفہ مین مخفف بسبب اسکے کہ حرف سابق ملفوظ نہین ہے مفصل یہہ کہ جب بادہ بمن اور
تو تبا بروزن مستفعلن اور فاعلن ہونگے حرف ہا اور واو کہ اکثر مقامون مین تلفظ مین نہین
آتے اس جگہ تلفظ مین آوینگے موافق لہجہ اہل عجم کے دال بادہ کے اور تے تو کی بے سے
ملجائیگی اور بے مشدد ہوجائیگی اور بائے اول بمقام ہی اور واو کے ہوگی اور تقطیع مین بے مکرر لکھی
جائیگی جیسے دائرہ مشتبہ سالمہ مین اور ہرگاہ یہہ حرف ہا اور واو تلفظ مین نہ آئینگے اور تقطیع سے
گر جائینگے تشدید کہان ہوگی جیسے دائرہ مشتبہ مزاحفہ مین ہم و نیز پارسیان بعضی ازین بحرہا ش

بکار دارند و یک مصراع از رکنی مجموعی و رکنی مفروقی باشد دو بار و بحرهای ممکن تا شش اند و سه بحر از
که رکن مکرر در اوایل مصراع ها افتد و آن سریع است و مهمل اول و قریب بیفتد و شش بالجمله
ت اور اہل فارس بعض ان بحرون سے مثمن استعمال کرتے اور ایک مصرع رکن مجموعی اور رکن
مفروقی سے ہوتا ہے دو بار اور وہ چھ بحرین ممکن ہین اور تین بحرین پہلی کہ رکن مکرر اونکے
اوایل مصرعون مین پڑا ہے ساقط ہو جائینگی کسواسطے کہ مثمن مین تکرار نہین ہوتی اون
تینون مین سریع ہے کہ وزن اوسکا مستفعلن مفعولات ہے اور مطوی مفتعلن مفتعلن فاعلات
ہے اور مہمل اول ہے یعنی جدید کہ وزن اوسکا فاعلاتن فاعلاتن مس تفع لن اور مخبون فعلاتن
فعلاتن مفاعلن ہے اور قریب ہے کہ وزن اوسکا مفاعیلن مفاعیلن فاع لاتن ہے اور مکفوف
مفاعیل مفاعیل فاعلات ہے پس جب تین بحرین ساقط ہوین باقی رہین چھ ۶ م بر اینگونہ وزن
منسرح مفتعلن فاعلات دو بار مصرع زن تو مرا باز رای خوب نگارا بوصل ÷ وزن خفیف فعلاتن
مفاعلن دو بار مصرع تو مرا باز رای خوب نگارا بوصل زن ÷ وزن مضارع مفاعیل فاعلات
دو بار مصرع مرا باز رای خوب نگارا بوصل زن تو ÷ وزن مقتضب فاعلات مفتعلن دو بار
مصرع باز رای نگارا بوصل زن تو مرا ÷ وزن مجتث مفاعلن فعلاتن دو بار مصرع بوصل
زن تو مرا باز رای خوب نگارا ÷ وزن مهمل فاعلات مفاعیل دو بار مصرع رای خوب نگارا
بوصل زن تو تو مرا باز ÷ و ازین شش سه مستعمل باشد و آن منسرح و مضارع و مجتث است و خفیف و
مثمن بسیار نیامده است مقتضب در پارسی نیامده است و این دائره را مشتبه زائده خوانند
و بعضی القاب دائرها بر شکل دیگر کنند و ما این دو دائرها و ردیم تخفیف را ت وہ چھ بحرین
مثمن جو بعد اسقاط بحور ثلثہ کے رہگئین یہ ہین منسرح خفیف مضارع مقتضب مجتث وزن مہمل
جسکو مشاکل کہتے ہین اوزان اور مصاریع مثال انکی مرقومہ متن ہین اور تقطیعات لکھی
جاتی ہین تقطیع مصرع منسرح زنت مرا مفتعلن باز رای فاعلات خوب نگا مفتعلن را بوصل فاعلات
تقطیع مصرع خفیف تمرا با فعلاتن ز رای خو مفاعلن ب نگارا فعلاتن بوصل زن مفاعلن تقطیع مصرع
مضارع مرا باز مفاعیل رای خوب فاعلات نگار اب مفاعیل وصل زنت فاعلات تقطیع مصرع مقتضب
باز رای فاعلات خوب نگا مفتعلن را بوصل فاعلات زن تمرا مفتعلن تقطیع مصرع مجتث

بوصل زن مفاعلن تمرا با فعلاتن ز رای خو مفاعلن ب نگارا فعلاتن تقطیع مصرع وزن مہمل یعنی مشاکل یہ
ہے رای خوب فاعلات نگار اب مفاعیل وصل زنت فاعلات مرا باز مفاعیل اور ان چھ بحرون
مین تین بحرین مستعمل ہین منسرح اور مضارع اور مجتث اور خفیف مثمن کم آئی ہے اور مقتضب فارسی
مین مستعمل نہین ہے اور مہمل فارسی اور تازی مین متروک ہے اور اس دائرے کو
مشتبہ زائدہ کہتے ہین اور بعضون نے القاب دائرون کے اور طرح پر رکھے ہین یعنی دائرہ و مم
اور دائرہ منتزعہ کہا ہے اور مصنف علیہ الرحمہ نے دونون دائرے یعنی مشتبہ مزاحفہ مسدسہ اور
مزاحفہ مثمنہ واسطے تخفیف کے نہین لکھے م و باشد کہ بعضے دائرہ مانند حبث بحرہا کہ مسدس و
مزاحف آمده باشد مانند سریع و قریب و خفیف و بحر مقتضب ہم در ان دائرہ آورند و بدل
دائرہ مشتبہ سالمہ این دائرہ آورندت اور بعضے عروضی دائرہ بحور مسدس اور مزاحف کا
لاتے ہین مانند سریع اور قریب اور خفیف کے اور بحر مقتضب بھی اوس مین شریک کی ہے
اور بعوض دائرہ مشتبہ سالمہ کے یہ دائرہ مزاحفہ لکھا ہے اور صورت دائرہ مسدس
مزاحف کی یہہ ہے کہ مثلا سریع مسدس یہہ ہے مفتعلن مفتعلن فاعلات پس اگر مین مفتعلن اول سے
آغاز کیجیے رکن قریب کے نکلین مفاعیل مفاعیل فاعلات اور اگر تا مفتعلن ثانی سے شروع کیجیے
رکن خفیف کے نکلین گے فعلاتن مفاعلن فعلاتن اور اگر فاعلات سے ابتدا کیجیے رکن مقتضب
کے نکلین فاعلات مفتعلن مفتعلن م واما در خماسیات بسیطہ یک مصراع از تکرار یک رکن بود چہار بار
دو بحر از ان ممکن بود کہ بر خیزد یکے آنکہ ابتدا بوتد کنند و برین وزن بود فعولن چہار بار و این بحر را
متقارب خوانند دوم ابتدا بسبب کنند و برین وزن بود فاعلن چہار بار و این بحر مستعمل نیست
خلیل آنرا غریب و رکض و متسق نام نہاده است و اندکے شعر تازی بر ان بحر بعد از خلیل گفته
اند و پارسیان ہم بیتی چند به تکلف گفته اندت و اما خماسیات بسیطہ یعنی تنہا خماسیات
اون مین ایک مصرع ایک رکن کی تکرار سے ہوتا ہے چار بار اور دو بحر و نکا پیدا ہونا اوس سے
ممکن ہے ایک یہہ کہ ابتدا بوتد کرین وہ یہہ وزن ہوگا فعولن چار بار اور اس بحر کو متقارب
کہتے ہین اسواسطے کہ اسباب اور اوتاد اسکے قریب واقع ہوے ہین ہر وتد سے ملا ہوا ایک
سبب ہے یا درمیان دو سببون کے ایک وتد ہے اور درمیان دو وتدون ایک سبب ہے

اور متدارک کا بھی نام متدارک اسی جہت سے ہوا ہے کہ اسباب نے اوتاد کو دریافت کیا ہے یعنی
قریب یکدیگر ہین اور دوسری صورت یہ ہے کہ ابتدا اسباب سے کرین وہ یہ وزن ہوگا فاعلن چاربار
اور یہ بحر مستعمل نہین ہے اور خلیل نے اسکا نام غریب اور رکض اور تمستق رکھا ہے اور بعضون
نے متدارک اور محدث اور مخترع اور متدانی اور شقیق اور ضیب اور منتظم اور تنساط بھی اس
بحر کو کہا ہے اور تنساط بھی اس بحر کو کہا ہے اور چند شعر عربی اس مین بعد خلیل کے دستیاب
ہین اور اہل فارس نے بھی چند بیتین اس مین بہ تکلف کہی ہین معلوم ہوتا ہے کہ خلیل نے
رکن اس بحر کے نکالے اور نام بھی رکھا مگر اشعار اس بحر مین نہین پاتے بعد اوسکے اخفش
نے خواہ اور ون نے شعر اس بحر مین پائے اور یہ تحریر مقرر اور مستعمل کی ہم و چون این دائرہ
بنقش بروزن متقارب چنین باشد ع مرا بے دلارام شادی نیاید ۃ و بروزن غریب
چنین ع بے دلارام شادی نیاید مرا ۃ واین دائرہ را متفقہ خوانند و برین صورت باشد
ت اور جب دائرے مین لکھتے ہین وزن متقارب یہ ہوتا ہے مصرع جو مرقومہ متن ہے
تقطیع اوسکی یہ ہے مرا بے فعولن دلارا فعولن مشادی فعولن نیاید فعولن اور وزن
غریب یعنی متدارک یہ ہوتا ہے مصرع جو مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہ ہے بے دلا
فاعلن رام شا فاعلن دی نیا فاعلن ید مرا فاعلن اور اس دائرے کو متفقہ کہتے ہین
بہ سبب اتفاق ارکان کے اور صورت اوسکی یہ ہے ۔

[illegible]



غریب فاعلن ۸ بار در دو مصرع

ہم پس دوائر نزدیک عرب پنج است ا مختلفہ ب مؤتلفہ ج مجتلبہ د مشتبہ ہ متفقہ و نزدیک
مشتبہ مثمنہ و مشتبہ مسدسہ ہ متفقہ و بحور

دوائر ممکن است کہ بر خیزد بیست و دو است و مستعمل نزدیک عرب ازین جملہ پانزدہ ا طویل ب مدید
ج بسیط د وافر ہ کامل و ہزج ز رجز ح رمل ط سریع ی منسرح یا خفیف یب مضارع یج مقتضب
ید مجتث یہ متقارب و نشانزدہم غریب و باقی مہمل است و نزدیک عجم دہ است ا ہزج ب
رجز ج رمل د سریع ہ قریب و منسرح ز خفیف ح مضارع ط مجتث ی متقارب و بعضی
مزاحفات بر شمار گیرند و از دوائر مشتبہ ہمہ بحور مستعمل در شمار آرند و بحر ہا زیادہ گردد
این است تفصیل دوائر بحور ت پس دائرے نزدیک عرب کے پانچ ہین پہلا مختلفہ دوسرا
مؤتلفہ تیسرا مجتلبہ چوتھا مشتبہ پانچوان متفقہ اور نزدیک عجم کے بھی پانچ ہین پہلا مجتلبہ
دوسرا مزاحفہ تیسرا مشتبہ مثمنہ چوتھا مشتبہ مسدسہ پانچوان متفقہ اور بحرین کہ جنکا پیدا ہونا
ان دائروں سے ممکن ہے بائیس ہین پانچ مختلفہ سے یعنی طویل مدید عریض بسیط عمیق اور تین
مؤتلفہ سے وافر کامل مہمل جسکا وزن فاعلاتک لکھا ہے اور تین مجتلبہ سے ہزج رجز رمل اور نو
مشتبہ سے سریع جدید قریب منسرح خفیف مضارع مقتضب مجتث مشاکل اور دو متفقہ سے
متقارب متدارک اور انمین مستعمل عرب پندرہ بحرین ہین پہلی طویل دوسری مدید تیسری بسیط
چوتھی وافر پانچوین کامل چھٹی ہزج ساتوین رجز آٹھوین رمل نوین سریع دسوین منسرح گیارہوین
خفیف بارھوین مضارع تیرھوین مقتضب چودھوین مجتث پندرھوین متقارب یہ پندرہ
ہوئین اور سولھوین غریب یعنی متدارک بھی کچھ استعمال مین آگئی ہے اس حساب سے سولہ
ہوئین باقی مہمل ہین وہ عریض اور عمیق اور مہمل اور جدید اور قریب اور مشاکل اور نزدیک
عجم کے دس ہین پہلی ہزج دوسری رجز تیسری رمل چوتھی سریع پانچوین قریب چھٹی منسرح
ساتوین خفیف آٹھوین مضارع نوین مجتث دسوین متقارب پس بحرین طویل اور مدید
اور بسیط اور وافر اور کامل اور متدارک پارسی مین مستعمل نہین جو کچھ کہا ہے انہین نے تشبیہ
عرب کہا ہے اور بعضون نے مزاحفات کو شمار مین زیادہ کیا ہے اور دو نون دائرون
مشتبہ سے سب بحور مستعمل کو شمار مین لائے ہین یعنی مشتبہ مزاحفہ مسدسہ سے جتنے بحر
مستعملہ سریع منسرح مطوی اور قریب اور مضارع مکفوف اور خفیف اور مجتث مخبون اور
مزاحفہ مثمنہ سے چار بحرین مستعملہ منسرح مضارع مجتث خفیف اس صورت مین اور دو

شمار کے بحرین زیادہ ہو جائینگی یہہ ہے تفصیل دائرون اور بحرون کی ظاہر ہے کہ
جدا کرنا مثمن او مسدس کا شمار مین تکلف سے خالی نہین اور فارسیون نے بحور تازی
کو بھی مستعمل کیا ہے اور تین بحرین جدید قریب مشاکل اور اونہین ملائی ہین پس اس حساب سے
اونیس بحرین ہوتی ہین جیسا کہ مشہور ہین اور معلوم کیا چاہیے کہ مصنف علیہ الرحمہ نے
حرف ابجد کو بحساب اعداد علامت شمار مقرر کیا ہے پس علامت چار کی دال ہوتی ہے اور
مقام پر یہہ تنکل و لکھنا اسواسطے ہے کہ واو سے ملتبس نہو اور بعد عشر کے احاد کو عشرات
سے موخر کیا ہے پس با عبارت زیادہ ہے ادیب عبارت دوازدہ سے ہے
رکن اول را از مصراع اول صدر خوانند و رکن آخر را عروض و رکن اول را از مصراع دوم ابتدا
خوانند و رکن آخر را ضرب و رکنہای باقی را حشو اور جان تو کہ رکن اول مصراع اول
کو صدر کہتے ہین اسواسطے کہ صدر مین واقع ہوا ہے اور رکن آخر مصراع اول کو عروض
کہتے ہین بالفتح اسواسطے کہ عروض بمعنی ستون خیمہ ہے جیسا کہ خیمہ ستون سے قائم ہوتا ہے
بنا شعر کی اس رکن سے قائم ہے اور رکن اول مصراع دوم کو ابتدا کہتے ہین اسواسطے کہ
ابتدائے مصرع مین واقع ہے مثل صدر کے اور رکن آخر مصراع دوم کو ضرب کہتے ہین کہ ضرب
بمعنی دامن خیمہ ہے جیسا کہ دامن منتہای خیمہ ہوتا ہے یہہ رکن بھی منتہای ضرب بمعنی
صنف ہے کہ اسکے اصناف بہت ہین بامعنی مثل یعنی یہہ ضرب مثل عروض ہے
وقوع آخر مصرع مین اور باقی رکنون کو حشو کہتے ہین اسواسطے کہ ہر رکن شعر مین صدر
بالفتح اول بالائے ہر چیز اور پیشگاہ خانہ اور بمعنی بالائیخن منتخب اور کشف اور لطایف
اور غیاث سے عروض بالفتح کرانہ ہر چیز و خود اخیر مصراع اول شعر کذا فی المنتخب ابتدا
آغاز کرنا منتخب سے ضرب بالفتح مانند و مثل و نوع اور بمعنی لفظ آخر شعر منتخب
و مدکشف اور بحر الجواہر اور غیاث سے م و باشد کہ رکن اول را چون جزو اول او وتد
مجموع بود متحرک اول او را از ان جزو بیفگنند و انچہ ماند اخرم خوانند چنانکہ بعد ازین گفتہ
آن رکن را ابتدا خوانند و بازای آن ہر رکن را از دیگر ارکان کہ سبب خفیف در صدر و مجاور
و ابتدا بود ساکن آن سبب بیفگنند اسقاط او را اعتماد خوانند ت اور کبھی ابتدا اوس رکن کو کہتے

ہین کہ اول مصرع مین ہو اور جزو اول اوسکا وتد مجموع ہو اور متحرک اول اوسکا خرم سے ساقط
ہو جیسے فعولن اور مفاعلتن سے متحرک اول گر کے فعلن اور مفعولن او مفتعلن ہوجاتا ہے
پس یہہ اگر صدر مین ہوگا ابتدا الصدر کہینگے اور اگر ابتدا مین ہوگا ابتدا بہ ابتدا کہینگے اور اگر
حشو مین ہوگا ابتدا الحشو کہینگے اور عروض اور ضرب مین نہین ہوتا اور جو رکن برابر اور مقابل
اس رکن کے ہو کہ سبب خفیف اوس مین مجاور وتد ہو یعنی پہلے وتد بعد سبب جیسے فعولن اور
ساکن سبب کو گرا دین جیسے فعولن سے فعول ہو جاوے اس اسقاط کو اعتماد کہتے ہین اور
صاحب خزرجیہ وغیرہ نے کہا ہے کہ اس رکن حشوی کو جسمین یہہ حذف واقع ہوا ہے اعتماد
کہتے ہین حاصل دونون کا ایک ہے ح وازین کلام مصنف ظاہر آنست کہ اعتماد
عبارت از حذف حرف مذکور ست و صاحب خزرجیہ و دیگر بر انند کہ اعتماد عبارت
از ان رکن حشوی است کہ حذف مذکور در ان واقع شود پس کلام محقق خالی از مسامحہ
نیست تم کلام ظاہر ہے کہ محقق علیہ الرحمہ نے جو امر محقق تھا لکھا مسامحہ اور خرد گرفت
کا کیا دخل م و ہر بیت را کہ مصراعی از و مساوی دائرہ باشد وہم بر ان وجہ کہ در ان
دائرہ افتد مستعمل باشد مانند وزن اول از کامل و رجز چنانکہ بعد ازین معلوم شود آن
بیت را تام خوانند ت اور جو بیت کہ ہر مصرع اوسکا مساوی دائرہ ہو عدد ارکان مین
یعنی سالم اور جس طرح دائرے مین ہے اوسیطرح مستعمل ہو یعنی سالم اوس بیت
کو تام کہتے ہین جیسے وزن اول کامل اور رجز کہ بعد اسکے معلوم ہوگا وزن کامل یہی ہے بیت
و اذا صحوت فما اقصر عن ندی ۞ و کما علمت شمائلی و تکرمی ۞ بر وزن متفاعلن متفاعلن
متفاعلن اور رجز یہہ ہے بیت دار لسلمی اذ سلیمی جارۃ ۞ قفر تری آیاتہا مثل الزبر
بر وزن مستفعلن مستفعلن مستفعلن م و ہر بیت را کہ ارکان ہر مصراعی از و بعدد مساوی
ارکان دائرہ بود خواہ ہم بر ان وجہ کہ در دائرہ افتد مستعمل باشد و خواہ بعد از تغیر آن بیت را
وافی خوانند ت اور جو بیت کہ ہر مصرع اوسکا عدد مین مساوی ارکان دائرہ ہو خواہ
اوسی طرح پر مستعمل ہو یعنی سالم خواہ بعد تغیر کے یعنی زحاف اوس بیت کو وافی کہتے ہین
پس وافی عام ہے اور تام خاص یعنی ہر تام وافی ہے اور ہر وافی تام نہین ظاہر ہے

اگر جزو ثانی مین تغیر ہوگا وہ غیر تام ہوگا م واگر جزوی یعنی رکنی از ہر مصراعی از وضع حذف کردہ
استعمال کنند آنرا مجزو خوانند واگر از یک بیت یک نیمہ حذف کردہ استعمال کنند اورا مشطور
خوانند واگر دو ثلث حذف کردہ استعمال کنند منہوک خوانند ت اور اگر ایک رکن مصرع سے کم
کرکے استعمال کرین اوسکو مجزو کہتے ہین پس اگر بیت مثمن ہوگی مسدس رہیگی اور اگر مسدس
ہوگی مربع رہیگی اور اگر ایک نیمہ بیت سے حذف کرکے استعمال کرین اوسکو مشطور کہتے ہین
یعنی نصف پس اگر بیت مثمن ہوگی مربع رہیگی اور اگر مسدس ہوگی مثلث رہیگی دونون
مصرعون مین اور اگر دو ثلث حذف کرکے استعمال کرین اوسکو منہوک کہتے ہین پس
بیت مسدس مثنی رہجائیگی دونون مصرعون مین اور منہوک بیت مثمن مین ممکن نہین ہے
مجزو بزاے معجمہ بحر مسدس کہ اصل وضع مین مثمن ہو باعتبار دور کرنے ایک جزو کے اوس
کذا فی الغیاث اور جزو مہموز اللام بمعنی پارہ پارہ کردن ہے لغت مین اور مجزو مجازاً صفت
جزو اخیر کی واقع ہوتی ہے اور مسدس بھی مجزو آتی ہے اور شطر بالفتح اور سکون ثانی
بمعنی نصفی ہرشے اور نیمہ اور پارہ منتخب اور صراح سے اور نہک بالفتح کہنہ اور فرسودہ ہونا
کپڑے کا پہننے مین اور لاغر اور ضعیف کرنا بیماری کا کذا فی المنتخب اور محقق علیہ الرحمہ نے
خود معنی ان لفظون کے فصل نہم مین لکھے ہین ح قولہ مشطور از شطر بمعنی نصف پس مشطور
بمعنی نصف کردہ شدہ و آن در دو بحر جائز باشد و بس و آن رجز و سریع است نزد غیر خلیل چہ
خلیل شعر را دو مصراع و عروض و ضرب لازم میداند پس مشطور نزد قائلش مثلث باشد و بس
ازینجاست کہ سکاکی می گوید فالمربع یسمی مجزوا والمثلث مشطورا ومابعوا المثمن پس انچہ
مرزا قتیل و رجا ترتیب می آرد در اشعار عربی مربع نیز آمدہ و مشطور ہم خوانند غلط محض ست
میان مرزا قتیل سید بحار بھی بر تشنیہ اعتراض کرگئے عجب بات ہے کہ آگے اسکے خود مشطور کو مربع لکھتے
ہین اشعار عربی مین چنانچہ تحریر مین عبارت محقق علیہ الرحمہ کی یہ ہے وبعضے مشطور روا
داشتہ اند اور حاشیہ انکا یہ ہے قولہ مشطور یعنی مربع نحو ۵ یالیکر لاتنو ۵ لیس ذا
حین دفی م وہر بیت کہ ہر دو مصراع او متساوی بود و مقفی اورا مصرع خوانند واگر مصراع
اولش اندوہم جدا نشود اورا معقد خوانند ت اور جو بیت کہ دونون مصرع اوسکے متساوی ہون

وزن مین اور ارکان مین اور مقفی خواہ مطلع قصیدی خواہ غزل کا خواہ بیت مثنوی کی اوسکو
مصرع کہتے ہین اور جو بیت کہ مصرع اول اوسکا مصرع ثانی سے جدا نہو مثلاً ایک رکن آدھا
اس مصرع سے متعلق ہو آدھا دوسرے مصرع سے اوسکو معقد کہتے ہین اور وہ بیت مجازاً بیت
ہوگی مصرع بضم میم وفتح صاد و تشدید راے مہملہ مفتوح وعین مہملہ مصرع آوردہ شدہ غیاث سے
تصریع قافیہ لانا مصرع اول بیت مین منتخب سے معقد صیغہ مفعول تعقید سے اور تعقید گرہ
دینا اور سخن پوشیدہ کہنا کہ خوب سمجھ مین نہ آئے غیاث سے م عروض وضرب اگر سالم
باشد یعنی از تغیرات خالی صحیح خوانند واگر از نقصانے خالی نبو منتقص خوانند ت اور عروض
اور ضرب اگر سالم ہون اونکو صحیح کہتے ہین اور اگر نقصان سے خالی نہون بسبب زحافات
کے اونکو منتقص کہتے ہین اور انتقاص بالکسر وقاف شکستگی منتخب اور غیاث سے م درکنی را
کہ عروض بیت بود بر وجہی کہ جز چنان نشاید خواہ صحیح خواہ منتقص اورا فصل خوانند و رکن ضرب را
چون بر وجہی بود کہ جز چنان نشاید غایت خوانند و بعد ازین بشرح تغیرات کہ در ارکان افتد
مشغول شویم واللہ اعلم ت اور جو رکن کہ عروض بیت ہو اسطرح پر کہ سوا اوسکے سزاوار
نہو یعنی ایک ہی عروض آیا ہو خواہ صحیح خواہ منتقص صحیح جیسے ہزج مثمن اور مضارع اور
مجتث مین کہ سالم ہوتا ہے اور بس او منتقص جیسے طویل مین کہ عروض مقبوض ہوتا ہے
اور بس اور مقتضب مین کہ مطوی ہوتا ہے اور بس پس ایسے عروض کو فصل کہتے ہین اور رکن
ضرب جب ایسا ہو کہ سوا اوسکے سزاوار نہو یعنی ایک ہی ضرب آئی ہو خواہ صحیح ہو خواہ منتقص
پس صحیح جیسے مضارع اور مجتث مین کہ رکن ضرب سالم ہوتا ہے اور بس اور منتقص جیسے
مقتضب مین کہ رکن ضرب مطوی ہوتا ہے اور بس پس ایسی ضرب کو غایت کہتے ہین فصل
جدا کرنا اور جدا ہونا اور باز رکھنا اور کاٹنا اور مجازاً بمعنی قطع غیاث سے مناسبت
قسمیہ ظاہر ہے اور غایت نہایت ایک شی کی منتخب سے پس جب اس بیان سے فراغت
ہوی اب تغیرات ارکان کا بیان شروع ہوتا ہے واللہ اعلم م فصل ششم در
تغیرات ارکان والقاب آن و تفصیل فروع ہر یک از اصول ارکان این رکنہا کہ اصول بحرہا
ست ہم برانگونہ کہ در دوائر افتد بنا در استعمال کنند و بیشتر چنان بود کہ دران تصرفی کنند بنقصان

حرکتے یا حرفے یا جزوی یا بزیادت حرفے یا جزوی و وجہ مستعمل لے در ہر بحری بنای آن بجز خوانند پس ہر رکن کہ در دائرہ بر اصل وضع باشد بے ہیچ تغیر آنرا سالم خوانند واما در بنا باشد کہ سالم باشد یا نشود کہ معلول شود وہر تصرف کہ در وے رود نوعی از تغیر باشد وہمچنان کہ ارکان سالم را اصول خوانند ارکان متغیرہ را فروع خوانند وبعضے بجای تغیر زحاف گویند ت یہ ارکان کہ اصول بحور کے ہین جسطرح دائرون مین واقع ہوتے ہین اوسیطرح یعنی سالم کم مستعمل ہوتے ہین اکثر اون مین تصرف کیا جاتا ہے پس وہ تصرف یا بہ نقصان ہے جیسے نقصان حرکت کا مثلاً متفاعلن باضمار مستفعلن ہوجاتا ہے یا نقصان حرف کا جیسے مستفعلن بخبن مفاعلن ہوجاتا ہے یا نقصان جزو کا اور جزو سے مراد سبب اور وتد ہین جیسے فعولن بحذف فعل ہوجاتا ہے یا وہ تصرف بزیادت ہے زیادت حرف جیسے فعولن باشباع فعولان ہوجاتا ہے یا زیادت جزو جیسے مستفعلن بہ ترفیل مستفعلاتن ہوجاتا ہے اور زیادت حرکت نہین ہوتی اور وجہ مستعمل ہر بحر کو بنا اوس بحر کی کہتے ہین یعنی ارکان نا متغیر جیسے دائرے مین واقع ہوتے ہین اونکو بنا کہتے ہین پس جو رکن دائرے مین اصل وضع پر ہو اور اوس مین تغیر نہوا ہو اوسکو سالم کہتے ہین لیکن بنا مین کبھی رکن سالم ہوتا ہے اور کبھی معلول یعنی متغیر کہ دائرہ ارکان سالم اور متغیر دونون کا ہوتا ہے پس جسطرح کا کہ تصرف اوس مین ہوا ہو وہ ایک نوع تغیر ہے پس جیسا کہ ارکان سالم کو اصول کہتے ہین ارکان متغیرہ کو فروع کہتے ہین اور بعضے اس تغیر کو زحاف کہتے ہین مطلب یہ کہ ارکان دوائر کو سالم ہون خواہ متغیر بنا کہتے ہین مگر چونکہ دوائر مزاحفہ کے ارکان مین ایک نوع کا تغیر ہوا ہے اونکو بھی فروع کہنا چاہیے اور جن ارکان مین کسیطرحکا تغیر نہین ہوا ہے وہ سالم ہین زحاف بالکسر گریزنا اور ساقط ہونا ایک حرف کا دو حرفون سے شعر مین اور اوس شعر کو مزاحف بفتح کہتے ہین منتخب سے ہم وبعضے زحاف تغیرے را گویند کہ در بنا جائز بود و شعر بے آن تغیر نیکوتر بود وبعضے زحاف اسقاط ساکن سبب خفیف را گویند وبس ت اور بعضے زحاف اوس تغیر کو کہتے ہین کہ بنا مین جائز ہو مگر شعر بغیر اوسکی بہتر ہو یعنی تغیرات نامربوط کو زحاف کہتے ہین اور بعضے اسقاط ساکن سبب خفیف کو فقط زحاف کہتے ہین اور پس اور جو تغیر سوا اسکے ہے اوسکو

علت کہتے ہین اور معلوم کیا جاہیے کہ بہتر سب مین قول اول ہے اور مختار جمہور بھی یہی ہے م وبرجملہ تغیر بہ نقصان بود یا بزیادت وتغیر بہ نقصان یا خاص بود بموضعی یعنی در ہر موضع کہ آن رکن افتد آن تغیر ممکن باشد یا خاص بود باوایل ابیات ومصراعہا یا باواخر آن وتغیر زیادت ہمیشہ خاص بود باوایل یا باواخر در اواسط نیفتد وہر یک ازین انواع یا بتازی خاص بود یا بپارسی یا در ہر دو لغت مستعمل بود وچون سبقت در شعر تازیان راست وخلیل احمد کہ مستخرج عروض ایشان است بر اکثر اشعار ایشان واقف بود وہ تغیرات آن لغت را احصا کردہ است و آنرا القاب مناسب نہادہ ودر پارسی ودیگر لغات ہمچنان است بلکہ بعضے ازان فرا گرفتہ اند وبعضی کہ خاص لغت خود یافتہ اند بآن اضافہ کردہ ودر وضع القاب با یکدیگر خلافہا کردہ اند ما ابتدا بہ تغیرات شعر تازی کنیم چہ آنچہ بایشان خاص است وچہ آنچہ مشترک است گوئیم ت اور ان سب ارکان مین تغیر یا بہ نقصان ہوتا ہے یا بزیادت پس تغیر بہ نقصان یا خاص نہین ہوتا کسی جگہہ یعنی جس جگہہ وہ رکن پڑتا ہے وہ تغیر بھی ممکن ہوتا ہے یا خاص ہوتا ہے باوایل ابیات ومصاریع یا باواخر ابیات ومصاریع اور تغیر بزیادت ہمیشہ خاص ہوتا ہے باول یا باآخر اوسط مین نہین ہوتا اور ہر ایک تغیر ان تغیرات سے یا عربی مین خاص ہے یا فارسی مین خاص ہے یا دونون مین مستعمل ہے اور جو سبقت شعر مین اہل عرب کو ہے اور خلیل احمد کہ واضع عروض عربی ہے اور اکثر اشعار عرب سے واقف ہے اوس نے تغیرات عرب کے احصا کیے ہین یعنی جو بتیس زحاف لکھے ہین اور اونکے نام مناسب رکھے ہین اور فارسی وغیرہ زبانون مین ایسا نہین ہے بلکہ بعض زحاف عرب کے لیے ہین اور بعض کہ اپنی زبانون مین خاص پاکے ہین اونپر زیادہ کیے ہین اور نام رکھنے مین با یکدیگر بہت خلاف کیا ہے یعنی کسی نے کوئی نام رکھا ہے کسی نے کوئی ما ہم ابتدا بتغیرات شعر تازی کرتے ہین جو کچھ کہ اونکی زبان مین خاص ہے اور جو کچھ کہ زبان عرب او زبان فارس مین مشترک ہے کہتے ہین معلوم ہو کہ اعداد زحافات مین اختلاف ہے سبب چنانچہ صاحب معجم لکھتا ہے کہ تازی مین بائیس زحاف اور فارسی مین تیرہ زحاف مین سے کہ جملہ بتیس ہوتے ہین اور محقق علیہ الرحمہ نے زحافات تازی کے موافق خلیل کے

لکھے ہین اور الحق کہ تازی مین ایسا ہی چاہیے اور عروضیان فارسی نے جو تصرف اور ایجاد
کیا ہے سیہ امر بجہت اختلاف لغت کے ہے کہ محاورات اور مصطلحات ہر لغت کے جدا
ہوتے ہین احصا بالکسر گننا اور ضبط کرنا منتخب سے م تغیرات یا مفرد بود یا مرکب و مفرد
آن بود کہ دران رکن یک نوع تغیر بیش نیفتد و مرکب آن بود کہ زیادت از یک نوع
افتد اما مفرد از چہار نوع خالی نبود از انکہ تغیرات یا در سبب خفیف افتد یا در سبب
ثقیل یا در وتد مجموع یا در وتد مفروق اما انچہ در سبب خفیف افتد دو نوع بود اول
عام بود و آن اسقاط ساکن سبب بود ساکن سبب یا حرف دوم رکن بود یا حرف
چہارم یا حرف پنجم یا حرف ہفتم و حرف اول و سوم و ششم نتواند بود پس اگر حرف دوم بود
آن رکن را بعد از اسقاط مخبون خوانند و اگر چہارم بود مطوی و اگر پنجم بود مقبوض و اگر ہفتم بود
مکفوف ت تغیرات یا مفرد ہوتے ہین یا مرکب مفرد وہ تغیر ہے کہ ایک سے زیادہ اوس
رکن مین نہو اور مرکب وہ تغیر ہے کہ ایک سے زیادہ ہو اما تغیر مفرد چار قسم سے خالی
نہین لہذا اس سبب سے کہ یا سبب خفیف مین ہوتا ہے یا سبب ثقیل مین یا وتد مجموع مین یا وتد
مفروق مین پس جو تغیر سبب خفیف مین پڑتا ہے اوسکی دو قسمین ہین اول عام ہے اور وہ اسقاط ساکن
سبب خفیف کا ہے اور ساکن سبب خفیف کا یا حرف دوم رکن ہوتا ہے جیسے مستفعلن مین
سین یا حرف چہارم رکن جیسے مستفعلن مین فی یا حرف پنجم رکن جیسے مفاعیلن مین ے
یا حرف ہفتم رکن جیسے مفاعیلن مین نون اور حرف اول اور سوم اور ششم نہین ہو سکتا
وجہ اول اور سوم کی ظاہر ہے اور ششم اس جہت سے کہ افاعیل مستعملہ مین کوئی
رکن تین سبب متوالی سے مرکب نہین کہے پس اگر حرف دوم سبب خفیف کا ساقط
ہوگا اوس رکن کو بعد اسقاط کے مخبون کہینگے اور خبن بالفتح لپیٹنا جامے کا تا کوتاہ ہو
ہو جاوے منتخب سے اور مناسبت معنی لغوی اور اصطلاحی مین ظاہر ہے اور اگر حرف چہارم
سبب خفیف سے رکن مین ساقط ہوگا اوس رکن کو مطوی کہینگے اور طے بتشدید
یا پیچیدن اور نوردیدن جامہ یا نامہ ہے منتخب سے اور اگر حرف پنجم سبب خفیف سے
رکن مین ساقط ہوگا اوس رکن کو مقبوض کہینگے اور قبض بالفتح گرفتن بہ پنجہ و گرفتگی

خلاف بسط منتخب سے اور اگر حرف ہفتم سبب خفیف سے رکن مین ساقط ہوگا اوس رکن کو مکفوف
کہینگے اور کف بالفتح و تشدید فا دوختن جامہ بر یک دگر دوبارا لپیٹا دن ہے منتخب سے م دوم دیگر نوع
خاص بعروض یا واخر مصراعہا و آن دوگونہ بود یکے آنکہ ساکن سبب را اسقاط کنند و متحرکش را ساکن
کنند و رکن را بعد ازین تغیر مقصور خوانند دوم آنکہ سبب را بیفگنند و رکن را محذوف خوانند ت
اور دوسرا جو تغیر سبب خفیف مین پڑتا ہے خاص ہے بعروض یا واخر مصاریع اور وہ دو طرح ہے ایک وہ
ہے کہ ساکن سبب کو گرا دیوے اور اوسکے متحرک کو بھی ساکن کرین اوس رکن کو بعد اس تغیر کے مقصور کہتے
جیسے فعولن سے فعول اور مفاعیلن سے مفاعیل بسکون لام ہوتا ہے اور قصر بھی کوتاہ کردن ہے
منتخب سے اور دوسری صورت یہہ ہے کہ سارا سبب گر جاے اوس رکن کو بعد اس
تغیر کے محذوف کہتے ہین جیسا فعولن سے فعل اور مفاعیلن سے فعولن ہوتا ہے اور حذف بھی انداختن
اور دور کردن ہے منتخب سے م و اما انچہ در سبب ثقیل افتد یک نوع بود از تغیرات عام بود و آن تسکین
متحرک دوم سبب باشد پس اگر متحرک دوم سبب حرف دوم رکن بود رکن را بعد از تغیر مضمر خوانند و اگر حرف
پنجم بود رکن را معصوب خوانند و در غیر این دو موضع نیفتد ت و اما جو تغیر سبب ثقیل مین پڑتا
ہے وہ ایک ہی قسم ہے اور تغیر عام ہے اور وہ ساکن کرنا متحرک دوم سبب ثقیل کا ہے
پس اگر وہ متحرک دوم حرف دوم رکن ہو اوس رکن کو بعد اس تغیر کے مضمر کہتے ہین جیسے
متفاعلن مستفعلن ہو جاتا ہے اور اضمار لاغر کرنا اور دل مین رکھنا اور ضمیر کلام مین لانا
منتخب سے اور اگر حرف پنجم ہو اس رکن کو بعد اس تغیر کے معصوب کہتے ہین جیسے
مفاعلتن سے مفاعیلن ہو جاتا ہے اور عصب خوب لپیٹنا اور روانع کرنا اور مضبوط
باندھنا منتخب سے اور یہہ تغیر ان دو جگہون کے سوا اور کہین نہین آتا کیواسطے
کہ سوا مفاعلتن متفاعلن کے اور کسی رکن افاعیل مین سبب ثقیل نہین ہے
اور عام سے مراد یہہ کہ ابتدا اور صدر اور حشو اور عروض اور ضرب سب جگہہ آتا ہے
م و اما انچہ در وتد مجموع افتد خاص بود یا با وایل مصراعہا یا با واخر و در ین نوع
تغیر عام نباشد اما انچہ با وایل خاص بود اسقاط متحرک اول باشد از وتد
آنرا اخرم خوانند و تو عش یا در فعولن بود و رکن را اثلم خوانند یا در مفاعیلن

بود و در رکن را اخرم خوانند و یا در مفاعلتن بود و رکن را اعضب خوانند و در غیر این سه موضع نبود
ت واما جو تغیر وتد مجموع مین پڑتا ہے خاص ہوتا ہے باوایل مصاریع یا باواخر مصاریع
اور یہ تغیر عام نہین ہوتا پس جو تغیر وتد مجموع مین خاص باوایل مصاریع ہی اسقاط متحرک
اول ہے اوسکو خرم کہتے ہین اور خرم بمعنی شگافتن پرہ بینی اور بریدن مطلق سے منتخب
ہے پس وقوع اس تغیر کا یا فعولن مین ہوتا ہے جیسے فعولن سے فعلن ہو جاتا ہے اس رکن
کو اثلم کہتے ہین اور ثلم بمعنی رخنہ کردن اور کنارہ شکستن سے منتخب ہے یا وقوع اُس کا
مفاعیلن مین ہوتا ہے کہ مفعولن ہو جاتا ہے اوس رکن کو اخرم کہتے ہین یا وقوع اس تغیر کا مفاعلتن
مین ہوتا ہے کہ مفتعلن ہو جاتا ہے اوس رکن کو اعضب کہتے ہین اور عضب بعین مہملہ
مفتوحہ اور ضاد معجمہ ساکنہ شکستہ کرنا شاخ کا منتخب ہے اور سوا ان تین جگہون یہہ تغیر نہین
آتا معلوم ہو کہ فعولن اور مفاعیلن اور مفاعلتن تینون مین حرف اول کا گر جانا بعلت خرم ہے
مگر مفاعیلن مین اسکو خرم کہتے ہین اور فعولن مین ثلم اور مفاعلتن مین عضب یہہ خرم ہر جگہہ
ملقب بلقب خاص ہی م واین تغیرات بیشتر در اول بیت بود خاصہ در اول قصیدہ و وقوعش
در مصراع دوم نادر بود و بانزای خرم رکنی را کہ در وی خرم ممکن بود و از خرم بسلامت بود موفور خوانند
ت اور یہہ تغیرات اکثر اول بیت مین ہوتے ہین خاصہ اول قصیدہ مین اور وقوع انکا مصراع
دوم مین نادر اور کمیاب ہے معلوم ہو کہ اخفش کے نزدیک مصرع دوم مین بھی خرم آتا ہے
بلکہ اخفش نے یہہ تغیر تمام اجزای بیت مین جائز رکھا ہے اور بمقابلہ خرم جس رکن مین خرم
ممکن ہو اور وہ خرم سے سلامت رہے یعنی ایک جگہہ ہو اور دوسری جگہہ نہو پس رکن سالم
کو موفور کہتے ہین پس موفور ضد خرم ہے اور موفور بفتح میم تمام کردہ شدہ منتخب سے م و
اما انچہ خاص باواخر مصراعہا بود دو نوع بود یکے انکہ ساکن وتد را بیفگنند و متحرکش را ساکن
کنند و آن رکن را مقطوع خوانند و دوم انکہ وتد را بیفگنند و این رکن را احذ خوانند ت
و اما جو تغیر وتد مجموع کا خاص ہوتا ہے باواخر مصاریع اوسکی دو قسمین ہین ایک یہہ کہ ساکن
وتد کو گرا دین اور متحرک ماقبل کو ساکن کرین اوس رکن کو مقطوع کہتے ہین جیسے مستفعلن بعد
حذف نون کے اور تسکین لام کے مفعولن ہوتا ہے اور دوسری قسم یہہ ہی کہ وتد کو گرا دین

اوس رکن کو احذ کہتے ہین جیسے متفعلن بعد حذف وتد کے فعلن بسکون عین ہوتا ہی مقطوع قطع سے اور
قطع کاٹنا اور خفہ کرنا گلے کا منتخب ہے اور احذ حذ سے اور حذ بفتح اور تشدید ذال معجمہ بسرعت جانا
اور ہر گرے کا کاٹنا منتخب ہے خواہ حذ و سے اور حذو بفتحتین بمعنی کوتاہی اور سبکی دم شتر
اور ایک نوع تصرفات عروض سے ہے اور وہ گرا دینا وتد مجموع متفاعلن وغیرہ کا منتخب ہے
م ونوعے دیگر است کہ در وتد فاعلاتن افتد آنجا کہ این رکن آخر مصراع بود در بعضی بحرہا تا باو زن
مفعولن آید و آنرا اشعث خوانند و بعضی گفتہ اند این تغیر خرم است و متحرک اول بیفتادہ است
و بعضے گفتہ اند قطع است و بعضے گفتہ اند متحرک دوم بیفتادہ است
و زجاج گفتہ است این تغیر مرکب است اول خبن کردہ اند و بعد از ان تسکین حرف اول وتد کردہ
و این بقیاس نزدیکتر است چہ خرم در وتدے نیفتد کہ حرف اول رکن بود از اول مصرع و قطع جز در
رکن وتدے نیفتد کہ آخر رکن بود از آخر مصراع و اما اسقاط متحرک دوم وتد مجموع در ہیچ صورت دیگر واقع
نیست ت اور ایک تغیر وتد مجموع کا اور ہے فاعلاتن مین جب آخر مصراع مین پڑتا ہی یعنی بحر مدید مین
وہ ضرب وافی خفیف اور ضرب مجتث مجزو ہے کہ فاعلاتن مفعولن ہو جاتا ہے اوس رکن کو
مشعث کہتے ہین پس تشعیث نقل فاعلاتن بہ مفعولن ہی اور تشعیث لغت مین بمعنی پراگندہ
کردن ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ یہہ تغیر خرم کا ہے اور متحرک اول گرا ہے یعنی عین
علا کا کہ وتد ہے گر کر فالاتن رہا منقول بہ مفعولن ہوا اور بعضون نے کہا ہے کہ یہہ تغیر قطع کا ہی
یعنی حذف الف علا اور تسکین لام سے فاعلتن رہا منقول بہ مفعولن ہوا اور بعضون نے
کہا ہے کہ متحرک دوم گرا ہے یعنی لام علا کا گر کر فاعاتن رہا منقول بمفعولن ہوا اور زجاج
نے کہا ہے کہ یہہ تغیر مرکب ہے اول خبن کیا ہے بعد اوسکے حرف اول وتد کو ساکن کیا ہی
یعنی فاعلاتن خبن سے اول فعلاتن ہوا بعد اوسکے عین کو بہ تسکین ساکن کیا پس فعلاتن منقول
بہ مفعولن ہوا اور یہہ قریب القیاس ہی اسواسطے کہ خرم کہنے مین یہہ قباحت ہے کہ خرم
اوس وتد مین واقع ہوتا ہی جو اول رکن مین ہو اول مصراع مین یہہ علا درمیان رکن کے واقع
ہوا ہی اور قطع کہنے مین یہہ قباحت ہی کہ قطع اوس وتد مین آتا ہی جو آخر رکن مین ہو آخر
مصرع مین یہہ علا درمیان رکن کے ہی اور اسقاط متحرک دوم وتد مجموع کہنے مین یہہ قباحت ہی

کہ کہین اور ایسی صورت واقع نہین ہوئی نظر نہین ہے پس بہتر قول رابع ٹھہرا جو قول زجاج ہے
کہ فاعلاتن بخبن و تسکین منقول بہ مفعولن ہوا ہم واما آنچہ در وتد مفروق افتد سہ نوع است و ہر
خاص است باواخر مصاریع اما اول آنکہ متحرک دوم ساکن شود تا دو ساکن جمع آید و آن رکن را
موقوف خوانند دوم آنکہ متحرک دوم ساقط شود و رکن را مکشوف خوانند سوم آنکہ وتد مفید و رکن
را اصلم خوانند ت واما جو تغیر کہ وتد مفروق مین ہوتا ہے اوسکے تین قسمین ہین اور تینون
خاص باواخر مصاریع ہین پہلے وہ کہ متحرک دوم وتد مفروق کا ساکن ہوجاے اور دو ساکن جمع ہون
جیسے مفعولات وقف سے منقول بہ مفعول ہوتا ہے اور اس رکن کو موقوف کہتے ہین اور
وقف بمعنی ایستادن اور وا داشتن ہے منتخب سے اور یہ نقل مفعولات کی بہ مفعولان تحض
واسطے فرق موقوف اور غیر موقوف کے بہ کتابت ہے ورنہ مفعولات کے سکون تا بھی مانوس ہے
دوسری قسم یہ کہ متحرک دوم وتد مفروق کا ساقط ہوجاے جیسے مفعولات بحذف تا منقول بمفعولن
ہوتا ہے اور رکن کو مکشوف کہتے ہین اور کشف بمعنی برہنہ کردن ہے منتخب سے اور بعضون
نے اسکو مکسوف بسین مہملہ کہا ہے کسف سے بمعنی بریدن منتخب سے اور تیسری قسم یہ ہے
کہ وتد گر جاے اس رکن کو اصلم کہتے ہین جیسے مفعولات بحذف وتد مفروق منقول بہ فعلن بسکون
عین ہوتا ہے اور صلم بمعنی گوش از بن بریدن ہے منتخب سے ہم واما تغیر بزیادت کہ خاص
بود باوایل مصراعہا آنرا خرم خوانند و بخیز و توعش در اول مصراع اول بود و زیادت از یک حرف
نادر تر بود و غایتش کلمہ مرکب از چہار حرف یافتہ اند چنانکہ بعد ازین شالش ایراد کردہ شود و ان
تغیر را با ارکان و اجزا ہیچ تعلق نباشد پس اولی آنکہ این تغیر را از احوال ابیات شمرند نہ از احوال ارکان
ت واما تغیر بزیادت جو خاص ہے باوایل مصاریع اوسکو خرم کہتے ہین اور خرم بفتح اول و سکون ثانی لغت
مین حلقہ در بینی شتر انداختن ہے منتخب سے اور اکثر وقوع اس زیادت خرم کا اول مصرع مین یا دو
ہوتا ہے بیک حرف اور زیادت ایک حرف سے نادر ہے اور انتہا یہ ہے کہ کلمہ مرکب چار حرف سے اول مصرع مین
زیاد پایا ہے چنانچہ بعد اسکے فصل ہشتم مین شال اوسکی لکھی جاوے گی اور اس تغیر کو ارکان اور اجزا سے
کچھ تعلق نہین ہے لہذا علاحدہ فصل ہشتم مین اسکو لکھا پس مطلب یہ ہے کہ اس تغیر کو احوال
ابیات سے جانین نہ احوال ارکان سے ہم واما تغیر بزیادت کہ خاص بود باواخر مصراعہا آن نوع

بود اول آنکہ حرفے ساکن زیادت کنند پس اگر آخر رکن سببی خفیف بود رکن را مسبغ خوانند و اگر وتد
مجموع بود مذال ت واما تغیر بزیادت کہ خاص ہے باواخر مصاریع اوسکی دو قسمین ہین پہلی یہ
کہ ایک حرف ساکن زیادہ کرین پس اگر آخر رکن سبب خفیف ہو اوس رکن کو مسبغ کہینگے جیسے
مفاعیلن سے مفاعیلان اور فاعلاتن سے فاعلیان ہوجاتا ہے اور اسباغ بمعنی تمام کردن
اور زرہ فراخ پوشیدن ہے منتخب سے اور بعضون نے اس زحاف کو اشباع بشین معجمہ اور عین مہملہ لکھا ہے
بمعنی سیر کردن منتخب سے اور اگر آخر رکن مین وتد مجموع ہو اوس رکن کو مذال کہینگے جیسے
مستفعلن سے مستفعلان اور متفاعلن سے متفاعلان ہوجاتا ہے اور اذالت لغت مین بمعنی
دامن دراز کردن ہے ہم و دیگر آنکہ سببی خفیف زیادت کنند الا در آخر متفاعلن بقید خاص
بود بوزن مجزو با آخر بیت در رکن او را مرفل خوانند و ہر رکن را کہ تغیر آن بزیادت در آخر رکن ممکن بود
واز این خالی بود آن را معرے خوانند ت اور ایک تغیر بزیادت اور بھی ہے وہ سبب خفیف
کا زیادہ کرنا ہے کہ آخر متفاعلن مین پڑتا ہے اور خاص ہوتا ہے بوزن مجزو آخر بیت مین اور
اوس رکن کو مرفل کہتے ہین جیسے متفاعلن سے متفاعلاتن ہوجاتا ہے اور ترفیل لغت
مین بمعنی بزرگ کردن اور دامن کشادن ہے اور جو رکن کہ تغیر اوس مین بزیادت
آخر مین ممکن ہو اور اوس سے خالی ہو یعنی یہ تغیر اوس مین نکرین ایک جگہ مرفل ہو ایک
جگہ معری اوس رکن کو معرے کہتے ہین اور معری تعریہ سے ہے بمعنی عریان کردن
اور وجہ مناسبت ظاہر ہے ہم واما تغیرات مرکب باشد کہ ثنائی بود و باشد کہ ثلاثی
بود و از انجملہ بعضی را لقب خاص بود و بعضے را نبود و بحسب ترکیب از ان عبارت
کنند و ما در اثناے ذکر فروعہا کہ ہر رکنی را مستعمل است ذکر القاب ایراد کنیم انشاء اللہ
تعالی ت واما تغیرات مرکب کبھی ثنائی ہوتی ہین اور کبھی ثلاثی یعنی دو تغیر ایک رکن مین ہوتے
ہین یا تین تغیر اون سب مین کسیکا لقب خاص نہین بحسب ترکیب اوسکے عبارت کرتے ہین مثلاً
کہتے ہین مجنون مسکن اور ہم درمیان ذکر فروع کی کہ ہر رکن سے وہ فروع نکل کر مستعمل ہین القاب ان
تغیرات مرکب کی بیان کرینگے ہم گوئیم فعولن را شش فرع مستعمل است اقبول و آن مقبوض ست ب فعلن و آن
اثلم است اما نمیگیند از فعولن عولن بماند پس عولن غیر مستعمل را بدل باین لفظ کردند کہ مستعمل است و در لغت در دن

ہمان است و در ہمہ مواضع بقدر جہد این شرط را رعایت می کنند و ما تخفیف را ذکر نخواہیم کرد ت
کہتے ہین ہم کہ فعولن کی چہ فرعین مستعمل ہین پہلی فعول بضم لام وہ مقبوض ہی یعنی اوس ساکن سبب
خفیف کہ حرف پنجم ہے حذف ہوا ہے دوسرے فعلن بسکون عین وہ اثلم ہے یعنی فا کہ حرف
اول وتد ہے خرم سے گر گئے فعولن سے عولن رہتا ہے پس عولن غیر مستعمل کی جگہ فعلن مستعمل
لاتے ہین کہ دونون ہموزن ہین اور سب جگہ حتی الوسع اس شرط کی رعایت کرتے ہین
یعنی غیر مستعمل کی جگہ مستعمل لاتے ہین اور شرط حتی الوسع کی اس جہت سے ہے کہ جہان لفظ
مستعمل نہین ملتا لفظ غیر مستعمل یونہی رہنے دیتے ہین مثل فع اور فل کے اور ہم نظر بہ تخفیف
ہر جگہ ان مستعملات کا ذکر نہ کرینگے کہ ہر جگہ بیان کی ضرورت نہین مگر ترجمہ مین البتہ لکھا جائیگا
م ج فعل و آن اثلم است و مقبوض و بہ لقب اثرم خوانند و این سہ فرع ہم در طویل افتد و ہم
در متقارب د فعول و آن مقصور است ہ فعل و این محذوف ست د فع و بعضی گویند فل و آن
محذوف ست و مقطوع و آنرا ابتر خوانند و این فروع در متقارب افتدت تیسرے فعل
بسکون عین اور تحریک لام بجا عول وہ بحذف اول وتد اثلم ہے اور باسقاط حرف پنجم مقبوض اس
تغیر ثنائی کو اثرم کہتے ہین اور ثرم بفتحتین یعنی دندان شکستن ہے منتخب سے اور یہ تینون
فرعین یعنی فعول فعلن طویل مین آتے ہین اور متقارب مین چوتھے فعول بسکون لام بحذف ساکن
سبب اور تسکین متحرک مقصور ہے پانچوین فعل بہ تحریک عین بدل فعو بحذف سبب محذوف
ہے چھٹے فع اور بعضی فل کہتے ہین بحذف سبب محذوف ہے اور بقطع وتد مین مقطوع اوسکو
ابتر کہتے ہین اور بتر بریدن اور بریدہ دم شدن منتخب اور غیاث سے اور یہ فروع سہ گانہ اخیر
یعنی فعول فعل فع متقارب مین پڑتے ہین م فاعلن را دو فرع است ا فعلن و آن مخبون است
و در مدید و بسیط و غریب افتد ب فعلن و آن مقطوع است و در بسیط و غریب مستعمل است
و بدانکہ مقطوع در غیر آخر مصراعہا جایز نیست و در بحر غریب فعلن در غیر آخر مصراعہا استعمال
کنند پس ظاہر آنست کہ فعلن اینجا مخبون مسکن است ہمچنانکہ در مشعث گفتہ آمد و برین تقدیر
این فرع ثالث باشد و بہ غریب خاص بودت فاعلن کی دو فرعین ہین پہلی فعلن بتحریک
عین کہ بحذف الف فاعلن مخبون ہی اور مدید اور بسیط اور غریب یعنی متدارک مین آتی ہی دوسرے

فعلن بسکون عین بجائے فاعلن باسقاط ساکن وتد و تسکین ماقبل مقطوع ہی اور بسیط اور غریب مین
مستعمل ہے اور معلوم کیا جائے کہ مقطوع سوا آخر مصاریع کے جائز نہین ہے اور بحر غریب
مین فعلن کو سوا آخر مصاریع کے صدر اور ابتدا اور حشو مین استعمال کرتے ہین پس ظاہر ہے
کہ فعلن اس جگہ مخبون مسکن ہے جیسا کہ مشعث مین کہا گیا اور اس صورت مین یہ فرع
تیسری ہوتی ہی اور غریب مین خاص ہی اور اخفش نے چار فرعین اور لکھی ہین اول فاعلاتن
مرفل دوسرے فاعلان مذال تیسرے فعلاتن مخبون مرفل چوتھی فعلان مخبون مذال اور تر آتی ایک
اور زیادہ کی ہے فعل اضمار ال بسیط مین ہر چند مرفل اور مذال کے لکھنے کی حاجت نہین
اور ان فروع کا استعمال نادر ہی اور پارسی مین محقق علیہ الرحمہ نے ایسے فروع خوب لکھے ہین م
مفاعیلن را شش فرع است ا مفاعلن و آن مقبوض است ب مفاعیل و آن مکفوف است
و این ہر دو در ہزج و طویل و مضارع افتد ج فعولن و آن اخرم است و در ہزج تنہا افتد د فاعلن و آن اخرم و مقبوض است
و آنرا اشتر خوانند ہ مفعول و آن اخرم و مکفوف است و آنرا اخرب خوانند و این ہر دو در ہزج
و مضارع افتد و فعولن و آن محذوف ست و در طویل و ہزج افتدت مفاعیلن کی چہ فرعین
ہین پہلے مفاعلن بحذف یا مقبوض دوسرے مفاعیل مضموم اللام بحذف نون مکفوف اور یہ
یہ دونون ہزج اور طویل مضارع مین آتی ہین یہان غریب کا ذکر اسواسطے نہ کیا کہ وہ بحر فارسی
اور یہ بیان بحور تازی کا ہے تیسرے مفعولن بجائے فاعیلن بحذف میم اخرم یہ فرع تنہا ہزج
مین پڑتی ہے چوتھے فاعلن بحذف میم و یا اخرم مقبوض اسکو اشتر کہتے ہین اور شتر یعنی
برگشتگی مژگان بالا اور شگافتہ کرنا مژگان چشم کا غیاث سے پانچوین مفعول بضم لام
بحذف میم و نون اخرم مکفوف اوسکو اخرب کہتے ہین اور خرب لغت مین یعنی شگافتہ
شدن ہر دو گوش ہے یا خرابی ہر دو طرف مناسبت ظاہر ہے اور یہ دونون ہزج اور مضارع
مین پڑتی ہین چھٹے فعولن بحذف لن بجائے مفاعی محذوف یہ طویل اور ہزج مین آتی ہی پس خلیل نے
بھی چہ فرعین لکھی ہین مگر اخفش نے ساتوین زیادہ کی ہی وہ مفاعیل بسکون لام یا فعولان مقصور
اور ثانی بتبرئی تا کتابت مین التباس مفاعیل مکفوف لازم نہ آئے اور حسب رضا شرح فی بیان الفاظ اشہر مین معذرت
تازہ پیدا کیا ہی واسطے ضیافت طبع ناظرین کو لکھا جاتا ہی مثل این تغیر مرکب است از خرم و قبض کہ ہم

و یا از ہر دو سقوط یابد باید دانست کہ مجموعہ اسم و یا می باشد پس برین قیاس لقب آن بجای اشتر اخرم
می بایستی گفت تا خالی از کیفیت نبودی تم کلامہ سبحان اللہ ہم فاعلاتن مجموعی را یازدہ فرع
است ا فعلاتن و آن مخبون است ب فاعلات و آن مکفوف است ج فعلات و آن مخبون است
دہم مکفوف و آنرا اشکول خوانند و این ہر سہ در رمل و مدید و خفیف و مجتث افتند د فاعلان و
آن مقصور است ہ در مدید و رمل افتند ہ فعلان و آن مخبون و مقصور است و در رمل افتد و فاعلن و آن
محذوف است ز فعلن و آن مخبون و محذوف است و ہر دو در رمل و مدید و خفیف افتد ح
فعلن و آن ابتر است و در مدید افتد ط فاعلیان و آن مسبغ است ی فعلیان و آن مخبون مسبغ
است و ہر دو در رمل افتد یا مفعولن و آن مشعث است در خفیف و مجتث افتد ت فاعلاتن مجموعی
کی گیارہ فرعین ہین پہلے فعلاتن مخبون دوسرے فاعلات بضم تا مکفوف تیسرے بضم تا مخبون مکفوف
اوسکو شکول کہتے ہین اور شکل پاؤن چار پائے کا رسی سے باندھنا منتخب سے اور یہ
تینون فرعین یعنی فعلاتن فاعلات فعلات رمل اور مدید اور خفیف اور مجتث مین آتی ہین چوتھے
فاعلان بحذف ساکن آخر سبب و اسکان ماقبل بمقام فاعلات مقصور کے یہ فرع مدید اور
رمل مین آتی ہے اور وجہ نقل فاعلات کی بہ فاعلان یہ ہے تا التباس اوسکا فاعلات مکفوف
سے نہو پانچوین فعلان بہ تحریک عین مخبون محذوف یہ دونون فرعین یعنی فاعلن اور فعلن
رمل اور مدید اور خفیف مین آتی ہین آٹھوین فعلن بسکون عین اجتماع حذف و قطع ابتر ہے
اور ابتر بمعنی دم بریدہ منتخب سے اور یہ فرع مدید مین آتی ہے اور جاننا چاہیے کہ یہ فعلن
سکون العین حقیقت مین مسکن ہے فعلن مخبون محذوف کا کس واسطے کہ قطع درمیان رکن
کے نہین آتا جیسا کہ سابق مین مصنف نے بیان کیا ہے نوین فاعلیان منقول
فاعلاتان سے مسبغ دسوین فعلیان مخبون مسبغ یہ دونون فرعین یعنی فاعلیان
اور فعلیان رمل مین آتے ہین گیارھوین مفعولن مشعث خفیف اور مجتث مین
آتی ہے اور مشعث کا حال سابق بیان ہوچکا ہے کہ مخبون مسکن ہے سبب سے بہتر ہے
یعنی پہلے فاعلاتن خبن سے فعلاتن ہو بعد اوسکے فعلاتن بہ تسکین اوسط منقول بمفعولن
ہوجاتا ہم فاع لاتن منفرد کی را یک فرع است فاع لات و آن مکفوف است و در مضارع افتد ت فاع لاتن

منفرد کی کی ایک فرع ہے فاع لات بالضم وہ مکفوف ہے اور مضارع مین آتی ہے م مستفعلن مجموعی را دہ فرع است
ا مفاعلن و آن مخبون است ب مفتعلن و آن مطوی است ج فعلتن و آن ہم مخبون است د ہم مطوی
و آنرا مخبول خوانند و این ہر سہ در بسیط و رجز و سریع و منسرح افتد ہ مفعولن و آن مقطوع است و فعولن و آن
مخبون مقطوع است و این دو در بسیط و رجز افتد ز مستفعلان و آن مذال است ح مفاعلان و آن مخبون
مذال است ط مفتعلان و آن مطوی مذال است ی فعلتان و آن مخبول مذال است و این چہار در بسیط
افتد و فرعی دیگر بطریق شذوذ آمدہ است کہ خلیل نیاوردہ و آن مخبون اخذ است بروزن فعل ت
مستفعلن مجموعی کی نو فرعین ہین پہلی مفاعلن مخبون بحذف سین دوسرے مفتعلن مطوی تیسری فعلتن مخبون
مطوی بحذف سین و فا اوسکو مخبول کہتے ہین مخبول خبل سے اور خبل بالفتح ہاتھ پاؤن کا کٹنا اور گر
جانا سین اور رے کا مستعمل ہے بحر بسیط مین کذا فی المنتخب اور یہ تینون فرعین یعنی مفاعلن مفتعلن فعلتن
بسیط اور رجز اور سریع اور منسرح مین آتی ہین چوتھی مفعولن مقطوع بحذف نون اور تسکین لام سے پانچوین
فعولن مخبون مقطوع بحذف فا مفعولن مقطوع سے کہ مفعولن بجا تا ہے بدل اوسکی فعولن لاتے ہین اور یہ دونون
فرعین یعنی مفعولن اور فعولن بسیط اور رجز مین آتی ہین چھٹی مستفعلان مذال بزیادت حرف ساکن
آخر مین ساتوین مفاعلان مخبون مذال آٹھوین مفتعلان مطوی مذال فعلتان مخبول مذال بزیادت
الف فعلتن مین اور یہ چار فرعین یعنی مستفعلان مفاعلان مفتعلان فعلتان بسیط مین آتے ہین اور
ایک فرع اور بھی ہے وہ دسوین ٹھہری کہ بطریق شاذ آتی ہے خلیل اوسکو نہین لایا ہے وہ مخبون اخذ ہے
بروزن فعل بہ تحریک عین اسواسطے کہ مستفعلن اخذ سے مستف ہوا اور خبن سے متف فعل عوض اوسکے لاتے
م مس تفع لن منفرد کی را چہار فرع است ا مفاعلن و آن مخبون است و در خفیف و مجتث افتد ب فعولن
و آن مخبون مقصور است و در خفیف افتد ج مستفعل و آن مکفوف است د مفاعل و آن مشکول است و این
ہر دو در خفیف افتد ت اور مس تفع لن منفرد کی چار فرعین ہین پہلی مفاعلن وہ مخبون ہے بحذف
سین اور خفیف اور مجتث مین آتی ہے دوسرے فعولن وہ مخبون مقصور ہے اسواسطے کہ مفاعلن قصر سے مفاعل
بسکون لام رہتا ہے فعولن اوسکے مقام پر لاتے ہین اور یہ فرع خفیف مین آتی ہے تیسری مستفعل بضم لام
وہ مکفوف ہے بحذف نون چوتھی مفاعل بضم لام وہ مشکول ہے یعنی مخبون مکفوف یہ دونون فرعین یعنی
مستفعل اور مفاعل خفیف مین آتی ہین م و مفعولات را یازدہ فرع است ا فعولات و آن مخبون است ب مفعلات

و آن مطوی ست و ہر دو در منسرح و مقتضب افتد ج فعلات و آن مجبول است و در منسرح افتد د مفعولان و آن موقوف ست
ہ فعولان و آن مخبون موقوف ست و مفعولن و آن مکشوف ست ز فعولن و آن مخبون مکشوف است
و این چہار در سریع و منسرح افتد ح فاعلان و آن مطوی موقوف ست ط فاعلن و آن مطوی مکشوف است
ی فعلن و آن مخبول مکشوف است یا فعلن و آن اصلم است و این چہار در سریع افتد ت اور مفعولات کی
گیارہ فرعین ہین پہلی فعولات بضم تا مخبون ہی بحذف میم اور بعض مفاعیل کہتے ہین مگر اول بہتر ہی کہ التباس
بمفاعیل مقصور ساکن اللام کتابت مین دوسرے فاعلات بضم تا مطوی بجای مفعلات یہ دونون فرعین
یعنی فعولات اور فاعلات منسرح اور مقتضب مین آتی ہین تیسری فعلات بتحریک عین و لام مخبول یعنی مخبون
مطوی یہ منسرح مین آتی ہی چوتھی مفعولان موقوف پانچوین فعولان مخبون موقوف چھٹی مفعولن مکشوف
یعنی متحرک دوم وتد مفروق سی کہ تا ہی ساقط ہوگئی مفعولا رہا اوسکی جگہ پر مفعولن آیا ساتوین فعولن مخبون
مکشوف بجای معولن اور یہ چار فرعین یعنی مفعولان فعولان مفعولن فعولن سریع اور منسرح مین آتی ہین
آٹھوین فاعلان مطوی موقوف یعنی واو حذف ہوا طے سے اور تا ساکن ہوئی وقف سی نوین
فاعلن مطوی مکشوف بحذف واو و تا مفعول مفعلا سے دسوین فعلن بتحریک عین مخبول مکشوف
جب فعلات مجبول سے تا ساقط ہوئی فعلا رہا فعلن عوض اوسکے آیا گیارھوین فعلن
بسکون عین اصلم جب لات کہ وتد مفروق ہے گر گیا معفو رہا عوض فعلن آیا یہ چارون فرعین
فاعلان فاعلن فعلن فعلن سریع مین آتی ہین م و مفاعلتن را ہشت فرع است و آن معصوب ست
ب مفاعلن و آن معصوب ست پس مقبوض و آنرا معقول خوانند ج مفاعیل و آن معصوب و مکفوف
و آنرا منقوص خوانند د فعولن و آن معصوب محذوف و آنرا مقطوف خوانند ہ مفتعلن و این اعضب است
و مفعولن و آن اعضب و معصوب است و آنرا اقصم خوانند ز فاعلن و آن اعضب و معقول است و آنرا اجم خوانند
ح مفعول و آن اعضب و منقوص است و آن را اعقص خوانند و این جملہ بوافر خاص باشد اور مفاعلتن
کی آٹھ فرعین ہین پہلی مفاعیلن اور وہ معصوب ہے یعنی تسکین لام دوسرے مفاعلن معصوب بعد اوسکے مقبوض
اوسکو معقول کہتے ہین جب لام مفاعلتن کا عصب سے ساکن ہوا اور قبض سے گر گیا مفاعلن رہا
اور عقل پای شتر بر بستن ہی منتخب سے تیسری مفاعیل بضم لام معصوب مکفوف اوسکو منقوص
کہتے ہین نقص بالفتح کم کرنا اور کم ہونا اور کمی منتخب سے جب مفاعیلن معصوب سے

حرف ہفتم بکف گر گیا مفاعیل رہا چوتھی فعولن معصوب محذوف اوسکو مقطوف کہتے ہین قطف
کاٹنا خوشہ انگور کا اور میوہ کا منتخب سے جب مفاعیلن معصوب سے لن بحذف گر گیا مفاعی رہا
فعولن بعوض اوسکے آیا پانچوین مفتعلن اعضب یعنی اعضب کے پہلے لکھے گئے پس یہ عمل
خرم کا ہے جب میم مفاعلتن سے گر گیا فاعلتن رہا مفتعلن اوسکے مقام پر آیا چھٹی
مفعولن وہ اعضب معصوب ہے اور اوسکو اقصم کہتے ہین قصم بالفتح بمعنی شکستن اور
شکستگی دندان ہے منتخب سے پس فاعلتن اعضب مین جب لام بسبب عصب
کے ساکن ہوا فاعلتن رہا مفعولن اوسکے مقام پر آیا ساتوین فاعلن وہ اعضب معقول
ہے اوسکو اجم کہتے ہین اور اجم بالفتحتین و تشدید جیم گوسفند بے شاخ و مرد بے نیزہ
ہے منتخب سے جب مفاعلتن عصب اور قبض سے مفاعلن ہوا اور میم عضب سے
گر گیا فاعلن رہا آٹھوین مفعول بضم لام اعضب منقوص ہے اور اوسکو اعقص کہتے ہین
عقص سے بمعنی تافتن و پیچیدن موے کالا منتخب سے جب مفاعیل کہ منقوص تھا خرم
یعنی عضب سے فاعیل ہوا عوض اوسکے مفعول آیا اور یہ سب تغیرات وافر مین خاص
ہین اسلیے کہ یہ سب رکن مفاعلتن مین آتے ہین اور مفاعلتن رکن وافر کا خاص ہے
م و متفاعلن را پانزدہ فرع است ا متفاعلن و آن مضمر است ب مفاعلن و آن
مضمر است پس مخبون و آنرا موقوص خوانند ج مفتعلن و آن مضمر و مطوی ست
و آنرا مخزول خوانند د فعلاتن و آن مقطوع است ہ مفعولن و آن مضمر و مقطوع
است و فعلن و آن احذ ست ز فعلن و آن مضمر و احذ است ح متفاعلان و آن
مذال است ط مستفعلان و آن مضمر و مذال است ی مفاعلان و آن موقوص و مذال
است یا مفتعلان و آن مخزول و مذال است یب متفاعلاتن و آن مرفل است
یج مستفعلاتن و آن مضمر مرفل است ید مفاعلاتن و آن موقوص و مرفل است
یہ مفتعلاتن و آن مخزول و مرفل است و این جملہ خاص بود بکامل ت اور متفاعلن
کی پندرہ فرعین ہین پہلی مستفعلن مضمر باسکان تا دوسری مفاعلن مضمر مخبون اوسکو موقوص
کہتے ہین وقص بمعنی گردن شکستن ہے منتخب سے جب مستفعلن مضمر سے سین

بسبب جبن کے گر گیا متفعلن رہا مفاعلن اوسکے عوض آیا تیسری مفتعلن بضم مطوی
اوسکو مخزول کہتے ہین خزل بمعنی بریدن ہے غیاث سے جب مستفعلن مضمر سے حرف
چہارم طے سے گر گیا مستعلن رہا مفتعلن اوسکے مقام پر آیا چوتھی فعلاتن وہ مقطوع
ہے جب متفاعلن مین نون حذف ہوا اور لام ساکن متفاعل رہا عوض اوسکے فعلاتن
آیا پانچوین مفعولن وہ مضمر مقطوع ہے جب متفاعلن مین نون حذف ہوا اور لام ساکن متفاعل
رہا عوض اوسکے فعلاتن آیا پانچوین مفعولن وہ مضمر مقطوع ہے جب فعلاتن مقطوع مین
عین باضمار ساکن ہوا فعلاتن بسکون عین ہوا مفعولن اوسکے مقام پر آیا چھٹی فعلن
بہ تحریک عین وہ احذ ہے جب وتد آخر متفاعلن سے حذف ہوا متفا رہا فعلن اوسکے
مقام پر آیا ساتوین فعلن بسکون العین وہ مضمر احذ ہے جب متفاعلن مین تے ساکن
ہوئی اور وتد حذ سے گر گیا متفا رہا اوسکے عوض فعلن آیا آٹھوین متفاعلان وہ مذال
ہے جب علن مین کہ وتد ہے حرف ساکن یا ذالت زیادہ ہوا متفاعلان ہوا نوین
مستفعلان وہ مضمر مذال ہے جب مستفعلن مضمر مین حرف ساکن یا ذالت زیادہ ہوا
مستفعلان ہوا دسوین مفاعلان وہ موقوص مذال ہے یعنی وقص سے مفاعلن
اور اذالت سے مفاعلان ہوا گیارھوین مفتعلان وہ مخزول مذال ہے یعنی خزل
مفتعلن اور اذالت سے مفتعلان ہوا بارھوین متفاعلاتن وہ مرفل ہے بزیادت
سبب پندرھوین مفتعلاتن مخزول مرفل ہے بزیادت سبب اور یہہ سب فروع
خاص ہین بحر کامل مین کس لیے کہ یہہ سب زحاف متفاعلن مین آتے ہین اور متفاعلن
خاص رکن بحر کامل کا ہے م پس جملہ این فروع ہفتاد و سہ ست واز ان آن سی
و ہشت و آن این ست ا فع ب فعل ج فعل د فعلن ہ فعول و فعول ز فعلن ح فعلان
ط فعولن ی فاعلن یا مفعولن یب فعلاتن یج فعلتن ید مفاعل یہ فعولان یو فاعلان
یز مفعول یح مفاعلن یط مفاعیلن ک فعلات کا مفتعلن کب فعولات کج فاعلات کد
فعلیان کہ مستفعل کو مفعولان کز فعلتان کح مفاعلان کط مفتعلان ل مفاعیل لا
مستفعلن لب فاعلیان لج مستفعلان لد متفاعلان لہ مفاعلاتن لو مفتعلاتن لز

مستفعلان لح متفاعلاتن و از ہشت وزن اصول چہار درینجا داخل است و چہار خارج و آن
فاعلاتن و مفاعلتن و متفاعلن و مفعولات است پس جملہ اوزان اصول و فروع ہ دو باشند
ت پس یہہ سب فرعین ستر اور مین تہتر ہوئین اس حساب سے کہ چھ فرعین فعولن کی اور
دو فرعین فاعلن کی اور چھ فرعین مفاعیلن کی اور گیارہ فرعین فاعلاتن متصل کی اور ایک
فرع فاعلاتن منفصل کی اور نو فرعین مستفعلن متصل کی اور چار فرعین مس تفع لن منفصل کی
اور گیارہ فرعین مفعولات کی اور آٹھ فرعین مفاعلتن اور تیرہ فرعین متفاعلن کی اور
سابق مین لکھا تھا کہ اخفش نے چار فرعین اور فرا نے ایک فرع فاعلن کی اور لکھی ہے
اور مصنف علیہ الرحمہ نے ایک فرع مستفعلن کی بطریق شاذ اور لکھی ہے اگر ان ساتون
کو زیادہ کرین اسی فرعین ہون اور اوزان اونکے اڑتیس ہوتے ہین جیسے کہ لکھے گئے اور
اصول ہشتگانہ سے چار وزن انمین داخل ہین وہ کون فعولن اور فاعلن دو فرعین
مفاعیلن کی اور مفاعیلان فرع مفاعلتن کی اور مستفعلن فرع متفاعلن کی اور چار خارج وہ فاعلاتن
اور مفاعلتن اور متفاعلن اور مفعولات پس یہ چار وزن جو خارج ہین اون اڑتیس سے ملکر
چالیس اور دو یعنی بیالیس وزن ہوئے م و القاب این ارکان کہ از جہت تغیرات نہادہ اند آنچہ
مولف است در لفظ سی و چہار ست لقب تغیرات مفرد را و آن این است ا مجنون
مطوی ج مقبوض د مکفوف ہ مضمر و معصوب ز موقوف ح مکتوف ط مقصور ی
مقطوع یا محذوف یب احذ یج اصلم ید مشعث یہ اثلم یو اخرم یز اعضب یح مسبغ یط مذال ک
مرفل و چہار دہ مرکب را و آن این است اشکول ب مجبول ج معقول د منقوص ہ مقطوف
و موقوص ز مخزول ح ابتر ط اثرم ی اشتر یا اخرب یب اقصم یج اجم ید اعقص و شعث در
نظر است یا مفرد است یا مرکب این جملہ تعلق بزبان تازی دارد ت اور القاب ان
ارکان کے کہ بسبب تغیرات کے رکھے ہین جو کچھ کہ مولف ہین لفظ مین یعنی واسطے
ہر ایک کے اون مین ایک نام تالیف ہوا ہے مثلاً کہتے ہین مفاعلن مجنون اور
متفعلن مطوی چونتیس ہین بیس تغیرات مفرد جیسے کہ مصنف علیہ الرحمہ نے لکھے
اور چودہ تغیرات مرکب کہ وہ بھی مصنف علیہ الرحمہ نے لکھے اور شعث مین گفتگو ہے

بعضے کہتے ہین کہ یہہ تغیر مفرد ہے اور زجاج کہتا ہے کہ مرکب ہے خبن اور تسکین سے اور
قول زجاج کا بہتر ہے جیسا کہ سابق لکھا گیا اور یہہ سب تغیرات تعلق لغت تازی سے
رکھتے ہین حاصل کلام یہہ کہ اصول وہ کانہ سے جملہ فروعات تیتر نکلے مگر جب تکرار انمین
سے دفع کی اڑتیس وزن باقی رہے پس اوزان اصول ارکان کہ حقیقت مین آٹھ ہین
چار وزن اونکے ان فروعات مین داخل پائے اور چار خارج پس جب خوارج اربعہ کو انمین
ملایا جملہ اوزان اصول و فروع بیالیس ٹھہرے یہہ حال اوزان کا لکھا اور ان تغیرات
کی مولفات کی یہہ صورت بیان کی کہ جو نتیس القاب ان مولفات تغیرات کے ہین
مفرد اور چودہ مرکب اور وہ مرکب کہ انتہای بیان فروعات مین سب لکھے گئے اور نام اونکے
علاحدہ عروضیون نے نہین رکھے ہین اونسے کچھ کام نہین اس جگہہ صاحب شرح نے عجب شرح لکھی
ہے شس منجملہ چہل و دو اوزان ہشت اصول جدا کردہ باقی سی و چہار فروع را القاب انچہ مقرر
بود این است کہ مذکور شد الی آخرہ پس اگر بیالیس سے آٹھ اوزان اصول کے جدا ہو کر چونتیس
فروع کے القاب بیان ہوتے معضر اور معصوب اور اشتر اور محذوف ان چونتیس مین کیون ہوتے کہ مفاعلتن
معصوب مفاعلتن سے اور مستفعلن معضر ہے متفاعلن سے اور فاعلن اشتر اور فعولن محذوف ہے
مفاعیلن سے ہم و امادر فارسی تغیرات القاب ان چنان مضبوط نیست از جہت انکہ در پارسی بسیار
وزنہا کہ متاخران نبوی استعمال کردہ اند آنرا اصول و فروع بر وجہی دیگر است ت و اما فارسی
مین تغیرات اور القاب اونکے ایسے مضبوط نہین ہین اسواسطے کہ فارسی مین بہت سے
وزن ہین کہ سابقین نے زمانہ پیشین او نمین شعر کہے ہین اور نزدیک متاخرون کے وہ متروک
ہین اور بہت سے وزن ہین کہ متاخرون نے ساتھہ تازگی کے بہ طریق نو استعمال کیے
ہین اور اونکے اصول اور فروع اور طرح پر ہین ہم اور نیز تغیرات مرکب است کہ در پارسی مستعمل است و افراد
اوان مستعمل نیست مثلاً اخرب کہ عبارت از اخرم مکفوف است در فارسی مستعمل است و اخرم نیست
ت اور دوسری بات یہہ ہے کہ تغیرات مرکب فارسی مین مستعمل ہین اور افراد اوسکے مستعمل نہین ہین
مثلاً اخرب کہ عبارت ہے اخرم مکفوف سے فارسی مین مستعمل ہے اور اخرم نہین ہے یعنی اخرم مستعمل نہین
ہے اور حال اسکا تفصیل اوزان بحور مین دریافت ہوگا و نیز فارسیان بہمہ زمانہ تازیان تکلف

شعر گفتہ اند و اصول و تغیرات ایشان بکار داشتہ بودند و بسیاری دیگر از ایشان منفرد شدند و بعضی از ایشان
تغیراتے را کہ یافتہ است غیر مستعمل تازیان بعضی نسادہ است کہ دیگران دران متفق نیستند با آنکہ ہمہ
جماعت انفند العروض عرب کردہ اند چہ این لغت بلغت عرب آمیختگی تمام دارد و بے آن مستعمل
نمیتواند بود پس با مثال این اسباب جدا باز کردن تغیرات و فروع مستعمل در عروض فارسی تنہا
از انچہ در عروض تازی مستعمل است و تعیین القاب انچہ خاص باشد بپارسی بر وجہ متفق علیہ متعذر
است اولی آنکہ ہمعنی را تعرض نرسانیم و بر ایراد تغیراتے کہ خاص تا شد بعروض فارسی اقتصار کنیم
تا از الحاق آن بانچہ تقدیم یافت اہم انچہ در عروض پارسی بآن احتیاج افتد حاصل آید
اور تیسری بات یہہ ہے کہ اہل فارس نے اوزان عربیہ مین بہ تکلف شعر کہے ہین اور اصول اور تغیرات
اونمین سے مستعمل کیے ہین اور بعضی اوزان مین اونسے منفرد ہوے ہین یعنی جدا ہو ہین اور ایجاد
کیا ہے اور ہر مصنف اہل فارس نے جو تغیر کہ غیر مستعمل عرب پایا ہے اوسکا ایک نام رکھا ہے کہ لوگ
اوس مین متفق نہین ہین کسی نے کچھ نام رکھا ہے اور کسی نے کچھ باوجودیکہ سب اہل فارس عروض
مین مقلد عرب ہین اسواسطے کہ زبان فارسی زبان عربی سے بہت ملی ہوئی ہے اور بدون
زبان عربی کے زبان فارسی مستعمل نہین ہو سکتی پس بامثال اس اسباب کے یعنی بہ سبب
اختلاف القاب کے فارسی مین علاحدہ جدا کرنا تغیرات اور فروع مستعمل کا عروض فارسی مین
تنہا اون تغیرات سے جو عروض تازی مین مستعمل ہین اور مقرر کرنا القاب خاص تغیرات فارسی
کا بر وجہ متفق علیہ کہ سب کا اتفاق ہو مشکل ہے پس بہتر یہہ ہے کہ اس بات سے تعرض نکرین
ہم یعنی تقرر القاب کے درپے نہون اور ایراد تغیرات خاص عروض فارسی پر اقتصار
کرین یعنی نفس تغیرات فارسی بیان کرین تا یہہ تغیرات فارسی تغیرات عربی سے جو سابق بیان کیے
گیے جب ملاوین تمام تغیرات فارسی جنکی احتیاج ہے حاصل ہو جائین اور تحصیل اونکی ہو جاے
ہم و امادر القاب انچہ از تغیرات مفرد باشد و عبارت ازان ضروری بود و از القبی نام رسیدہ
است از القبی نہیم و از مرکبات ہرچہ آنرا لقبے یافتہ باشیم ذکر کنیم و از باقی بحث ترکیب عبارت
کنیم تا القاب بسیار نشود ت اور القاب تغیرات مفرد سے جنکا بیان کرنا ضروری ہے اور نمین
جنکا نام ہم تک نہین پہنچا ہے اوسکا ایک نام رکھین اور تغیرات مرکب مین جسکا نام پایا گیا ہے اوسکا ذکر

کرین اور باقی کو بحسب ترکیب بیان کرین یعنی اوسکے مفردات کو جمع کرین مثلاً گہین مجنون مسکن
تا القاب تغیرات کے سب نہو جائین ہم گوئیم از جملہ تغیرات عام کو بہ شعر فارسی خاص است یکی
آنست کہ ہر جا سہ حرف متحرک متوالی افتد تسکین اوسط روا دارند و در یک وزن محرک و مسکن باہم متناوب
واین حکم مطرد است الا آنجا کہ مانعی افتد مثلاً باشد کہ بجر بہ سبب تسکین دیگر بدل افتد چنانکہ در
وزن کہ فعلات فاعلاتن اگر عین فعلات مسکن کنند تا این وزن شود کہ مفعول فاعلاتن در بحر یک
از بحرے دیگر است پس تسکینی کہ مقتضی اشتباہ بود نشاید ت کہتے ہین ہم کہ جملہ تغیرات عام
کہ فارسی مین خاص ہین ایک یہ تغیر ہے کہ جس جگہ تین متحرک متوالی واقع ہوتے ہین تسکین
اوسط روا رکھتے ہین اور ایک وزن مین محرک اور مسکن ملا دیتے ہین یعنی اگر ایک جگہ الفاظ بر وزن
فعلن اور فعلاتن متحرک العین اور ایک جگہ الفاظ بر وزن فعلاتن اور فعلن مسکون العین واقع ہون
تو خلط انکا روا رکھتے ہے نہ یہ کہ شعر مین جہان تین متحرک پڑین ایک کو ساکن کر لین جیسے رمضان اور
خفقان وغیرہ کہ اسمین تسکین اوسط نہیں ہے ہان جس جگہ کہ استعمال مین آگیا ہی مضایقہ نہین
جیسے حیوان مین یہ حکم یعنی فعلن اور فعلاتن مین تسکین اوسط کر لینا مطرد ہے یعنی سب ہے مگر جس
جگہ کوئی مانع ہو مثلاً تسکین اوسط سے بحر بدل جاے جیسا اوس وزن مین کہ فعلات فاعلاتن فعلات
فاعلاتن رمل مشکول قول شاعر ؎ پس از آنکہ من نمانم بچہ کار خواہی آمد + اگر اسمین عین کو ساکن
کرین یہ وزن ہو جاے مفعول فاعلاتن مفعول فاعلاتن مضارع اخرب قول شاعر ؎ من خوب تر شناسم
یاران پارسا را ؎ پس بحر بدل جاے اور ایسی تسکین اوسط کہ باعث اشتباہ ہو نہیں ہے ہم و نیز باشد کہ شاعر حرکات و
سکنات را نظامی التزام کند مثل قصیدہ کہ مبنی باشد بر تکرار این وزن کہ مفتعلن مفعولن و تسکین
عین مفتعلن آن نظام را باطل گرداند پس درین موضع ہم نشاید ت اور کبھی شاعر انتظام حرکات
اور سکنات کا التزام کرتا ہی جیسے کوئی قصیدہ مبنی ہو اس وزن کی تکرار پر مفتعلن مفعولن مفتعلن مفعولن
اس جگہ تسکین عین مفتعلن سے وہ انتظام کہ جسکا التزام کیا ہی باطل ہوتا ہے پس یہان بھی نچاہیے ہم
دیگر جملہ قاعدۂ لغت پارسی آنست کہ بیشتر تغیرات مستعمل را در ہمہ ابیات کہ بر وزنے گویند یکسان
استعمال کنند بخلاف عادت تازی گویان چہ این لغت احتمال اختلاف بسیار نکند و در محرک و مسکن جز
مانعی نباشد این عمدہ نگاہ دارند ت اور منجملہ قاعدۂ لغت فارسی کے یہ ہی کہ اکثر تغیرات مستعملہ کو تمام ابیات مین کہ ایک وزن پر کہتے ہین ایکطرح

پر استعمال کرتے ہین تغیر زحافات مین روا نہیں رکھتے ہین بخلاف عادت اہل عرب کے اسواسطے
کہ یہ لغت فارسی زیادہ اختلاف کی متحمل نہین ہے بہ سبب خفت کے اور لغت تازی متحمل اختلاف
کی ہی بہ سبب رزانت کے ہان محرک اور مسکن کو جب کوئی مانع نہو یعنی اختلاف بحر مین نہ پڑے اور
اشتباہ واقع نہو جمع کرتے ہین ہم و چون در اصول اوزان فارسی سبب ثقیل و فاصلہ مستعمل
نیست توالی سہ متحرک اصلی نباشد بل بسبب تغیرے سابق بود و آنچنان بود کہ ساکن سببی خفیف
بیفتد و متحرکش مجاور دو متحرک وتد مجموع افتد تا سہ حرکت متوالی شود و چون چنین بود تسکین اوسط
تسکین حرف اول وتد باشد و ما این تغیر را تسکین نام نہادیم ت اور چو اصول اوزان فارسی یعنی
فعولن مفاعیلن فاعلاتن مستفعلن مفعولات مین کہ یہ لفظ مین پانچ ہین اور اصل مین سات سبب
ثقیل اور فاصلہ مستعمل نہین ہے توالی حرکات ثلثہ بھی اس مین اصلی نہین بلکہ یہ توالی حرکات
بہ سبب تغیر سابق کے ہوتا ہے اوسکی صورت یہ ہے کہ ساکن سبب خفیف کا گر پڑتا ہی
بہ سبب زحاف کے اور متحرک اوسکا مجاور دو متحرک وتد مجموع واقع ہوتا ہے پس تین متحرک
متوالی جمع ہوتے ہین بہ سبب زحاف کے نہ اصلی جیسے فاعلن مین جب الف ساقط ہوگا
فای متحرک مجاور عین و لام وتد مجموع واقع ہوگی اور تین متحرک بہ سبب زحاف کے جمع
ہونگے پس جب ایسا ہوگا تسکین اوسط تسکین حرف اول وتد ہوگا اور ہمنے اس تغیر کا نام
تسکین رکھا ح قولہ سبب ثقیل و فاصلہ مستعمل نیست این ادعا مصنف ست ورنہ در رسائل سابق
تحریر یافتہ کہ سبب ثقیل در فارسی موجود و نسبت فاصلہ زبان فارسی و تازی ہر دو برابر است تم کلام
ادعاے مصنف کیسا یہ تو امر بدیہی ہی کہ اصول اوزان فارسی سبب ثقیل اور فاصلہ نہین اگر واقع ہوتا ہی
بسبب زحاف کہ واقع ہوتا ہی اور نسبت فاصلہ زبان فارسی اور تازی مین برابر کہنا کہ اصول اوزان پارسی
مین فاصلہ نہین ہی اور اصول اوزان تازی یعنی مفاعلتن اور متفاعلن مین فاصلہ موجود در تعبیری اور تحریر
سابق کا یہ حال ہی کہ جیسا یہان غلط سمجھے ویسا وہان غلط سمجھے ہم و چون وتد در صدر رکن افتد چنانکہ
در مفاعیلن بعضی متاخران این رکن را مخنق لقب دادہ اند قول زجاج چنان اقتضا می کند کہ چون وتد
در میانہ افتد چنانکہ در فاعلاتن بعد از خبن تسکین عین آن را مشعث خوانند پس اگر در آخر رکن افتد چنانکہ
در مستفعلن کہ مطوی شود شاید کہ کسی آنرا لقبے دیگر نہد و ما چون عبارت از تغیرات بحسب ترکیب می کنیم از لقبی

تنہا دیم ت اور جب وتد صدر رکن مین پڑے جیسا کہ مفاعیلن مین او رماقبل اوسکے حرف
متحرک ہوگا اوس سے ملے اور صدر وتد کو بسبب اجتماع متحرک ثلثہ کے ساکن کرین مثل مفعول مفاعیلن کے
پس مفعول مفاعیلن اوسکا مفعولن مفعولن ہوگا اور مفعولن آخر کو مخنق کینگے بعضے متاخرون نے اس رکن کا نام مخنق رکھا ہی
تخنیق سے بمعنی گلو باز کردن اور بعضون نے بجاے حملہ اور یا موحدہ کہا ہی تجبیش سے اور یہ تغیر خرم ہی
اسواسطے کہ خرم اول رکن مین پڑتا ہی عربی مین اور بعد اوسکے مخنق بخلاف عجم کے کہ وہ خرم سب
جگہہ جائز کہتے ہین اور قول زجاج یون اقتضا کرتا ہی کہ جب وتد درمیان مین پڑے جیسا کہ فاعلاتن
مین بعد خبن کے اور تسکین عین کی اوسکو شعث کہتے ہین یہان بھی تین حرکتین جمع ہوئین پس عین کہ
اوسط تھا ساکن ہوا پس اگر یہ صورت آخر رکن مین پڑے جیسا کہ مستفعلن مین جب مطوی ہو یعنی
مستفعلن بحذف فا اور مفتعلن کو بسبب توالی حرکات ثلثہ کے تسکین اوسط کرکے منقول بہ مفعولن کرین
چاہیے کہ اوسکا بھی کچھ نام رکھا جاے مثل مخنق اور شعث کے مگر ہم بیان تغیرات کا بحسب ترکیب کرتے
ہین لہذا اوسکا کچھ نہین رکھتے یعنی مطوی مسکن کہنا کافی ہی نام جداگانہ کی حاجت نہین ہم دعلمی دیگر کہ
ہم او در آخر مصرعہا شعر فارسی را شامل است آنست کہ وقوع یک ساکن و دو ساکن در او آخر ہمہ مصرعہا و
خلط ہر دو با یکدیگر در یک بیت روا دارند مگر انجا کہ مانع افتد و مانع وقوع دو ساکن آن بود کہ وزن
غایت درازی بود کہ دران بحر ممکن باشد و مساوی دائرہ باشد یعنی تام بود چون مفاعیلن چہار
بار پس الحاق ساکنی دیگر باخر مصراع خروج از دائرہ باشد در وا نبود وانچہ در شعر شاعران ازین جنس یافتہ
شود از قبیل عیوب بود ت اور ایک حکم اور جو او آخر مصاریع شعر فارسی کو شامل ہے وہ یہہ ہی کہ وقوع
ایک ساکن اور دو ساکن کا او آخر جملہ مصاریع مین ہوتا ہے اور خلط ان دونون کا باہم یکدیگر روا
رکھتے ہین ایک بیت مین جیسے یہہ دو شعر سلیم کے ہے خاک از اشکہ رقیم از دل شد نیم رام
ریشہ ریشہ چون جاروب ٭ دوستی نیست رحم بر کاہل نہ آتش مردہ زندہ گشت بچوب
عروض دونون تینون کا بر وزن فعلن ہے اور آخر مین ایک ساکن ہی اور ضرب بر وزن
فعلان ہے اور آخر مین دو ساکن ہین مگر وہان کہ جہان کو مانع ہو پس مانع اول وقوع اون دونون
ساکنونکا اوس وزن مین ہے جو نہایت دراز ہوگا اوس بحر مین درازی اوس سے ممکن نہو اور مساوی دائرہ کے
کے ہو یعنی تام ہو جیسے مفاعیلن چار یا رپس الحاق دوسرے ساکن کا آخر مصرع مین خارج کرتا ہے ملک

وزن کو دائرے سے اور روا نہین ہے اور اشعار متاخرین مین جو الحاق دوسرے ساکن
کا آخر مصراع مین اس وزن تام مین پایا جاتا ہے من قبیل عیوب ہی جیسا کہ یہہ شعر سلیم کا ہے

تماشاے تو بجز گرد دہر کس اگر بی بینم	نشستہ بر سر کوے بزم تو جایش بشیر خالی

اور یہ کلام متاخرین مین بکثرت ہے ہم و مانع خلط قافیہ بود مثلاً در مثنوی و اوائل قصائد
کہ ابیات مصرع بود حروف قافیہ متساوی باید پس در عروض و ضرب خلط نشاید و در قصائد
ضربہا متساوی باید پس در ضرب تنہا خلط نشاید ت اور دو مصرعون مین خلط قافیہ ہی یعنی
مطلعہای غزل اور مطلعہای قصائد مین اور ابیات مثنوی مین کہ مصرع ہوتے ہین یعنی دونو
مصرعون مین قافیے ہوتے ہین قافیہ بار بار جائے ایک جگہہ سالم اور دوسرے جگہہ مسبغ خواہ مذال
ممکن نہین اگر مصرع اول مین قافیہ اگر ہوگا مصرع ثانی مین قافیہ دگر ہوگا نہ کار و بار او را بیات
قصائد اور غزل مین سوا مطلعون کے ضربون مین خلط نہین ہو سکتا البتہ عروض مین خلط ہوگا
ہم اما اگر قافیہ بگردد مانند انچہ در خانہای ترجیع افتد روا بود و چون معلوم است کہ یک قصیدہ
ترجیعی خبر بر یک وزن نشاید معلوم شود کہ اختلاف او آخر مصراعہا بعد حروف ساکن اقتضاے
وزن نکند ت لیکن اگر قافیہ تبدیل ہو جاے جیسے خانہا ترجیع مین واقع ہوتا ہی درست ہی یعنی ترجیع بند
مین جو غزلین ہوتی ہین اور درمیان اون غزلون کے ایک بیت مکرر بقافیہ مختلف پس اگر ایک غزل
کے قافیہ مین ایک ساکن مثل اگر اور دگر کے اور دوسرے غزل کے قافیے مین دو ساکن مثل کار و بار
کے واقع ہون مضایقہ نہین او ترجیع یعنی باز گردانیدن ہی غیاث سے اور جو معلوم ہی کہ ایک قصیدہ ترجیعی
ایک ہی وزن مین چاہیے پس معلوم ہوگا اختلاف او آخر مصاریع بعد حروف ساکن کے اقتضاے اختلاف
وزن نہین کرتا مثلاً ایک بند مین ترجیع بند کے مثلاً قافیہ کار و بار ہوا اسمین بعد ساکن اول کی ایک
ساکن ہے اور دوسرے بند مین مثلاً قافیہ دوست اور پوست ہوا اس مین بعد ساکن اول کے
دو ساکن ہین اس سے وزن مختلف نہین ہوتا اور شاید کہ بجاے لفظ بعد کے لفظ بعد د ہوا ور دال
کتابت مین دیکھا ہو معنی ظاہر مین م وجون این قاعدہ ممہد شد گوئیم چون در او آخر مصرعہا دو حرف
ساکن افتد اگر خرد آخر از رکن آخر سالم بود ساکن دوم لا انک یک تسبیغ یا اذالہ حمل باید کرد ت اور
یہ قاعدہ مقرر ہوا اب کہتے ہین ہم کہ جب او آخر مصاریع دو ساکن واقع ہونگے اگر خرد اخیر رکن اخری

سالم ہوگا ساکن دوم بیشک تسبیغ خواہ اذالت پر حمل کیا جائیگا معلوم کیا چاہیے کہ ارکان اصول مین کوئی
رکن ایسا نہین کہ جسکے آخر مین دو حرف ساکن ہون پس اگر دو حرف ساکن پائے جائینگے ساکن دوم
بسبب تسبیغ خواہ اذالت کے ہوگا اور جزو آخر رکن سے فروع بھی مثل فعلاتن اور مستفعلن اور مفاعلن کے
اس حکم مین شامل ہوگئے ممہد بضم اول و فتح ثانی و ہا شددہ مفتوحہ گسترده شده و نیکو کرده شده منتخب
اور غیاث سے م اما اگر آخر رکن آخر را تغیرے بہ نقصان کرده باشند تسبیغ و اذالت در وے تصور
نتوان کرد چہ در آخر یک رکن حکم بہ تغیر ہم بہ نقصان و ہم بزیادت شنیع بود پس ازینجہت با ثبات
تغیرات دیگر غیر آنچہ گفتہ آمد احتیاج افتدت اما اگر رکن عروض اور ضرب کی جزو اخیر مین تغیر بہ نقصان
ہوا ہو تشنیع اور اذالت اوس مین تصور نہ کیا چاہیے اسواسطے کہ اوس مین بعد تغیر بہ نقصان کے
پھر تغیر بزیادت شنیع اور بدیہی ہے پس اس جہت سے سوا اون تغیرات کے کہ کہے گئے اور تغیرات کی
حاجت ہوئی م وعلت اختصاص لغت فارسی باین تغیرات آن است کہ وقوع دو ساکن در لغت
تازی در اواخر مصاریع همه جا جائز نیست و آنچہ موجود است علت آن معین و مبین شده اما
چون در لغت پارسی جائز است و در غیر آن مواضع کہ در تازی یافتہ اند واقع میشود بہ تغیرات دیگر
احتیاج می افتدت اور سبب اختصاص لغت فارسی کا ساتھ اون تغیرات کے یہ ہے کہ وقوع
دو ساکنون کا باواخر مصاریع لغت تازی مین سب جگہ جائز نہین ہے اور جو کہین ہے علت اوسکی
مقرر اور ظاہر ہوئی یعنی حال اوسکے تغیر کا بیان کیا مگر لغت پارسی مین سب جگہ جائز ہے اور سوا
اون مقامون کے کہ عربی مین پائی گئی ہین واقع ہوتا ہے پس اور تغیرات کی احتیاج پڑتی ہے م خلاصہ
چون آخر رکن وتد مجموع بود چنانکہ در مستفعلن و در وی قطع افتد تا بوزن مفعولن آید بعد از ان اگر
در آخر شود دو ساکن آید تا بروزن مفعولان شود نتوان گفت کہ این رکن ہم مقطوع است و ہم مذال یا مسبغ
بل اول آن باشد کہ ہمچنان قطع عبارت از مجموع حذف ساکن وتد مجموع و تسکین متحرک دوم تغیرے
دیگر اثبات کنند کہ عبارت باشد از تسکین متحرک دوم و بتر تا وتد با تغیر مشتمل متحرک دوم است ساکن
شود و با آن رکن را کہ وتد او چنین بود اعرج نام نہادیم ت خلاصہ جب آخر رکن وتد مجموع ہو جیسا کہ
مستفعلن مین اور اوس رکن مین قطع کرین تو بوزن مفعولن آئے بعد اوسکے اگر آخر شعر مین دو ساکن
آئین تو بوزن مفعولان ہو جائے نکہنا چاہیے کہ یہ رکن مقطوع مذال ہے یا مقطوع مسبغ ہے مذال کہنا

اس جہت سے کہ حرف ساکن وتدین لائے کا اصل مستفعلن ہے اور مسبغ کہنا اس جہت سے کہ بعد
قطع کے سبب باقی رہا بلکہ بہتر یہ ہے کہ جیسا قطع کو کہتے ہین کہ عبارت مجموع حذف ساکن وتد مجموع
اور تسکین متحرک دوم سے ہے اور اسیطرح ایک تغیر اور ثابت کرین کہ وہ عبارت ہو تسکین متحرک دوم
سے اور بس وتد بہ سبب اوس تغیر کے مشتمل اوپر ایک متحرک اور دو ساکن کے ہوا اور ہتے اوس رکن
کا کہ جسمین وتد ایسا ہوا اعرج نام رکھا اور اعراج بمعنی لنگ ہے منتخب اور غیاث سے ہے اور مناسبت ظاہر ہے
م و ہمچنین اگر مستفعلن اخذ شود یعنی وتد مجموع از آخر او بیفتد تا بوزن فعلن آید و بعد از آن در آخر
مصراع ساکنے و شود تا بروزن فعلان شود نتوان گفت کہ این رکن ہم اخذ است و ہم مسبغ بل اولی
آن باشد کہ ساکن دوم از بقیہ وتد ہنوز کہ اسقاط کرده اند و گویند کہ از وتد دو حرکت و دو حرف بیفتاد
است و حرفی ساکن بماند و مارکنی را کہ وتد او چنین بود مطموس نام نہادیم ت اور اسیطرح اگر مستفعلن
اخذ ہو یعنی وتد مجموع اوسکے آخر سے گرے کہ بروزن فعلن ہو اور بعد اوسکے آخر مصرع مین دو
ساکن آئین کہ بروزن فعلان ہو جائے نچاہیے کہنا کہ یہ رکن اخذ مسبغ ہے بلکہ بہتر یہہ ہے کہ ساکن
دوم کو بقیہ وتد سے جانین جسکو گرا دیا ہے اور کہین کہ وتد سے دو حرکتین اور دو حرف گرے اور ایک
حرف ساکن رہگیا یعنی عین اور لام اور دونون حرکتین اونکی علن سے گرین اور نون کہ حرف ساکن
تھا باقی رہا یا ان تینون حرفون سے کوئی حرف ساکن باقی رہا اور ہتے اوس رکن کا کہ وتد اوس
مین ایسا ہو مطموس نام رکھا اور مطموس یعنی نابود اور طمس بالفتح ناپدید کرنا اور دور ہونا لطف
اور کشف اور منتخب اور غیاث سے اس مقام پر شرح مین عجب عبارت لکھی ہے ش لفظ دوم بعد لفظ ساکن
در عبارت از غلطی کاتب است تم کلامہ م و ہمچنین اگر از فاعلاتن در صورتے کہ خبن واجب بود
فاع مانده نتوان گفت کہ این رکن محذوف مطموس است کہ آنگاه مخبون نبوده باشد بل اولی آن
باشد کہ این دو ساکن را از بقیہ وتد شمرند و گویند دو حرکت و یک حرف از وتد افتاده است و دو
ساکن بمانده و مارکنی را کہ چنین بود مدروس نام نہادیم ت اور اسیطرح فاعلاتن مین جس وقت
خبن واجب ہو فعلاتن بنا مین اوس سے فاع ہے نکہنا چاہیے کہ یہ رکن محذوف مطموس ہے اسواسطے
کہ وہ رکن مخبون نرہیگا جب فعلاتن مین تن حذف کیا فعلا رہا اور طمس سے دو حرکتین اور دو حرف گرے
ایک متحرک ایک ساکن رہا فع ہوا بعدہ اسباغ سے فاع ہو پس اسباغ اور خبن یعنی نقصان اور

زیادت جمع نہین ہو سکتی اور باوجود اسباغ کے خبن نہین کہہ سکتے اور خبن کو اوس مین شرط
کیا ہی پس کوئی بات نہ بنی لہٰذا بہتر یہ ہے کہ ان دونون ساکنون کو جو فاع مین ہین تقیید وتد
سے جانین اور کہین کہ دو حرکتین اور ایک حرف وتد سے گرا اور دو ساکن رہ گئے اور جسمین اوس
رکن کا کہ ایسا ہو مدروس نام رکھا اور مدروس یعنی مٹا کنہ شدہ اور نابدید شدہ اور بہ رونق غیاث
سے ہم واگر در شعر عربی مانند این حالہا اتفاق افتادی لا شک ہمچنین کردندی ت اور اگر شعر عربی مین
ایسے حال واقع ہوتے ایسا ہی کرتے ہم وچون اینمعنی مقرر شد فرعی کہ ارکان مذکور را در شعر فارسی
افتد زائد بر انچہ عروضیان عرب آوردہ اند یاد کنیم وگوئیم ت اور جب یہ معانی مقرر ہو چکے جو
فروع کہ ارکان مذکورہ کے فارسی مین واقع ہوتے ہین زیادہ اونسے کہ عروضی عرب کے لاتے ہین یاد
کرین ہم اور کہین ہم یعنی تغیرات عرب تتبعاً فارسی مین مستعمل ہین اور سوا اونکے جو فارسی مین خاص
ہین اونکا بیان ہوتا ہے ہم فعولن را در شعر فارسی فرعی دیگر است وآن فعولان است کہ مسبغ
باشد ودر متقارب افتد ت فعولن کی شعر فارسی مین ایک فرع اور ہی اور وہ فعولان ہے
کہ مسبغ ہی اور متقارب مین آتی ہے ساتھ زیادت ایک ساکن کے آخر مین ہم وفاعلن
را چہار فرع دیگر است افاعلان واین مذال ب فعلان واین مخبون مذال است ج فعلن این
مخبون مسکن است وہر چند در وزن ہمان است کہ مقطوع اما علت تغیر غیر آنست وہر چند این تغیر
بحقیقت در شعر عربی ہم واقع است اما آنجا در شمار نیاوردیم کہ اقتضای مخالفت این قوم می کرد
د فعلان وآن مخبون مسکن مذال است واین فرعہا در مدید وبسیط کہ بہ تکلف گویند در غریب ہم
واقع باشد ت اور فاعلن کی چار فرعین اور ہین پہلی فاعلان اور یہ مذال ہی یعنی حرف ساکن وتد
مین زیادہ ہوا ہے دوسری فعلان بکسر عین اور یہ مخبون مذال ہی تیسری فعلن بسکون عین اور یہ مخبون مسکن ہے
ہر چند یہ وزن وہی ہی مقطوع لیکن علت تغیر کی بنا سلب ہوا وکی ہی اسواسطے کہ قطع آخر مصراع مین آتا ہی اور یہ
مخبون مسکن سب جگہ اور ہر چند یہ تغیر بحقیقت شعر عربی مین بہی واقع ہی جیسے اس بیت مین سے

	یا محبوبی ادرک روحی		دارحم قلبی فاحبس عندی	

مگر اوس جگہہ گنتی مین نہ لائی ہم کہ مقتضی مخالفت اہل عروض تھا یعنی وہان بیان کیا کہ فرع فاعلن وہ ہین مخبون اور
مقطوع وبطریق احتمال کی ذکر کیا کہ یہ فعلن مخبون مسکن فرع ثالث ہی اور بحر متدارک مین خاص ہی یعنی سب جگہ آتی ہی

فعلان اور بحر ونکے کہ وہان آخر مصراع مین آتی ہے اور اوسکو مقطوع کہتے ہین چوتھے فعلان
بسکون عین وہ مخبون مسکن مذال ہی اور یہ فروع مدید اور بسیط مین کہ تکلف کہتے ہین اور غریب
مین بہی واقع ہوتے ہین اور حدائق مین تین فرعین اور لکھی ہین فع اخذ اور فعل مجاع اور
اور فاعلاتن مرفل غالب کہ یہ تینون فرعین مخترع متاخرین ہون ہم ومفاعیلن را دوازدہ فرع
دیگر است امفاعیلان واین مسبغ است ودر ہزج افتد ب فعولان واین مقصور است ودر ہزج
ومضارع افتد ج فعول واین محذوف مقصور است وبعضی متاخران این را ازل نام نہادہ اند د
فعل واین محذوف مرتین است وبعضی متاخران این را مجبوب نام نہادہ اند واین ہر دو در ہزج
مضارع افتد ہ مفعولان مخنق مسبغ باشد یعنی مفاعیلان برکن ماقبل متصل شود تا اگر مکفوف باشد
سالم نماید وباقی برین وزن بماند ت اور مفاعیلن کی بارہ فرعین اور ہین پہلی مفاعیلان یہ
مسبغ ہی اور ہزج مین آتی ہے دوسری فعولان یہ مقصور ہی یعنی جب مفاعیلن سے نون گرا کر
ماقبل کو اوسکے ساکن کیا مفاعیل بسکون لام ہوا فعولان اوسکے مقام پر لائے تا التباس
مفاعیل مکفوف سے نہوا اور یہ فرع ہزج اور مضارع مین آتی ہے تیسری فعول بسکون لام
یہ محذوف مقصور ہی یعنی جب مفاعیلن سے لن حذف کیا مفاعی رہا بعد اوسکے قصر کیا مفاع
بسکون عین رہا فعول اوسکے مقام پر لائے اور بعض متاخرون نے اسکا ازل نام رکھا ہی اور یہ ازل
زلل سے ہی اور زلل بفتحتین اور زاء معجمہ بے گوشت ہونا ران کا غیاث اللغات سے اور بعضون نے اس
فعول اہتم کہا ہے یعنی جمع ہونا حذف وقصر کا ہتم ہے اور جمع ہونا حذف اور قصر اور خرم کا زلل
پس فعول اہتم ہی اور خاع ازل اور ہتم بالفتح جڑ سے دانتونکا ٹوٹنا غیاث سے چوتھی فعل بتحریک
عین اور سکون لام اور یہ محذوف مرتین ہے یعنی مفاعیلن ایک مرتبہ حذف سے لن گرا اور
دوسری مرتبہ عی پس مفا رہا فعل اوسکے مقام پر آیا بعضے متاخرون نے اسکا نام مجبوب رکھا ہے اور مجبوب
لغت مین بمعنی ہر دو خصیہ بریدہ ہی جب سے اور جب بفتح جیم اور سکون موحدہ خصی کرنا غیاث سے
وجہ تسمیہ ظاہر ہے کہ دونون سبب اس سے گرتے ہین اور یہ دونون یعنی فعول فعل ہزج اور مضارع مین
آتی ہین اور بعضون نے لکہا ہی کہ فرع ازل طویل مین بہی آتی ہی کذا فی الحدائق پانچوین مفعولان مخنق مسبغ
میم مفاعیلان رکن ماقبل سے متصل ہوتا ہی پس وہ رکن ماقبل اگر مکفوف ہی سالم معلوم ہوتا ہی یعنی مخا

بسالم بروزن مفاعیلن اور باقی بروزن مفعولان رہجاتا ہے اوس مخنق اسی کو کہتے ہین جاننا
چاہیے کہ لام مفاعیل کا جو میم مفاعیلان سے متصل ہوا شاید بسالم ہوا نہ سالم اور یہ مفعولان جو
باقی رہا میم اسی رکن مین شامل رہا حقیقۃً اسی لحاظ سے محقق علیہ الرحمہ نے اس مفاعیلان مخنق
مسبغ کو فروع مین بڑھایا ہی چنانچہ معلوم ہوگا اور نزدیک بعضون کے رکن اول سالم ہے اور رکن ثانی
اخرم مسبغ وہ لوگ اسکے مخنق کہنے کو تکلفات بیہودہ جانتے ہین ھ مفعولن مخنق دیس فاعلن مخنق
مقبوض ح مفعول مخنق مکفوف ط فعلان مخنق مقصور ت چھٹی فرع مفعولن یہ مخنق ہی اور بس
ساتوین فاعلن یہ مخنق مقبوض ہی آٹھوین مفعول یہ مخنق مکفوف ہی نوین فعلان یہ مخنق مقصور
ہے پس مفاعیلن سے جب صدر وابتدا مین میم ساقط ہوگا اور رہجایگا فاعیلن مفعولن لائینگے اخرم کہینگے اور
جب حشو مین مفاعیلن کا رکن اول سے ملجائیگا ساقط نہوگا باقی رہیگا فاعیلن اوسکے عوض مفعولن لائینگے
اوسکو مخنق کہینگے اور جب مفاعیلن میں میم بسبب تخنیق کے رکن اول سے ملیگا اور حرف یا بسبب
قبض کے ساقط ہوجائیگا فاعلن رہیگا اوسکو مخنق مقبوض کہینگے اور جب مفاعیلن مین میم بسبب ملیگا اور نون بسبب
کف کے ساقط ہوجائیگا فاعیل بضم لام رہیگا اوسکے مقام پر مفعول لام لائین گے اوسکو مخنق مکفوف
کہینگے اور جب مفاعیلن مین میم بسبب تخنیق کے رکن اول سے ملیگا اور نون مع حرکت ماقبل قصر سے
گرجائیگا فاعیل بسکون لام رہیگا اوسکی جگہ پر فعلان لائینگے اوسکو مخنق مقصور کہینگے اور
یہی فاعلن فروع تازی مین اشتر یعنی اخرم مقبوض اور یہی مفعول اخرب یعنی اخرم
مکفوف تھا م ی فعلن مخنق محذوف یا فاع مخنق ازل ب فع مخنق مجبوب واین جملہ
در ہزج مکفوف ومضارع وقریب افتد چنانکہ در غیر مخنق ت دسوین فرع فعلن یہ مخنق محذوف
ہے گیارھوین فاع یہ مخنق ازل ہے بارھوین فع یہ مخنق مجبوب ہی جب مفاعیلن مین میم رکن
اول سے ملا اور لن حذف سے ساقط ہوا فاعی رہا اوسکی جگہ پر فعلن بسکون عین اسکو
مخنق محذوف کہینگے اور جب مفاعیلن مین میم رکن اول سے ملا اور زلل ہے یعنی اجتماع حذف
وقصر سے لن اور حرف یا مع حرکت ماقبل ساقط ہوئی فاع رہگیا اسکو مخنق ازل کہینگے اور جب
مین میم رکن اول سے ملا اور جب سے یعنی حذف مع قطع عیلن گرگیا فا رہا اوسکی جگہ فع آیا اسکو مخنق
مجبوب کہین گے اور یہہ فرعین یعنی ہجم سے دوازدہم تک جنین تخنیق ہی ہزج مکفوف اور

مضارع اور قریب مین آتے ہین جیسے غیر مخنق یعنے تخنیق جنمین نہو وہ بھی ان تین بحرون مین آتی
ہین ح قولہ این جملہ یعنی از انتعاف ہفتم تا یازدہم درین سہ بحر یافتہ شود تم کلام معلوم نہین کہ فرع دوازدہم
کس قصور پر اس شمار سے خارج ہوئی اور محقق علیہ الرحمۃ نے ہزج کو بمکفوف مقید کیا بخلاف مضارع
اور قریب کے اسواسطے کہ ہزج مکفوف اور غیر مکفوف مستعمل ہے اور مضارع اور قریب سوا مکفوف
مستعمل نہین م م فاعلاتن مجموعی را ہفت فرع دیگرست ا مفعولان واین مخبون مسکن مسبغ است
وظاہر آنست کہ مشعث مخبون مسکن است چنانچہ گفتیم پس فرع مشعث مسبغ باشد و این سبب مفعولن را
کہ مخبون مسکن ہست اینجا نیاوردیم ت اور فاعلاتن مجموعی کی سات فرعین ہین پہلی مفعولان
اور یہ مخبون مسکن مسبغ ہے پس فاعلاتن مین جب خبن کیا فعلاتن بتحریک عین ہوا اور جب
مسکن کیا فعلاتن بسکون عین ہوا اور جب مسبغ کیا فعلاتان ہوا اوسکو منقول بہ مفعولان کیا اور
ظاہر ہے کہ یہ وہی مفعولن مشعث یعنے مخبون مسکن ہے جسکو سابق مین بہ تفصیل بیان کرچکے ہین
اور یہ مفعولان فرع اوس مفعولن مشعث کی ہے کسواسطے کہ جب مفعولن مین اسباغ کیا مفعولان ہوگیا
اور اسی سبب سے مفعولن کو اس جگہ نہ لائے ہم کسواسطے کہ اوسکو فروع تازی مین لکھہ چکے ہین البتہ
مفعولان کو کہ مختصہ فارسی ہے اس جگہ لائے ہم م ب فعلان واین مشعث مقصور ست
دوسرے فعلان بسکون عین جب مفعولن مشعث کہ مقصور کیا نون حذف ہوا اور لام ساکن مفعول ہوا
منقول بہ فعلان ہوا م ج فعلن واین مشعث محذوف است وعلت این غیر آنست کہ در ابتر گفتہ ام
ہر چند در وزن ہمان است واین ہر سہ در رمل وخفیف ومجتث افتد ت تیسرے فعلن بسکون عین
اور یہہ مشعث محذوف ہی جب مفعولن مشعث کو محذوف کیا لن کہ سبب تھا گرگیا مفعو منقول بہ فعلن
ہوا اور علت اسکی سوا اوسکے ہے کہ ابتر مین کہی گئی ہرچند وزن ایک ہے یعنی سابق مین فعلن کو
ابتر کہا تھا کہ بتر اجتماع حذف وقطع کو کہتے ہین جب فاعلاتن کو محذوف کیا فاعلا رہا بعد اوسکے
فاعلا قطع سے فاعل ہوکر منقول بہ فعلن ہوا پس وزن ایک ٹھہرا مگر علتیں دو اور یہ تینون فرعین
یعنے مفعولان اور فعلان اور فعلن بحر رمل اور خفیف اور مجتث مین آتی ہین م د مفعول واین مخبون محذوف
اعرج است ث چوتھی مفعول بسکون لام یہ مخبون محذوف اعرج ہی جب فاعلاتن مین خبن کیا فعلاتن ہوا
اور جب حذف کیا فعلا رہا اور جب اعرج کیا یعنے وتد کا متحرک دوم کہ لام ہی ساکن کیا فعلا مین دو متحرک

اور دو ساکن رہی وہ منقول بہ فعول ہوا مہ فعل و این مجبون محذوف مقطوع است ت پانچوین فعل
بہ تحریک عین یہ مجبون محذوف مقطوع ہی جب فاعلاتن مین خبن کیا فعلاتن ہوا اور جب حذف کیا
فعلا ہوا اور جب قطع کیا فعل رہا بعضے اسکو مربوع کہتے ہین م دفاع و این محذوف مطموس یا مجبون
محذوف مدروس است ت چھٹے فاع اور یہ محذوف مطموس یا مجبون محذوف مدروس ہے
فاعلاتن کو جب محذوف کیا فاعلا رہا بعدہ طمس سے دو حرف اور دو حرکتین گرائین ساکن آخر ہا
فاع ہوا یا فاعلاتن کو جب مجبون محذوف کیا فعلا ہوا بعدہ درس سے ایک حرف اور دو حرکتین
گرائین فاع ہوا م زفع و این محذوف اخذ یا مجبون محذوف مطموس و این چہار در رمل و مجتث فتد
ت ساتوین فع اور یہ محذوف اخذ یا مجبون محذوف مطموس ہی یعنے فاعلاتن جب محذوف ہوا
فاعلا رہا بعدہ حذف وتد گر گیا بجاے فا فع لائے یا فاعلاتن خبن اور حذف سے فعلا ہوا بعدہ
طمس سے دو حرف اور دو حرکتین گرین ساکن آخر ہا فا کو ساتھ فع کے بدل کیا اور یہ چارون فرعین
یعنے فعول اور فعل اور فاع اور فع رمل اور مجتث مین آتی ہین م دفاع لاتن مفروق را فرع
دیگر ہست اعفلن و این محذوف مقصور ہست و بروزن فعلن است کہ ابتر ست در فاعلاتن مجموعی یا
مجبون مسکن محذوف کہ ہم آنجا باشد اما اینجا علت دیگر ہست ت اور فاع لاتن مفروقی کی تین فرعین
اور ہین پہلی فعلن بسکون عین اور یہ محذوف مقصور ہے جب فاع لاتن کو محذوف کیا فاع لا رہا اور جب
قصر کیا یعنے الف کو دور کرکے لام کو ساکن کیا فاع ل رہا منقول بہ فعلن ہوا اور یہ فعلن مفروقی
بروزن فعلن ابتر مجموعی ہی یا مجبون مسکن محذوف بطور فارسی کہ یہ علت بھی مجموعی مین ہوتی ہی مگر یہان
یعنی مفروقی مین علت اور ہی اسواسطے کہ خبن مفروقی مین نہین ہو سکتا بسبب وتد کے خبن سبب
مین ہوتا ہے اور تبر مفروقی مین نہین ہو سکتا کہ آخر رکن مین وتد نہین اور تبر اجتماع حذف اور قطع
ہے اور قطع وتدین آتا ہے م ب فاع مجبوب موقوف وہم بروزن فاع است اما اینجا علت
دیگر است ت دوسرے فاع یہ مجبوب موقوف ہے یعنے جب سے دونون سبب گرے اور
وقف سے عین ساکن ہوا فاع رہا اور یہ بھی بروزن فاع مجموعی مجبون محذوف مدروس ہے
لیکن یہان علت اور ہے کسواسطے کہ خبن اسجگہ اول رکن مین نہین ہو سکتا بسبب اسکے کہ وتد
ابتدا مین ہی اور درس آخر مین نہین ہو سکتا اسواسطے کہ درس وتد مین آتا ہے اور یہان وتد نہین

م ج فع و این مجبوب مکشوف است وہم بوزن فع است کہ گفتہ آمد و این ہر سہ در مضارع فتد
ت تیسرے فع یہ مجبوب مکشوف ہے جب فاع لاتن کو جب کیا دونون سبب گر کے فاع رہا پھر
کشف سے فا ہوا کس واسطے کہ کشف گرانا متحرک دوم وتد مفروق کا ہے پس فا منقول بہ فع ہوا
اور یہ بھی بروزن فع مجموعی ہے کہ کہا گیا فع مجموعی مین محذوف احذ تھا یا مجبون محذوف مطموس
بطور فارسی اور یہان مفروقی مین علت اور ہے کسواسطے کہ خبن مفروقی مین بسبب ہونے وتد
کے اول رکن مین نہین ہو سکتا کہ بعد حذف کے فاع لن رہتا ہے اور حذ و وتد کو گراتا ہے
اور یہان وتد آخر رکن مین نہین ہے اور یہ تینون فرعین یعنے فعلن اور فاع اور فع مضارع مین
آتی ہین م مستفعلن مجموعی را چہار فرع دیگر است ا مفعولان و این اعرج است و در رجز آید و
در بسیط ہم بکار رود ا ت اور مستفعلن مجموعی کی چار فرعین اور ہین پہلی مفعولان اور یہ اعرج ہے
عرج وتد کی تحریک دوم کو ساکن کرتا ہے پس مستفعلن بہ تسکین لام مفعولان ہوا یہ فرع رجز مین
آتی ہے اور بسیط مین بھی استعمال کرتے ہین م ب مفعولان و این مطوی مسکن مذال است
و در وزن ہمان ست اما در علت دیگر و در رجز و سریع و منسرح آید ت دوسرے مفعولان یہ
مطوی مسکن مذال ہے جب مستفعلن کو طے کیا مستعلن رہا بعدہ بہ تسکین عین مفعولن ہوا اور
اذالت سے مفعولان اور وزن مین یہی مفعولان اول ہے جسکو اعرج کہا مگر یہان علت اور ہی یعنے
طے اور تسکین اور اذالت اور یہ فرع رجز اور سریع اور منسرح مین آتی ہے جیسا کہ اوزان بحور مین معلوم
ہو گا م ج فاع و این اخذ مقصور است ت تیسرے فاع اور یہ اخذ مقصور ہے جب مستفعلن مین
اخذ سے علن گر گیا مستف رہا بعدہ قصر سے فے ساقط اور تے ساکن ہوئی مست منقول بہ فاع ہوا
م د فع و این اخذ محذوذ و مشت وہر دو در منسرح آید ت چوتھے فع اور یہ احذ محذوف ہی جب مستفعلن
اخذ مین حذف کیا الف گر کے مس رہ گیا منقول بہ فع ہوا اور یہ دونون فرعین یعنے فاع
اور فع منسرح مین آتی ہین م و مس تفع لن مفروقی را فرعی دیگر نبود ت اور مس تفع لن
مفروقی کی کوئی فرع اور نہین ہی م و مفعولات را چہار فرع دیگر است ا فعلان و این مخبول محذوف
و در سریع افتد و مسکن این وزن ہم آنجا شاید و آن وزنی دیگر است اما وضیان ذکرش نکردہ اند
ت اور مفعولات کی چار فرعین اور ہین پہلی فعلان بہ تحریک عین اور یہ مخبول موقوف ہی خبل اجتماع

خبن و طی کو کہتے ہیں پس مفعولات سے جب فے گری اور واو گرا فعلات رہا بعدہ وقف سے تے
ساکن ہوئی فعلات منقول ہے فعلان بتحریک عین ہوا اور یہ فرع سریع میں آتی ہے اور مسکن اس وزن کا
یعنے فعلان بسکون عین بھی سریع میں چاہیے اور یہ وزن اور ہے مگر عروضیوں نے ذکر زیادہ نہیں کیا
ہو یعنے فعلان متحرک العین سے زیادہ نہیں کیا ہے فعلان بسکون العین نہیں لائے ہیں ھ ب فعلن واین
مجہول مکشوف مسکن است و بروزن اصلم است اما اینجا علت دیگر است و ہم در سریع افتدت دوسرے
فعلن بسکون عین اور یہ مجہول مکشوف مسکن ہے یعنے مخبل سے باسقاط فا و واو معلات اور کشف
سے باسقاط تا معلا اور تسکین سے بسکون عین معلا ہوا فعلن اوسکے مقام پر آیا اور یہ فعلن بروزن
اصلم ہے صلم وتد کو مفعولات سے گراتا ہے جب مفعو رہا فعلن ہوا یہ وزن سابق عربی میں بیان
کیا اور فعلن مجہول مکشوف مسکن ہے اس جگہ فارسی میں پس اسکی علت اور ہوئی اور یہ فرع بھی مثل
فعلان کے سریع میں آتی ہے ھ ج فاع واین اصلم مقصور است تیسرے فاع اور یہ اصلم مقصور
ہے صلم سے وتد گرا مفعو باقی رہا اوسکے قصر سے واو گرا عین ساکن ہوا اوسکے مقام پر فاع آیا ھ
دفع واین اصلم مجذوف ہر دو در سریع و منسرح افتدت چوتھے فع اور یہ اصلم مجذوف ہے صلم
سے وتد اور حذف کے سبب گرا فع رہا اور یہ دونوں فرعیں یعنے فاع اور فع سریع اور منسرح
میں آتی ہیں ھ اینست فروع این اصول کہ بجہت اعتبار عروض پارسی چنانچہ گفتہ آمد زیادت شود و جملہ
این سی و پنج است یہ ہیں فرعیں اصول کی باعتبار عروض پارسی کے کہ زیادہ ہیں فروع تازی
سے اور یہ سب فرعیں عروض فارسی کی پینتیس ہیں اس حساب سے کہ فعولن کی ایک فرع اور
فاعلن کی چار فرعیں اور مفاعیلن کی بارہ فرعیں اور فاعلاتن مجموعی کی سات فرعیں اور
فاع لاتن مفروقی کی تین فرعیں اور مستفعلن متصل کی چار فرعیں اور مفعولات کی چار فرعیں یہ سب
پینتیس ہوئیں ھ و از اوزان دو وزن دیگر باینجا آوردیم الحاق باید کرد یکے خماسی آن فعلات
و دیگر ثمانی و آن مفاعیلان است اور اوزان سے دو وزن اور انہیں ملحق کیا چاہیے
ایک خماسی وہ فعلان ہے یعنے فعلان مجہول موقوف مسکن فرع مفعولات سے کہ عروضیوں نے
اوسکو شمار نہیں کیا ہے دوسرا ثمانی وہ مفاعیلان ہے یعنے مفاعیلان مخنق مسبغ فرع مفاعیلن
سے کہ اتصال مفاعیل مکفوف سے میم اوسکا ساکن ہو جاتا ہے اس جگہ صاحب حاشیہ نے یہ حاشیہ

لکھا ہے ح قولہ و آن مفاعیلان است مخفی نماند کہ این فرع در فروع مفاعیلن سابقاً مذکور شدہ است
پس زیادت والحاقش بفروع سابقہ معنی ندارد و تم کلام اس ناصحی پر استقدر بیان کی انھین کا کام ہے ھ
والقاب تغیرات بسیطہ در افزاید اعرج و مطموس و مدروس و مرکب چہار در افزاید مسکن و مخنق و ازال و
مجبوب و مسکن را ابان سبب در مرکبات شمردیم کہ تسکین اگرچہ بحقیقت تسکین متحرک اول از وتد است
و آن تغیر بسیط باشد اما وقوعش موقوف بر تغیر سابق پس جملہ فروع صد و ہشت شود و جملہ اوزان
چہل و جملہ القاب غیر مؤلف چہل و یک است اور القاب تغیرات بسیطہ یعنے مفرد کے تین بڑھتے
ہیں اعرج اور مطموس اور مدروس اور مرکب چار بڑھتے ہیں مسکن اور مخنق اور ازال اور مجبوب اور
مسکن کو اس سبب سے مرکبات میں شمار کیا کہ تسکین اگرچہ بحقیقت تسکین متحرک اول وتد ہے اور وہ
تغیر مفرد ہے مگر وقوع اوسکا موقوف ہے تغیر سابق پر اسواسطے کہ جب جزو اول سبب پڑے گا
اور ساکن سبب بخبن گر جائے گا اور متحرک باقیماندہ سبب دو متحرکات سے ملیگا اس صورت میں
تحریک وسط ہو گی پس گویا یہ تغیر بھی مرکب ہوا پس جملہ فروع ایک سے آٹھ ہوتے ہیں یعنے فروع تازی
بہتر لکھے تھے اور نیز فروع فارسی پینتیس بڑھے جملہ ایک سے آٹھ ہوے اور سب اوزان چالیس ہوتے
ہیں اسلیے کہ اوزان فروع تازی اڑتیس لکھے تھے اور نیز اوزان فارسی دو بڑھے ایک فاع دوسرا
مفاعیلان کہ یہی دو زائد اوزان تازی سے ہیں پس جملہ اوزان چالیس ہوے اور تیسرا وزن
فعلان بسکون العین بھی فارسی میں ہے مگر وہ تابع فعلان متحرک العین ہے جو تازی میں آیا ہے اور اسی
واسطے ہر متحرک العین میں سکون عین جائز رکھا ہے پس وزن سوم گویا مغایر اوزان فروع تازی نہیں ہے
لہذا اوسکو شمار نہیں کیا اور جملہ القاب غیر مولف اکتالیس ہوتے ہیں اسواسطے کہ تفریح چونتیس لقب
کی جو تازی میں کی تھی فارسی میں سات بڑھے اعرج مطموس مدروس مسکن مخنق ازل مجبوب جملہ اکتالیس
ہوے ھ و باشد کہ بعضے تغیرات را بسبب مشارکت با تغیرے دیگر لقبے دیگر باشد چنانچہ دو سبب خفیف
متوالی افتد از یک رکن یا دو رکن چنانکہ دو ساکن آن دو سبب کہ میان ایشان یک متحرک بیش نباشد
خالی نبود و بنا از انکہ با سقوط ہر دو ہم جائز نبود یا جائز بود و قسم دوم را حکمے نبود اما قسم اول خالی نبود
از انکہ ثبوت ہر دو ساکن ہم جائز بود یا نبود اگر جائز بود و لامحالہ سقوط یک ساکن از ہر دو لا بعینہ ہم جائز بود
پس گویند میان این دو ساکن معاقبہ است اور کبھی بعضے تغیرات کا بسبب شرکت تغیر ثانی

سے ایک لقب اور ہوتا ہی جیسا کہ جب دو سبب خفیف متوالی واقع ہوں ایک رکن میں مثل مستفعلن اور
مفاعیلن کے یا دو رکن میں مثل فاعلاتن فاعلاتن اور فاعلاتن فاعلن کے حال اون دو ساکنون کا
اون دو سببون میں کہ درمیان اونکے ایک متحرک سے زیادہ نہیں ہے مثلاً مستفعلن میں تے متحرک ہے
درمیان سین اور فے کے اور فاعلاتن فاعلاتن میں فے متحرک ہے درمیان نون اور الف کے خالی
نہوگا دو صورتوں سے بنا میں یعنے اصل کرنے میں ایک صورت یہ کہ سقوط اون دو ساکنون کا جایز نہو
دوسری صورت یہ کہ جایز ہو پس دوسری صورت کیواسطے کوئی حکم نہیں ہو عروض میں مگر وہ صورت
پہلی جسمیں سقوط دونون ساکنون کا جایز نہو وہمیں بھی دو صورتیں ہیں ایک کہ ثبوت دونون ساکنون کا
بہم جایز ہو دوسری صورت یہ کہ ثبوت دونون ساکنون کا بہم جایز نہو پس اگر جایز ہو لامحالہ سقوط ایک
ساکن کا دونون سے لابعینہ بھی جایز ہوگا لابعینہ کے یہ معنی ہیں کہ خواہ اوّل ساقط ہو خواہ ثانی ایک
ذات پر یہ حکم نہیں ہی بلکہ مشترک اور شامل دونون کے ہی پس کہینگے کہ درمیان ان دونون ساکنون کے
معاقبہ ہے یعنے دونون کا سلامت رکھنا بھی جایز ہے اور دونون سے ایک کا گرانا بھی جایز ہے اور
معنی معاقبہ کے لغت میں پیچھے ایک دوسرے کے آنا ہے کذافی المنتخب اور مثلاً دو شخص ایک مرکوب
رکھتے ہوں کبھی ایک سوار ہو کبھی دوسرا عرب میں کہتے ہیں کہ درمیان ان دونون کے معاقبہ ہے
اور معاقبہ نو بحر میں آتا ہی منسرح اور رمل اور وافر اور ہزج اور خفیف اور مجتث اور طویل اور کامل
اور مدید کذافی البحر ختہ اور وافر اور کامل میں معاقبہ باضمار و عصب ہوگا ہم و سقوط یکے البتہ
مخبون بود یا مکفوف اگر مخبون بود سقوط دیگر با بطی بود اگر ہر دو ساکن در یک رکن افتند یا مکفوف بود اگر در
دو رکن افتند و اگر مکفوف بود سقوط دیگر با لقبض بود اگر در یک رکن افتد یا مخبون چنانکہ گفتہ آمد در [illegible] را
کہ بمعاقبہ مخبون شود صدر خوانند [illegible] را کہ در معاقبہ مکفوف شود عجز خوانند و رکنی را کہ مشکول شود طرفین
خوانند و رکنی را در معاقبہ سالم باشد بری خوانند و اگر ثبوت ہر دو ساکن ہم جایز نبود لامحالہ سقوط یکے لا
بعینہ واجب بود و پس گویند میان این دو ساکن مراقبہ ہست [illegible] اور اون دونون ساکنون میں سقوط
ایک کا البتہ مخبون ہوگا یا مکفوف اگر مخبون ہوگا سقوط دوسرے ساکن کا بطے ہوگا اگر دونون ساکن
ایک رکن میں پڑیں مثل مستفعلن کے کہ اگر سین گریگا مفاعلن ہوگا اور اگر فے گریگی مفتعلن ہوگا یا مکفوف
ہوگا اگر دونون ساکن دو رکن میں پڑیں مثل فاعلاتن کے پس سقوط ثانی کا اگر مخبون ہوگا فاعلاتن

فعلاتن

فعلاتن ہوگا اور اگر سقوط اوّل کا مکفوف ہوگا فاعلات فاعلاتن ہوگا اور اگر سقوط ایک ساکن کا مکفوف
ہوگا سقوط دوسرے کا بقبض ہوگا اگر ایک رکن میں پڑیں مثل مفاعیلن کے کہ کف سے مفاعیل
ہوگا اور قبض سے مفاعلن یا مخبون جیسا کہ کہا گیا یعنے دو رکن میں مثل فاعلاتن فاعلاتن کے کہ
سے کہ بیان اونکا ہوچکا اور جو رکن کہ ساتھ معاقبے کے مخبون ہوگا مثل فاعلاتن فعلاتن کے اوسکو
صدر کہینگے اسواسطے کہ یہ سقوط صدر رکن میں واقع ہوا ہے اور جو رکن کہ معاقبے سے مکفوف
ہوگا مثل فاعلات فاعلاتن کے اوسکو عجز کہینگے اسواسطے کہ یہ سقوط آخر رکن میں واقع ہوا ہے
اور جو رکن کہ معاقبے سے مشکول ہوگا یعنے ایک جانب مخبون اور ایک جانب مکفوف مثل
فاعلاتن فعلات فاعلاتن کے اوسکو طرفین کہینگے اسواسطے کہ حذف حرف سبب کا دونون طرف
رکن میں واقع ہوا ہے اور جو رکن معاقبے سے سالم رہیگا کسواسطے کہ ثابت رکھنا بھی دونونکا جایز
ہی اوسکو بری کہینگے اسواسطے کہ بری بفتح اول و کسر راء و تشدید یاء بمعنی پاک ہی کذافی الغیاث اور اگر
ثبوت دونون ساکنونکا بہم جایز نہو اور لامحالہ سقوط ایک کا لابعینہ واجب ہو پس کہینگے کہ درمیان
ان دونون ساکنون کے مراقبہ ہی اور مراقبہ آٹھ بحر میں آتا ہی اول بحر مضارع اور مقتضب میں
کہ ایک ان دو سببون سے ثابت رہتا ہے وجوباً اور ایک حذف ہوتا ہی وجوباً پس مفاعیلن جب اول بحر مضارع
میں پڑے کف یا خرب واجب ہی اور مفعولات جب اول بحر مقتضب میں پڑے خبن یا طے واجب ہی
چنانچہ بحر مضارع دائرے سے مکفوف نکلی ہی اور بحر مقتضب دائرے سے مطوی نکلی ہی اور بحر شاکل اور قریب
اور جدید میں مراقبہ لازم ہی اور بحر سریع اور منسرح میں غالب اور بحر خفیف میں جایز شرح خزرجیہ سے اور معنی
مراقبہ لغت میں باہمدیگر نگہبانی کردن ہیں پس فرق معاقبہ اور مراقبے میں یہ ہوا کہ معاقبے میں ثابت
رکھنا دونون ساکنون کا بھی جایز ہی اور گرانا ایک کا بھی جایز ہی اور مراقبے میں ثابت رکھنا دونون
ساکنون کا جایز نہیں اور سقوط ایک کا واجب ہی اور محقق علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ قسم دوم را حکمے نبود
یعنے جہان سقوط دونون کا معاً جایز ہو جیسے فاعلاتن فعلات فاعلاتن میں اوسمیں کچھ حکم نہیں
یعنے حکم علاحدہ کی حاجت نہیں مگر عبداللہ خزرجی نے اوسکو مکانفہ لکھا ہے پس مکانفہ عبارت ہی
جواز حذف ہر دو ساکن معاً اور دو سبب سے معاً یا باقی رکھنا دونون کا معاً یا حذف ایک کا لابعینہ اور
وہ سریع اور منسرح اور بسیط اور رجز میں مستعمل ہوتا ہے ہم فصل ہفتم در تفصیل اوزان مستعمل

از ہر بحری بحری چون از تقریر مقدمات فراغت حاصل شد بعد ازین تفصیل بحرہا و وزنہا کہ در ہر بحر استعمال کردہ اند مشغول شویم و عدد عروضہا و ضربہا چنانکہ عادت عروضیان ہر کتبی ہست یاد کنیم و آنچہ ما را در عروض پارسیان عدد اوزان ایشان بتحقیق نزدیکتر آید در ہر موضع شرح دہیم ت **فصل ساتوین** تفصیل اوزان مستعمل ہر بحر مین جو تقریر مقدمات سے فراغت حاصل ہوئی بعد اسکے تفصیل بحور اور اوزان مستعملہ ہر بحر مین مشغول ہوتے ہین ہم اور عدد عروض اور ضرب کے جیسا کہ عادت عروضیان ہر لغت کی ہے لکھتے ہین ہم اور جو کچھ کہ ہمکو عروض اہل فارس اور عدد اوزان اہل فارس مین تحقیق ہوئے ہر جگہ بیان کرتے ہین ہم م و عادت عروضیان چنانست کہ ہر وزنے را بیتے بمثال آرند و ابیات عروض عرب ہمیشہ ہمان ابیات آورند کہ خلیل احمد آوردہ است چہ در ان عروض تصرفی نرفتہ است پس ما نیز ہمان ابیات بعینہا یاد کردیم و شواہد مزاحفات کہ او آوردہ است ما تخفیف کردیم اما در عروض پارسیان ہر کسی دیگر آوردہ است اما ہم رعایت ابیات معین نکردیم و آنچہ اتفاق افتاد بیاوردیم و چون بسیار وزنہا است کہ بتحقیق رجوع با یک وزن است و ایراد امثلہ بازای ہمہ اقتضای تطویل بی فائدہ میکند بعضی امثلہ کہ استقصا از ان حاصل است بیاوردیم و ابتداء بطویل کردیم چنانکہ خلیل احمد کردہ است و دیگران باو اقتدا کردہ است اور عادت عروضیون کی یہ ہے کہ واسطے ہر وزن کی ایک بیت مثال کی لاتے ہین اور بیتین عروض عرب کی ہمیشہ وہی بیتین لاتے ہین کہ خلیل احمد لایا ہے اسواسطے کہ اوسمین کوئی تصرف نہین ہوا ہے پس ہم بھی وہی بیتین بعینہ لاوینگے اور ابیات شواہد مزاحفات کہ خلیل احمد لایا ہے بعضے اونکی تخفیف کی مگر عروض فارسی مین ہر شخص ایک بیت جداگانہ لایا ہے لہذا ہمنے بھی رعایت ابیات معین کی نہین کی جیسا اتفاق پڑا ویسا لکھا اور بہت سے وزن ہین کہ جب تحقیق کیجیے ایک ہی وزن ٹھہرتا ہے اونکی مثالین لانا تطویل بیفایدہ ہے بعضی مثالین کہ اونکی احتیاج بجائی نہین لاتے ہم کہ اوزان مکرر کی مثالین ضرور نہین اور ابتدا طویل سے کی ہے جیسے خلیل احمد نے ابتدا اوس سے کی ہے اور اوروں نے پیروی خلیل احمد کی ہے **طویل** این بحر بحریست کہ بتازی گویان خاص است و شعر پارسی برین بحر بے تکلف باشد و اصلش در دائرہ فعولن مفاعیلن چہار بار باشد و در بنا بتازی وافی بکار دارند و عروضش ہمیشہ مقبوض و ضرب ہم سالم و ہم مقبوض و ہم محذوف بکار دارند پس اوزان مستعمل سہ باشد و شواہد این سہ بیت است ت یہ بحر خاص ہے تازی مین شعر فارسی

اسمین

اسمین تکلف سے خالی نہین اصل اوسکے دایرے مین فعولن مفاعیلن چار بار ہے اور بنا مین یعنے استعمال تازی مین وافی لاتے ہین یعنے موافق سب ارکان دائرہ کے اگرچہ مزاحف ہو مستعمل کرتے ہین اور عروض اوسکا یعنے آخر مصراع اول ہمیشہ مقبوض ہوتا ہے یعنی مفاعلن سواے مصرع کے کہ اوسمین عروض تابع ضرب ہوگا اور ضرب یعنی آخر مصراع ثانی کبھی سالم یعنے مفاعیلن اور کبھی مثل مطلع مقبوض یعنی مفاعلن اور کبھی محذوف یعنی فعولن مستعمل کرتے ہین پس اوزان مستعمل تین ہین ایک عروض مقبوض اور ضرب سالم دوسرا عروض مقبوض اور ضرب مقبوض تیسرا عروض مقبوض اور ضرب محذوف اور مطلب تقرر عروض و ضرب سے یہ ہے کہ شاعر جب مصراع اول مین عروض واحد اور مصراع ثانی مین ضرب واحد لانے چاہیے کہ اوسی طرح تمام قصیدے مین کہے اور پھر اختلاف عروض و ضرب مین روا نرکھے مگر قدمانے بحر کامل مین اختلاف عروض کیا ہے اوسکا نام اقعاد ہے اور اختلاف ضرب کو تجرید کہتے ہین یہ دونون عیب مین داخل ہین کہ متاخرین نے اس سے احتراز لازم جانا ہے اور اون تین اوزان کی شواہد یہ تین شعر ہین م **اشعر** ابا منذر کانت غرورا صحیفتی ۔ ولم اعطکم فی الطوع مالی ولا عرضی عروض مقبوض است و ضرب سالم و تقطیعش بدینگونہ ابا من فعولن ذر کانت مفاعیلن غرورا فعولن صحیفتی مفاعلن ولم اع فعولن طکم فططو مفاعیلن عمالی فعولن ولا عرضی مفاعیلن و عادت عروضیان آنست کہ ہمہ شواہد را ہمبرین گونہ تقطیع ایراد کنند و ہر کہ قواعد فہم کردہ باشد باین تطویل محتاج نباشد و آنکہ فہم نکردہ باشد اور اصد چندین سود نکند پس ما تخفیف را تقطیعات را نمی آریم و بر یک مثال بپارسی اقتصار کنیم ت پہلا شعر جو متن مین لکھا ہے عروض اوسکا مقبوض ہے اور ضرب سالم ہے اور تقطیع اوسکی خود محقق علیہ الرحمۃ نے لکھی ہے مگر ترجمہ شعر مذکور کا یہ ہے کہ اے ابا منذر فریب تھا خط میرا انہین دیا مینے تمکو مال اپنا اور عزت اپنی یعنے پہلا خط برضامندی لکھا تھا اور عادت عروضیون کی یہ ہے کہ جملہ شواہد کی اسی طرح تقطیع کرتے ہین پس جو شخص کہ فہم قواعد رکھتا ہے اس تطویل کا محتاج نہین ہے اور جسکو فہم قواعد نہین ہے اوسکو صد برابر اسکے مفید نہین پس ہم ہر جگہ تقطیع نہ لاوینگے فقط ایک تقطیع شعر عربی اور ایک تقطیع شعر پارسی پر اکتفا کرینگے مگر ترجمے مین البتہ تقطیعات لکھے جاوینگے م ب ستبدی لک الایام ما کنت جاہلا ۔ ویاتیک بالاخبار من

لم تزودِ ٭ عروض و ضرب ہر دو مقبوض اند ت شعر دوسرا جو متن مین لکھا ہے عروض اور ضرب دونون
مقبوض ہین یعنے مفاعلن او ر یہ شعر قصیدہ سبعیہ سے ہے جو طرفہ بن العبد نے نعت رسول صلے اللہ
علیہ و آلہ وسلم مین کہا ہے ترجمہ اوسکا یہ ہے قریب ظاہر کرے گا زمانہ واسطے تیرے وہ چیز
کہ جس سے تھا تو جاہل اور لاویگا واسطے تیرے اخبار وہ شخص کہ نہین توشہ دیا ہے تونے اوسکو یعنے
مسایل شرعی بدون طمع اور اجرت بیان کریگا تقطیع یہ ہے ستبدی فعولن لکل ایا مفاعیلن ما کن
فعولن تجاہلا مفاعلن ویاتی فعولن کبلا خبا مفاعیلن من لم فعولن تزودی مفاعلن ھ ج شعر
اقیموا بنی النعمان عنا صدورکم ٭ والا تقیموا صاغرین الرؤسا ٭ عروض مقبوض و ضرب محذوف ت
ت عروض اس شعر کا مقبوض یعنی مفاعلن اور ضرب محذوف ہے یعنے فعولن معنی شعر کے یہ ہین
راست کرو اے بنی عمان ہمسے سینے اپنے یعنے کینہ دور کرو نہین تو رہوگے ہمیشہ ذلیل کرنیوالے
سرونکے یعنے سردارون کے یعنے ہمیشہ ذلیل رہو گے تقطیع یہ ہے اقیمو فعولن بنن لنعما مفاعیلن عنن فعولن صدو رکم مفاعلن ٭ اللا فعولن تقیمو صا مفاعیلن غری تر فعولن رو دسا فعولن ھ وبیشتر در
وزن فعولن اکہ برکنرب مقدم بود مقبوض بکار دارند برینگونہ شعر و فارقت حتی اما ایالی من النوی
وان بان جیران علی کرام ت اور اکثر ان وزن مین فعولن کو کہ مقدم ضرب سے ہوتا ہے
مقبوض استعمال کرتے ہین یعنے فعول جیسا اس شعر مین ہے جو محقق علیہ الرحمۃ نے لکھا معنی یہ ہین کہ او
جدائی کی مینے یہان تک کہ ڈر نہین کھتا ہو نہین دشمنی سے اگرچہ ظاہر ہون مجہہ ہمسایے بزرگ
یعنی ہمسایے نزدیک میرے آئین اور احسان کرین تو بھی یکجائی قبول نکرون اور اونکی دشمنی سے
نہ ڈرون تقطیع یہ ہے وفارق فعولن تحت تا ما مفاعیلن ایا لی فعولن من نوا مفاعلن وان با
فعولن نجیران مفاعیلن علی ی فعول کرامو فعولن لنوا دشمنی کرنا منتخب ہے اور کرام بالکسر جمع
کریم منتخب ہے ھ و در ہمہ اوزان علی الاطلاق ہر کجا بیت مصرع آرند مانند ابیات اول قصاید عروض
موافق ضرب کنند و ضرب بر حال خود بگذارند ت اور سب اوزان مین مطلق جسجگہ بیت مصرع لاتے ہین
یعنے مطلع مانند ابیات اول قصاید کے عروض موافق ضرب کے لاتے ہین یعنے مطلع کی عروض و
ضرب مین فرق نہین ہوتا اور ضرب کو اپنے حال پر چھوڑتے ہین یعنے تمام ابیات قصاید مین
ضرب یکسان موافق ضرب مطلع کے لاتے ہین ھ واما الطرق زحاف در طویل صدر مقبوض و اثلم

واخرم شاید و حشو مقبوض و مکفوف و ابتدا مقبوض گاہ اثلم و اخرم اما تحت نما در بحو و در مفاعیلن کہ در حشو
افتد معاقبہ باشد بیان یا و نون ت و اما الطرق زحاف طویل مین صدر مقبوض یعنے فعول اور اثلم
یعنے فعلن اور اخرم یعنے فعل لایق ہے اور حشو مقبوض یعنے فعول اور مفاعلن و مکفوف یعنی مفاعیل اور
ابتدا یعنی رکن اول مصرع ثانی مقبوض یعنے فعول اور کبھی اثلم یعنے فعلن اور اخرم یعنے فعل لایق ہی مگر
ابتدا کا اثلم اور اخرم ہونا بہت کم در بحو مثال مقبوض شعر اطلب من اسود بیشۃ دونہ ٭ ابو مطر و عامر
و ابو سعد ٭ معنی یہ کہ آیا طلب کرتا ہے تو اونکو کہ شیران بیشہ کمتر اونسے ہین ابو مطر اور عامر او
ابو سعد تقطیع یہ ہے اطل فعول بمن اسو مفاعلن دبیش فعول تن دونہو مفاعلن ابوم فعول طرن
وعا مفاعلن مرن و فعول ابو سعدن مفاعیلن مثال اثلم مکفوف شعر شاقتک احداج سلیمی
بعاقل ٭ فعیناک للبین تجودان بالدمع ٭ معنی یہ کہ شوق مین ڈالا تجھکو ہودجہای معشوقہ سلیمی نے
موضع عاقل مین پس آنکھین تیری جدائی مین گراتی ہین آنسو تقطیع شاقت فعلن کا حداج مفاعیل سلیمی
فعولن بعا قلن مفاعلن فعینا فعولن کللبین مفاعیل تجودا فعولن بند و معنی مفاعیلن مثال اخرم
شعر لمن ربع وارس الرسم باللوی ٭ لاسماحتی آیاتہ المور و القطر ٭ معنی یہ مین پہچان مین لایا
تجھکو مکان کہنہ نشان لوا مین اور لوا نام مقام کا ہی جو واسطے اسماکے تھا مٹائے نشان اوسکے موج
آب نے اور باران نے مور بالفتح رار حملہ موج زدن اور بالضم بادبا گرد و خاک منتخب سے تقطیع لمن ربع فعل
کربعن دا مفاعیلن سرر سم فعولن ببل لوا مفاعلن لا سما فعولن عفالا یا مفاعیلن تہل مو فعولن
رو لقطر و مفاعیلن صدر اخرم اور عروض مقبوض اور باقی ارکان سالم ہین اور درمیان مفاعیلن
کے جو حشو مین آتا ہے معاقبہ ہے یعنے اثبات دونون ساکن اسباب کا جایز ہے یا حذف ایک
کا یا مفاعلن آئیگا یا مفاعیل ھ واما در فارسی انچہ بہ تکلف گفتہ اند بعضے ہم بر منوال عرب گفتہ اند
مثال وزن اول شعر ببردی دل و جانم بیک غمزہ ناگہان ٭ ببردی کہ من ادم تو خود بیگناہی
تقطیعش ببردی فعولن دل و جانم مفاعیلن بیک غم فعولن زہ ناگہا مفاعلن ببردی فعولن کہ من ادم
مفاعیلن تخذبی فعولن گناہے را مفاعیلن و در تقطیع فارسی ہمین بریک مثال اقتصار نموکرد
ت لیکن پارسی مین جو کچہ بہ تکلف کہا ہے بعضون نے بر وضع عرب کہا ہے مثال وزن اول
کی جو محقق علیہ الرحمۃ نے لکھی ہے اور تقطیع بھی اوسکی خود لکھی ہی اور اسی تقطیع پر اکتفا کی ہے

چنانچہ سابق مین بھی یہی کہا تھا قول ثانی تاکید ہے معنی شعر کے یہہ ہین لیگیا تو ای معشوق دل میرا در جان
میری ایک غمزے مین ناگاہ مگر خود نہین لیگیا تو بلکہ بیچ دیا تحقیق کہ بیگناہ ہے تو اوس ہم و عادت
عروضیان پارسی گشت کہ ہر مثالی را مثالی مصرع ایراد کنند مثال مصرع این وزن بیت بر آمد ز رخسار
نگارین من ماہی ٭ مگر یا بم از نورش بسے وصل او راہے ٭ و لبعد ازین در ایراد مصرعات ہم تحقیق جمع اہم کرد
ست اور عادت عروضیان فارسی کی یہہ ہی کہ مثال مین بیت مصرع لاتے ہین یعنے مطلع کہ اوسمین
ایک وہی اور ایک وزن ہو اور بیت اول ہم قافیہ بھی مگر ہم وزن نہتی مثال مصرع اس وزن مذکور کی
بارکان سالم جو متن مین لکھی ہے معنی اوسکے یہہ ہین کہ چہرہ میرے معشوق کا چاند سا نکلا شاید اوسکی رونی
مین راہ وصل کی مجکو معلوم ہو اور تقطیع اوسکی یہ ہے بر آمد فعولن ز رخساری مفاعیلن نگاری فعولن مین
گاہی مفاعیلن مگر یا فعولن بم از نورش مفاعیلن بسے وص فعولن لا و راہی مفاعیلن اور بعد اسکے ایراد مصرعات
مین بھی کمی کرینگے ہم کہ غرض بیان وزن سے ہے ہم و بعضے عروضیان ہا از اوزان عرب تجاوز کردہ اند
و بر قیاس دیگر بحرہاے پارسیان در وافی بر عروض مقطوع و معری با ضرب مسبغ و عروض سالم با ضرب
ہم سالم یا مقبوض مسبغ و معری و عروض مقبوض مسبغ و معری با ضرب مسبغ و عروض مقبوض یا ضرب
مقبوض و مقصور و محذوف و ہر دو مقصور یا محذوف یا مختلط و بر مسدس و مربع ہم مثالہا آوردہ اند و
از ہمہ بطبع نزدیکتر سالم بود خاصہ از یکدگر جدا جدا بدینگونہ بیت من از غم گدازانم تو بی غم گنارانی
من از عشق نالانم تو بی عشق نازانی ت اور بعضے عروضیان پارس نے اوزان عرب سے تجاوز کیا ہے
اور بر قیاس و بحور فارسی کے وافی مین یہ اوزان لائے ہین عروض مسبغ یعنے مفاعیلان اور معری یعنی
خالی از تسبیغ سے مفاعیلن ساتھ ضرب مسبغ کے یعنے مفاعیلان اور عروض سالم یعنے مفاعیلن ساتھ ضرب
سالم کے یعنے مفاعیلن یا مقبوض مسبغ کے یعنے مفاعلان یا مقبوض معری کے یعنی مفاعلن اور عروض
مقبوض مسبغ یعنی مفاعلان اور معری یعنی مفاعلن ساتھ ضرب مسبغ کے یعنی مفاعیلان اور عروض مقبوض
یعنی مفاعلن ساتھ ضرب مقبوض کے یعنی مفاعلن اور مقصور کے یعنی فعولان اور محذوف کے یعنی فعولن اور
دونون مقصور یعنی عروض اور ضرب دونون فعولان یا محذوف یعنی عروض اور ضرب دونون فعولن
یا مختلط یعنے عروض فعولن ضرب فعولان یا بالعکس اور مسدس اور مربع کی مثالین لائے ہین یعنے
مجزو اور مشطور بھی کہا ہے اور سب سے موافق طبع کے بحر سالم ہے ح ب عروض مقبوض و ضرب محذوف

نیز گفتہ اند مثال س نگاری کجا ہمتا بخوبی ندانمش ٭ چگونی گر ایا شد بعشقش صبوری ٭ معلوم ہو کہ
یہ وزن بھی جسکا عروض مقبوض مفاعلن اور ضرب محذوف فعولن ہو تفصیل مرقومہ مصنف مین داخل ہے
احتیاج اسکی حاشیہ کی نہتی اور سالم مین خالی جدا جدا اسطرح پر بیت جو متن مین لکھی ہے معنی اوسکے یہ ہین
یعنی مین غم سے گدازش کرتا ہون اور تو بیغم گدازش کرتا ہے مین عشق سے نالان ہون تو بے عشق
نازان ہے تقطیع یہ ہے من از غم فعولن گدازانم مفاعیلن تبی غم فعولن گدازانی مفاعیلن من از عش فعولن
قنالانم مفاعیلن تبی عش فعولن قنازانی مفاعیلن ہم و اگر مسمط باشد بہتر بود و دیگر ارکان غیر عروض
و ضرب در پارسی مزاحف بکار نتوان داشت چہ تکلف وزن و زحاف چون جمع شوند نفرت طبع زیادت
گردد ت اور اگر مسمط ہو بہتر ہے یعنے مطلع مین چارون جگہ قافیے اور ابیات مین تین قافیے اول
اور قافیہ آخر موافق قافیہ مطلع کے یہ زیادہ خوشنما ہی اور ارکان سوا عروض اور ضرب کے
فارسی مین مزاحف لانا نچاہیے اسواسطے کہ یہ بحر فارسی نہین ہے جب تکلف وزن اور تکلف زحاف
دونون جمع ہونگے نفرت طبیعت کی زیادہ ہوگی معلوم ہو کہ مثالین فارسی کی موافق ان ارکان
کے کتب سے ڈھونڈھکر لکھنا مشکل اور موزون کرکے لکھدینا سہل مگر تطویل بیفایدہ کہ اہل فہم کو فقط لکھنا
ارکان کا کافی ہے اور یہ اوزان بھی نامطبوع ہین فقط ضرورت ہی تو تھی کہ شاید کوئی شعر کسی استاد کا ان
زحافون مین نکل آئے تو تقطیع مشکل نہو ہم مدید ہم از بحرہای تازیان است و مثمن در دایرہ فاعلاتن فاعلن
چہار بار بود و در بنا مجزو بکار دارند و او را سہ عروض و پنج ضرب باشد و بر شش وزن مستعمل است و شواہد
این شش بیت ست ت مدید بھی بحر تازیون کی ہے اور اصل اوسکے دایرہ مین فاعلاتن فاعلن چار
بار ہے اور اوسکو مجزو استعمال کرتے ہین یعنے مسدس اور اوسکے تین عروض یعنی سالم اور محذوف اور
مجبون محذوف اور پانچ ضربین یعنی سالم اور مقصور اور محذوف اور ابتر اور مجبون محذوف ہین
اور چھ وزن پر مستعمل ہے ہر چند احتمال عقلی مقتضی پندرہ اوزان کا ہے کہ تین کو جب پانچ مین
ضرب دیجیے پندرہ ہوتے ہین مگر مستعمل فقط چھ ہین اونکی بیتین یہ ہین م اشعر یا لبکر الشروالی
کلیبا ٭ یا لبکر این این الفرار ٭ عروض و ضرب ہر دو سالم است ت پہلا شعر جو متن مین لکھا
ہے عروض اور ضرب اوسمین دونون سالم ہین یعنے فاعلاتن ترجمہ یہ ہے اے قبیلہ بکر میری فریاد
کو پہونچو اور بھیجو میری طرف کلیب کو اے قبیلہ بکر کہان ہے کہان ہے مفر کلیب بالضم و فتح لام تصغیر کلب

اوسکا نام ایکمر دکا کہ اوسکو کلیب بن وایل کہتے ہین منتخب سے تقطیع یہ ہے یا لبکر فاعلاتن انشر و فاعلن
نی کلیبین فاعلاتن یا لبکرن فاعلاتن این ای فاعلن نلفرار و فاعلاتن م ب شعر
لا یغرن امرا عیشہ کل عیش صابر للزوال ؛ عروض محذوف و ضرب مقصور ست ت دوسرا شعر
یہ ہے جو متن مین لکھا ہی عروض اوسکا محذوف ہے یعنے فاعلن اور ضرب اوسکی مقصور ہے یعنی فاعلان
معنی شعر کے یہ ہین چاہیے کہ فریب نہ دے آدمی کو زندگانی اوسکی اسواسطے کہ ہر عیش نقل کرنیوالا ہے
طرف زوال کے صیرہ بالفتح گشتن سبیل و اون منتخب سے تقطیع یہ ہے لا یغرن فاعلاتن نمران
فاعلن عیشہو کل عیش فاعلاتن صایرن فاعلن لزوال فاعلان م ج شعر اعلموا انی لکم حافظ
شاہد لما کنت او غائبا ؛ ہر دو محذوف اند ت تیسرا شعر جو محقق نے لکھا عروض اور ضرب اوسکی
دونون محذوف ہین یعنی فاعلن معنی یہ ہین جانو تم تحقیق مین واسطے تمہارے نگہبان ہون حاضر
ہون مین یا غائب تقطیع یہ ہے اعلمون فاعلاتن نے لکم فاعلن حافظن فاعلن شاہدن ما فاعلاتن
کنت او فاعلن غائبن فاعلن م د شعر انما الزلفا یا کوحتہ ؛ اخرجت من کیس دہقان ؛ عروض
محذوف و ضرب ابتر است ت چوتھا شعر جو متن مین لکھا ہے عروض اوسکا محذوف ہے یعنے فاعلن
اور ضرب اوسکی ابتر ہے یعنے فعلن بسکون عین معنی اوسکے یہ ہین نہین ہے زن زلفا مگر ایک یا قوت
کہ نکلی ہے کیسہ رئیس قریہ سے یعنے غیر مستعمل ہے تقطیع اوسکی یہ ہے انن مزلل فاعلاتن فاو یا فاعلن
قوتتن فاعلن اخرجت من فاعلاتن کیس د فاعلن قانی فعلن م ہ شعر علنی عقل العیش بہ
حیث تہدی ساقہ قدمہ ؛ ہر دو مجنون محذوف اند ت شعر پانچوان جو محقق علیہ الرحمۃ نے
لکھا ہے عروض اور ضرب دونون مجنون محذوف ہین یعنے فعلن بتحریک عین ترجمہ یہ ہے
واسطے جوان کے عقل ہے کہ زندگی کرتا ہے ساتھ اوسکے جس طرح رہبری کرتی ہے پنڈلی
اوسکی اوسکے قدم کی یعنے اوسکی عاقبت مین کام آتی ہے اور ہدایت کرتی ہے عواقب امور
کے مصرع مرد آخر بین مبارک بندہ ایست ؛ تقطیع اوسکی یہ ہے للفتاعق فاعلاتن لین
یعنے فاعلن شبی فعلن حیث تہدی فاعلاتن ساقہو فاعلن قدمہ فعلن م و شعر رب نادیہ
اوسقہا القصم الہندی والغارا ؛ عروض مجنون محذوف و ضرب ابتر ت چھٹا شعر جو متن
مین لکھا ہے عروض مجنون محذوف ہے یعنے فعلن بتحریک عین اور ضرب ابتر یعنی فعلن بسکون

عین معنی یہ ہین اکثر آگ کو وقت رات کے دیکھتا تھا مین کہ تو روشن کی تھی عود ہندی کو اور غارا
کو یعنی تونگر تھا مین اور غار ا خوشبودار درخت ہی تقطیع یہ ہے رب بنارن فاعلاتن ہت تار فاعلن
مقصا فعلن تقصل ہن فاعلاتن دی ہول فاعلن غار ا فعلن م و بعضے مسطور رو داشتہ اند کا خلیل
نیاورده ست ت اور بعضون نے یہ بحر مشطور روا رکھی ہی یعنی مربع اور خلیل نہین لایا ہی جیسے یہ بیت
یا لبکر لا تنو ؛ لیس فی حین دنی ؛ تقطیع یا لبکرن فاعلاتن لا تنو فاعلن لیس فی احی فاعلاتن تن
و نا فاعلن اور زجاج نے اسکو رمل مجزو محذوف الضرب العروض قرار دیا ہے م و بطریق زحاف
خبن و کف و شکل در ارکان دیگر بکار دارند و میان نون فاعلاتن و الف فاعلن معاقبہ باشد ت اور
بطریق زحاف کے خبن یعنی فعلاتن اور فعلن اور کف یعنے فاعلات اور شکل یعنے فعلات آتا ہے
صدر اور ابتدا اور حشو مین سوا عروض و ضرب کے اور عروض و ضرب کا بیان پہلے ہو چکا اور درمیان
نون فاعلاتن کے اور الف فاعلن کے معاقبہ ہے یعنے یا دونون ثابت رہینگے یا ایک ان دونون
مین گریگا مثلا فاعلات فعلن اس بحر مین نہ آئیگا م اما در پارسی بتکلف بر قیاس دیگر بحرہای ایشان
در دوانی عروض و ضرب ہر دو مذال یا ہر دو سالم یا مختلط و عروض سالم و ضرب مخبون یا مقطوع و ہر
دو مخبون یا ہر دو مقطوع یا مختلط و در مجزو ہر دو سالم و عروض سالم و ضرب مقصور ہر دو مقصور یا محذوف
یا مختلط و عروض محذوف یا مخبون محذوف و ضرب مخبون محذوف یا ابتر بکار داشتہ اند و مشطور
آورده و مشطور ہم بکار داشتہ اند و از ہمہ نطبیع نزدیکتر و وافی بود و ہم سالم برینگونہ بیت بادہ برگیر ای
صنم زود بر دار و بزن ؛ چند خواہی خورد غم دور کن از دل حزن ؛ ت واما فارسی مین بتکلف
موافق اور بحور عرب کے دوانی مین عروض اور ضرب دونون مذال یعنی فاعلان یا دونون سالم
یعنے فاعلن یا مختلط یعنے ایک جگہ فاعلن اور ایک جگہ فاعلان اور عروض سالم یعنی فاعلن اور
ضرب مخبون یعنے فعلن یا مقطوع یعنے فعلن اور دونون عروض و ضرب مخبون یعنی فعلن
یا دونون عروض و ضرب مقطوع یعنے فعلن یا مختلط یعنے ایک جگہ فعلن اور ایک جگہ فعلن
اور مجزو مین دونون سالم یعنے فاعلاتن اور عروض سالم یعنے فاعلاتن اور ضرب مقصور
یعنے فاعلان اور دونون مقصور یعنے فاعلان یا دونون محذوف یعنے فاعلن یا مختلط یعنی
ایک جگہ فاعلن اور ایک جگہ فاعلان اور عروض محذوف یعنے فاعلن یا مخبون محذوف یعنے

فعلن تحریک عین اور ضرب مخبون محذوف یعنی فعلن بتحریک عین یا ابتر یعنے فعلن بسکون عین
استعمال کیا ہی اور مثالین اونکی لاؤ ہین اور مشطور یعنے مربع کا بھی استعمال کیا ہے اور سب سی
موافق طبع وافی ہے اور سالم بھی بیت اوسکی مثال کی مرقومہ متن ہی بادہ زدن اوسین بمعنی شراب
نوشیدن ہی اور حزن بفتحتین اور بالضم بمعنی اندوہ منتخب ورکشف اور غیاث سے تقطیع یہ ہی با بر گی
فاعلاتن ری صنم فاعلن زود برد فاعلاتن رو بزن فاعلن چند خاہی فاعلاتن خرۂ غم فاعلن دور کن
از فاعلاتن دل حزن فاعلن هم وهمه ارکان مخبون نیز گفته اند وهم از دیگران بهتر بود بر بنگونه بیت
زلبانت بیسرا بیکے بوسہ چرا بہ نکنی شا دہرا نہ تبرسی ز خدات اور سب ارکان مخبون بھی کہی ہین
اور یہ بھی اور وزنون سے بہتر ہے مثال متن مین ہے زلبانت یعنی از لبہاے خود تقطیع یہ ہی
زلبانت فعلاتن بیسرا فعلن بیکے بو فعلاتن سچرا فعلن نکنی شا فعلاتن دہرا فعلن تبرسی فعلاتن
زخدا فعلن هم و مشطور این بحر از بهر آنکه بر مل نزدیکتر بود خوش آید بر بنگونه بیت یکروای بیداد گر
لطف کن در ما نگر ﷺ ت اور مشطور اس بحر مین یعنی مربع بسبب اسکے کہ رمل سے نزدیکتر ہے
خوشنما ہے تقطیع بیت مثال مرقومہ متن کی یہ ہے یکرا ے بی فاعلاتن داد گر فاعلن لطف کن
در فاعلاتن ما نگر فاعلن هم مقلوب طویل مفاعیلن فعولن چار بار بود بهرامی از فرالاوی شاعر
نقل کرده است که او بر وافی این بحر شعر گفته است و یک بیتش اینست بیت نگارے دلربائی
ربود از من دل من چه من بیدل چگونه از و بوسه ستانم ت مقلوب طویل مفاعیلن فعولن چار
بار ہے بہرامی نے فرالاوی شاعر سے نقل کی ہے کہ اوسنے اس بحر کے وافی مین شعر کہے ہین
ایک بیت اوسکی یہ ہے جو محقق علیہ الرحمۃ نے لکھی تقطیع یہ ہے نگارے دل مفاعیلن ربائی
ربود از من مفاعیلن دل من فعولن چه من بیدل مفاعیلن چگونہ فعولن از و بوسہ مفاعیلن ستانم
فعولن سب ارکان سالم ہین هم و بر مجزو اخرب بیتی هم از شعر او اینست شعر بر نور جہان سیہ و تنگست
تا با شمن آن بت بجنگ است ت اور وزن مجزو اخرب مین بھی فرالاوی کی بیت ہی جو متن
مین لکھی ہے شمن بفتحتین بمعنے بت پرست بران اور سراج اور غیاث سے اشارہ طرف عاشق
کے کہ معشوق پرست ہوتا ہے معنی بیت کے یہ ہین کہ جہان روشن میری آنکھون مین سیاہ
اور تنگ ہے جب سے مجھہ عاشق سے وہ بت لڑتا ہے ش شمن بمعنے ہیچو من تم کلامہ

یعنی مصنوعی ہین تقطیع بیت کی یہ ہے پر نور مفعول جہاں س فعول سیہ و تنگست مفاعیلان تا
با ش مفعول منابت فعولن بجنگ است فعولان صدر و ابتدا اخرب ہے اور عروض مسبغ اور ضرب
مقصور اور حشو مصراع اول مقبوض هم و برین قیاس در وافی و مجزو مسبغ و معری و مختلط ذکر کرده
مجزو محذوف و مقصور و مختلط و همچنین اخرب مکفوف ت اور اسی قیاس پر وافی مین یعنی مثمن
مین اور مجزو مین یعنی مسدس مین مسبغ یعنی فعولان اور مفاعیلان اور معری یعنی فعولن اور مفاعیلن
اور مختلط یعنے کہین مسبغ اور کہین سالم کا ذکر کیا ہے اور مجزو مین یعنے مسدس مین محذوف یعنی
فعولن اور مقصور یعنے فعولان اور مختلط یعنے کہین فعولن اور کہین فعولان کا ذکر کیا ہے اور اسیطرح
اخرب یعنی مفعول اور مکفوف یعنی مفاعیل صدر و ابتدا مین لایا ہے هم اما در عرب و عجم از کسی دیگر شعری
برین بحر معلوم نشده است ت محقق علیہ الرحمۃ نے یہ عبارت بعد بیان فراخات کے لکھی ہے
مطلب یہ کہ عرب اور عجم مین اور کسی سے کوئی بیت فراخات مین اس بحر کی نہین سنی گئی
صاحب حاشیہ اس مطلب کو نہ سمجھا اور یہ حاشیہ لکھا ح قولہ اما در عرب و عجم آه بیشتر ازین
اشعار امرء القیس برین بحر نقل کرده شد پس حصر و تتبع مصنف علام ناتمام است تم کلامہ پس
دونون شعر کہ رسایل امرء القیس سے سابق لکھی گئی سالم ہین نہ فراخت هم بسیط هم از بحرہای
تازیانست و اصلش در دایرہ مستفعلن فاعلن چار بار بود و او را سہ عروض و پنج ضرب است و بر
شش وزن مستعمل است دو وافی و چار مجزو و ابیات اینست ت بسیط بھی بحر تازی ہے
اور اصل اوسکی دایرے مین مستفعلن چار بار ہے اور اوسکے تین عروض یعنی مخبون اور سالم
اور مقطوع اور پانچ ضربین یعنی مخبون اور مقطوع اور مذال و سالم اور مقطوع ثانی یعنی وافی مین مقطوع
فاعلن سے فعلن ہے اور مجزو مین مقطوع مستفعلن سے مفعولن ہے پس یہ دو ضربین ہوئین کہ
دو وزن ہین اگرچہ علت ایک ہے صاحب حاشیہ اس مطلب کو بھی نہ سمجھا اور یہ حاشیہ لکھا
ح قولہ پنج ضرب یعنی مخبون مقطوع و مذال و سالم و مجهول تم کلامہ پس مجہول اس بحر مین کوئی
ضرب نہین مگر ایجاد بندہ اور چھ وزنون پر مستعمل ہے ہر چند از روے احتمالات عقلی کی بندرہ
وزن ہوتے ہین کہ تین کو جب پانچ مین ضرب دیجیے پندرہ ہون مگر چھہ استعمال مین ہین دو
وافی اور چار مجزو بیتین یہ ہین هم اشعر با حار و لا ار بین منکم بداهته :: کم لم یلتقیا

سوقہ فتبلی ولا ملک ؎ عروض وضرب ہر دو مخبون ست ت پہلا شعر جو مرقوم متن ہے
عروض اور ضرب دونون مخبون ہین یعنی فعلن بتحریک عین معنی شعر کے یہ ہین اے حارث
چاہیے کہ نہ ڈالا جاوے نہین تھے اوس بلا مین کہ ڈالا گیا ہوا مین کوئی بازاری قتل میرے اور
نہ بادشاہ اور مراد بلاسے یہ ہے یعنے تم باعث اسکے نہو کہ مین تمھاری ہجو کرون ایسی کہ کبھی کسی
نے نہ کی ہو تقطیع یہ ہے یا حار لا مستفعلن ارمین فاعلن منکم بدا مستفعلن ہتین فعلن لم یلقہا مستفعلن
سوقتن فاعلن قبلی ولا مستفعلن ملکو فعلن ہم ب شعر قد اشہد الغادۃ الشغوا تعلی جرد ا
معروفۃ اللحیین سرحوت ؎ عروض ومخبون ضرب مقطوع است واین ہر دو بیت ارواقی است ت
دوسرا شعر جو مرقوم متن ہے عروض اوسکا مخبون یعنی فعلن بتحریک عین اور ضرب مقطوع یعنے فعلن بسکون
عین ہے معنی یہ ہین کہ بتحقیق حاضر ہوتا ہون مین تاراجہاے متفرقہ مین درحالیکہ اوٹھاتی ہے مجکو
اسپ مادہ کم موئے خشک کلہ اور دراز یہ تینون عرب مین صفات اسپ ہین تقطیع یہ ہے قد اشہد ل
مستفعلن غارتش فاعلن شغوا ار تعلی مستفعلن جردا معطے فعلن ر وقتل مستفعلن فاعلن لحیین سر
مستفعلن جوبو فعلن اور یہ دونون بیتین وافی ہین ہم ج شعر انا دمنا علی ما جیلت
سعد بن زید وعمرا من تمیم ؎ عروض سالم وضرب مذال است ت تیسرا شعر جو مرقوم متن ہے
عروض اوسکا سالم یعنی مستفعلن اور ضرب مذال یعنی مستفعلان معنی یہ ہین بتحقیق کہ ہجو کی ہے ہمنے
اوپر اس بات کے کہ خیال کیا معشوقہ نے سعد ابن زید اور عمر کا کہ قبیلہ بنی تمیم سے ہے تقطیع اوسکی
یہ ہے انا ذمم مستفعلن نا علا فاعلن ماخی لیت مستفعلن سعد بن زی مستفعلن د ونو عم فاعلن رمن
تمیم مستفعلان ہم د شعر ماذا وقوفی علی ربع عفا ؎ مخلولق داوس ستیحم ؎ عروض وضرب سالمند
ت چوتھا شعر جو مرقوم متن ہے عروض اور ضرب دونون سالم ہین یعنی مستفعلن معنی یہ ہین
شاعر تجھے کہتا ہے کیا ہے توقف میرا اوس مکان پر کہ خالی ہے معشوقہ سے اور کہنہ اور
خاموش حالات معشوقہ سے تقطیع یہ ہے ماذا وقو مستفعلن فی علی فاعلن ربعن عفا مستفعلن
مخلولقن مستفعلن دارسن فاعلن مستعجمی مستفعلن ہم ہ شعر سیروا معا انما میعادکم ؎ یوم الثلثا ر
لبطن الوادی ؎ عروض سالم وضرب مقطوع است ت پانچوان شعر جو مرقوم متن عروض
اوسکا سالم یعنے مستفعلن اور ضرب مقطوع یعنی مفعولن معنی یہ ہین سیر کرو تم یکجا ہو کر سوا اسکے

بیٹھی

نہین ہو کہ وعدہ تمھارا روز سہ شنبہ کو ہے مقام خاص مین یا صحرا مین تقطیع یہ ہے سیروومعن
مستفعلن انما فاعلن میعادکم مستفعلن یوثثلا مستفعلن ثا ربطنل فاعلن نلوادی مفعولن ہم و شعر
ما ہیج الشوق من اطلال ؎ اضحت قفار الوحی الواحی ؎ عروض وضرب ہر دو مقطوعند واین چہار
مجزوست واین بیت آخر را مخلع خوانند ت چھٹا شعر جو مرقوم متن ہے عروض اور ضرب دونون
مقطوع ہین یعنی مفعولن معنی یہ ہین کونسی چیز ہیجان مین لائی میرے شوق کو دیکھنے سے آثار
خانہاے معاشیق کے کہ خالی ہوے ہین مثل مکتوب کاتب کے دلالت مین اور بہ لکھنے والے
کے باشکل حروف اور نقطہاے متفرقہ کے تقطیع یہ ہے ماہی جش مستفعلن شوق من فاعلن اطلالن
مفعولن اضحت قفا مستفعلن ن کوح فاعلن یلواحی مفعولن یہ چارون بیتین مجزو ہین اور اس
بیت آخر کو یعنی مقطوع العروض والضرب کو مخلع کہتے ہین وکذا فی المفتاح قرار دیہ کہ اصطلاح
اہل عروض مین اس وزن کا بسیط مین مخلع نام ہے خواہ آخر مین مفعولن مقطوع ہو خواہ فعولن
مخبون مقطوع اور بعضے فعولن کو مستفعلن سے مخلع کہتے ہین ہم و در دیگر ارکان مخبون بکار دارند و در
مستفعلن مطوی مخبون بکار دارند و عروض وضرب مقطوع را مخبون رو دارند تا بر وزن فعولن آید ت
اور سوا عروض وضرب کے مخبون استعمال کرتے ہین یعنے مفاعلن مثال مخبون شعر لقد خلت
حقب صروفہا عجب فاحدثت غیرا واعقبت دولا ؎ معنی یہ ہین کہ بتحقیق گذری زمانے
کی گردشین اونکی جائے عجب ہین پس پیدا کیے تغیرات اور عقب مین چھوڑین دولتین
تقطیع یہ ہے لقد خلت مفاعلن حقبن فعلن صروفہا فعلن عجبو فعلن فاحدثت مفاعلن غیرن
فعلن واعقبت مفاعلن دولا فعلن سب ارکان مخبون ہین اور مستفعلن مطوی کو مخبون کرکے
استعمال کرتے ہین یعنی مفتعلن کو فعلتن کرکے استعمال مین لاتے ہین مثال مطوی مخبون کی
کہ اوسکو مخبول کہتے ہین شعر وزعموا انہم لقیہم رجل ؎ فاخذوا مالہ وضربوا عنقہ ؎ وزن اسکا
فعلتن فاعلن فعلتن فعلن ہے صدر وابتدا اور حشو مخبول ہے اور عروض اور ضرب مقطوع
کو مخبون روا رکھتے ہین کہ مفعولن بر وزن فعولن آتا ہے مثال مخبون مقطوع کی شعر
اضحت والشیب قد علانی یدعوا حثیثا الی الخضاب ؎ معنی یہ ہین صبح کی مینے اور
بری مجھپر دوڑی درحالیکہ بلاتی ہے اندوے برانگیختگی کے طرف خضاب کے تقطیع یہ ہے

اصبحت وش مستفعلن شیب قد فاعلن علانی فعولن بدعو حتی مستفعلن ثن البال فاعلن غضابی فعو[لن]
ہم و دیگر وزنی آمدہ از مجزو و در شواذ کہ خلیل نیاوردہ و آن اینست کہ شعر ان شواذ و نشوۃ ؎
جنب البازل الامون ؎ عروض مخبون احذ ست و ضرب مخبون و مقطوع ست اور ایک وزن
اور شاذ آیا ہے کہ خلیل اوسکو نہین لایا ہے شعر اوسکا مرقومہ متن ہے عروض اوسکا مخبون
احذ ہو یعنے فعل اور ضرب مخبون مقطوع یعنے فعولن معنی یہ ہین تحقیق کہ کباب اور نشا اور دوڑنا
شتر نہ سالہ اور ناقہ قوی خلقت کا اور خبر اسکی بیت آخر مین ہے تقطیع یہ ہے ان سوا مفتعلن
ان ونش فاعلن وتن فعل وجنبل مفتعلن بازل فاعلن امونی فعولن اور وہ بیت آخر
یہ ہے بیت من لذۃ العیش والفتی ؎ الدہر والدہر ذو فنونی ؎ معنی ظاہر ہین ہم و اما
در پارسی بتکلف در وافی بر عروض مذال یا معری یا ضرب مذال ویا ضرب سالم و عروض سالم
با ضرب مخبون مذال یا ضرب مذال و یا ضرب مخبون ویا ضرب اعرج ویا ضرب مقطوع و عروض
مخبون معری و مذال با ضرب مذال و عروض مخبون با ضرب ہم مخبون یا اعرج یا مقطوع و در مجزو
بر عروض معری و مذال با ضرب مذال و عروض سالم با ضرب سالم و اعرج و مقطوع و عروض اعرج
یا مقطوع با ضرب ہم اعرج یا مقطوع استلا آوردہ اند و درین دو ضرب اخیر خبن ہم بکار دارند تا با وزن
فعولان یا فعولن آید ت اما فارسی مین بتکلف وافی مین شعر کہے ہین اسطرح پر کہ عروض مذال
یعنے فاعلان یا معری یعنی فاعلن ساتھ ضرب مذال یعنے فاعلان یا ضرب سالم یعنی فاعلن
کی اور عروض سالم یعنی فاعلن ساتھ ضرب مخبون مذال یعنی فعلان یا ضرب مذال یعنی فاعلان
ویا ضرب مخبون یعنے فعلن یا ضرب اعرج یعنے فاعلان یا ضرب مقطوع یعنی فعلن کی اور
عروض مخبون معری یعنے بدون اذالت فعلن اور مذال یعنی فعلان بتحریک عین ساتھ ضرب مخبون
مذال یعنے فعلان بتحریک عین کے اور عروض مخبون یعنے فعلن بتحریک عین ساتھ ضرب مخبون یعنے
فعلن بتحریک عین یا اعرج یعنے فعلان بسکون عین یا مقطوع یعنے فعلن بسکون عین کے اور مجزو
مین عروض معری بدون اذالت یعنے مستفعلن اور مذال یعنی مستفعلان ساتھ ضرب
مذال یعنے مستفعلان کے اور عروض سالم یعنی مستفعلن ساتھ ضرب سالم یعنے مستفعلن اور اعرج
یعنے مفعولان اور مقطوع یعنے مفعولن کی اور عروض اعرج یعنے مفعولان یا مقطوع یعنے مفعولن

یعنے

ساتھ ضرب اعرج یعنے مفعولان یا مقطوع یعنی مفعولن کی مثالین بھی لائے ہین اور ان دونون ضربون
اخیر مین یعنی مفعولان اعرج اور مفعولن مقطوع مین خبن بھی استعمال کیا ہے کہ بروزن فعولان یا فعولن
لائے ہین ہم و قومی بنداراند کہ مخلع اسم فعولن است کہ فرع مستفعلن ست در بسیط مجزو و نہ چنان است
بل مخلع اسم وزنی است از بسیط مجزو کہ عروض و ضربش مقطوع باشد خواہ مخبون خواہ غیر مخبون ت اور
ایک قوم گمان کرتی ہے کہ مخلع اسم فعولن کا ہے مستفعلن سے بسیط مجزو مین اور ایسا نہین ہے بلکہ
مخلع نام وزن کا ہے بسیط مجزو سے کہ عروض اور ضرب اوسمین مقطوع ہو خواہ مخبون یعنے فعولن
خواہ غیر مخبون یعنے مفعولن اور سکاکی نے بھی یہی کہا ہے مگر بدون تعمیم پس ایسے وزن کا نام مخلع
ہے بسیط مجزو مین ہم و بپارسی شاید کہ ہمہ ارکان مخبون بکار دارند یا ہرچہ فاعلن بود مخبون بود و
بس و شاید کہ ہر دو مستفعلن مطوی بود و چنان بہتر کہ ہر زحاف کہ استعمال کنند در ہمہ مصاریع
قصیدہ مطرد بود مگر تسکین اوسط در مفتعلن و فعلن کہ آن ہر جائیکہ خواہند شاید مثال وافی عروض
و ضرب سالم شعر از عشق آن بیوفا افتادہ ام در بلا ؎ ہرگز نگوید مرا بر خیز و یکدم بیا ت اصطلاحی
مین چاہیے کہ سب ارکان مخبون مستعمل کرین یا کہ جہان فاعلن ہو مخبون ہو جاے اور بس یعنے
یعنے فعلن پس یہ وزن ہو گا مستفعلن فعلن مستفعلن فعلن اور چاہیے کہ دونون
مستفعلن مطوی ہون یعنے مفتعلن پس یہ وزن ہو گا مفتعلن فاعلن مفتعلن فاعلن اور بہتر
یہ ہے کہ جو زحاف استعمال کرین قصیدے مین ہر جگہ وہی لائین مگر تسکین اوسط مفتعلن اور
فعلن مین جس جگہ کرین زیبا ہے مثال وافی عروض اور ضرب سالم کی شعر جو مرقومہ متن ہے
تقطیع یہ ہے از عشق آ مستفعلن بیوفا فاعلن افتادہ ام مستفعلن در بلا فاعلن ہرگز نگو مستفعلن
ید مرا فاعلن بر خیز یک مستفعلن دم بیا فاعلن مطرد بضم میم و تشدید طا و مفتوح و کسرہ را مستقیم و بریک
وتیرہ شوندہ و عقب یکدیگر شوندہ منتخب اور صراح اور غیاث سے ہم و اگر عروض و
ضرب مخبون کنند آن بہتر کہ فاعلن ہمہ جا مخبون بود برینگونہ شعر کردم رزہ کے صفا منزل
بکوے وفا ؎ دیدم نگار مرا جاے شگرف و چہ جات اور اگر عروض اور ضرب کو مخبون
کرین بہتر یہ ہے کہ فاعلن سب جگہ مخبون ہو جیسا کہ شعر مرقومہ متن مین ہے اور لفظ مرا
اوسمین یعنی خود راہی تقطیع اوسکی یہ ہے کردم رزہ مستفعلن ی صفا فعلن منزل لی بکو مستفعلن ی وفا فعلن

ویدم نگا مستفعلن رم افعلن جا ؛ شکر مستفعلن ت چجا فعلن م مثال مجزو سالم شعر بر مستمندی مکن
چندین ستم ؛ کو برنیا ورد از عشق تو دم ت مثال مجزو سالم کی جو مرقومہ متن ہے اور معنی اوس شعر
کے یہ ہین ایسے عاشق غمگین پر ستم نہ کر کہ اوسنے تیرے عشق سے دم نہین مارا یعنی اظہار عشق نہین کیا
تقطیع اوسکی یہ ہے بر مستمن مستفعلن دی مکن فاعلن چندی ستم مستفعلن کو بر نیا مستفعلن ورد از
فاعلن عشقتے مدم مستفعلن بعضے نسخون مین بجاے بر نیا ورد بہنے آرد ہے پس دونون صحیح
ہین مستمند بالضم اندوہگین اور غمگین مجازاً بمعنے حاجتمند اور یہ مرکب ہے مُست بالضم اور مند سے
مست بمعنی غم و اندوہ اور مند بمعنی صاحب اور خداوند کذا فی البرہان اور خیابان مین لکھا ہے
کہ مستمند بالضم حاجتمند اور مست بمعنی حاجت ہے غیاث سے م مثال مخلع مخبون شعر کشتم بدرد
از تو من نگارا ؛ آن بہ کہ یکرہ کنی مدارا ت مثال مخلع مخبون کی جو مرقومہ متن ہے مخلع بسیط
مجزو مین وزن مقطوع العروض و الضرب ہے یعنے مفعولن جیسا کہ کہا گیا اور جب مفعولن مقطوع
کو مخبون کرین فعولن ہوا اور لفظ یکرہ شعر مذکور مین بمعنے یکبار ہے معنی شعر کے یہ ہین غلطان ہوا
مین بسبب درد کے یا ہوا مین صاحب درد تیری عشق مین اے معشوق بہتر ہے کہ ایکبار کرے
تو صلح اور مہربانی تقطیع یہ ہے کشتم بدر مستفعلن دز تمن فاعلن نگارا فعولن آنبہ کیک مستفعلن رہ کنی
فاعلن مدارا فعولن صاحب حاشیہ نے لفظ کشتم کو بکاف تازی مضموم پڑھا اور یہ لکھا ہے معنیش
آنکہ کشتم خود را یا کشتہ شدم از درد بسبب تو اے نگار تم کلامہ اور صاحب شرح نے اوس سے
اعراض بجا کیا مگر اپنے معنی اپنی تکلف سے لکھے جو سمجھ مین نہ آئین ش صاحب میزان الافکار
گوید معنیش آنکہ گشتم خود را یا کشتہ شدم از درد بسبب تو اے نگار تم کلامہ این معنی در بطن قایل است
و از الفاظ شعر ہرگز پیدا نیست اولا معروف را مجہول شمار کردن معلوم نیست کہ از کجا قانون پیدا
گشتہ و اگر معروف گویند لفظ خود را از طرف خود بیا میزند تا معنی خبر گردد و حال آنکہ کشتم بکاف فارسی
فعل ناقص است کہ اسم و خبر مے خواہد و ضمیر متکلم منفصل خواہ متصل اسم ست و لفظ بدرد کہ ظرف است
متعلق بلفظ مبتلا شود و آن خبر کشتم باشد و حقیقت اینست کہ از لطف معنی رو گرفتن و در پے تکلف
رفتن از خوبی فہم معنی آفرینست الحق کہ بر قایل آن صد آفرین است تم کلامہ م مثال ہم
مخبون بیت چراہے بت من ہمن نےنگرد ؛ بیک دو بوسہ ہے غم از دلم نبرد ؛

(:)

ت مثال سب ارکان مخبون کی جیسا کہ بیت مرقومہ متن ہے تقطیع یہ ہے چراہمی مفاعلن بت
من فعلن ہمن نمی مفاعلن نگرد فعلن ؛ بیک دو بو مفاعلن سہی فعلن غم از دلم مفاعلن نبرد فعلن م مثال
مطوی از مجزو شعر دور مدار اے صنم لب ز لبم ؛ تا بفزاید بدل در طربم ؛ ت مثال مطوی کی مجزو
سے جیسا کہ مرقومہ متن ہے تقطیع یہ ہی دور مدا مفتعلن رے صنم فاعلن لب ز لبم مفتعلن تا بفزا
مفتعلن یدبدل فاعلن در طربم مفتعلن م و ما مثلہ اوزان فارسی از انجمت تمام نمی آرم کہ
برین بحر ہا در پارسی شعر یافتہ نمے شود و الاشعار ہی کہ بتکلف گفتہ باشد اینست بحر ہاے دائرہ
مختلفہ ت اور ہم مثالین اوزان پارسی کی تمام و کمال اس جہت سے نہین لاے کہ ان وزن نون
مین شعر پارسی پائے نہین جاتے والا یعنے اگر پائے جاتے ہین وہ ایسی مثالین ہین کہ بتکلف
کہی ہین یہ ہین بحرین دائرہ مختلفہ کی م وافر ہم از بحر ہاے تازیان است و اصلش در دایرہ
وافر
مفاعلتن مبلشد شش بار و در تازی او را دو عروض و سہ ضرب باشد و بر سہ وزن آید یکی وافی و دو
مجزو ابیات اینست ت یہ بحر بھی بحور تازی سے ہے اور اصل اسکی دایرہ مین مفاعلتن ہے چھہ بار اور
استعمال مین اوسکے دو عروض یعنے سالم اور مقطوف اور تین ضربین یعنے سالم اور مقطوف اور معصوب
ہین اور تین وزنون پر آتی ہے ایک وافی اور دو مجزو جیتین یہ ہین م اشعر لنا غنم نسوقہا غزار
کان قرون جلتہا العصی ؛ عروض اور ضرب ہر دو مقطوف است و این وافی ست ت پہلا
شعر جو مرقومہ متن ہے عروض اور ضرب دونون مقطوف ہین معنی یہ ہین ہمارے پاس گوسفند
ہین کہ رواں کرتے ہین ہم اونکو بہت سا دودہ رکھتے ہین گویا شاخین بڑائی اونکی مانند عصا
کے دنا ہین غزار جمع غزیرہ کی اور جلہ بمعنی کلان اور عصی جمع عصا کی ہے جلہ بکسر و تشدید
لام بزرگان منتخب سے غزارہ بالفتح بسیاری اور بہت سا دودہ کا ہونا اور پانی اور
میوہ وغیرہ کا بہت ہونا منتخب سے تقطیع یہ ہے لنا غنمن مفاعلتن نسوقہا مفاعلتن غزار و
فعولن کان قرو مفاعلتن نجلتہا مفاعلتن عصیو فعولن یہ وافی ہے م ب شعر لقد
علمت ربیعۃ ان جبلک ؛ اہین خلق ؛ عروض و ضرب ہر دو سالم است ت دوسرا شعر جو متن
مین لکھا ہے عروض اور ضرب دونون سالم ہین یعنے مفاعلتن معنی یہ ہین ہر آئینہ جانتی ہے
قوم ربیعہ نے یہ کہ تحقیق رسی تیری سست اور پرانی ہے یعنے عہد و پیمان تیرا سست ہے

وہن بالفتح سستی اور سست ہونا منتخب سے خلق بالتحتین کہنہ ہونا اور جامہ کہنہ اور اس معنی پر بکسر
لام بھی آیا ہے منتخب تقطیع یہ ہے لقد خلقت مفاعلتن ربیعتان مفاعلتن بحبلیک وا مفاعلتن
بنن خلقوا مفاعلتن هم ج شعر اعاتبها وآمرہا ؛ فتغضبنی وتعصینی ؛ عروض سالم وضرب معصوب
واین ہر دو مجزو است تیسرا شعر جو متن میں لکھا ہے عروض اوسکا سالم یعنی مفاعلتن اور
ضرب اوسکی معصوب یعنے مفاعیلن ہے معنی یہ ہین کہ عتاب کرتا ہون اور حکم کرتا ہون وہ سکو پس
غصب کرتی ہے مجہپر اور نا فرمانی کرتی ہے میری تقطیع یہ ہے اعاتبہا مفاعلتن وآمرہا مفاعلتن
فتغضبنی مفاعلتن وتعصینی مفاعیلن اور یہ دو شعر اخیر مجزو ہین هم و ورنہ جاقش در دیگر ارکان
معصوب ومعقول ومنقوص استعمال کنند و در صدا ز غصب و قصم و عقص و اجم بکار دارند ت اور
سوا عروض اور ضرب کے اور ارکان مین زحاف معصوب یعنی مفاعیلن اور معقول یعنے مفاعلن اور
منقوص یعنی مفاعیل استعمال کرتے ہین مثال معصوب کی یہ ہے شعر اذا لم تستطع شیا فدعہ ؛
وجاوزہ الی ما تستطیع ؛ عروض اور ضرب مقطوف ہے یعنے فعولن اور باقی ارکان سب
معصوب یعنی مفاعیلن اگر کوئی ہزج کا گمان کرے وہ مسدس عربی مین نہین آتی مثال معقول
یعنے مفاعلن کی یہ ہے شعر منازل لفرتنا قفار ؛ کانما رسومہا سطور ؛ معنی اس شعر کے یہ ہین کہ
مکانات معشوقہ فرتنا کی خالی گویا کہ علامات باقیہ انھین مکانات کی مثل سطور کے اور مانند
نقوش کے ہین کہ دلالت کرتے ہین حال کاتب پر اور حال نقاش پر تقطیع یہ ہے منازلن
مفاعلن لفرتنا مفاعلن قفار و فعولن کانما مفاعلن رسومہا مفاعلن سطور و فعولن مثال منقوص
یعنے مفاعیل کی شعر لسلامۃ دار حفیر ؛ کبانی الخلق السحق قفار ؛ ترجمہ یہ ہے واسطے حبیبہ
سلامہ کے گہر ہے موضع حفیر مین مانند کہنہ جامہ از ہم رفتہ کے خالی سکونت کنندہ سے تقطیع یہ ہے
لسلام مفاعیل تدار ب مفاعیل حفیرن فعولن کبانل مفاعیل لقس سحق مفاعیل قفار و
فعولن اور صدر مین اس بحر کی غصب یعنی مفتعلن اور قصم یعنے مفعولن اور عقص یعنی مفعول
اور اجم یعنی فاعلن استعمال کرتے ہین هم و اما پارسی بتکلف در وافی عروض و ضرب ہر دو سالم یا
ہر دو معصوب یا ہر دو مقطوف بکار دارند و در مجزو ہر دو سالم یا عروض سالم و ضرب معصوب ت
و اما فارسی مین بہ تکلف وافی مین عروض اور ضرب دونون سالم یعنے مفاعلتن یا دونون معصوب

یعنی مفاعیلن یا دونون مقطوف یعنی فعولن استعمال کرتے ہین اور مجزو مین عروض اور ضرب دونون
سالم یعنی مفاعلتن یا عروض سالم یعنی مفاعلتن اور ضرب معصوب یعنی مفاعیلن استعمال کرتے ہین هم
و اگر بطریق زحاف ہمہ را معصوب کنند فرقی نباشد میان ہزج و این بحر و ازین جہت باشد کہ اگر
کسے ملمعی بگوید بیتہائے فارسی از ہزج باشد و بیتہائے تازی از وافر چہ بتازی ہزج مسدس
نیامدہ و بپارسی وافر مستعمل نیست و فرق میان ہر دو وزن بہ تسکین و تحریک واسطہ متحرکات خمسہ است
ت اور اگر بطریق زحاف کے سب رکنون کو معصوب کرین فرق ہو درمیان ہزج کے اور اس بحر کے اور
یہی سبب ہے کہ اگر کوئی ملمع کہتا ہے بیتین فارسی کی ہزج سے ہوتی ہین اور بیتین تازی کی وافر
سے اسواسطے کہ تازی مین ہزج مسدس نہین آتی ہے اور فارسی مین وافر مستعمل نہین ہے اور فرق
ہزج اور وافر کے وزن مین فقط تسکین اور تحریک اواسط متحرکات کا ہے اور بس ملمع روشن کردہ شدہ
اور جو چیز کہ ورق طلا سے روشن کرین اور اصطلاح مین صنعت ملمع اوسکو کہتے ہین کہ ایک مصرع خواہ
ایک بیت خواہ چند بیتین فارسی مین ہون اور او سیقدر عربی مین عیاث سے هم مثال وافی ہمہ
سالم بیت بتا غم نو برین دل من بزد علمی ؛ چنانکہ از و بگر دجہان شدم علمی ؛ ت مثال وافی
کی جسمین سب رکن سالم ہین یعنی مفاعلتن بیت مرقومۂ متن ہے علم اوس بیت مین بمعنی نیزہ
ہے اور علم ثانی بمعنی مشہور تقطیع یہ ہے بتا غم تو مفاعلتن بری دل من مفاعلتن بزد علمی
مفاعلتن چنانکہ از و مفاعلتن بگر دجہان مفاعلتن شدم علمی مفاعلتن هم مثال وافی عروض
و ضرب مقطوف شعر چو برگذری ہمی نگرم برویت ؛ چرا نکنے بتا نظرے بکارم ت مثال وافی کی
جسمین عروض اور ضرب مقطوف ہے یعنے فعولن بیت مثال کی مرقومۂ متن ہے تقطیع یہ ہے چو برگذری
مفاعلتن ہمی نگرم مفاعلتن برویت فعولن چرا نکنی مفاعلتن بتا نظرے مفاعلتن بکارم فعولن
هم مثال مجزو سالم بیت بدی چکنی بجاے کسے ؛ کہ او نکند بجاے تو بد ت مثال مجزو سالم
کی بیت مرقومہ متن ہے تقطیع بدی چکنی مفاعلتن بجاے کسی مفاعلتن کہ او نکند مفاعلتن بجاے
تو بد مفاعلتن هم و در زحاف استعمال غیر معصوب و مقطوف در پارسی نشاید و خلط ارکان سالم
و معصوب شاید چہ تسکین اوسط ہمہ جا جائز است اما درین بحر باید کہ نظام ہمہ جا محفوظ بود تا دو تکلف
جمع نشود و اگرچہ ہمہ جا ساکن کنند بحر ہزج شود ت اور زحاف مین استعمال سوا معصوب یعنے

مفاعیلن اور مقطوف یعنی فعولن کی بجا ہے اور خلط ارکان سالم اور معصوب کا چاہیے اسواسطے کہ
تسکین اوسط تین متحرکو نہین سب جگہ جائز ہے لیکن اس بحر مین چاہیے کہ انتظام سب جگہ پیش
خاطر رہے یعنے جو رکن کہ معصوب آئے سب جگہ قصیدے مین معصوب آئے تا دو تکلف جمع
ایک استعمال لغت غیر کا دوسرا بے انتظامی وزن کی اور اگر سب جگہ مسکن کرین بحر ہزج ہو جاے اسلیے
کہ بحر وافر اصل پارسی مین نہین آئی ہے اور استعمال ہزج کا فارسی مین بہت ہے ہم کامل ہم از بحر تازیانست
و اصلش در دایرہ متفاعلن شش بار باشد و در بنا او را دو عروض و شش ضرب است و برنہ وزن
آمدہ است پنج وافی و چہار مجزو و ابیاتش اینست ت یہ بحر کامل بھی بحور تازی سے ہے اور اصل اسکی
دائرے مین متفاعلن چھہ بار ہے اور استعمال مین اوسکے دو عروض یعنے سالم اور احذ اور چھہ
ضربین یعنی سالم اور مقطوع اور مضمر احذ اور احذ اور مرفل اور مذال ہین اور نو وزن پر آئی ہے
پانچ وافی اور چار مجزو اور بیتین اوسکی یہ ہین م اشعر واذا صحوت فما اقصر عن ندے ٭
وکما علمت شمایلی وتکرمی ٭ عروض و ضرب ہر دو سالم است ت پہلا شعر جو محقق نے
لکھا عروض اور ضرب دونون سالم ہین یعنے متفاعلن معنی یہ ہین اور جسوقت ہوش مین
آتا ہون نہین نشے پس کوتاہی نہین کرتا ہون مین بخشش سے جیسے کہ جانتا ہے تو میتفسن
میری اور کرم میرا تقطیع یہ ہے واذا صحو متفاعلن تفما اقص متفاعلن صرعن ندی متفاعلن
وکما علم متفاعلن تشمایلی متفاعلن وتکرمی متفاعلن م ب شعر واذا دعونک عمہن فانہ ٭
نسب یزیدک عندہن خبالا ٭ عروض سالم اور ضرب مقطوع ت دوسرا شعر جو محقق نے لکھا
عروض سالم یعنی متفاعلن اور ضرب مقطوع یعنی فعلاتن ہے معنی یہ ہین کہ جسوقت بلائین تجھکو وہ
عورتین پس نابینا کرا ونکو یعنی بجا تحقیق کہ جانا تیرا ایک نسبت ہے کہ زیادہ کرتا ہے نزدیک
اونکے نقصان تیرا یعنی رغبت طرف عورتونکے باعث بے اعتباری ہے دوسرے معنی یہ کہ اگر
عم کہکے پکارین تجھکو یہ دلیل عدم رغبت ہے طرف تیرے خبال بالفتح تباہی دکھی و ہلاک ورنج وماندگے
وزہر کشندہ و زرداب اہل نار منتخب سے تقطیع یہ ہے واذا دعو متفاعلن تک عم ہن متفاعلن
نفان ہو متفاعلن نسبن یزی متفاعلن دک عندہن متفاعلن نخبالا فعلاتن م ج شعر
لمن الدیار برامتین فعاقل ٭ درست وغیرا یہا القطر ٭ عروض سالم است و ضرب مضمر احذ

ت تیسرا شعر جو محقق علیہ الرحمۃ نے لکھا عروض اوسکا سالم ہے یعنے متفاعلن اور ضرب مضمر احذ ہے
یعنے فعلن بسکون معنی یہ ہین واسطے کسکے ہین گھر جو دو موضع رامہ اور عاقل کے فرسودہ ہوئی ہین
اور متغیر کی ہین نشان اونکے باران نے عاقل نام ایک کوہ کا منتخب سے تقطیع یہ ہے لمنلدیا متفاعلن
ربرامتی متفاعلن نفعاقلن متفاعلن درست دعی متفاعلن یرا ابہل متفاعلن قطرو فعلن م و شعر
لمن الدیا دو عفا مرابعہا ٭ ہطل اجش وبارح ترب ٭ عروض و ضرب ہر دو احذ است ت
چوتھا شعر جو مرقوم متن ہے عروض اور ضرب دونون احذ ہین یعنے فعلن بتحریک عین معنی یہ
ہین واسطے کسکے ہین گھر کہ دور گیے ہین منازل اونکے باران متوالی رعد الوجہ نے اور گرد با
خاک بردارندہ نے بارح بادگرم اور بوارح جمع منتخب سے تقطیع یہ ہے لمندیا متفاعلن عفامرا
متفاعلن بعہا فعلن ہطلن اجش متفاعلن شو بارحن متفاعلن تربو فعلن بتحریک عین م ہ
شعر ولانت اشجع من اسامۃ اذ ٭ دعیت نزال ولج فی الذعر ٭ عروض احذ و ضرب احذ
مضمر ست واین پنج وافی است ت پانچوان شعر جو مرقومہ متن ہے عروض اوسکا احذ
یعنے فعلن بتحریک عین اور ضرب احذ مضمر یعنی فعلن بسکون عین ہے معنی یہ ہین ہر آئینہ تو شجاع
زیادہ ہے شیر سے جسوقت بلایا جاے وہ شیر کہ اوترا اور جنگ کر مقام خوف و خطر مین ذعر بالفتح
ترسانیدن اور بالضم ترس منتخب سے تقطیع یہ ہے ولانت اش متفاعلن جع من اسا متفاعلن
متہ اذ فعلن دعیت ترا متفاعلن لو لج جفذ متفاعلن ذعری فعلن بسکون عین اور یہ پانچ
وافی ہین م و شعر ولقد سبقتہم والے ٭ فلم ترعہ وانت آخر ٭ عروض سالم
و ضرب مرفل است ت چھٹا شعر جو مرقومہ متن ہے عروض اوسکا سالم یعنے متفاعلن
اور ضرب مرفل یعنے متفاعلاتن ہے معنی یہ ہین بتحقیق کہ سبقت کی تونے اون لوگون پر
میری طرف پس نہ ڈرا تو اوس سبقت کرنے سے حالانکہ تو مرد متاخر ہے ای کمتر ہے
سبقتہم باشباع ضم میم ہے اور الی مین یاے ثانی متعلق بمصرع ثانی ہے اور تدع روع کے
بالفتح یعنی ترسیدن منتخب سے تقطیع یہ ہے ولقد سبق متفاعلن تہموالے متفاعلن
یفلم ترع متفاعلن ہوانت اخر متفاعلاتن م ز شعر جدث یکون مقامہ ٭ ابدا بمختلف
الریاح ٭ عروض سالم و ضرب مذال ست ت ساتوان شعر جو مرقومہ متن ہے

عروض اوسکا سالم یعنی متفاعلن اور ضرب مذال یعنی متفاعلان ہے معنی یہ ہین قبر ہے کہ جو مقام اوسکا اعلیٰ
ایسا کہ ہمیشہ جلتی ہین وہان ہوائین گرم جدث بفتحتین گور منتخب سے تقطیع یہ ہے حدثن یکو متفاعلن
بمقامہو متفاعلن ابدن تخ متفاعلن تلفریاح متفاعلان م ح شعر واذا افتقرت فلا تکن ۞
متخشعا وتجمل ۞ ہر دو سالمند ت آٹھوان شعر جو مرقوم متن ہے عروض اور ضرب دونون
سالم ہین یعنی متفاعلن معنے یہ ہین اور جس وقت ہو تو فقیر پس ہو تو رسان اور صبر جمیل کر
تقطیع یہ ہے واذ فتقر متفاعلن تفلا تکن متفاعلن متخشعن متفاعلن وتجمملی متفاعلن م ط شعر
واذا ہم ذکروا الاساءۃ اکثروا الحسنات ۞ عروض سالم وضرب مقطوع است واین چہار وزن
مجزو است ت نوان شعر جو مرقوم متن ہے عروض سالم اور ضرب مقطوع ہین یعنے فعلاتن
معنی یہ ہین جس وقت کہ وہ یاد کرتے ہین بدی کو اکثر کرتے ہین ذکر نیکیون کا تقطیع یہ ہے واذا ہمو
متفاعلن ذکرلاسا متفاعلن اتاکثرل متفاعلن حسناتی فعلاتن اذاہم مین میم باشباع ضمہ
ہے اور یہ چارون مجزو ہین م ولطریق زحاف در دیگر ارکان وضربہا مقطوع ومرفل ومذال
مضمر وموقوص ومخزول بکار دارند ت اور بطریق زحاف کے اور ارکان مین یعنے صدر اور
ابتدا اور حشو مین اور ضربون مین مقطوع یعنی فعلاتن اور مرفل یعنی متفاعلاتن اور مذال مضمر یعنی مستفعلان
اور موقوص یعنی مفاعلن اور مخزول یعنے مفتعلن استعمال کرتے ہین م واما پارسی برین بحر بتکلف
گفتہ اند وبر قیاس دیگر شعرہاے ایشان در وافی بر عروض سالم وضرب ہم سالم یا مقطوع یا احذ یا
احذ مضمر وعروض مقطوع وضرب ہم مقطوع یا احذ یا احذ مضمر وعروض احذ وضرب ہم احذ یا احذ مضمر
وہر دو احذ مضمر ودر مجزو بر عروض سالم وضرب مرفل یا مذال یا سالم وعروض مذال وضرب
مرفل یا مذال وہر دو مرفل وعروض سالم وضرب مقطوع وہر دو احذ یا ہر دو احذ مضمر یا عروض احذ و
ضرب احذ مضمر مثالہا آوردہ اند واز زحافہا مضمر بہتر باشد وچنانکہ استعمال کنند در ہمہ قصیدہ یکسان باید
ت واما فارسی مین شعرا اس بحر مین بہ تکلف کہے ہین اور بر قیاس اور اشعار عرب کے وافی مین ایسے
عروض سالم یعنے متفاعلن اور ضرب بہی سالم یعنے متفاعلن یا مقطوع یعنے فعلاتن یا احذ یعنے
فعلن بتحریک عین یا احذ مضمر یعنے فعلن بسکون عین اور عروض مقطوع یعنے فعلاتن اور ضرب
مقطوع یعنی فعلاتن یا احذ یعنے فعلن بتحریک عین یا احذ مضمر یعنے فعلن بسکون عین

اور عروض احذ یعنی فعلن بتحریک عین اور ضرب بہی احذ یعنی فعلن بتحریک عین یا احذ مضمر یعنی فعلن
بسکون عین اور دونون یعنی عروض اور ضرب احذ مضمر یعنی فعلن بسکون عین اور مجزو مین اوپر
عروض سالم یعنی متفاعلن اور ضرب مرفل یعنی متفاعلاتن یا مذال یعنی متفاعلان یا سالم یعنی متفاعلاتن
اور عروض مذال یعنی متفاعلان اور ضرب مرفل یعنی متفاعلاتن یا مذال یعنی متفاعلان اور دونون یعنے
عروض اور ضرب مرفل یعنی متفاعلاتن اور عروض سالم یعنی متفاعلن اور ضرب مقطوع یعنی فعلاتن
اور دونون یعنی عروض ضرب احذ یعنے فعلن بتحریک عین اور دونون یعنی عروض وضرب احذ مضمر
یعنی فعلن بسکون عین یا عروض احذ یعنی فعلن بتحریک عین اور ضرب احذ مضمر یعنی فعلن بسکون عین
کی مثالین لائے ہین اور زحافون سے مضمر بہتر ہے اور جیسا کہ استعمال کرین تمام قصیدہ مین یکسان چاہیے
معلوم ہو کہ سبکی مثالین لکھنا تطویل بیفایدہ ہے مگر بعضے اوزان کی مثالین ہین م مثال ہر دو
سالم از وافی شعر نکنم بیار کسان طمع کہ جفا بود ۞ نہ روا بود کہ چنین کنم نہ روا بود ت مثال عروض
وضرب سالم کی وافی سے یعنے متفاعلن تقطیع شعر مذکور کی یہ ہے نکنم بیا متفاعلن کسا طمع متفاعلن کجفا بو
متفاعلن نروا بود متفاعلن کچنین کنم متفاعلن نروا بود متفاعلن م ومثال ہر دو مقطوع شعر چکنم کہ
جز براد خود نرود دل ۞ چکنم کہ جز بتو دل ہمی نگراید ت اور مثال عروض اور ضرب مقطوع کی یعنی فعلاتن
تقطیع شعر کی یہ ہے چکنم کجز متفاعلن براد خد متفاعلن نرود دل فعلاتن چکنم کجز متفاعلن تبدل ہمے
متفاعلن نگراید فعلاتن م مثال ہر دو مرفل از مجزو شعر بہمہ جہان تو یکی نہ بینی ۞ چو نگار من بسفید کاری
ت مثال عروض وضرب مرفل کی مجزو سے یعنے متفاعلاتن تقطیع شعر کی یہ ہے بہمہ جہا متفاعلن تویکی
نہ بینی متفاعلاتن چنگار من متفاعلن بسفید کاری متفاعلاتن سفید کاری یعنی صلاحیت اور جو ہر دو
ہے م مثال ہر دو سالم شعر نہ روا بود کہ جفا کنی ۞ بکسے کہ با تو وفا کنند ت مثال عروض اور ضرب
سالم کی مجزو سے یعنے متفاعلن تقطیع بیت کی یہ ہے نہ روا بود متفاعلن کجفا کنی متفاعلن
بکسے کیا متفاعلن توفا کنند متفاعلن م مثال ہر دو احذ بیت نہ نکو بود کہ کنی ۞ تو بہیچ روے
بدی ت مثال عروض وضرب احذ کی مجزو سے یعنے فعلن بتحریک عین تقطیع بیت
کی یہ ہے نہ نکو بود متفاعلن کہ کنی فعلن تبہیچ رو متفاعلن بیدی فعلن م مثال مزاحف
از وافی شعر روزی بود کہ عشق تو بسر آید ۞ یا آن دلت بمہر من بگراید ۞ رکن اول مضمر

وددوم موقوص و سوم سالم است و ہمہ قصیدہ ہمچنین باید ت مثال فراحف کی وافی ہے جو شعر
مرقومہ متن ہے اور اس شعر مین لبسر آیدی یعنی آخر شدی اور لفظ یا آن بجاے یا آنکہ ہے تقطیع
اوسکی یہ ہے روزی بود مستفعلن کعشق تو مفاعلن لبسر ابدی متفاعلن یا ادلت مستفعلن مہر
من مفاعلن بگرایدی متفاعلن رکن اوّل مضمر ہے یعنے مستفعلن اور رکن دوم موقوص
ہے یعنے مفاعلن اور رکن سوم سالم یعنے متفاعلن اور سب قصیدہ یون ہی چاہیے یعنے
تبدیل اور تغیر ارکان کی بہتر نہین اور معلوم ہو کہ متاخرین اس بحر کو مثمن بھی لاتے ہین
مرزا بیدل لکھتے ہین بیت ٭ کدام آیئنہ مائلی کہ زفرصت این ہمہ غافلی ٭ تو نگاہ دیدۂ
بسملی ثمرہ و اکن و بکفن درآ ٭ تقطیع چار بار متفاعلن ہے اور یہ وزن مطبوع ہے اور مزاحف
مضمر یہ بیت ہے بیت ٭ صنما خیالت راچہ شد کہ بماندار دالفتے ٭ جگرم زداغت کز و فا
بسرم گذارد سنتے ٭ تقطیع متفاعلن مستفعلن چار بار ہے ہم وایراد دیگر مثالہا تطویل بیفایدہ
اقتضا میکند اینست بحرہاے دائرہ موتلفہ ت اور لکھنا اور مثالون کا باعث تطویل
بیفائدہ ہے یہ ہین بحرین دائرہ موتلفہ کی ہم ہزج این بحر نزدیک عرب و عجم مستعمل است
واصلش تازیان را در دائرہ مفاعیلن شش بار ست و در بنا مجزو بکار دارند و اور ایک
عروض و دو ضرب باشد و بر دو وزن آید و مثالش اینست ت یہ بحر نزدیک عرب و عجم کے
مستعمل ہے اور اصل اوسکی دائرۂ تازی مین مفاعیلن چھ بار ہے اور مجزو استعمال کرتے ہین
اور اوسکا ایک عروض ہے یعنے مفاعیلن سالم اور دو ضربین ہین ایک سالم یعنے مفاعیلن
اور دوسری محذوف یعنی فعولن اور دو وزنون پر آتی ہے بیتین اوسکی یہ ہین م اشعر
عفامن آل لیلی السہب ٭ فالاملاح فالغمر و ٭ عروض و ضرب ہر دو سالم است ت
پہلا شعر جو مرقومۂ متن ہے عروض اور ضرب دونون سالم ہین یعنی مفاعیلن معنی یہ ہین دور ہوئی آل
لیلے یہ مواضع کے نام اونکا سہب اور املاح اور غمر ہے تقطیع اوسکی یہ ہے عفامن آل مفاعیلن
لیلیسہ مفاعیلن بفلاملا مفاعیلن حفلغمر و مفاعیلن با و سہب متعلق بمصرع ثانی ہے م ب
شعر ٭ دماظہری لباغی الضیم ٭ بالظہر الذلول ٭ عروض سالم و ضرب محذوف است
ت دوسرا شعر جو مرقومۂ متن ہے عروض اوسکا سالم یعنے مفاعیلن اور ضرب

ممدون

محذوف یعنی فعولن ہے معنی یہ ہین اور نہین ہے پیٹھ میری واسطے طالب ظلم کے پیٹھ نرم یعنے
تابع ظالم نہین ہون مین تقطیع یہ ہے وماظہری مفاعیلن لباغضنی مفاعیلن منظہر و
مفاعیلن ذلولی فعولن ضیم ضیم کا متعلق بمصرع ثانی ہے ظہر بالفتح پشت اور ضیم بالفتح ستم کرنا
اور حق تلفی اور ذلول بالفتح رام اور تابع اور بغی بالفتح شتافتن چارون لغت منتخب سے ہم د
ریگر ارکان بطریق زحاف مقبوض و مکفوف بکار دارند و خلط کنند و عروض ہم مکفوف و مقبوض
استعمال کنند و میان ہر دو نون معاقبہ باشد و صدر اخرم و اشتر و اخرب بکار دارند ت
اور سواے عروض و ضرب کے اور ارکان مقبوض یعنی مفاعلن اور مکفوف یعنی مفاعیل استعمال کرتے
ہین اور خلط کرتے ہین ان رکنون مین یعنی کہین مفاعلن لاتے ہین اور کہین مفاعیل اور عروض
بھی مکفوف یعنی مفاعیل اور مقبوض یعنی مفاعلن استعمال کرتے ہین اور عروض مکفوف مین
حرف آخر لامحالہ ساکن ہوگا کہ آخر ساکن چاہیے اور درمیان یا اور نون کے مفاعیلن مین
معاقبہ ہے یعنی چاہین دونونکو ثابت رکھین اور چاہین ایک کو گرا دین دونون نہین گر سکتے
اور صدر اخرم یعنی مفعولن اور اشتر یعنی فاعلن اور اخرب یعنی مفعول استعمال کرتے ہین م و اما
بپارسی اصلش در دایرہ مفاعیلن ہشت بار بود و دو نوع بود سالم و مکفوف و مکفوف دو
نوع بود موفور و اخرب و مکفوف موفور را مکفوف تنہا خوانند و بعضی ہر نوعی را بحری
دیگر شمردہ اند و گفتہ اند جملہ پانچ عروض و ہشت ضرب است و بر سی و چار وزن آمدہ
است ت و اما فارسی مین اصل اوسکی دائرے مین مفاعیلن آٹھ بار ہے اور دو قسم
پر ہوتی ہے سالم اور مکفوف یعنی ایک دائرہ سالم کا ہے اور دوسرا مکفوف کا پس وہ مکفوف بھی
بجاے دائرۂ ارکان اصلی کے ہے اور مکفوف کی بھی دو قسمین ہین اول موفور اور
موفور اوس رکن کو کہتے ہین کہ سالم رہے خرم سے باوجود جواز کے اور دوسرا اخرب
یعنے اخرم مکفوف مفعول پس مکفوف موفور کو مکفوف تنہا کہتے ہین یعنے مفاعیل کو
کہ اوس مین خرم نہین ہوا اور اخرم مکفوف کو اخرب پس یہ تین قسمین ٹھہرین
ایک سالم یعنے مفاعیلن دوسری مکفوف یعنے مفاعیل تیسری اخرب یعنے
مفعول مگر خرم تنہا نہین آتا اور بعضون نے ان انواع ثلثہ سے ہر نوع کو ایک

بحر شمار کیا ہے اور کہا ہے کہ جملہ ان انواع کے پانچ عروض اور آٹھ ضربین ہین اور چونتیس وزنون پر آئی ہے اگرچہ از روی احتمالات عقلی کے جب پانچ کو آٹھ مین ضرب دین چالیس ہون مگر چونتیس مستعمل ہین باقی غیر مستعمل اور تفصیل عروض و ضرب کی انواع ثلثہ مین بیان ہوگی ہم ہزج سالم عروضیان این نوع را سہ عروض و سہ ضرب آوردہ اند و بر پنج وزن شمردہ اند ازانجملہ یکے وافی یعنی مثمن و دو مجزو یعنی مسدس و دو مشطور یعنی مربع ت ہزج سالم عروضی اس نوع کے تین عروض یعنی سالم مفاعیلن اور مقصور فعولان اور محذوف فعولن اور تین ضربین یعنے سالم مفاعیلن اور مقصور فعولان اور محذوف فعولن لائے ہین اور پانچ وزنون پر شمار کیا ہے اونمین ایک وافی یعنی مثمن اور دو مجزو یعنی مسدس اور دو مشطور یعنے مربع اور ہزج سالم بمقابلہ ہزج مکفوف اور ہزج اخرب ہی یعنے سواے عروض و ضرب کے اور ارکان سالم ہین اگرچہ عروض و ضرب ہین بھی رکن سالم واقع ہون م و بیت مثمن اینست بیت ترا دنیا ہمیگوید کہ دل در من منہ بندی بہ پند تو خود می پند نیوشی ازین گویاے ناگویا ۵ عروض و ضرب ہر دو سالم است بپارسی ازین دائرہ دراز تر بیت نباشد و در آخراین وزن مسبغ نشاید کہ از دائرہ بیرون شود و بعضے چون در آخر مصراع دو حرف بینند کہ آنرا یک حرف شمرند مانند الف و نون پندارند کہ مسبغ است و خطا بود چہ امثال آن درمیان بیت بجاے یک حرف افتد چنانکہ گفتہ ایم ت اور بعض نسخون مین مصرع آخر بیت مذکور کا یون ہے ع تو خود پندے نمی شنوی ازین گویاے ناگویا صاحب حاشیہ لکھتا ہے ح دران تکلف تسکین نون شنوے می افتد تم کلامہ معلوم ہو کہ فقط نسخہ ثانی مین تکلف تسکین نون شنوی نہین ہے مصرع اول مین بھی یہی تکلف لفظ نیوشی مین ہے اور شعر مذکور مین مراد گویاے ناگویاے دنیا ہے کہ خاموش ہے اور بزبان حال نصیحت کرتی ہے عروض اور ضرب دونون اس بیت مین سالم ہین یعنے مفاعیلن تقطیع یہ ہے ترا دنیا مفاعیلن ہمے گوید مفاعیلن کہ دل در من مفاعیلن منہ بندی بہ مفاعیلن تخود می پن مفاعیلن د نیوشی مفاعیلن ازین گویا مفاعیلن یہ ناگویا مفاعیلن اور فارسی مین اس سے یعنے مثمن سے دراز تر بیت نہین ہوتی معلوم ہو کہ خواہ مفاعیلن چار بار خواہ مفاعیلن فعولن مکرر ہو یہ دونون مثمن ہین اب اسباع

مثمنات مین بیجا ہے ہان اور سباعیات مثمن اگر ہین تو سادے ہین کوئی اس سے دراز تر نہین پس آخر مین ان وزنون کی تسبیغ بیجا ہے کہ بیت دایرے سے نکلجاتی ہے اور بعضے جب اسکے آخر مصرع مین ان دو حرف دیکھتے ہین مانند الف و نون کے جانتے ہین کہ مسبغ ہے یہ خطا ہے کسواسطے کہ الف و نون بمقام یکحرف ہین بموجب قاعدہ تقطیع کے کہ نون بعد مدہ کے محسوب نہین ہوتا اور جب یہ الف و نون یا امثال الف و نون درمیان بیت کے حشو مین واقع ہوتے ہین ایک ہی حرف شمار کیے جاتے ہین مثلاً عیان اور نہان اور زمین اور کمین حشو مین بروزن فعل گنے جاتے ہین پس اس وزن کے آخر مین بھی ایک ہی حرف شمار کیا چاہیے جیسا کہ کہا ہمنے صاحب حاشیہ نے اس جگہہ یہ حاشیہ لکھا ہے ح قولہ بعضے چون در آخر مصراع آہ مخفی نماند کہ اہل فن و خود مصنف علام در اول این کتاب تصریح کردہ اند کہ دو ساکن در آخر مصراع از اسباغ شمرند معتبر مے سازند پس توجیہ کلام مصنف آنست کہ مراد از آخر مصراع آخر مصراع اول است درصورتیکہ مصرع نباشد و بہمین معنی صحیح می شود قولہ چہ امثال آن درمیان بیت الا کلام در آخر مصراع است نہ در وسط و این توجیہ اگرچہ بظاہر وجیہ می ماند لیکن مراد مصنف علام نیست زیرا کہ در وزن ثانی مربع این بحر در مابعد در عروض و ضرب ہر دو تخلیتہ اعتبار دو ساکن مے نماید مگر آنکہ گویند در مثمن بنظر ضرورت یعنے تا زیادت بر اصل دائرہ لازم نیاید دو ساکن اعتبار نکنند و مراد از درمیان بیت در بیت است ہر جا کہ باشد و این غایت توجیہ از جانب مصنف است لیکن انہم پسندیدہ اش نیست چہ او بضرورت نیز روا دارد چنانکہ در وزن دوم مربع خواہد آمد و یحتمل کہ مراد از دو ساکن الف و نون است خصوصاً کہ آنرا مصنف جابجا قایم مقام یک ساکن قرار دادہ اگرچہ در آخر باشد تم کلامہ معلوم ہو کہ حاشیہ مطلب کتاب سے خارج ہے مطلب کتاب کا یہ ہے کہ ہزج مثمن سالم وغیرہ مین تسبیغ نہ کہا چاہیے کہ بیت دائرے سے خارج ہوتی ہے پس جب دو حرف ساکن مثل الف اور نون خواہ مثل اوسکے یا و نون آخر مصرع اول خواہ آخر مین پڑین مثل انسان اور حیوان اور تسکین اور تمکین کے اونکو ایک حرف شمار کیا چاہیے کسواسطے کہ یہ الف

اور نون اور یا و نون اور واو و نون حشو مین مقام ایک حرف کے لیے جاتے ہین اور نون
بعد مدہ کے محسوب نہین ہوتا چونکہ ہزج مثمن سالم وغیرہ مین ضرورت ہے کہ بیت دائرے
سے خارج نہو یہان دو حرف ساکن کو مثل الف و نون خواہ اوسکے امثال کو مقام ایک
حرف کے شمار کرنا بہتر ہے بخلاف اوزان مسدس کے وہان اسکی ضرورت نہین چاہین
دو حرف ساکن الف و نون کو ایک حرف شمار کرین چاہین دو صاحب حاشیہ کہ
آخر مصرع اوّل کہتا ہے اور مصراع ثانی کو چھوڑے دیتا ہے اور مراد درمیان بیت کی
درمیت کہتا ہے اور کبھی لکھتا ہے کہ وزن مربع مین مصنف نے الف و نون کو بغیر ورت
بجاے دو ساکن قرار دیا ہے اور کبھی الف و نون کو مخصوص کرکے خود دفع اعتراض
کرتا ہے انتہیٰ یعنے چہ اور محقق علیہ الرحمۃ نے وزن مربع مین الف و نون کو مسبغ کہان
قرار دیا ہے بلکہ وہ مذہب عروضیون کا لکھتے ہین اور خود اوسکو محذوف کہتے ہین یعنے
الف و نون کو بجاے یک ساکن قرار دیتے ہین اور بعد ان تقریرات کے معلوم ہو کہ ہزج
مثمن سالم وغیرہ مین تسبیغ نہ کہنا دو حرف ساکن کا بنظر عدم اخراج وزن دائرے سے
بہتر ہے پس جو وزن کہ دائرے سے نکلا ہے اوسمین اگر دو حرف ساکن مثل الف و نون
آخر مین پڑین اوسکو مسبغ نہ سمجھنا چاہیے بلکہ ساکن دوم معتبر نہین وہ وزن سالم ہے اور
وزن مربع حکم وزن مثمن رکھتا ہے کسواسطے کہ مربع کے دونون مصرع ایک مصرع مثمن کا ہے
حقیقت مین ہم وزن اول مسدس را عروض مقصور یا محذوف وضرب مقصور بر نیگونہ بیت
ہلا زیبا رخا برخیز و بیش آر ٭ می با دو رخت ہمرنگ ہم بوے ت پہلا وزن مسدس کا اسطرح
ہے کہ عروض مقصور یعنے فعولان یا محذوف یعنی فعولن اور ضرب مقصور یعنے فعولان جیسا کہ
بیت مرقومۂ متن ہے اور ہلا زیبا رخا شعر مذکور مین اے آگاہ ہواے محبوب خوبرو تقطیع یہ ہے
ہلا زیبا مفاعیلن رخا برخی مفاعیلن ز پیش آر فعولان می با دو مفاعیلن رخت ہمرن
مفاعیلن گہم بوی فعولان ح قولہ مقصور یا محذوف آہ باید دانست کہ تردد ایشان بودن
یکحرف ساکن در آخر یک مصرع و دو ساکن در آخر مصرع دوم مغیر وزن نیست لہذا قصر یا حذف
عروض را با قصر ضرب وزن احد شمارند و بالعکس را نیز و ہمچنین عروض سالم و ضرب مسبغ یا مذال

و بالعکس را واحد الوزن میشمارند تم کلامہ معلوم ہو کہ تردد ایشان چہ معنے دارد بلکہ مذہب جمہور
بھی ہے کہ اجتماع حذف و قصر آخر مین مغیر وزن نہین ہے دوسرا حاشیہ یہ ہے ح ہلا زیبا
مفاعیلن رخا برخی مفاعیلن ز پیش آر فعولان می با دو مفاعیلن رخت ہمرن مفاعیلن گہم بوی
فعولن تم کلامہ معلوم ہو کہ لفظ ہم سے اور ضرب مقصور سے چشم پوشی کرکے کیونکر بوی
لکھنا یعنے چہ ہم وزن دوم را عروض ہم مقصور ست یا محذوف وضرب محذوف
بر نیگونہ بیت فروغ روے اوچون نور خورشید ٭ نسیم زلف اوچون بوی عنبر ٭
ت اور وزن مسدس کا دوسرا یہ ہے کہ عروض مقصور یعنے فعولان یا محذوف یعنے
فعولن اور ضرب محذوف یعنے فعولن جیسا کہ شعر مرقومۂ متن مین ہے تقطیع یہ ہے فروغی
رو مفاعیلن یا وچو نو مفاعیلن ر خورشید فعولان نسیمی زل مفاعیلن فا وچو بو مفاعیلن
یعنبر فعولن ہم وزن اول مربع را عروض وضرب سالم بود بر نیگونہ بیت بیاران مے
کہ بیداری ٭ روان یاقوت تابستی ٭ ویا چون برکشیدہ تیغ ٭ بپیش آفتابستی ٭ ت
وزن پہلا مربع کا اسطرح ہے کہ عروض اور ضرب دونون سالم یعنے مفاعیلن جیسا کہ
شعر مرقومۂ متن مین ہے تقطیع یہ ہے بیارا می مفاعیلن کہ بیداری مفاعیلن روانیا قو
مفاعیلن تتابستی مفاعیلن ویا چوبر مفاعیلن کشیدہ تی مفاعیلن غبیشی آ مفاعیلن
فتابستی مفاعیلن یعنی تیغ کا متعلق بہ مصرع ثانی ہے اور یاقوت تابستی اور آفتابستی
بمعنی یاقوت تابست اور حرف یا زایدہ فقط واسطے زینت کلام کے ہے ح قولہ یاقوت تا
یعنی بیداری کہ مثل یاقوت تابی و روشنی دارد در نیصورت ایطا در قافیہ باشد لیکن چون
ایطامی خفی باک ندارد اما آنچہ در بعض نسخ بلیستے بباء موحدہ قبل الف و بیاے مثناۃ
تحتانی قبل سین واقع شدہ باعتبار معنے چندان چسپان نیست و تعلق بیداری را بخوبی ظاہر
نمیدارد تم کلامہ معلوم ہو کہ ایسے مقام پر تابستے کو بابستے گمان کرنا سواے ناواقفیت فن
کے اور کیا کہا چاہیے اور گمان ایطامی ان قافیون مین بیجا ہے کسواسطے کہ آفتاب
یعنے خورشید ہے اسحکہ نہ یعنے تابش مہر چنانچہ صاحب برہان لکھتا ہے کہ معنی ترکیبی آن
آفت اب ست و سبب اصطلاح شمس را گویند اور صاحب سراج اللغات لکھتا ہے کہ

آفتاب بمعنی قرص خورشید است و بمعنی خورشید مجاز است بخلاف مهتاب کہ بمعنی روشنی ماہ است
و بمعنی قرص ماہ مجاز است و قیاس ماہتاب بر آفتاب قیاس آفتاب بر ماہتاب خطا است اور
غیاث اللغات میں لکھا ہی کہ آفتاب معروفست و بمعنی روشنی آفتاب نیز آمدہ کشف وغیرہ
سے ھ وزن دوم را ہر دو مقصور آوردہ اند و مثال برینگونہ آرند بیت بماند ستم غریوان ؏
من از بیداد ہجران ؏ و این محذوف است ت اور وزن دوم مربع میں عروض اور ضرب
دونون مقصور لائے ہین یعنے فعولان اور بیت مثال کی مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہ ہے
بماند ستم مفاعیلن غریوان فعولان من از بیدا مفاعیلن د ہجران فعولان غریوان یعنی فریاد کنندہ
ہے اور یہ بیت حقیقت میں بوزن محذوف ہے کسواسطے کہ مربع نصف مثمن ہوتا ہے
پس اگر مقصور کہین تو مثمن ؏ اپنے سے خارج ہو جائے الّا مربع نصف مثمن ٹھہرے
لہذا اسکو محذوف کہنا چاہیے اور یہ تائید قول اوّل کی ہے اور قول اوّل مین مطلق مثمن
مین تسبیغ کو منع کیا ہے ھ و قیاس گذشتہ چنان اقتضا میکند کہ اینجا ہر دو وزن آید یکے
را عروض مقصور یا محذوف و ضرب مقصور و دیگر را عروض ہمان و ضرب محذوف ؏ الا آخر و
ضرب مسدس نیز یکے گیرند و حقیقت آنست کہ در لغت پارسی میان این دو وزن مباینت
الا از جہت قافیہ نباشد و چون چنین باشد یکے را از ہزج مثمن ؏ مسدس یک وزن باشد و مربع را
دو وزن پس ہزج سالم را چہار وزن بیش نباشد ت اور قیاس گذشتہ ایسا چاہتا ہی کہ اس
جگہ دونون وزن لائیں مثل مسدسات کے ایک کا عروض مقصور یا محذوف اور ضرب مقصور
اور دوسرے کا عروض وہی یعنے مقصور یا محذوف اور ضرب محذوف ؏ الا یعنے اگر یہ امر قرار دین
تو چاہیے کہ دونون وزنون کو مسدسات مین بھی ایک کہین اور حقیقت مین کہ زبان فارسی
مین کچھ فرق ان دونون وزنون مین نہین ہی الا از جہت قافیہ مرادیہ کہ مقام قافیہ کہ آخر بیت ہے
اوسمین البتہ فرق ایک ساکن کا ہے اور بس پس جب یہ امر قرار پایا تو یہ چار وزن ٹھہرے ایک ہزج
مثمن سالم اور ایک مسدس کہ عروض اور ضرب اوسمین مقصور یا محذوف ہون اور دو وزن
مربع کے ایک مربع سالم کہ عروض اور ضرب بھی اوسمین سالم ہون اور دوسرا مربع سالم کہ
عروض اور ضرب اوسمین مقصور یا محذوف ہون پس ہزج سالم کے چار وزن سے زیادہ نہین ہوتے

ھ و در مربع متاخران شعر کمتر گفتہ اند خاصہ بروزن اخیر و درین نوع ہیچ زحاف دیگر روا نبود ت
اور مربع مین متاخرون نے شعر کم کہے ہین علی الخصوص وزن اخیر مین جسکا عروض اور ضرب مقصور ہے
اور اس نوع مین یعنی ہزج سالم مین کوئی اور زحاف روا نہین ہی کسواسطے کہ در صورت زحاف بحر
سالم نرہے گی ھ ہزج مکفوف درین نوع ہم وافی و مجزو و مشطور یعنے مثمن ؏ مسدس ؏ مربع آید و ہمہ ارکان
مکفوف آرند و آنرا ایک عروض و دو ضرب آوردہ اند و بر شش وزن شمردہ اند دو مثمن و دو
مسدس و دو مربع عروض ہمہ مقصور یا محذوف ضربہا یکے مقصور و دیگر محذوف و بحقیقت ہمہ
سہ وزن باشد چنانکہ گفتیم ت ہزج مکفوف اس نوع مین بھی وافی اور مجزو اور مشطور یعنے
مثمن اور مسدس اور مربع لائے ہین اور سوا عروض و ضرب کے سب ارکان اس مین مکفوف
آتے ہین اور اسکا ایک عروض اور دو ضرب ہین اور چھہ وزنون پر عروضیون نے شمار کیا ہی
دو مثمن اور دو مسدس اور دو مربع عروض سب وزنون کا ایک ہے مقصور یا محذوف
اور ضرب مین سب وزنون کی دو ایک مقصور اور دوسری محذوف اور حقیقت مین چھہ وزن
ہین جیسا کہ کہا ہے ہزج سالم کے بیان مین معلوم ہو کہ از روے قیاس کے یہ چار چار
وزن ہوتے ہین مثلاً وافی مین عروض اور ضرب دونون مقصور یا دونون محذوف یا عروض
مقصور ضرب محذوف یا عروض محذوف ضرب مقصور مگر چونکہ اجتماع حذف و قصر مغیر
وزن نہین ہے حقیقت مین یہ چارون ایک وزن ٹھہرے و علی ہذا القیاس مسدس
اور مربع مین پس مکفوف کے جملہ تین وزن ہوے اور عروضیون نے جو چھہ وزن کہے
ہین دو وافی کے اور دو مسدس کے اور دو مربع کے وجہ اسکی یہ ہے کہ مثلاً وافی مین
جب قصیدہ خواہ غزل خواہ قطعہ کہینگے ضرب ایک صورت پر ہو گی اگر محذوف
ہو گی مقصور نہو سکے گی اور اگر مقصور ہو گی محذوف نہ ہو سکیگی پس ضرب مین دو ٹھہرین
اور عروض قصیدہ و ضرب محذوف مین بھی مقصور اور محذوف ہو گا اور قصیدہ ضرب
مقصور مین بھی پس عروض ایک ہی ٹھہرا اور مثنوی تابع مصرعات ہے اوسکے بھی
وہی وزن ہونگے ھ مثال مثمن شعر بہار آمد و معقول پراگندہ حوالی
نسیم سمن آوردہ بہن بادشمالے ؏ ت مثال مثمن کی جسمین عروض اور ضرب

دونون محذوف ہین یعنے فعولن جیسا کہ شعر مذکور مین ہے معنی اوسکے یہ ہین کہ بہار آئی اور
اطراف باغ کو صیقل کیا اور بوی خوش سمن کی لائی میری طرف باد شمال مصقول صیقل
سے اور صیقل آکہ زدودن اور صیقل کرنا منتخب اور کنز سے بعضے نسخون مین مقصول
بتقدیم قاف صاد پر ہے فصل سے اور فصل بالفتح بمعنی منتخب ہے اور فصیل بمعنے
کشت سبز بریدہ شدہ یہ بھی منتخب سے اور نسیم وہ چیز کہ بوے خوش رکھتی ہے خیابان
اور غیاث سے اور کیا عجب کہ بجاے نسیم سمن شمیم سمن ہو تقطیع یہ ہے بہارام مفاعیل
و مصقول مفاعیل بر فگند مفاعیل حوالی فعولن نسیمش مفاعیل مناورد مفاعیل شمالے
فعولن ہم مثال مسدس شعر نگر تا غم ہجرانت چہ کردہ است ٭ برین عاشق بیچارہ
بروردت مثال مسدس کی کہ عروض دونون مقصور ہین یعنے فعولان جیسا کہ
شعر مذکور مین تقطیع اوسکی یہہ ہے نگر تا غ مفاعیل مہجرانت مفاعیل چکردست فعولان
بری عاش مفاعیل قبیچار مفاعیل ابردرد فعولان ہم مثال مربع بیت بدستان
دل بربود ٭ یکے ترک پریزاد ٭ بت مثال مربع کی جس مین عروض اور ضرب دونون
مقصور ہین یعنے فعولان جیسا کہ شعر مذکور مین تقطیع اوسکی یہ ہے بدستاد مفاعیل
لبربرد فعولان یکی ترک مفاعیل پریزاد فعولان ہم و تسکین اوسط روا بود و متاخران
برین وزنہا شعر کم گویند و متقدمان در یک بیت در صدر و ابتدا موفور و اخرب بسیار
جمع کردہ اند بدینگونہ رودکی گوید بیت دل آزاد کن از دردتن آزاد کن از رنج ٭
جام آور و رود آور و نرد آور و شطرنج ٭ و برعکس ہم گفتہ اندت اور تسکین اوسط روا ہے
یعنے ان وزنون مین اگرچا ہین بجاے مفاعیل مفاعیل کے مفاعیلن مفعول
لائین اور متاخرون نے ان وزنون مین شعر کمتر کہے ہین اور متقدمون نے درمیان
ایک بیت کے صدر و ابتدا مین موفور یعنے مفاعیل کو اور اخرب یعنے مفعول کو اکثر جمع
کیا ہے جیسا کہ شعر رودکی کا لکھا گیا تقطیع اوسکی یہ ہے دلازا د مفاعیل کنزدرد مفاعیل
تنازاد مفاعیل کنزرنج فعولان جاما د مفعول ،رودا د مفاعیل رنردا د مفاعیل شطرنج فعولان
صدر اسمین موفور اور ابتدا اخرب ہے اور برعکس بھی کہا ہے یعنے صدر اخرب اور ابتدا

موفور او رودنام ایک ساز کا ہی ہم ہزج اخرب و این نوع ہم مثمن آید و مسدس و مربع نیز و صدر
و ابتدا ہر دو اخرب آرند باقی مکفوف و گفتہ اند آنرا پنج عروض و ہشت ضرب است و برست وسہ
وزن آمدہ است ہفت مثمن و ہشت مسدس و ہشت مربع و بحقیقت آنرا سہ عروض و سہ ضرب است
و باعتبار تحقیق اگر خواہند این عدد را مضاعف گیرند و بردہ وزن است سہ مثمن و سہ مسدس
چہار مربع ت ہزج اخرب یہ نوع بھی مثمن اور مسدس اور مربع آتی ہے اور صدر اور ابتدا کو اخرب
لاتے ہین اور باقی مکفوف اور عروضیون نے کہا ہے کہ اوسکے پانچ عروض ہین اوّل سالم
مفاعیلن دوم مقصور یا محذوف یعنی فعولان یا فعولن سوم ازل یا مجبوب یعنے فعول یا
فعل چہارم مسبغ مفاعیلان پنجم مخنق ازل یا مخنق مجبوب یعنے فلاع یا فع اور آٹھ ضربین ہین
اوّل سالم یعنے مفاعیلن دوم مقصور یعنے فعولان سوم محذوف یعنے فعولن چہارم ازل یعنی
فعول پنجم مجبوب یعنے فعل ششم مسبغ یعنی مفاعیلان ہفتم مخنق ازل یعنے فاع ہشتم مخنق مجبوب
یعنے فع اور تیئس وزنون پر آئی ہے سات مثمن اور آٹھ مسدس اور آٹھ مربع اور حقیقت
مین اوسکے تین عروض ہین اوّل سالم یا مسبغ دوم مقصور یا محذوف سوم ازل یا مجبوب
کو اسطے کہ سالم اور مسبغ ایک ہین اور مخنق ازل ومخنق مجبوب ہموزن ازل و مجبوب
ہین پس دو ساقط ہوے پانچ مین تین رہ گئے او تین ضربین ہین سالم اور مسبغ ایک مقصور
اور محذوف دو ازل اور مجبوب تین اور مخنق ازل اور مخنق مجبوب ہموزن ازل و مجبوب
ہین اور باعتبار تحقیق کے اگرچا ہین ان اعداد عروض و ضرب مین تضعیف کرلین یعنے ایک
ایک کو دو دو شمار کرین پس ازروے اعداد کے بارہ عروض اور ضرب ہوتے ہین اور دس
وزنون پر مستعمل ہے تین مثمن ایک سالم العروض و الضرب دوم جسمین عروض اور ضرب مقصور و محذوف
ہین سوم جسمین عروض و ضرب ازل و مجبوب اور مخنق ازل اور مخنق مجبوب ہین اور تین مسدس ایک
جسکی عروض اور ضرب سالم اور مسبغ ہین دوم جسکی عروض اور ضرب مقصور اور محذوف ہین
سوم جسکے عروض اور ضرب ازل اور مجبوب اور مخنق ازل اور مجبوب اور مخنق ازل اور
مخنق مجبوب ہین اور چار مربع ایک جسکے عروض اور ضرب سالم ہین دوم جس مین عروض مقصور
اور سالم اور ضرب مقصور اور محذوف ہے مگر دونون شمار مین واحد ہین سوم جس مین عروض

اور ضرب محذوف ہین چہارم جس مین عروض ناپدید اور ضرب ازل اور مجبوب اور مخنق
ازل اور مخنق مجبوب ہے یہ چارون بھی شمار واحد مین ہین اور تسبیغ رکن سالم مثمن اور مربع
مین نہین لاتے کسواسطے کہ مثمن مین بیجا ہے کہ بجر دایرے سے نکلجائیگی اور مصراع مانند مصراع
واحد مثمن ہے کہ رکن سوم مخنق آتا ہے معلوم ہو کہ اس جگہ صاحب حاشیہ کو مغالطہ ہوا اور یہ
حاشیہ لکھا ح قولہ باعتبار تحقیق آہ معنی این فقرہ برین فقیر منکشف نشد زیرا کہ بہ تضعیف
اوزان دہ بیتشو دپس اگر تضعیف سہ اخیر مراد از تضعیف ضرب گرفتہ وعروض ابد ستور
باقی داشتہ نمی شود واگر تضعیف ہر دو سہ دوازدہ گردد نہ دہ تم کلامہ پوشیدہ نر ہے
کہ اعتبار اوزان محقق علیہ الرحمۃ نے کہین موافق تعداد عروض وضرب نہین کیا ہے بلکہ
ہر جگہہ اوزان مستعملہ لکھے ہین یہان لزوم مالایلزم کی کیا ضرورت تھی انسان کو چاہیے کہ پہلے
سمجھ لے تب بات منہ سے نکالے م وتفصیل ایشت اعروض وضرب ہر دو سالم بر نیگونہ
بیت ای کودک جادو وش وای فتنۂ اہرمن ٭ شکرلب ونیارخ وسنگین دل وسیمین تن
ت اور تفصیل یہ ہے کہ پہلا وزن عروض اور ضرب دونون سالم یعنے مفاعیلن جیسا کہ
شعر مذکور مین ہے تقطیع یہ کہ ای کود مفعول کجادو مفاعیل شای فتن مفاعیل اا اہرمن
مفاعیلن شکرل مفعول برنیار مفاعیل خنگیند مفاعیل لسیمی تن مفاعیلن مجوس دو خدا
قرار دیتے ہین ایک خالق خیر اوسکو یزدان کہتے ہین دوسرا خالق شر اوسکو آہرمن کہتی
ہین کذا فی البرہان والغیاث اور بعضے نسخون مین بجاے اہرمن دہرمن ہے اے فتنہ
زمانہ من ہم وچون درہمین قصیدہ رکن سوم مخنق کمند برین وزن شود مفعول مفاعیلن
چہار بار و مسمط چہار خانہ برین وزن خوش آید مثالش بیت گفتی بکشم یارے آن یار ستم
آری پہ گرگشتہ شوم باری دریاے تو اوے تربہ ت اور جو اس قصیدہ مین یعنی اس وزن
مین رکن تیسرا مخنق کرین یعنے مفاعیل مفاعیل کو جو شعر مین ہے مفاعیلن مفعول کرین یہ وزن
ہو کہ مفعول مفاعیلن چار بار اور مسمط چہار خانہ اس وزن مین خوشنما ہے یعنے تین مصرع ایک وزن
اور ایک قافیے مین اور چوتھے مصرع مین قافیہ اور مثال اوسکی شعر مذکور ہے تقطیع کفتب
مفعول کشم یاری مفاعیلن اا یار مفعول ستم اارے مفاعیلن گرگشت مفعول شوم

مفاعیلن دریا مفعول تا و لاتر مفاعیلن م ب عروض مقصور یا محذوف وضرب مقصور مثالش
بیت صد سال بامید سلامی و پیامے ٭ چون معتکفان بر در و بام تو توان بودت دوسرا وزن
عروض مقصور یعنے فعولان یا محذوف یعنی فعولن اور ضرب مقصور یعنے فعولان مثال وسکی بیت سطور
ہے تقطیع یہ ہے صد سال مفعول بام مید مفاعیل سلامیو مفاعیل پیامی فعولن چو معت مفعول کفان برد
مفاعیل ربامیت مفاعیل توانبود فعولان اس مثال مین عروض محذوف تھا مثال عروض مقصور کی
یہ ہے بیت دو دانہ جگرم زمزمۂ جنگ برآورد ٭ این نغمہ نالم بچہ آہنگ برآورد م ج عروض ہمان
وضرب محذوف وہمالست کہ وزن گذشتہ است ت تیسرا وزن عروض وہی یعنے مقصور
فعولان یا محذوف فعولن اور ضرب محذوف یعنی فعولن مثال دونون کی بیت حرف از
کسے آموز کہ گفتار نداند ٭ شاگرد کسے باش کہ بسیار نداند بیت دوسری در عشق کسے راخبر از
راز کسی نیست ٭ آتش بسرم سوزد و دستار نداند ٭ اور یہ وہی وزن گذشتہ ہے ج یعنے
چون نزد مصنف در محذوف ومقصور باعتبار وزن فرقے نیست لہذا سوم را حوالہ دوم ساخت
تم کلامہ معلوم ہو کہ مصنف نے دونونکو بیان کرکے لکھدیا کہ حقیقت مین یہ دونون وزن
ایک ہین کسواسطے کہ اجتماع قصر وحذف آخر شعر مین مغیر وزن نہین اور یہی مذہب جمہور ہے
نزد ایشان چہ معنے دارد م عروض ازل یا مجبوب وضرب ازل ہ عروض ہمان و ضرب مجبوب
مثالش بیت با انہمہ در راہ تو گر خاک شویم ٭ شایستہ نباشیم قدمہاے ترات چوتھا وزن
عروض ازل یعنی فعولن یا مجبوب یعنی فعل اور ضرب ازل یعنے فعول اور پانچوان عروض وہی اور
ضرب مجبوب یعنی فعل مثال مرقومۂ متن ہے تقطیع اوس بیت کی یہ ہے با انہ مفعول مہ در راہ مفاعیل
تگر خاک مفاعیل شویم فعول شایست مفعول نباشیم مفاعیل قدمہاے مفاعیل ترا فعل اور حقیقت
مین یہ دونون وزن ایک ہین اور یہی در مصرع بتقدیم وتاخیر مثالین دونون کی ہو سکتی ہین
محقق نے اندراج بیت ثانی کی احتیاج نجانی ح قولہ عروض ہمان وضرب مجبوب اختلاف
ضرب بازل ومجبوب بحقیقت دو وزن است لیکن چون محقق علام یک دو دو ساکن
را در آخر باعث اختلاف وزن نمیداند لہذا ہر دو را ایکے کردہ تم کلامہ معلوم ہو کہ یہ بظاہر
دو وزن ہین اور حقیقت مین ایک اور صاحب حاشیہ نے برعکس بیان کیا اور کسی کے

نزدیک باجتماع یک ساکن اور دو ساکن آخرمین وزن مختلف نہین ہوتا صاحب حاشیہ کا یہ حاشیہ کا
یہ امر بار بار یہ نسبت لکھنا بیجا ہے اور سبب اسکا ناآشنائی فن ہے م ۲ عروض فاع یا فع گفتہ اندو
ضرب فاع ز عروض مجحان وضرب فع وشرط کردہ اند کہ ماقبل عروض وضرب درین دو وزن
سالم بود واین سہو است چہ این دو وزن ہمان است کہ چہارم و پنجم الا آنکہ سہ متحرک آخرین مسکن الاوسط
است و عروض وضرب مخنق شدہ مثالش این وزن شعر ترسد از آنکہ اگر دیر آید ٭ زین جان براز
در دیر آید فریاد ٭ واین چہار وزن بحقیقت یکیست بوزن ترانہ است کہ آنرا رباعی خوانند و بپارسی
دو بیتی گویند ت چھٹا وزن عروض فاع یعنے مخنق ازل یا فع یعنے مخنق مجبوب کہا ہے اور
ضرب فاع ساتوان وزن عروض وہی یعنی فاع یا فع اور ضرب فع اور عروضیون شرط کی ہے
کہ ماقبل عروض اور ضرب کے ان دونون وزنون مین یعنے چھٹے اور ساتوین مین رکن سالم
آئے اور یہ سہو ہے اسواسطے کہ یہ دونون وزن وہی ہین جو چوتھا اور پانچوان ہے مگر یہ کہ
تین متحرک آخرین مسکن الاوسط ہین اور عروض اور ضرب مخنق ہوے ہین اس طرح کہ لازم
مفاعیل کا فاے مفعول وفعل سے ملا ہے اور مفاعیلن فاع اور مفاعیلن فع ہوا ہے مثال
اوسکی شعر مذکور ہے تقطیع اوسکی یہ ہے ترسند مفعول از آنکہ مفاعیل اگر دیر امفاعیلن ید فع
زہی جان مفعول پرزورد مفاعیل بر آید فر مفاعیلن یاد فاع اور یہ چارون وزن یعنے
چہارم پنجم ششم ہفتم حقیقت مین ایک ہین اور یہ وزن ترانے کا ہے کہ اوسکو رباعی کہتے
ہین اور فارسی مین دو بیتی کہتے ہین ارکان چارون وزنون کے یہ ہین وزن چہارم مفعول
مفاعیل مفاعیل فعول وزن پنجم مفعول مفاعیل مفاعیل فعل وزن ششم مفعول مفاعیل
مفاعیلن فاع وزن ہفتم مفعول مفاعیل مفاعیلن فع پس چہارم اور پنجم اسواسطے ایک ہین
کہ جمع ہونا ایک ساکن اور دو ساکن کا آخرمین مغیر وزن نہین ہے اور ششم اور ہفتم مخنق
ہوگئے ہین پس چارون وزن ایک ٹھہرے اس جگہ بھی صاحب میزان کو مغالطہ ہوا
اور یہ حاشیہ لکھا ہے ح واین سہو ست یعنی بحقیقت سالم نیست زیرا کہ چون در چہارم
و پنجم در مفاعیل فعول یا مفاعیل فعل کہ در آخر مصراع واقع شود سہ متحرک یعنے لام مفاعیل
دو متحرک فعول یا فعل بہم آیند وتسکین سط کردہ حرف اول فعول یا فعل را ماقبل منضم نماید یعنی

مسکن مخنق سازند مفاعیلن فاع یا مفاعیلن فع شود پس بحقیقت درینجا رکن سالم نیست و این ہر دو
فرع چہارم و پنجم است مگر بار خدایا چنان گویند کہ مراد از سالم در صورت است نہ بحقیقت و ہمین قدر
تغیر برائے اختلاف کافیست تم کلامہ معلوم ہو کہ طالب علمی ور چیز ہے اور شاعری اور عبارت متن
مین کہ لفظ سہو بعد لفظ سالم کے واقع ہوا صاحب حاشیہ اپنے گمان مین یہ مطلب سمجھا کہ اس وزن
کے رکن کو سالم جاننا سہو ہے حالانکہ مطلب کتاب کا یہ ہے کہ وزن ششم و ہفتم کو براسہ سمجھنا
سہو ہے بلکہ یہ دونون اوزان چہارم و پنجم ہین اور لکھتا ہے کہ ہمین قدر تغیر برائے اختلاف
کافی است یہ بھی اسکے نزدیک مسلم نہین اور رکن کے مخنق ہو نیسے ہرگز وزن نہین بدلتا بلکہ کہتے
ہین کہ اس وزن مین یہ رکن مخنق آگیا ہے م مسدسات ح عروض سالم یا مسبغ وضرب مسبغ و ہر دو
سالم برنگونہ بیت تا کے بوداے کودک ای کودک سنگین دل ۔ جور تو برین عاشق حیسا مان
ت مسدسات آٹھوان وزن عروض سالم یعنی مفاعیلن یا مسبغ یعنی مفاعیلان اور ضرب
مسبغ یعنے مفاعیلان نوان وزن عروض اور دونون سالم یعنے مفاعیلن شعر مثال کا جو
مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہ ہے تاکیب مفعول ودی کود مفاعیل کسنگیدل مفاعیلن
جو ریت مفعول بری عاش مفاعیل قبے سامان مفاعیلان چونکہ تسبیغ مغیر وزن نہین ہے
ایک بیت دونون کی مثال مین کافی ہے م ی عروض مقصور یا محذوف و ضرب
مقصور مثالش شعر دلدار من آن ترک پریزاد ٭ کس نیست بخوبی بجہان یار ٭
یا عروض ہمان و ضرب محذوف و حکمش ہمانست ت دسوان وزن عروض مقصور
یعنے مفعولان یا محذوف یعنے فعولن اور ضرب مقصور یعنے فعولان مثال اوسکی مرقومہ
متن ہے اور تقطیع اوسکی یہ ہے دلدار مفعول منا ترک مفاعیل پریزاد فعولان کس نیس
مفعول بخوبیت مفاعیل جہاریار مفعولان گیارہوان وزن عروض وہی یعنے فعولان
یا فعولن اور ضرب محذوف یعنے فعولن اور حکم اوسکا وہی یعنے دہم اور یازدہم وزن واحد
ہے اور مثال اول کافی ہے م یب عروض ازل یا مجبوب ضرب ازل یج عروض مجحان و
ضرب مجبوب مثالش بیت با تو نتوان گفت سخن ٭ زیرا کہ تو ئی شاہ بتان ٭ ت بارہوان وزن
عروض ازل یعنی محذوف مقصور فعول یا مجبوب یعنی محذوف مرتین فعل اور ضرب ازل یعنے

فعول تیرہوان وزن عروض وہی یعنی فعول یا فعل اور ضرورت مجبوب یعنی فعل مثال مرقومہ متن ہے
تقطیع اوسکی یہ ہے یا تون مفعول تو اگفت مفاعیل سخن فعل نیرا کہ مفعول تو ئی شاہ مفاعیل بنا
فعل یا بتان فعول چونکہ دونون وزن ایک ہین ایک مثال کافی ہے م یہ عروض فاع یا فع و
ضرب فاع یہ عروض ہمچنان وضرب فع وماقبل عروض وضرب ہر دو سالم داین ہم سہو است
وبحقیقت ضربہاے گذشتہ است اما سکن مثالش بیت دل سوختہ از زلفت مشک ۞ خجلت
زدہ از رویت مہ ۞ ست چودہوان وزن عروض فاع یعنی مخنق ازل یا فع یعنی مخنق مجبوب اور
ضرب فاع پندرہوان وزن عروض وہی یعنی فاع یا فع اور ضرب فع مگر ماقبل عروض وضرب کے
ارکان سالم کی شرط کی ہے یہ بھی سہو ہے جیسا کہ متن مین بیان ہوا اور حقیقت مین یہ اضراب
گذشتہ ہین یعنی اوزان گذشتہ ہین اما سکن بسبب تحقیق کے مثال اوسکی بیت مرقومہ متن ہے
تقطیع اوسکی یہ ہے دل سوخ مفعول تہ از زلفت مفاعیل مشک فاع خجلت ز مفعول ع از رویت مفاعیلن
مہ فع پس یہ چارون وزن بھی حقیقت مین ایک ہین جیسا کہ متن مین بیان ہوا ام مربعات یہ
ہر دو سالم بر بنگویہ شعر اکنون کہ چنین نزارم ۞ بر من بکنی رحمت ۞ واین مانند یک مصراع مثمن است
کہ رکن سوم مخنق آمدست مربعات سولہوان وزن مربع کا عروض اور ضرب دونون سالم یعنے
مفاعیلن جیسا کہ شعر مرقومہ متن مین ہے تقطیع اوسکی یہ ہے کہ اکنو کہ مفعول چنین زارم مفاعیلن بر من
مفعول بکنی رحمت مفاعیلن اور یہ مانند ایک مصرع مثمن کے ہے یعنے مانند ہزج اخرب مثمن جسمین
رکن سوم مخنق لاتے ہین یعنے مفعول مفاعیل مفاعیلن کو مخنق کر کے مفعول مفاعیلن
مفعول مفاعیلن کہتے ہین م نیز ہر دو مقصور ورکن ابتدا اخرب نشاید و بر بنگویہ بود بیت من بتو
چنین نزارم ۞ تو از دور ہمے خندم ۞ عروض سالم وضرب محذوف بر بنگویہ بیت چندین چہ کنے
تنبل ۞ مارا چہ فریبی ۞ واین ہر دو ہمچنانست کہ در اول گفتہ شدست سترہوان وزن عروض
ضرب دونون مقصور یعنے فعولان اور اس وزن مین رکن ابتدا اخرب بیجا ہے اسواسطے کہ جب دونون
مصراع مربع کو مثمن کرین کوئی وزن مثمن نہین ہو سکتا اور بدون تخنیق کے حشو مین اخرب کیونکر ہو
بیت مثال کی مرقومہ متن ہے اور تقطیع یہ ہے من بیت مفعول چنی زار فعولان تا از دور مفاعیل ہمی خند
فعولان اوٹھارہوان وزن عروض سالم یعنی مفاعیلن اور ضرب محذوف یعنی فعولن بیت مثال کی

مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہ ہے چندین چہ مفعول کنی تنبل مفاعیلن مارا مفعول فریبی فعولن تنبل یا بضم
اول وثالث یعنی مکر وحیلہ از لطائف وبرہان ولغات ترکی وسراج کذا فی الغیاث اور یہ دونون
وزن اوسی طرح ہین جسطرح کہ اول بیان کیا یعنے مانند ایک مصرع مثمن کے م لیظ ہر دو محذوف بر بنگویہ
بیت ای یار گرامی ۞ آخر تو کجائی ۞ واین در حکم یک مصراع نیست کہ کوتاہ ترین وزنہا ہزج است
ت وزن انیسوان عروض اور ضرب دونون محذوف یعنی فعولن بیت مثال کی مرقومہ
متن ہے تقطیع یہ ہے اے یار مفعول گرامی فعولن آخر ت مفعول کجائی فعولن اور یہ ایک
مصراع مثمن کے حکم مین نہین ہے اسواسطے کہ یہ کسی وزن پر اوزان مثمنات
مسطورہ سے نہین ہے اور کوتاہ ترین اوزان ہزج ہے یہی اسواسطے کہ فقط بیس حرف اور بارہ حرف جسمین
اہمین ہین م ک حائیلہ عروض بدید نبود وضرب ازل یعنے فعول بر بنگویہ شعر یکبارہ چنین جاہل خونخوار
مباش ۞ کا عروض ہمان وضرب مجبوب بر بنگویہ بیت دانی کہ دل از تو کشود مرا سیر مرا کب
عروض ہمچنان وضرب فاع وماقبلش سالم بر بنگویہ بیت شتاب بر فتن صنما نکنے باش ۞ کج
عروض ہمچنان وضرب فع بر بنگویہ بیت وانیکہ دلم از سر تو کے گردد ۞ واین ہمہ چہار یک دو لنست
بر وزن یک مصراع ترانہ پس بحقیقت اوزان مربعات چہارست والحیازین وزنہا مانند یک مصراع
مثمن است متاخران استعمال کمتر کنند وقدماران شعر بسیار گفتہ اندت بیسوان وزن عدہ کہ
عروض اوسکا ظاہر نہو یعنے بیت معقد ہو اور رکن عروض کچھ داخل مصرع اول اور کچھ شامل
مصرع ثانی اور ضرب ازل یعنی فعول اس طرح بیت یکبارہ چنین جاہل خونخوار مباش ۞ لام
جاہل کا مصرع ثانی مین شامل ہے تقطیع اوسکی یہ ہے یکبار مفعول چنی جا مفاعیل ہل خونخار مفاعیل
مباش فعول اکیسوان وزن عروض وہی یعنی ناپدید اور ضرب مجبوب یعنے فعل اس طرح
بیت دانی کہ دل از تو نشود سیر مرا ۞ نون نشود کا شامل مصراع اول ہے یہ ہے دانیکہ
مفعول دلز تون مفاعیل شود سیر مفاعیل مرا فعل بائیسوان وزن عروض وہی یعنے ناپدید
اور ضرب فاع مخنق ازل اور ماقبل اوسکے رکن سالم اس طرح بیت شتاب بر فتن صنما
نکنے باش ۞ صاد صنما کا شامل مصرع اول ہے تقطیع یہ ہے شتاب مفعول بر فتنص مفاعیل
نما نکنے مفاعیلن باش فاع تیسوان وزن عروض وہی یعنی ناپدید اور ضرب فع مخنق

محبوب اسطرح بیت داٰنی کہ دلم از سر نوکے گرد و بار سر متعلق مصرع ثانی ہر معنی یہ کہ
تو جانتا ہے کہ دل میرا تیرے خیال سے کب پھرتا ہے یعنے ترک عشق ممکن نہین تقطیع یہ ہے
دانیکہ مفعول دلم از سر مفاعیل نو کے گر مفاعیلن دو فع اسجگہ صاحب حاشیہ نے شعر غلط پڑھا
اور تقطیع غلط کی اور خیال معقد کا بھی نکیا اور نسبت مسامحہ کیطرف محقق علیہ الرحمۃ کے لکھی ہے
دانیکہ مفعول دلمسیر مفاعیل زنو کیگر مفاعیلن دو فع لیکن مخفی نماند کہ درین تمثیل مسامحت زیرا کہ
عروض درین شعر نا پدید نیست جزوی از کلمہ کہ بعضش در مصراع ثانی معتبر باشد ماخوذ نیست تم کلامہ
اور یہ چارون یعنے وزن بستم و بست و یکم و بست و دوم و بست و سوم وزن واحد ہی ایک مصراع
ترانہ کے وزن پر پس حقیقت مین اوزان مربعات چار ہین کسواسطے کہ دوم اور چہارم ایک وزن
ہی اور یہ چارون بھی ایک پس چار وزن مربعات کے تمام و کمال ٹھہرے اور جو وزن کہ اوزان
مربعات مین مانند ایک مصرع کے ہے یعنے مفعول مفاعیلن مفعول مفاعیلن متاخرون نے
اس وزن مربع کو بکثر مستعمل کیا ہے اور قدمانے اس وزن مین شعر بہت کہے ہین ہم وایشان
ہر مصراعی را قافیہ آوردہ اند و آنرا بیتے میشمردہ مانند دو مشطور با بیتہاے معقدانا شعار تا دیان
کہ آنرا منتصف معین نباشد و بدین سبب ترانہ را قد با چہار بیت می گرفتہ اند و آنرا چہار بیتی خواندہ
اند و بتازی رباعی و در ہر چہار قافیہ آوردن لازم میشمردہ اند اما نزدیک متاخران چون مربعات
این اوزان مستعمل نیست این اوزان متروک است و ہر بیتے را از این ابیات مصراعی میشمرند
در باعی را دو بیتی مے خوانند و مصراع سوم را خصی خوانند و قافیہ شرط نمی شمرند اور قدما ہر مصرع
مربع مین قافیہ لاتے ہین اور اوسکو ایک بیت شمار کیا ہے مانند دو مشطور کے یعنے در حجار رکنی
کی فارسی مین کہ ایک بیت مربع اوسکی بجاے ایک مصراع مثمن کے ہوتی ہے اور ایک بیت
مثمن مین چار قافیے لاتے ہین یا مانند ابیات معقد تازی کے کہ اوس مین تخصیص معین
نہین ہوتی ہے یعنے معقد کہ اوس مین عروض کچھ شامل مصرع اول اور کچھ داخل مصرع ثانی
ہوتا ہی اوسکی ایک بیت کو مصرع کر لیتے ہین اور دو بیتون کا ایک شعر ہوتا ہی پس اسی سبب سے
ترانے کو قدمانے چار بیت قیاس کیا ہی اور اوسکو چار بیتی کہا ہی یعنی اوسمین ہر مصرع
ایک بیت ہے اور تازی مین اوسکو رباعی کہتے ہین اور چارون مصرعون مین قافیہ لانا واجب

جانتے ہین اما نزدیک متاخرون کے جو مربعات اس وزن از خرب کے مستعمل نہین ہین یہ وزن بھی متروک
ہین اور ہر بیت کو ان ابیات مربع سے ایک مصرع شمار کرتے ہین اور رباعی کو دو بیتی کہتے ہین اور
تیسرے مصرع کو خصی کہتے ہین اور اوسمین قافیہ شرط نہین جانتے ہین اور خصی لغت مین خصیہ کردہ
کو کہتے ہین مناسبت ظاہر ہے ہم و بدانکہ رکن دوم از مثمنات کہ چہار خانہ نبود و از مسدسات
دو مرحلہ کی کہ دو نیمہ نشود روا بود کہ مقبوض استعمال کنند و باشد کہ خوشتر آید و در غیر ترانہ چون مقبوض
آوردند در ہمہ قصیدہ ہمچنان بود اور معلوم ہو کہ رکن دوم مثمنات مین جس وقت چہار خانے
نہون یعنے مسمط نہون کسواسطے کہ مسمط مین ارکان برابر اور ہموزن لازم ہین اور مسدسات
اور مربعات مین جس وقت دو نیمہ نہون یعنے مسجع نہون کسواسطے کہ مسجع مین ارکان برابر و
ہموزن لازم ہین تو روا ہے کہ وہ رکن دوم مقبوض استعمال کرین یعنے مفاعلن لاتین اور
یہ یعنے رکن دوم کا مقبوض لانا کبھی خوشتا ہوتا ہے اور سوا ترانے کے جب رکن دوم مقبوض لاوین
چاہیے کہ تمام قصیدے مین برابر لاوین اختلاف نہ کرین اور رباعی کا حال محقق خود بیان کرتے
ہین ہم اما در ترانہ خلط مقبوض و مکفوف بیکدگر روا بود و میان یا و نون معاقبہ بود و در ہمہ مواضع
تسکین او اسطہ روا بود و خلطش با تحریک ہم روا بود و بدین سبب رکن دوم ترانہ مقبوض مخنق
و غیر مخنق و مکفوف مخنق و غیر مخنق شاید و رکن سوم مکفوف مخنق و غیر مخنق شاید بران
تقدیر کہ رکن دوم مکفوف باشد اما بران تقدیر کہ رکن دوم مقبوض باشد تخنیق صورت نہ بندد
و رکن چہارم ازل مخنق و غیر مخنق و مجبوب مخنق و غیر مخنق شاید پس از ازدواج این شش وجہ
با چہار وجہ رکن چہارم بست و چہار وجہ حاصل آید کہ آنرا اوزان ترانہ خوانند تمت لیکن ترانے مین
خلط مقبوض یعنے مفاعلن اور مکفوف یعنے مفاعیل کا بیکدگر روا ہے اور درمیان یا اور نون
کے مفاعیلن مین معاقبہ ہے یعنے دونون ساکن دونون سببون کے ساتھ ہی گر نہین سکتے
اور جملہ مواضع مین تسکین اوسط روا ہے یعنے جہان تین متحرک واقع ہون وہان حرف اوسط
کو ساکن کر سکتے ہین اور خلط تسکین کا ساتھ تحریک کے بھی روا ہے یعنے ایک جگہ مسکن ہو
اور ایک جگہ محرک اس مین کچھ قباحت نہین اور اسی جہت سے رکن دوسرا ترانے کا مقبوض
مخنق یعنے فاعلن اور غیر مخنق یعنے مفاعلن اور مکفوف مخنق یعنے مفعول اور غیر مخنق

یعنی مفاعیل لائق ہے اور رکن سوم مکفوف مخنق یعنے مفعول اور غیر مخنق یعنی مفاعیل لایق ہے
بشرطیکہ رکن دوم مکفوف یعنے مفاعیل ہو لیکن اوس صورت مین کہ رکن دوم مقبوض ہو یعنے
مفاعلن تخنیق ممکن نہ ہوگی کسواسطے کہ جس رکن مین تخنیق کرتے ہین ماقبل اوسکا حرف متحرک ہوتا ہے
اور مفاعلن اور فاعلن مین نون ساکن واقع ہوا ہے پس تخنیق نہو سکیگی اور رکن چہارم ترانے
کا ازل مخنق یعنے فاع اور غیر مخنق یعنے فعول اور مجبوب مخنق یعنی فع اور غیر مخنق یعنے فعل چاہیے
بس ان چھ وجہون کی آمیزش سے ساتھ چار وجہون رکن چہارم کی چوبیس وجہین حاصل
کہ اونکو اوزان ترانہ کہتے ہین چھ وجہین یہ ہین کہ رکن دوم فاعلن یا مفاعلن یا مفعول
یا مفاعیل ہو اور رکن سوم مفعول یا مفاعیل ہو اور چار وجہین یہ ہین کہ رکن چہارم فاع یا فعول
یا فع یا فعل واقع ہو اور معلوم ہو کہ ارکان اوزان رباعی کے دس ہین پہلا مفاعیلن سالم
دوسرا مفاعلن مقبوض تیسرا مفاعیل مکفوف چوتھا مفعولن اخرم پانچوان مفعول اخرب چھٹا
فاعلن اشتر ساتوان فعول ازل آٹھوان فعل مجبوب نوان فاع ازل مخنق دسوان فع مجبوب مخنق
اور چوبیس وجہین اوزان ترانے کی جو حاصل ہوتی ہین تفصیل اونکی یہ ہے جو لکھی جاتی ہے

۱ مفعول مفاعیلن مفعول فعل	۹ مفعول مفاعیل مفاعیل فعل	۱۷ مفعولن فاعلن مفاعیل فعل
۲ مفعول مفاعیلن مفعول فعول	۱۰ مفعول مفاعیل مفاعیل فعول	۱۸ مفعولن فاعلن مفاعیل فعول
۳ مفعول مفاعیلن مفعولن فع	۱۱ مفعول مفاعیل مفاعیلن فع	۱۹ مفعولن فاعلن مفاعیلن فع
۴ مفعول مفاعیلن مفعولن فاع	۱۲ مفعول مفاعیل مفاعیلن فاع	۲۰ مفعولن فاعلن مفاعیلن فاع
۵ مفعول مفاعلن مفاعیل فعل	۱۳ مفعولن مفعولن مفعول فعل	۲۱ مفعولن مفعول مفاعیل فعل
۶ مفعول مفاعلن مفاعیل فعول	۱۴ مفعولن مفعولن مفعول فعول	۲۲ مفعولن مفعول مفاعیل فعول
۷ مفعول مفاعلن مفاعیلن فع	۱۵ مفعولن مفعولن مفعولن فع	۲۳ مفعولن مفعول مفاعیلن فع
۸ مفعول مفاعلن مفاعیلن فاع	۱۶ مفعولن مفعولن مفعولن فاع	۲۴ مفعولن مفعول مفاعیلن فاع

ح قولہ این شش وجہ کہ حاصل شدہ است از ضرب چہار وجہ رکن دوم یعنے مقبوض مخنق و غیر مخنق و مکفوف
مخنق و غیر مخنق یا دو وجہ رکن سوم یعنے مکفوف مخنق و غیر مخنق تم کلامہ اتنا سمجھ مین نہ آیا کہ جب
چار کو دو مین ضرب دیجیے آٹھ ہوتے ہین نہ چھ جو بس کا لکھنا کیسا ہم واین بحر را

خاصیتی ست و آن آنست کہ دروی از دو از دہ سبب خفیف مصراعی افتد بدینگونہ شعر اے دلبر دل شد
خوش جان ہم شد زو خوشتر ﴿ واین وزن اول مثمن است کہ رکن آخر سالم است و اگر یک یک سبب
از وی الکنی وزنی دیگر شود وہم از اوزان این بحر تا آنگاہ کہ ہیچ سبب بماند مصراعے بود از مربع این بحر بدینگونہ
شعر اے دلبر دل شد وہم بسبب تسکین متحرکات است پس ہشت وزن حاصل آید برین ترتیب
کہ فصل ہر یکے بر دیگرے بیک سبب خفیف باشد ت اور اس بحر کی ایک خاصیت ہے کہ اسمین
بارہ سبب خفیف سے ایک مصرع آتا ہے جیسا کہ مرقومۂ متن ہے وزن اوسکا یہ ہے
مفعولن مفعولن مفعولن مفعولن اور یہ وہی وزن اول اخرب مثمن ہے کہ رکن آخر اوسکا سالم ہے
یعنے مفعول مفاعیل مفاعیل مفاعیلن جسکی مثال یہی مصرع اے دلبر جادو وش
وای فتنۂ اہرمن ﴿ پس جب ارکان مخنق ہونگے بوزن مفعولن مفعولن مفعولن مفعولن
چار بار ہوجاے گی پس اگر ایک ایک سبب ان سببون سے گرائے تو ایک وزن
اور پیدا ہوتا جاے اس بحر کے اوزان سے بھی اور تسکین متحرکات سے بھی یہان تک کہ
پانچ سبب رہ جایئں وہ ایک مصرع ہو مربع اس بحر کا جیسا کہ مصرع مذکور مرقومۂ متن ہے
اور وزن اوسکا مفعولن فعلن پس آٹھ وزن حاصل ہوتے ہین اس ترتیب سے کہ فضیلت
ایک کی دوسرے پر ساتھ ایک سبب خفیف کے ہے مثلاً اخرب مثمن یہ وزن ہے مفعول
مفاعیل مفاعیل مفاعیلن جب ایک سبب کم ہو یہ وزن ہو مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن
مصرع اوسکا ہے صد سال با امید بپاے وسلاے ﴿ اور جب دو سبب کم ہون یہ وزن ہو
مفعول مفاعیل مفاعیل فعل مصرع اوسکا ہے با اینہمہ در راہ توگر خاک شوم ﴿ اور جب تین سبب
کم ہون یہ وزن ہو مفعول مفاعیل مفاعیلن مصرع اوسکا ہے تاکے بود اے کودک سنگین دل ﴿
اور جب چار سبب کم ہون یہ وزن ہو مفعول مفاعیل فعولن مصرع اوسکا ہے کس نیست جگر خوار
ترا زمن ﴿ اور جب پانچ سبب کم ہون یہ وزن ہو مفعول مفاعیل فعل مصرع اوسکا ہے باتو
نتوان گفت سخن ﴿ اور جب چھ سبب کم ہون یہ وزن ہو مفعول مفاعیلن مصرع اوسکا ہے
اکنون کہ چنین زارم ﴿ اور جب سات سبب کم ہون یہ وزن ہو مفعول فعولن مصرع اوسکا ہے
ای یار گرامی ﴿ اور علے ہذا القیاس اوزان مخنق کہ مساوی وزن مفعول فعولن کا یہ مصرع ہی ہے

اسی دلبر دل شد ۞ کہ مرکب پانچ سبب سے ہے یعنی مفعولن فعلن ہم رجز و این بحر ہم در ہر دو لغت
مستعمل است و اصلش تا زیا نزا در دایرہ مستفعلن شش بار بود و در بنا وافی و یکے مجزو و یکے مسطور
و منہوک بکار دارند و اورا یک عروض و دو ضرب باشد و بر پنج وزن آید وافی و یکی مجزو و یکی
مشطور و یکی منہوک و بیتہا ایش اینست ت یہ بحر بھی دونوں لغت یعنی عربی اور فارسی مین مستعمل
ہے اور اصل اوسکی دایرۂ تازی مین مستفعلن چھ بار ہے اور استعمال مین اوسکو وافی اور مجزو
اور مشطور اور منہوک لاتے ہین اور اوسکا ایک عروض یعنی سالم اور دو ضربین یعنی سالم اور مقطوع
مفعولن لاتے ہین اور پانچ وزنون پر آتی ہے دو وافی یعنے مسدس اور ایک مجزو یعنے مربع اور
ایک مشطور یعنی تین رکن دونون مصرعون مین اور ایک منہوک یعنے دو رکن دونون مصرعون
مین اور بیتین اوسکی یہ ہین م اشعر دار لسلمی اذ سلیمی جارة ۞ قفر تری آیاتها مثل الزبر
عروض و ضرب ہر دو سالم است ت پہلا شعر عروض اور ضرب دونون سالم یعنی مستفعلن
جیسا کہ مرقومہ متن مین معنی اوسکے یہ ہین کہ یہ گھر معشوقہ سلمی کا ہے جس وقت سلیمی ہمسایہ
اوسکی تھی خالی دیکھتا ہے تو نشان اوسکے مثل کتابت کے کہ دال پر نویسندہ سے تقطیع یہ
دار لسل مستفعلن ما اذ سلی مستفعلن ما جارتن مستفعلن قفرن ترا مستفعلن آیا تہا مستفعلن
مثلز زبر مستفعلن م ب شعر القلب منہا مستریح سالم ۞ القلب منی جاہد مجہود عروض
سالم و ضرب مقطوع است و این ہر دو وافی است ت دوسرا شعر کہ مرقومہ متن ہے
عروض اوسکا سالم اور ضرب مقطوع ہے یعنے مفعولن معنی یہ ہین دل اوس معشوقہ کا
خرم اور سالم ہے اور دل میرا تعب اور بلا مین ڈالا گیا ہے مستریح بالضم طلب راحت
کنندہ منتخب سے جہد بالفتح والضم توانائی و کوشش و رنج منتخب سے تقطیع القلب من
مستفعلن ہا مستری مستفعلن حن سالمن مستفعلن القلب من مستفعلن نی جاہدن مستفعلن مجہو
مفعولن یہ دونون وزن وافی ہین م ج شعر قد ہاج قلبی منزل ۞ من ام عمرو مقفر
و این مجزو است و عروض ضرب سالم ت تیسرا شعر کہ مرقومہ متن ہے عروض اور ضرب
اوسمین دونون سالم ہین یعنی مستفعلن معنی یہ ہین جوش مین لایا دل میرا گھر کہ ام عمرو سے
خالی ہے تقطیع یہ ہے قد ہاج قل مستفعلن بی منزل مستفعلن من ام عم مستفعلن رن مقفر

مستفعلن اور یہ مجزو ہے م د شعر یا لیتنی فیہا جذع ۞ واین مسطور است و عروضش ضرب
باشد و صدر و حشو ابتدا ایش ت چوتھا شعر مرقومہ متن ہے اور یہ مشطور ہے یعنی تین رکن دونون
مصرعون مین ہین اور عروض اوسکا ضرب اوسکی ہے اور صدر اوسکا ابتدا اوسکی یعنی عروض
اور ضرب اور صدر اور ابتدا امین مستفعلن واقع ہوا ہے اور چونکہ دونون مصرع اسکے بجاے
ایک مصرع مسدس الاصل کے ہین عروض اور ضرب ایک ہے اور صدر اور ابتدا بھی ایک معنی
شعر کے یہ ہین کون چیز ہیجان مین لائی خر لون کو اور ریح کو یا حاجت کو کہ اونسے محزون کیا
شجو بالفتح حاجت اور اندوہ اور اندوہگین کرنا منتخب سے تقطیع یہ ہے ما ہاج اح مستفعلن زان اش
و رشج مستفعلن ون قد شجا مستفعلن م ہ شعر یا لیتنی فیہا جذع واین منہوک ست مانند مشطور
و حشو ندارد ت پانچوان شعر مرقومہ متن ہے اور یہ منہوک ہے یعنے نصف مجزو مربع مانند مشطور
کے یعنے اسمین بھی عروض اور ضرب اور صدر ابتدا ایک ہے فرق اتنا ہے کہ حشو نہین رکھتی ہے
بخلاف مشطور کے معنی یہ ہین کاش کے ہوتا مین اوس زمانے مین جوان یہ قول ورقہ بن نوفل ابن
عم حضرت خدیجہ کا ہے کہ اونسے جب حال جناب رسول صلے اللہ علیہ و الہ وسلم کا سنا کہا
کہ کاش ہوتا مین جوان اور اعانت تمہاری کرتا تقطیع یہ ہے یا لیتنی مستفعلن فیہا جذع مستفعلن
جذع بفتحتین جوان نو و تازہ منتخب سے م وعبد الصمد بن معذل رجزی گفتہ است و ہر بیتے ازان
رکنے بر ینگونہ شعر قالت حبل یا ذا الخجل ہذا الرجل حین احتفل اہدے لصکی ۞ و این حکم شعر ہے
است کہ بر زیادت از ارکان مستعمل گفتہ اند بہ تکلف ت اور عبد الصمد پسر معذل نے ایک
رجز کہی ہے کہ ہر بیت اوس مین ایک رکن کی ہے اور وہ مرقومہ متن ہے معنی یہ ہین کہ
کہا مسماۃ حبل نے یہ کیا خجالت ہے کہ اس مرد نے محفل کی اور یہ کیا پیاد کو تقطیع قالت
حبل مستفعلن یا ذا الخجل مستفعلن ہاذ الرجل مستفعلن حین احتفل مستفعلن اہدا لصل مستفعلن لبی
حکم ان شعرونکا حکم اون شعرون کا ہے کہ زیادہ ارکان مستعملہ سے کہے ہین بہ تکلف خلاف
قاعدہ منضبطہ رجز بفتحتین ایک نوع ہے شعر کوتاہ سے خلیل کہتا ہے کہ رجز داخل شعر نہین ہے
بلکہ وہ نصف بیت یا ثلث بیت ہے کذا فی المنتخب م و بطریق زحاف در بحر رکھتا
خبن و طے و خبل روا بود و در ضرب مقطوع خبن بیش روا نبود و در کن آخر مشطور

متقطوع و مخبون متقطوع بسیار آمدہ است و خلیل آنرا در عدد بنیاد وردہ ت اور بطریق زحاف کے سب رکنون مین خبن یعنی مفاعلن اور طے یعنی مفتعلن اور خبل یعنی فعلتن روا ہے اور ضرب متقطوع مین یعنی ضرب جب مفعولن ہو خبن سے زیادہ روا نہین ہے یعنے ضرب بجاے مفعولن فعولن بھی جایز ہے اور رکن آخر مشطور یعنے تین رکن کی بیت مین متقطوع یعنی مفعولن اور مخبون متقطوع یعنے فعولن بہت آیا ہے اور خلیل نے اوسکو شمار نہین کیا ہے اسواسطے کہ خلیل قایل مشطور مثلث کا نہین ہے اور شعر نزدیک اوسکے وہ ہے کہ دو مصرع اور عروض اور ضرب رکھتا ہو یہ بات مثلث پر صادق نہین ہے ہان مثنے پر البتہ صادق ہے لہذا خلیل قایل اوسکا ہوا ہے کذا فی المفتاح م واما بپارسی اصل این بحر در دایرہ مستفعلن ہشت بار در دائرہ باشد و سہ نوع بود سالم و مخبون و مطوی واز ہریک وافی و مجزو و مشطور و منہوک یعنے مثمن و مسدس و مربع و مثنے آوردہ اند و بر مشطور عرب کہ مثلث باشد ہم گفتہ اند و مخبون را کمتر اعتبار کنند و سالم و مطوی را چہار عروض و دہ ضرب آوردہ اند و بری وزن نہادہ و با مخبون بہم جملہ پنج عروض و دوازدہ ضرب باشد و بر چہل و چہار وزن باشد ت واما فارسی مین اصل اس بحر کے دائرے مین مستفعلن آٹھ بار ہے اور تین طرح پر ہے سالم اور مخبون اور مطوی اور ہر ایک کو ایمین سے وافی اور مجزو اور مشطور اور منہوک یعنے مثمن اور مسدس اور مربع اور مثنے لائے ہین اور وجہ تغیر کی یہ ہے تا مجزو اور مشطور اور منہوک عرب کا گمان ہو اور مشطور عرب کہ مثلث ہے یعنے تین رکنون کی بیت ہے اوس وزن مین بھی شعر کہتے ہین اور مخبون کو کہ قسم دوم ہے کمتر استعمال کرتے ہین اور سالم اور مطوی کے چار عروض اور دس ضربین لائے ہین اور تیس وزنون پر مقرر کیا ہے اور مخبون سے ملاکر پانچ عروض اور بارہ ضربین ہین اور چوالیس وزنون پر آتی ہے م رجز سالم عروضیان گفتہ اند این نوع را دو عروض و پنج ضرب ست و بر پانزدہ وزن آمدہ چہار مثمن و چہار مسدس و پنج مربع و یکے مثلث و یکے مثنے باین تفصیل مثمنات ت رجز سالم عروضیون نے کہا ہے کہ اس نوع کے دو عروض ہین یعنے سالم مستفعلن یا مذال مستفعلان اور مقطوع مفعولن یا اعرج مفعولان اور پانچ ضربین ہین یعنے سالم اور مذال اور اعرج اور مقطوع اور مرفل مستفعلاتن اور پندرہ وزنون پر

رجز سالم

آتی ہے چار مثمن اور چار مسدس اور پانچ مربع اور ایک مثلث اور ایک مثنے اگرچہ قیاس چاہتا ہے کہ پچاس ہون اسواسطے کہ جب دو کو پانچ مین ضرب دیجیے دس ہون اور جب دس کو پانچ بار لیجیے پچاس ہون تفصیل ان پندرہ کی یہ ہے مثمنات م ا عروض سالم یا مذال اور ضرب مذال ب عروض ہمچنان و ضرب سالم و ہر دو بہ حقیقت یک وزن است و حکم مذال درین وزن ہمان است کہ حکم سبغ در ہزج مثمن چہ این وزن در درازی و تمامی مساوی آنست و مثال این وزن چنین باشد بیت ای دولت تو سود ما وی خشم تو مارا زیان ٭ سود ت ہمیشہ بابہا لیکن زیانت رایگان ٭ و مسمط چہار خانہ برین وزن خوش آید ت پہلا وزن عروض سالم یعنے مستفعلن یا مذال یعنی مستفعلان اور ضرب مذال یعنی مستفعلان دوسرا وزن عروض وہی یعنی سالم یا مذال اور ضرب سالم اور دونون وزن حقیقت مین ایک ہین اس لیے کہ زیادت حرف ساکن سے عروض اور ضرب مین وزن مختلف نہین ہوتا اور حکم مذال کا اس وزن مین وہی ہے جو حکم سبغ کا تھا ہزج مثمن مین اسواسطے کہ یہ وزن درازی اور تمامی مین برابر اوسکے ہے اگر مذال لائینگے بیت دائرے سے نکل جائیگی مگر ایسا متاخرین نے بہت کیا ہے اور محقق اسکو جو عیب لکھتے ہین بجا لکھتے ہین اور مثال اس وزن کی یون ہے جو مرقومہ متن ہے اور بابہا بیت مذکور مین یعنی قیمتی تقطیع بیت مذکور اسطرح ہے ای دولتی مستفعلن تو سود ما مستفعلن وی خشم تو مستفعلن مارا زیان مستفعلن سود ت ہمی مستفعلن شا بابہا مستفعلن لیکن زیا مستفعلن نت رایگان مستفعلن اس مثال مین اگر الف و نون کو بجاے ایک حرف کے بڑھیے مثال سالم کی ہے والا مثال مذال کی اور چونکہ دونون وزن واحد ہین ایک مثال کافی ہے بلکہ مذال نچاہیے کہ بیت دائرے سے نکل جاتی ہے لہذا محقق نے مثال بھی اوسکی نہ لکھی اور مسمط چہار خانہ اس وزن مین خوشنما ہے مثال مسمط کی بیت خسرو غریب است و گدا افتادہ در شہر شما ٭ باشد کہ از بہر خدا سوے غریبان بنگری م ج عروض سالم اور ضرب اعرج بر ینگونہ بیت اگر شوم از بہر خوش بے آنکہ کس گوید مرا ٭ گر بگذرد دو بخواہم من پیش درم شبگیر آن ت تیسرا وزن عروض سالم یعنے مستفعلن اور ضرب اعرج یعنی مفعولان بہ تسکین لام مستفعلن جیسے بیت مرقومہ متن مین معنی بیت کے یہ ہین کہ بے اطلاع آگاہ ہو جاؤن مین

بوے خوش سے اگر معشوق میرا میرے دروازے کی طرف سے گذرے وقت صبح یا آخر شب
تقطیع یہ ہے اگر شوم مستفعلن ازبوی خوش مستفعلن بے آنکہ کس مستفعلن گوید مرا مستفعلن گر بگذرد
مستفعلن دلخواہ من مستفعلن بیشی درم مستفعلن شبگیران مفعولان معلوم ہو کہ یہ مفعولان بجاے مستفعلن
مسکن اللام ہے اور شبگیر بمعنی شب و بمعنی سحرگاہ و آخر شب اور سفر کرنا اور راہی ہونا رات کو
قبل صبح اور بعد آدھی رات کے برہان اور مصطلحات اور رشیدی اور بہار عجم سے کذا فی الغیاث
ش شبگیران الف و نون صفت است و آن حال واقع گشتہ ازدلخواہ و معنیش شبیہ را ہر دو
صاحب میزان معنی شبگیران کہ صبحگاہ نوشتہ محض غلط باشد تم کلامہ ہرگاہ شبگیران بمعنے سحرگاہ لغت
مین آیا ہے جیسا کہ مذکور ہوا کیونکر محض غلط ٹھہرا م وعروض مقطوع یا اعرج و ضرب ہمچنان برینگونہ
بیت تا کی کنی ماہا ستم بر عاشق بیچارہ ٭ روزے بود کز جور تو گرد و ز شہر آوارہ ٭ و متاخران
یہ دو وزن شعر کم گویند ت چوتھا وزن عروض مقطوع یعنے مفعولن یا اعرج یعنے مفعولان
اور ضرب اوسی طرح یعنی مقطوع یا اعرج جیسا کہ بیت مثال مرقومہ متن ہے لفظ ماہا بمعنے
اے ماہ اور ماہ سے مراد معشوق ہے تقطیع یہ ہے تا کی کنی مستفعلن گر دو ز شہ مستفعلن بر
عاشقی مستفعلن بیچارہ مفعولن روزی بود مستفعلن کز جور تو مستفعلن گر دو ز شہ مستفعلن آوارہ
مفعولن اور متاخرون نے اس وزن سوم اور چہارم مین شعر کمتر کہے ہین م مسدسات ہ
عروض سالم یا مذال و ضرب مذال مثالش بیت تا کے مرا گوے کہ از من باش دور ٭ گرد و ریا شم
از تو چون باشم صبور ٭ عروض ہمان و ضرب سالم و بحقیقت ہمانست ت پانچوان وزن عروض
سالم یعنی مستفعلن یا مذال یعنی مستفعلان اور ضرب مذال یعنی مستفعلان شعر مثال کا مرقومہ
متن ہے تقطیع اوسکی یہ ہے تا کی مرا مستفعلن گوی کہ از مستفعلن من باش دور مستفعلان گردو ر
با مستفعلن شم از تو چو مستفعلن باشم صبور مستفعلان وزن چھٹا عروض وہی یعنی سالم یا مذال اور
ضرب سالم اور یہ حقیقت مین وہی ہے اسواسطے کہ افزونی ایک ساکن کی متغیر وزن نہین ہے
لہذا مثال بھی اوسکی علاحدہ نہ لکھی م ز عروض سالم و ضرب اعرج ح عروض سالم و ضرب مقطوع
و ہر دو یکے ست مثالش بیت ہرگز نگردم با تو جانان من بدے ٭ پس چونکہ از نیکی
نیم برخوردارت ساتوان وزن عروض سالم یعنے مستفعلن اور ضرب اعرج یعنے مفعولان

وزن

وزن آٹھوان عروض سالم یعنے مستفعلن اور ضرب مقطوع یعنی مفعولن اور یہ دونون وزن
ایک ہین کہ افزونی حرف ساکن سے وزن نہین بدلتا مثال متن مین مرقوم ہے اور لفظ چون مثال
مین بمعنی چرا ہے تقطیع اوسکی یہ ہے ہرگز نگر مستفعلن دم با تجا مستفعلن تا من بدی مستفعلن پس چو
کہ از مستفعلن نیکی نیم مستفعلن برخوردار مفعولان اور چونکہ دونون وزن ایک ہین ایک مثال
کافی ہے م مربعات ط عروض سالم یا مذال و ضرب مرفل مثالش رودکی گوید شعر
اے دل بہ تیر آتش پری ٭ یا زیر چنگال عقابی ت مربعات نوان وزن عروض سالم یعنے
مستفعلن یا مذال یعنی مستفعلان اور ضرب مرفل یعنی مستفعلاتن مثال مین رودکی کا شعر مرقوم متن
ہے معنی شعر کے یہ ہین کہ اے دل آتش تیز عشق مین پرواز کرتا ہے تو یا یہ چنگل عقاب مین ہے کہ وہ تجھکو
اوڑائے لیے جاتا ہے تقطیع یہ ہے اے دل بتی مستفعلن ز آتش پری مستفعلن یا زیر چن مستفعلن گال
عقابی مستفعلاتن اس جگہ صاحب حاشیہ لکھتا ہے ح لیکن مخفی نماند کہ مرفل از فروع مستفعلن در
عربی و فارسی در ماسبق مذکور نیست تم کلامہ معلوم ہو کہ محقق علیہ الرحمۃ نے بیان مرفل مین پہلے ہی
لکھا ہے کہ در آخر متفاعلن افتد و خاص بود بوزن مجزو اور فروغ متفاعلن بھی متفاعلاتن اور
مستفعلاتن اور مفاعلاتن اور مفتعلاتن کو لکھ کر لکھا ہے کہ این جملہ خاص بود بکامل پس جب
ترفیل اہل عرب کے نزدیک کامل مین مخصوص ہوا فروغ مستفعلن مین مرفل بطور عربی کیون
لکھتے مگر فارسی مین کہ بتقلید اہل عرب مستفعلن ہین خلاف قیاس ترفیل لائے ہین اوسکا شعر محقق نے
لکھدیا مراد یہ کہ یہ امر تقلیدی ہے نہ اصلی چنانچہ آیندہ اسی بحر مین لکھتے ہین کہ سواے وافی آنچہ گفتہ آمد
و ایجاد کردہ اند از جہت تتبع عرب گفتہ اند م ی عروض ہمچنان است و ضرب مذال یا عروض
ہمچنان و ضرب سالم و ہر دو یک حکم دارد مثالش شعر اے دلبر آزادہ خو ٭ تا کے عتاب و جنگ
تو ت دسوان وزن عروض وہی یعنی سالم یا مذال اور ضرب مذال یعنی مستفعلان گیارہوان
وزن عروض وہی یعنی سالم یا مذال اور ضرب سالم یعنے مستفعلن اور ان دونون کا ایک حکم ہے یعنے
وزن واحد ہین لہذا ایک شعر مثال کا بھی لکھا تقطیع اوسکی یہ ہے اے دلبری مستفعلن آزادہ خو مستفعلن
تا کے عتا مستفعلن بو جنگ تو مستفعلن م یب عروض سالم یا اعرج و ضرب اعرج برینگونہ شعر نا خوردہ
بادہ چشم تو ٭ گوئی چرا شد مخمور ٭ ت بارہوان وزن عروض سالم یعنے مستفعلن یا اعرج

یعنی مفعولان اور ضرب اعرج یعنی مفعولان شعر مثال کا مرقومۂ متن ہے تقطیع یہ ہے ناخردہ با
مستفعلن دُرا جشیم تو مستفعلن کوئی چرا مستفعلن شد مخمور مفعولان م تیج عروض سالم یا مقطوع و ضرب
مقطوع برینگونہ بیت گر یار دیگر داری ؛ زان آیدم دشواری ت تیرہوان وزن عروض سالم
یعنی مستفعلن یا مقطوع یعنے مفعولن و ضرب مقطوع یعنی مفعولن شعر مثال کا جیساکہ متن مین لکہا ہی
تقطیع اوسکی یہ ہے گر یار وی مستفعلن گر داری مفعولن زا ایدم مستفعلن دشواری مفعولن
م مثلث یہ بدیع بلخی برین وزن قصیدہ گفتہ است کہ اولش اینست بیت نو شد جہان
زمین نوبہار و سال نو ؛ و بعرب لتشبہ کردہ و کسے دیگر برین وزن نگفتہ است ت
مثلث یہ چودہوان وزن بدیع بلخی نے اس وزن مین قصیدہ کہا ہے جیساکہ شعر اوّل اوسکا
مین لکہا ہے اور عرب سے لتشبہ کیا ہے اور کسی اور نے اس وزن مثلث مین نہین کہا ہے
تقطیع نو شد جہا مستفعلن زمی نو بہا مستفعلن رو سال نو مستفعلن م مشتی یہ بیت بدخو تے بر
کیمیاست مشتی یعنی مصرع ایک رکن کا اور بیت دو رکن کی پندرہوان وزن بیت اوسکی
جیساکہ متن مین لکہی ہے معنی بیت کے یہ ہین کہ معشوق بدخو اور مغرور ہو اپنی کیمیا دانی پر اترا
کیمیاسے حسن خواہ تدبیر صائب ہو تقطیع یہ ہے بدخو تے مستفعلن بر کیمیا مستفعلن م و مستقل نزدیک
متاخران ازین جملہ وزن اول بیش نیست و باقی از جہت تتبع شعر عرب گفتہ اند و مسدس سالم و
یا مربع او دیگران بہتر باشد ت اور مستقل نزدیک متاخرون کے ان سب وزنون سے اول بیت
ہے یعنے مثمن وافی اور باقی جو کچہہ کہا ہے بجہت تتبع عرب کے کہا ہے اور مسدس سالم
یا مربع سالم اور وزنون سے بہتر ہے م دہم بدیع بلخی گفتہ است قصیدہ محابات عبد الصمد
بن المعذل ہر بیت از یک رکن کہ اولش اینست بیت شو بر گذر اندر نگر یا در سفر ؛
یا در حضر دیدے پسر زو خوبتر ؛ ت اور بدیع بلخی نے ایک قصیدہ کہا ہے جواب
عبد الصمد بن المعذل مین کہ ہر بیت اوسکی ایک رکن کی ہے اور آغاز قصیدہ یہ
ہے جیساکہ متن مین لکہا ہے تقطیع شو بر گذر مستفعلن و قس علے ہذا م رجز
مخبون ہمہ ارکان مخبون بود و عروضیان بازاے ہر بیتے از سالم بیتے از مخبون
بیارند مگر آنکہ ضربش مرفل باشد و اعرج و مقطوع بے خبن آورند و ہمہ تکلفے بود از ہمہ بہتر مثمن

یا مسدس باشد ہمہ ارکان مخبون بیت دو دیدہ دارم از سرشک غرقہ گشتہ اے صنم ؛
و یک زآتش دلم بماندہ خشک ہر دو لب ؛ و باقی برین قیاس ت رجز مخبون اسمین
سب ارکان مخبون ہوتے ہین اور عروضی بمقابلہ ہر بیت کے اوزان سالم سے ایک بیت
مخبون لاتے ہین مگر وہ وزن کہ ضرب اوسکی مرفل یعنی مستفعلاتن اور اعرج یعنی مفعولان اور
مقطوع یعنی مفعولن ہو انکو بے خبن لاتے ہین اور یہ سب تکلف سے خالی نہین اور سب اوزان
سے بہتر مثمن یا مسدس ہے مثال ہمہ ارکان مخبون کی جیسے محقق علیہ الرحمۃ نے لکہی ہی تقطیع
اوسکی یہ ہے دو دیدہ دا مفاعلن رم از سرش مفاعلن ک غرقہ گش مفاعلن تہ اے صنم مفاعلن
و یک ز آ مفاعلن تشے دلم مفاعلن بماندہ خش مفاعلن ک ہر دو لب مفاعلن اور باقی اسی
قیاس پر ظاہر عبارت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ پندرہ وزن جو بحر سالم کے لکہے ہین اوتنے
ہی وزن رجز مخبون کے بہی آتے ہین مگر جہان ضرب مرفل اور اعرج اور مقطوع پڑتی ہے
اوسکو بے خبن استعمال کرتے ہین باقی ارکان مخبون مگر شرح مین یہ عبارت لکہی ہی ش
باید دانست کہ مرفل و اعرج و مقطوع کہ در مخبون نیاید پس دوازدہ ماند و دو وزن مثلث و
مشتے ہم نیاید پس باقی ماند دہ وزن برائے مخبون چہار از مثمنات و دو از مسدسات و چہار
از مربعات تم کلامہ انتہی م رجز مطوی ہمہ ارکان مطوی بود و عروضیان بازاے
ہر بیتے از سالم بیتے ہمہ ارکان مطوی گویند و مرفل را ہم مثالے بیاورند و این وزن از
مخبون خوشتر بود مثالش از مثمن بیت تا سفری شد بت من جان و دلم شد سفری ؛
روز و شب از فرقت او پیشۂ من نوحہ گری ت رجز مطوی اسمین سب ارکان مطوی یعنی
مفتعلن ہوتے ہین اور عروضی بمقابلہ ہر بیت کے ابیات سالم سے ایک بیت مطوی لاتے ہین
کہ اسمین سب رکن مطوی ہوتے ہین اور مرفل کی مثال لاتے ہین اور یہ وزن مخبون سے
خوشتر ہے مثال مثمن کی جیسی متن مین لکہی ہی سفری یعنی مسافر تقطیع یہ ہے تا سفری مفتعلن شد
بت من مفتعلن جان دلم مفتعلن شد سفری مفتعلن روز و شب مفتعلن فرقت او مفتعلن پیشۂ
من مفتعلن نوحہ گرے مفتعلن م مثالش از مسدس بیت ای صنم از عشق تو بیمار شدم ؛ تو
نکنی ہیچ بکارم نظری ت مثال مسدس کی جیساکہ متن مین لکہی ہی تقطیع اوسکی یہ ہی اے صنم

مفتعلن عشق بتی مفتعلن بار شدم مفتعلن تو نگنی مفتعلن ہیچ بکا مفتعلن ہم نظری مفتعلن م و تسکین
اوسط ہم جار و ادارند واٰنگاہ میان ضرب اعرج و ضرب مطوی مذال مسکن و میان ضرب مقطوع
و ضرب مطوی مسکن فرق نماند و در عدد ضرب خبط لازم آید و اینجا ہم ابیات از اسباب متوالی
برخیزد اما نہ بران ترتیب کہ در زحاف تسکین اوسط سبب جگہ جائز رکھتے ہین یعنی تین متحرک
متوالی مفتعلن مین اوسط کو ساکن کرکے بروزن مفعولن کہتے ہین پس اوسوقت یعنی وقت
تسکین اوسط سہ متحرک متوالی مفتعلن کے درمیان ضرب اعرج یعنی مفعولان اور ضرب مطوی
مذال مسکن یعنے مفعولان اور درمیان ضرب مقطوع یعنی مفعولن اور ضرب مطوی مسکن یعنی مفعولن کے
فرق نہین رہتا اور عدد ضرب مین خبط لازم آتا ہے یعنی کچھ امتیاز بیکدیگر نہین رہتا اس جہت سے
مطوی کو ساتھ مقطوع اور اعرج کے نہین لاتے اور یہان بھی تین اسباب متوالی سے پیدا
ہوتے ہین یعنی جب مفتعلن سب جگہ مسکن ہوکر مفعولن مفعولن ہوا تمام بیت مین اسباب جمع
ہوگئے لیکن اوس ترتیب سے کہ ہزج مین یعنی ہزج مین ایک ایک سبب کم کرنے سے آٹھ
اوزان ہوے تھے اوسی وزن سے یہان وہ صورت نہین ہے م و متاخران بر مثمن این بحر
شعر گفتہ اند و باشد کہ درمیان ارکان بیتی مخبون افتد و عیبے زیادت نباشد اما تناسب نگاہ
باید داشت مثالش از شعر سنائی بیت دست کے برزسد بشاخ ہویت تو ✽ تارک نجمیت
اوزبیخ و بن برنکنے ✽ چون رکن سیم مصراع اول مخبون آوردہ نظیرش از مصراع دوم ہم بجہت
تناسب مخبون آوردہ و در باقی قصیدہ ہیچ رکن مخبون نیست و اینچنین بسیار نشاید کہ استعمال کنند
ت اور متاخرون نے اس شعر کے مثمن مین شعر کہے ہین اور کبھی درمیان ارکان کسی بیت کے
رکن مخبون آجاتا ہے اور یہ عیب البتہ ہے مگر وزن مین فرق نہین لیکن تناسب کو نگاہ رکھنا چاہیے
یعنی وقوع اوسکا اگر ہو تو دونون مصرعون مین ہو مثال اوسکی شعر سنائی شاعر کا ہو سنائی نعیم نام
ایک شخص کا کہ حکمت اور شاعری مین مرتبہ اعلے رکھتا تھا اور سنا بمعنی روشنی کذا فی الغیاث
والکشف تقطیع شعر کی یہ ہے دست کسی مفتعلن برزسد مفتعلن بشاخ ہو مفاعلن ویت تو
مفتعلن تارک نج مفتعلن بیت اوز مفتعلن بیخ و بن مفاعلن برنکنی مفتعلن چونکہ شاعر رکن سیم مصرع اول کا
مخبون لایا خلل اوسکے رکن مصرع دوم کا بھی بجہت تناسب کے مخبون لایا اور باقی قصیدے

مین کوئی رکن مخبون نہین ہے اور ایسا بہت استعمال نکرنا چاہیے ہویت بتشدید واو و یا بمعنی
حقیقت و ماہیت کذا فی الشعر و ہویت بضم اول و کسر واو و تشدید تحتانی مفتوحہ و بعدہ
فوقانی مرتبہ وحدت و ذات باریتعالے و لاہوت کشف سے کذا فی الغیاث نجمیت بالحاق
یا و تا ہی مصدری نجب سے کہ بالفتح بمعنی سخی و کریم ہے کذا فی القاموس معنی بیت کے یہ ہین کہ
ہاتھ کسیکا تیری شاخ حقیقت و ماہیت پر نہین پہونچتا ہے اس خوف سے کہ مبادا رگ نجابت
اوسکی بیخ و بن سے اوکھاڑ کر پھینکدے تو ہم و بعضے از متاخران مخبون و مطوی با یکدیگر تالیف
کنند و بیتی از مفاعلن و مفتعلن چہار بار یا بر عکس بکار دارند و خوش باشد مثال اول شعر زنیکوان
لطف و کرم سزا تراز جور و ستم ✽ مدار از این بیش نعم دل مرا بار خلد ✽ و اگر جاے بنا در ین ترتیب
بگرددعذر خواہند چنانکہ خاقانی گوید در قصیدہ کہ بترتیب دوم گفتہ است بیت کیسہ ہنوز فربہ است
با توازین قوی دلم ✽ چارہ چہ خاقانی اگر کیسہ سد بلاغری ✽ گرچہ بموضع لقب مفتعلن دوبارہ
شد ✽ بجز ز قاعدہ نشد تا تو بہانہ آوری ✽ ت اور بعضے متاخرین نے مخبون اور مطوی کو بایکدگر
تالیف دی ہے اور ایک بیت مفاعلن مفتعلن سے چار بار یا بالعکس یعنے مفتعلن مفاعلن سے
چار بار کہی ہے اور وزن خوب ہے مثال اول کی جیسا کہ متن مین لکھی ہے تقطیع اوسکی یہ ہے زنیکوا
مفاعلن لطف کرم مفتعلن سزا تراز مفاعلن جور و ستم مفتعلن مدار ز می مفاعلن بیش نعم مفتعلن
دلی مرا مفاعلن ماہ رخا مفتعلن اور اگر کسی جگہ پر یہ ترتیب جاتی رہتی ہے عذر پیش کرتے ہین
جیسا کہ خاقانی کہتا ہے اوس قصیدے مین کہ ترتیب دوم کہا ہے یعنی بروزن مفتعلن مفاعلن
چار بار دونون شعر خاقانی کے جو متن مین لکھے ہین تقطیع اونکی یہ ہے کیس ہنوز مفتعلن فربہ است
مفاعلن باتاز ہی مفتعلن قوی دلم مفاعلن چارہ چہ خا مفتعلن قانیکر مفتعلن کیسہ سید مفتعلن بلاغری
مفاعلن گرچہ بمو مفتعلن ضعی لقب مفاعلن مفتعلن مفتعلن دوبارہ شد مفاعلن بجز ز قا مفتعلن
عدہ نشد مفاعلن تا بہبا مفتعلن نہ آوری مفاعلن معنی یہ ہین کہ اگرچہ لفظ خاقانی کی جگہ رکن
مفتعلن دوبارہ آگیا مگر یہ بات قاعدے سے خارج نہین ہے اور کیسے کا فربہ ہونا یعنی لبریز
ہونا اوسکا زر سے اور لاغر ہونا یعنی خالی ہونا اوسکا زر سے اور معلوم ہو کہ اگر لفظ خاقانی بجاے
مفتعلن مسکن آتا اس سے بہتر ہوتا تمام ہوا رمل و این بحر ہم تازی و ہم بفارسی مستعمل است و اصلش

تازی در دائرہ فاعلاتن شش بار باشد و وزنہا وافی و مجزو بکار دارند و او را دو عروض و چہار ضرب بود و بر شش وزن آید سہ وافی و سہ مجزو و بیتہا ایش اینست ت یہ بحر بھی تازی اور فارسی مین مستعمل ہے اور اصل اوسکی تازی کے دائرے مین فاعلاتن چھہ بار ہے اور استعمال مین وافی اور مجزو دونو آتی ہین اور اوسکے دو عروض ایک سالم یعنے فاعلاتن دوسرا محذوف یعنی فاعلن اور چار ضرب ہین ہر ایک سالم یعنی فاعلاتن دوسری مسبغ یعنے فاعلیان تیسری مقصور یعنے فاعلان چوتھی محذوف یعنے فاعلن اور چھہ وزنون پر آتی ہے تین وافی اور تین مجزو اور تینون اوسکی یہ ہین م شعر ابلغ النعمان عنی مالکا ۞ انہ قد طال حبسی وانتظاری ۞ عروض محذوف و ضرب سالم است ت پہلا شعر جو متن مین ہے عروض اوسکا محذوف یعنی فاعلن اور ضرب سالم یعنی فاعلاتن ہے معنی یہ ہین کہ پہونچا تو نعمان کو میری طرف سے خبر اس بات کی جیسا کہ پہونچانا خبر کا چاہیے کہ تحقیق طول ہوا حبس میرا اور انتظار میرا تقطیع یہ ہے ابلغن نع فاعلاتن مان عنی فاعلاتن مالکن فاعلن انہو قد فاعلاتن طال حبسی فاعلاتن وانتظاری فاعلاتن اور مالکا بروزن مفعل مصدر یعنی ابلاغ ہے م واگر عروض سالم گفتہ خلیل آنرا متمم خواندہ اما مستعمل نیست ت اور اگر عروض سالم لاوین خلیل نے اوسکا نام متمم رکھا ہے لیکن مستعمل نہین ہے م ب شعر مثل سحق البرد عفی بعدک ۞ القطر مغناہ و تاویب الشمال ۞ عروض محذوف و ضرب مقصور ست ت دوسرا شعر جو مرقومہ متن ہے عروض محذوف یعنے فاعلن اور ضرب مقصور یعنے فاعلان ہے مجرد بالضم جامہ مخطط منتخب سے اور مغنی بالفتح منزل اور مقام اور جائے معیشت منتخب سے تاویب دنکو چلنا منتخب سے معنی یہ ہین مثل چادر کہنہ کے نابود کیا بعد تیرے بارانے مکان اوسکا اور وزیدن باد شمال نے اور لام القطر کا شامل مصراع اول ہے تقطیع یہ ہے مثل سحق فاعلاتن بردعفا فاعلاتن بعد کل فاعلن قطر مغنا فاعلاتن ہو و تاوی فاعلاتن بشمال فاعلان م ج شعر قالت الخنساء لما جئتہا ۞ شاب راسی بعد ہذا واشہب ۞ ہر دو محذوف است و این ہر سہ وافیست ت تیسرا وزن شعر جیسا کہ متن مین لکھا ہے عروض اور ضرب دونون محذوف ہین یعنے فاعلن خنساء نام زن معنی یہ ہین کہ کہا خنساء نے کہ جب وقت سے گئی مین اوسکے یہان سپید ہوا سر میرا بعد اس جانیکے اور سپیدی سیاہی پر غالب ہوئی تقطیع یہ ہے قالتل خن فاعلاتن سا ءلما

فاعلاتن

فاعلاتن جئتہا فاعلن شاب راسی فاعلاتن بعد ہاذا فاعلاتن واشہب فاعلن یہ تینون وزن جو بیان کیے وافی ہین م د شعر یا خلیلی اربعا واستخبرا رسما بعسفان ۞ عروض سالم و ضرب مسبغ است ت چوتھا شعر جو متن مین لکھا ہے عروض اوسکا سالم یعنی فاعلاتن اور ضرب مسبغ ہے یعنی فاعلیان خلیل یعنی رفیق ربع بفتحتین مقیم ہونا کسی جگہ منتخب سے عسفان بالضم نام ایک موضع کا کہ دو منزل مکہ معظمہ سے ہے اور بعضے نسخون مین بجائے رسما ربعا بھی ہے بمعنے مکان اور بعین واستخبرا کا متعلق بمصرع اول ہے معنی یہ ہین اے دو رفیقو میری ٹھہرو اور خبر لو آثار مکان معشوقہ کے کہ موضع عسفان مین ہے تقطیع یہ ہے یا خلیلے فاعلاتن اربعا وس فاعلاتن تخبرا رس فاعلاتن من بعسفان فاعلیان م ہ شعر مقفرات دارسات ۞ مثل آیات الزبور ۞ ہر دو سالم است ت پانچوان شعر جو متن مین لکھا ہے عروض اور ضرب دونون سالم ہین یعنی فاعلاتن اور حرف را لفظ زبور مین باشباع کسرہ ہے معنی یہ ہین کہ مکانہائے خالی کہنہ مثل نقوش کتابت ہین کہ دلالت کرتے ہین کاتب پر یعنی ساکنون پر تقطیع یہ ہے مقفرات فاعلاتن دارسات فاعلاتن مثل آیا فاعلاتن تززبورے فاعلاتن م و شعر طالما قد رت العینان من ہذا الحشن ۞ عروض سالم و ضرب محذوفست و این ہر سہ مجزوست ت چھٹا شعر جو متن مین لکھا ہے عروض اوسکا سالم یعنے فاعلاتن اور ضرب محذوف یعنی فاعلن ہے عین اور بے العینان مین متعلق مصرع اول ہے معنی یہ ہین مدت ہوئی کہ خنک ہوئین واسطے اوسکے دونون آنکھین میری اس معشوقہ کے کہ نام اوسکا شن ہے اور بعضے نسخون مین بجائے طالما مالما ہے اس صورت مین معنی یہ ہوے کہ کیا ہے شن کہ بسبب اوسکے آنکھین میری خنک ہوئین تقطیع یہ ہے طالما قر فاعلاتن رت بہلی فاعلاتن نان من ہا فاعلاتن ذشن فاعلن یہ تینون وزن مجزو کے ہین م واما زحافش در ارکان خبن و کف و شکل روا بود مگر آنچہ در ضرب افتد و میان نون و الف کہ بقای رکن دوم و سوم محیط باشد معاقبہ باشد وارکان باین سبب صدر یا عجز یا طرفین یا بری شوند چنانکہ گفتہ آمدہ است ت و اما زحاف اوسکی ارکان مین خبن یعنے فعلاتن اور کف یعنی فاعلات اور شکل یعنی فعلات روا ہے مگر وہ رکن کہ ضرب مین پڑے اوس مین کف اور شکل روا نہین ہے اور درمیان الف و نون کے جو فاے رکن دوم سے فاے

رکن سوم تک محیط ہیں معاقبہ ہے مثلاً فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن میں نون فاعلاتن اول در الف
اول فاعلاتن ثالث نے احاطہ کیا ہو فا ہو رکن دوم سے فا ے رکن سوم تک اور درمیان انکی
دو جگہ معاقبہ واقع ہوا ہے یعنے دو سببوں کے ساکن آخر یا سلامت رہینگے یا ایک ان میں گریگا
دونوں معاً نگرینگے اور ارکان معاقبہ کے سبب صدر یا عجز یا طرفین یا بری ہونگے جیسا کہ قبل
ازیں کہا گیا ہے مثلاً فاعلاتن فاعلاتن میں اگر فاعلات فاعلاتن ہوگا رکن صدر کہلایگا اور اگر
فاعلاتن فعلاتن ہوگا رکن عجز کہلایگا اور اگر فاعلاتن فعلات فاعلاتن ہوگا رکن طرفین ہوگا اور
اگر رکن سب سلامت رہینگے بری کہلائینگے م واما بفارسی این بحر دو نوع آید سالم و مخبون و
بعضے عروضیان ہر یک را بحرے دیگر شمردہ ہر یکے وافی و مجزو و مشطور و منہوک یعنی مثمن
و مسدس و مربع و مثنی آوردہ اند و جملہ ہشت عروض و چہاردہ ضرب آوردہ اند و گفتہ اند بریں
وچہار وزن ست لیکن فارسی میں یہ بحر دو نوع پر آتی ہے سالم اور مخبون اور بعضے عروضی ان
دونوں کو دو بحریں جداگانہ شمار کرتے ہیں اور ہر ایک کو وافی اور مجزو اور مشطور اور منہوک یعنی مثمن
اور مسدس اور مربع اور مثنے لائے ہیں اور ان سب کی آٹھ عروض اور چودہ ضربیں لائے
ہیں اور کہا ہے کہ چو بیست و زفزون پر ہے م رمل سالم عروضیان این نوع را پنج عروض
و نہ ضرب آوردہ اند و گفتہ اند ہفدہ وزن ست ہفت مثمن و پنج مسدس و چہار مربع و یکے مثنے
ت رمل سالم عروضی اس قسم کے پانچ عروض لائے ہیں ایک سالم یعنے فاعلاتن دوسرا
محذوف یعنی فاعلن یا مقصور یعنے فاعلان تیسرا محذوف اعرج مخبون یعنے فعول یا محذوف
مقطوع مخبون یعنی فعل چوتھا محذوف مطموس یعنی فاع یا محذوف اخذ یعنے فع پانچواں مشعث یعنے
مفعولن اور نو ضربیں لائے ہیں ایک سالم یعنے فاعلاتن دوسری مقصور یعنے فاعلان تیسری
محذوف یعنی فاعلن چوتھی محذوف اعرج مخبون یعنی فعول پانچویں محذوف مقطوع مخبون یعنی
فعل چھٹی محذوف مطموس یعنی فاع ساتویں محذوف اخذ یعنی فع آٹھویں مسبغ یعنی فاعلیان
نویں مشعث یعنی مفعولن اور کہا ہے کہ سترہ وزن ہیں سات مثمن اور پانچ مسدس اور چار مربع
اور ایک مثنے ام مثمنات عروض و ضرب ہر دو سالم مثالش شعر چند گریم چند نالم چند باشم
جفت اندوہ غمت گوئی ماہرو ای مر مرا زین غم رہائی ت مثمنات پہلا وزن عروض اور

ضرب دونوں سالم ہیں یعنی فاعلاتن مثال اوسکی شعر جو محقق علیہ الرحمہ نے لکھا ہے تقطیع یہ ہے چند
گریم فاعلاتن چند نالم فاعلاتن چند باشم فاعلاتن جفت اندوہ غمت گوئی فاعلاتن ماہرو ای فاعلاتن
مر مرا زی فاعلاتن غم رہائی فاعلاتن ماہ روئے لے ماہ روی من و بجائے ماہ رومی ماہ رویان
بھی بعضے نسخوں میں ہے اور جفت اندوہ یعنی صاحب اندوہ م ب عروض مقصور یا محذوف و ضرب مقصور
مثالش بیت مر مرا از جان و دل چیزے گرامی تر نبود بے دل مدام روز وصلت جان و ہم
روز فراق ت دوسرا وزن عروض مقصور یعنے فاعلان یا محذوف یعنے فاعلن اور ضرب
مقصور یعنی فاعلان مثال اوسکی شعر جو متن میں لکھا ہے تقطیع یہ ہے مر مرا از فاعلاتن جان دل
فاعلاتن زی گرامی فاعلاتن تر نبود فاعلان دل مدام فاعلاتن روز وصلت فاعلاتن
جان و ہم و فاعلاتن ز فراق فاعلان م ج عروض ہمان و ضرب محذوف ست و بحقیقت ہمان
وزن ست ت تیسرا وزن عروض وہی یعنی مقصور فاعلان یا محذوف فاعلن اور ضرب محذوف
فاعلن ہے اور حقیقت میں وہی وزن ہے یعنے دوسرا اور تیسرا ایک وزن ہے مگر مثال عروض مقصور
اور ضرب محذوف کی یہ ہے بیت نے مرا آرام در شہر و نہ در وادی قرار ت ہمچو من در عشق
مجنون دگر پیدا نشد ت مثال دونوں محذوف کی بیت بر امید نقش رویت دست نقاش
ازل ت نقش تہا بربست لیکن ہیچ نقشے کم تر یافتہ م د عروض محذوف اعرج مخبون یا محذوف مقطوع
مخبون و ضرب محذوف اعرج مخبون بدینگونہ بیت تا کی از ہجران نگارا چند باشم بد ورت سنگ آہن
نیستم من چند باشم صبور ت چوتھا وزن عروض محذوف اعرج مخبون یعنے فعول یا محذوف
مقطوع مخبون یعنی فعل اور ضرب محذوف اعرج مخبون یعنی فعول بیت مثال کی مرقومہ متن ہے
معنی یہ کہ کب تک ہو نہیں اور صبر کر دنہیں کہ مثل سنگ آہن کے سخت نہیں ہوں تقطیع یہ ہے
تا کی از ہج فاعلاتن ران نگارا فاعلاتن چند باشم فاعلاتن بد ورت فعول سنگ آہن فاعلاتن نیستم
من فاعلاتن چند باشم فاعلاتن صبور فعول م ہ عروض ہمان و ضرب محذوف مقطوع و مخبون ا ع
بدینگونہ بیت با تو خوبی کردہ خواہم گر تو خوبی کنی ت ور تو زشتی کردہ خواہی با تو زشتی کنم ت پانچواں وزن
عروض وہی یعنے فعول یا فعل اور ضرب محذوف مقطوع مخبون یعنی فعل شعر مثال کا جیسا کہ متن میں ہے
تقطیع اوسکی یہ ہے با تو خوبی فاعلاتن کردہ خاہم فاعلاتن گر تو خوبی فاعلاتن کنی فعل

در تزشتی فاعلاتن کرد خواہی فاعلاتن باتزشتی فاعلاتن کنم فعل کرد خواہم یعنے خواہم کرد
اور کرد خواہی یعنی خواہی کردم وعروض محذوف مطموس یا محذوف احذ وضرب محذوف مطموس
مثالش شعر کار خویش ازجا کرد خود ازچہ داری راز کار خویش را رازداری از سخن چین دارت
چھٹا وزن عروض محذوف مطموس یعنی فاع یا محذوف احذ یعنی فع اور ضرب محذوف مطموس
یعنے فاع مثال اوسکی جیسا کہ متن مین ہے راز داشتن محاورہ ہے بمعنی کتمان اور عدم افشا اور
رازداری بمعنی مخفی داشتن معنی بیت کے یہ ہین کہ کام اپنا اپنے جا کرے کیون چھپاتا ہے اگر چھپا
تو سخن چین سے چھپا تقطیع یہ ہے کار خیشر فاعلاتن جا کرنچہ فاعلاتن ازچہ داری فلاتن راز
فاع کار خیشر فاعلاتن رازداری فاعلاتن از سخن چی فاعلاتن دار فاع م ز عروض ہمان
وضرب محذوف احذ مثالش شعر مرد دانا راز دانا یار باید خوب ٭ گر تو دانائی ترا ہم یار دانا
واین چہار وزن اخیر بہ نزدیک متاخران مہجورست ت ساتوان وزن عروض یعنے فاع
یا فع اور ضرب محذوف احذ یعنے فع مثال اوسکی جیسا کہ متن مین ہے تقطیع اوسکی یہ ہے
مرد دانا فاعلاتن راز دانا فاعلاتن یار باید فاعلاتن خوب فاع گر تدانا فاعلاتن ئی ترا ہم
فاعلاتن یار دانا فاعلاتن بہ فع اور یہ چارون وزن اخیر یعنے چہارم پنجم ششم ہفتم متاخرون
کے نزدیک مہجور یعنے متروک ہین م مسدسات ح عروض سالم وضرب مسبغ مثالش
شعر اے نگارا گر تو نیکوتر نہ بینم ٭ عاجز اندر صورتت صورت نگاران ت مسدسات
آٹھوان وزن عروض سالم یعنے فاعلاتن اور ضرب مسبغ یعنے فاعلیان مثال جیسا کہ
متن مین ہے تقطیع اوسکی یہ ہے ای نگارا فاعلاتن گر تہ نیکو فاعلاتن ترنہ بینم فاعلاتن
عاجز اندر فاعلاتن صورتت صو فاعلاتن رت نگاران فاعلیان اور الف نگارا یا بمعنے
متکلم جیسے ملاذا اور معاذا بمعنی ملاذ من اور معاذ من غیاث سے یا الف تعمیہ واسطے
تعظیم کے جیسے طالبا اور صاپا یا اور نصیرا اور جلالا یہ بھی غیاث سے م ط عروض وضرب ہر دو
سالم وہمانست کہ وزن اوّل ت نوان وزن عروض اور ضرب دونون سالم یعنی فاعلاتن
اور یہ وزن وہی ہے یعنے وزن اوّل کسواسطے کہ زیادت یکحرف ساکن مغیر وزن نہین ہے م
ی عروض سالم یا مشعث وضرب مشعث مثالش شعر چند باشد نیک خواہت جنت اندہ ٭

چند باشد دوستدارت بازاری ٭ دازدو مشعث چنین باشد مثالش شعر چند باشم ہم
بدنیسان بیچارہ ٭ گشتہ شادی زین دل من آوارہ ت دسوان وزن عروض
سالم یعنی فاعلاتن یا مشعث یعنی مفعولن اور ضرب مشعث یعنی مفعولن مثال اوسکی
جیسا کہ متن مین ہے تقطیع اوسکی یہ ہے چند باشد فاعلاتن نیک خواہت فاعلاتن جنت
اندہ فاعلاتن چند فاعلاتن دوستدارت فاعلاتن بازاری مفعولن اور بازاری بمعنی دلیل
اور خوار ہے اور عروض اور ضرب مشعث کی بھی مثال متن مین ہے تقطیع اوسکی یہ ہے چند باشم
فاعلاتن ہم بدنیسا فاعلاتن بیچارہ مفعولن گشت شادی فاعلاتن زی دلی من فاعلاتن
آوارہ مفعولن یعنی شادی میرے دل سے دور ہوئی م یا عروض مقصور یا محذوف وضرب
مقصور یا عروض ہمان وضرب محذوف وہر دو یکیست شعر صابرے تا کے کنم در عشق تو
راز نہانی کنون پیدا کنم ۔ ت وزن گیارھوان عروض مقصور یعنے فاعلان یا محذوف یعنے
فاعلن اور ضرب مقصور یعنی فاعلان وزن بارھوان عروض وہی یعنی فاعلان یا فاعلن اور ضرب محذوف
یعنی فاعلن اور دونون وزن ایک ہین مثال جیسا کہ متن مین ہے تقطیع اوسکی یہ ہے صابری تا
فاعلاتن کے کنم در فاعلاتن عشق تو فاعلن راز پنہا فاعلاتن نے کنون پے فاعلاتن وا
کنم فاعلن اور بعضی نسخون مین بجاے درعشق تو یا درد عشق ہے اس صورت مین عروض
مقصور ہوگا م واگر عروض وضرب فعول وفعل وفاع وفع کنند از مدید تقطیع توان کرد و
از انجملہ مستعمل نزدیک متاخران چہارم و پنجم ست ت اور اگر عروض اور ضرب فعول مجبون
محذوف اعرج اور فعل مجبون محذوف مقطوع اور فاع محذوف مطموس اور فع محذوف احذ
کرین مدید سے تقطیع ان وزنون کی ہوگی اور ان سب وزنون سے مستعمل نزدیک متاخرون کے
چہارم اور پنجم ہے معلوم کیا جاے فاعلاتن فاعلاتن فعول بر وزن فاعلاتن فاعلن فاعلاتن ہے
اور فاعلاتن فاعلاتن فعل بر وزن فاعلاتن فاعلن اور فاعلاتن فاعلاتن فاع
بر وزن فاعلاتن فاعلن فعلان ہے اور فاعلاتن فاعلاتن فع بر وزن فاعلاتن فاعلن
فعلن ہے پس یہ چارون وزن مدید کے ہین ح اہمیت مراد مصنف علام اما مخفی نماند کہ
فعلان اگرچہ از فروع فاعلاتن ست لیکن در مدید واقع نمیشود تم کلامہ کیون نہین آتا

محقق علیہ الرحمۃ بحر مدید مین لکھتے ہین کہ در مجزو عروض محذوف یا مخبون محذوف و ضرب مخبون
محذوف یا ابتر بکار داشتہ اند پس فعلن اور فعلان ایک ہی اور الف اور نون آخر مین بجای کے حرف
ہے اور زیادت یک ساکن بھی مغیر وزن نہین ہے اور خود محشی لکھتا ہے کہ فعلان از فروع
فاعلاتن ست اور بحر مدید مین خود حاشیہ لکھا ہے کہ بعضے فعلن در فاعلان مقصور جائز نمیدانند
مگر صواب جواز آنست اور تسکین اوسط سبب ہر جگہ جائز ہے اور رسالہ عبد الواسع مین فعلان مقطوع
مسبغ بحر مدید مین لکھا ہے فائل ہم مربعات بحر عروض سالم و ضرب مسبغ یعنی یہ ہر دو سالم
و ہر دو یک وزن ست مثالش بیت خوبرو یا دلربا یا چونکہ باجا کر لسازی ت وزن
تیرھوان عروض سالم یعنی فاعلاتن اور ضرب مسبغ یعنی فاعلیان اور وزن چودھوان
عروض اور ضرب دونون سالم یعنی فاعلاتن یہ دونون ایک وزن ہین شعر مثال کا ترجمہ
تمن ہی اور اوس مین لفظ جا کر اشارہ طرف انیے ہے تقطیع یہ ہے کہ خوبرو یا فاعلاتن
دلربا یا فاعلاتن چونکہ باجا فاعلاتن کر لسازی فاعلاتن ح زیر لفظ ہر دو سالم مثالش
بیت چشم آندارم کہ گاہے و انگہی سویم نگاہی ہ تم کلامہ معلوم ہو کہ شعر ترجمہ متن مین
بھی عروض اور ضرب دونون سالم ہین معلوم نہین کہ دونون شعرون مین کیا فرق تھا اور
احتیاج اس مثال کی لکھنے کی کیا تھی ہم یہ عروض مقصور یا محذوف و ضرب مقصور یو عروض
عمان و ضرب محذوف و ہر دو یک وزن ست مثالش شعر ہر کہ بر خواند ترا شیرازی جست اوری
ت وزن پندرھوان عروض مقصور یعنی فاعلان یا محذوف یعنی فاعلن اور ضرب مقصور
یعنی فاعلان وزن سولھوان عروض وہی یعنی فاعلان یا فاعلن اور ضرب محذوف یعنی
فاعلن اور یہ دونون ایک وزن ہین شعر مثال کا ترجمہ متن ہے معنی شعر کے یہ ہین
کہ اے معشوق تیرے خمیر مین ظلم وستم ہے پس اگر کوئی تجھکو ظالم خواہ قاتل کہے حق
بجانب اوسکے ہی اور یہ کہتا ہی تقطیع اوسکی یہ ہی ہر کہ بر خوا فاعلاتن ند ترا فاعلن از بہ من فاعلاتن
بری فاعلن اس جگہ صاحب میزان نے حاشیہ لکھا ہے ح تقطیعش ہر کہ بر خا فاعلاتن ند ترا فاعلا
مریدی ہس فاعلاتن تو بری فاعلن لیکن مخفی نماند کہ این مثال عروض سالم و ضرب مخبون ست مثال عروض
محذوف و ضرب محذوف چنانکہ مصنف گمان کردہ اگر عروضش برابر وزن فاعلن محذوف

و کلمہ از دور شد مصرع ثانی خرم ست کہ در وزن اعتبار ندارد گو نیم خرم در فارسی بر وزن حرف
آیا مرہ معتد امصنف ملام در فصل ہشتم می آرد در ہیچ موضع مثالش نیاورد و یم تم کلامہ حق یہ ہے
کہ اس جگہ داد طالب علمی کی دی ہے تتابل م واین اوزان ہمہ مثمن امرو حال ایشان ہمچنانست
کہ در شرح گفتہ شد واگر رکن آخر فعول یا فعل یا فاع یا فع کنند مصرع نتوان گفت و مقعد شود
ت اور یہ اوزان مربع کے نیم مثمن ہین اور حال انکا وہی ہے جو شرح مین کہا گیا کہ اوس مین
بھی اوزان مربع کے نصف مثمن کہے تھے اور اگر رکن آخر فعول یا فعل یا فاع یا فع ہئین
اوسکو مصرع نہ کہا جائیے یعنی اوسکو دو مصراع علاحدہ نیم قافیہ نہ کہا جاہے اسواسطے کہ
رکن دوم مثمن کا ایسا واقع نہین ہوتا اور یہ نصف مثمن ہے پس وہ مقعد ہو جائیگا یعنی
کہینگے کہ عروض اوسکا بدیرے ہم شنی بر مثالش شعر آفتاب خشبوئی و بحقیقت این اوزان
ہمہ دہ ست و متداول از انجملہ سہ وزن است ت ثمنی وزن سترھوان کہ مثال اوسکی ترجمہ
تمن ہے تقطیع یہ ہے آفتابی فاعلاتن مشکبوئی فاعلاتن اور ان دونون مین یا خطاب ہے
اور حقیقت مین یہ سب اوزان دس ہین یعنی تیرہ مین سات وزن ملے ہوئے ہین علاحدہ
نہین وہ تیسرا اور پانچوان اور ساتوان اور نوان اور بارھوان اور چودھوان اور سولھوان اور
متداول مین تین وزن ہین ایک مثمن مین دوم اور سوم کہ ایک وزن ہے دوسرا مسدس
مین گیارھوان اور بارھوان کہ ایک ہے تیسرا مربع مین تیرھوان اور سولھوان کہ ایک ہے
م رمل مخبون ہمہ ارکان او مخبون آید جز رکن اول کہ سالم نیاید و این دلیل است بر آن کہ
ارکان سداسی ارکان اصلی نیست در دائرہ و فروع سباعی اند و عروضیان لغتہ اند کہ این
بحر را شش عروض و دہ ضرب ست و بر ہفدہ وزن آمدہ است ہشت مثمن و شش مسدس و دو مربع
و یکے مثمنے باین تفصیل ت رمل مخبون سب رکن اوسکے مخبون آتے ہین سوا رکن اول
کے کہ سالم بھی آتا ہے اور یہ دلیل ہے اسبات پر کہ ارکان شش حرفی ارکان اصلی نہین
ہین یعنی فعلاتن رکن اصلی نہین ہی دائرے مین بلکہ سداسی فروع سباعی ہین یعنی فعلاتن فرع
فاعلاتن سباعی ہے کس واسطے کہ جب اکثر ارکان سداسی پائے گئے اور ایک سباعی یعنی فاعلاتن
اور سباعی دائرہ خلاف نہین سداسی بنتی ہین اس معلوم ہوا کہ اصل سداسی دائرے مین سباعی

رمل مخبون

اور عروضیون نے کہا ہے کہ اس بحر رمل مخبون کے پانچ عروض ہین ایک مخبون یا مشعث
یعنی فعلاتن یا مفعولن دوسرا مخبون مقصور یا مخبون محذوف یعنی فعلان یا فعلن تیسرا محذوف
مقطوع مخبون یا محذوف اعرج مخبون یعنی فعل یا فعول چوتھا محذوف مطموس یا محذوف
اضد یعنی فاع یا فع پانچوان مخبون مسبغ یا مسبغ یعنی فعلیان یا فعلاتن اور دس ضربین ہین
ایک مخبون یعنی فعلاتن دوسرے مشعث یعنی مفعولن تیسری مخبون مقصور یعنی فعلان چوتھی مخبون
محذوف فعلن پانچوین مخبون محذوف مسکن یعنی فعلن چھٹی محذوف مقطوع مخبون فعل
ساتوین محذوف اعرج مخبون یعنی فعول آٹھوین محذوف مطموس یعنی فاع نوین محذوف اضد
یعنی فع دسوین مخبون مسبغ فعلیان اور سترہ وزنون پر آئی ہے آٹھ مثمن اور چھ مسدس اور
دو مربع اور ایک ثمنی اس تفصیل سے م مثمنات ا عروض و ضرب ہر دو مخبون مثالش شعر
چکنم ہرچہ کنم با تو نمیدارد چہ سود دم بجان حیلہ دانم کہ ز عشقت بگریزم ت مثمنات پہلا وزن
عروض اور ضرب دونون مخبون یعنی فعلاتن مثال اوسکی جو متن مین ہے تقطیع یہ ہے چکنم
ہر فعلاتن چہ کنم با فعلاتن تو نمیدا فعلاتن رد چہ سودم فعلاتن بجان حی فعلاتن لہ دانم فعلاتن کز
عشقت فعلاتن بگریزم فعلاتن اور مثال صدر سالم کی یہ ہے سعدی کہتا ہے شعر گفتہ
بودم چو بیائی غم دل با تو بگویم ؛ چہ بگویم کہ غم از دل برود چون بیائی اور بعضے
اس وزن کو شانزدہ رکنی کہتے ہین جیسا کہ خواجہ عصمت اللہ بخاری نے کہا ہے
شعر رنگ رخسار و در گوش و خط و قد و دہن و عارض و خال لبت ای سرو پری بردہ
بہمہ ؛ شفق و کوکب و شاد بحر و طوبی و گلزار بہشت است و ہلال و طرف چشمۂ کوثر ؛
کذا فی الحدائق م ب عروض مخبون یا مشعث و ضرب مشعث مثالش بیت بدو رخ
ماہ تمامی بہ دو زلف چو عبیری ؛ بدو لب شکر و قندی بدو چشمک بادامی ؛ و این وزن را
استحقاق آن نیست کہ وزنی مفرد کنند چہ مسکن وزن اول ست ت وزن دوسرا عروض
مخبون یعنی فعلاتن یا مشعث یعنی مفعولن اور ضرب مشعث یعنی مفعولن مثال مرقومہ متن ہے
تقطیع اوسکی یہ ہے بدو رخ فعلاتن ماہ تمامی فعلاتن بدو زلفک فعلاتن چو عبیری فعلاتن بدو لب شک
فعلاتن کر و قندی فعلاتن بدو چشمک فعلاتن بادامی مفعولن اور یہ وزن استحقاق نہین رکھتا

کہ اسکو وزن جداگانہ مقرر کرین اسواسطے کہ مسکن وزن اول کا ہے اور مفعولن جو ضرب مین واقع ہے مسکون
العین فعلاتن کا ہے م ج عروض مخبون مقصور یا مخبون محذوف و ضرب مخبون مقصور مثالش شعر منم از عشق
تہی ماندہ بہ تیمار و بدرد ؛ کہ برنج ماہ تمام ست و بدل سنگ رخام و عروض ہمان و ضرب مخبون محذوف و
ہمان ست ت وزن تیسرا عروض مخبون مقصور یعنی فعلان یا مخبون محذوف یعنی فعلن اور ضرب مخبون مقصور
یعنی فعلان مثال متن مین لکھی ہے تقطیع اوسکی یہ ہے منم ز عش فعلاتن ق تہی ما فعلاتن ندہ بتیما فعلاتن
ر بدرد فعلان کہ برنجا فعلاتن ہ تمامس فعلاتن ت و بدلس فعلاتن نگ رخام فعلان اور وزن چوتھا عروض
وہی یعنی فعلان یا فعلن اور ضرب مخبون محذوف یعنی فعلن اور حقیقت مین وہی وزن ہے لہذا دوسرے مثال
کی بھی حاجت نہ جانی اور نہ لکھی اور شعر مین تیمار بمعنی فکر و اندیشہ کردن ہے اور رخام بمعنی سخت ہے م ہ عروض
ہمان و ضرب مخبون محذوف مسکن و عروضیان این ضرب را ابتر می خوانند و خطاست مثالش شعر نکشم
جور کسے کو ز وفا دور بود ؛ ندہم دل بکسے کو نکند دلداری و اگر ضرب مخبون مقصور مسکن باشد حکمش ہمین تواند
بود و این وزن ہم استحقاق انفراد ندارد چہ تفاوت با وزن گذشتہ جز بسبب قافیہ و تسکین یا تحریک نیست
ت پانچوان وزن عروض وہی یعنی فعلان یا فعلن اور ضرب مخبون محذوف مسکن یعنی فعلن بسکون العین
اور عروضی اسکو ابتر کہتے ہین یہ خطا ہے کس واسطے کہ فعلن یہان لازم ہے اور ابتر محذوف مقطوع ہوتا ہے
بدون خبن کے ہان مانع نہین البتہ ایک ہی مثال اوسکی جو متن مین لکھی ہے تقطیع یہ ہے نکشم
جو فعلاتن ر کسیکو فعلاتن ز وفا دو فعلاتن ر بود فعلن ندہم دل فعلاتن بکسیکو فعلاتن نکند دل
فعلاتن داری فعلن و اگر ضرب مخبون مقصور مسکن ہو یعنی فعلان بسکون عین اوسکا بھی وہی حکم ہوگا
جو فعلن مین کیا گیا اور یہ وزن بھی استحقاق انفراد کا نہین رکھتا یعنی جداگانہ نہوگا اسواسطے
کہ تفاوت وزن گذشتہ سے رکھتا سوا قافیہ کے مراد قافیہ سے رکن اخیر ہے کہ ایک فعلن بتحریک
العین اور ایک جگہ فعلن بسکون العین واقع ہوا ہے اور سوا اسکے کہ ایک جگہ تحریک ہے اور ایک جگہ
تسکین ح و کلام درینجا در نفس وزن ست قطع نظر از قافیہ و آن از سکون یا ساکن مختلف
نمی شود کما مر سابقا تم کلامہ فتامل م و عروض ہمان و ضرب محذوف مقطوع مخبون
مثالش بیت اگر این شود جان از درد فراق ؛ ہمہ جور من از عشق تو [illegible]
می ؛ و ضرب محذوف اعرج مخبون حکم دارد ت چھٹا وزن عروض وہی یعنی مخبون

مقصور فعلان یا مجنون محذوف فعلن اور ضرب محذوف مقطوع مجنون یعنی فعل بتحریک عین مثال اجلبا
کہ متن ہی تقطیع اوسکی یہہ ہے اگر بین فعلاتن شودی جا فعلاتن نہ بنر در فعلاتن وفراق فعلاتن
ہمہ جو فعلاتن رنسر عش فعلاتن فتحشنو فعلاتن دمی فعل اور ضرب اعرج مجنون یعنی فعول
یہی حکم رکھتی ہے وزن مین کسواسطے کہ فقط ایک ساکن زایدہے اور فقط خوشنود قلب
خوشنود وخوشون کہ دنرآوردن دونون کلمے نسبت کے ہین بہار عجم سے کذا فی الغیاث
اور اگر بجاے خوشنودمی خوش بودمی کہیے معنی صاف ہوجائین م ز عروض محذوف
مقطوع مجنون یا محذوف اعرج مجنون وضرب محذوف اعرج مجنون برینگونہ بیت ندہم
بیز بتو دل شمنی تا زیدہ ۞ چو یکے راہ کشی بگیتی اے نگار ۞ واگر عروض ہمان باشد با
ضرب مجنون محذوف مقطوع ہمچنین بود ت ساتوان وزن عروض محذوف مقطوع
مجنون یعنی فعل یا محذوف اعرج مجنو ن یعنی فعول اور ضرب محذوف اعرج مجنو ن
یعنی فعول بیت مثال کی جیساکہ متن مین ہے اوس مین شمن بمعنی بت پرست مراد عاشق
سمنی بہ کہ کوئی عاشق تجکو دل ندیگا جب تک جیے گا اگر تو کسی عاشق بے گناہ کو قتل کریگا
تقطیع یہہ ہے ندہد تے فعلاتن ربتو دل فعلاتن شمنی تا فعلاتن زید فعل چکے را فعلاتن کشی
بی فعلاتن گیتی ای فعلاتن نگار فعول اور اگر عروض وہی ہو یعنی فعل یا فعول ساتھ ضرب مجنون
محذوف مقطوع کی یعنی فعل کی وہی وزن ہوگا م ح عروض محذوف مطموس یا محذوف
احذ وضرب محذوف مطموس برینگونہ بیت دہن کوچک چون تنگ دل عاشق ۞ دکہ
چون حقہ اگندہ بمروارید ۞ واگر عروض ہمان بود با ضرب محذوف احذ ہمچنین باشد ت
اٹھوان وزن عروض محذوف مطموس یعنی فاع یا محذوف احذ یعنی فع اور ضرب محذوف مطموس
یعنی فاع مثال مرقومہ متن ہی تقطیع اوسکی یہہ ہے دہنی کو فعلاتن چکچو تن فعلاتن کدلی عا فعلاتن
شق فع بکحو حق فعلاتن قا اگن فعلاتن دہمر وا فعلاتن رید فاع اور اگر عروض وہی ہو یعنی
فع یا فاع ساتھ ضرب محذوف احذ کے یعنی فع کی وہی ہو یعنی وہی وزن ہو م مسدسات ط
عروض مجنون مسبغ یا معری وضرب مسبغ ی عروض وضرب مجنون معری برینگونہ بیت طرب انگیز
دمی آور بصبوحی ۞ کہ حریف ست وبہارست وجوانی واین ہر دو وزن ست ت مسدسات

نوان وزن عروض مجنون مسبغ یعنی فعلیان یا معری یعنی فعلاتن اور ضرب مسبغ یعنی فعلیان
دسوان وزن عروض اور ضرب دونون مجنون معری یعنی فعلاتن بیت مثال کی مرقومہ متن ہے
تقطیع اوسکی یہہ ہے طرنگی فعلاتن زمیا در فعلاتن بصبوحی فعلاتن کہ حریفس فعلاتن تبہارس فعلاتن بجوانی
فعلاتن اور یہ دونون ایک وزن ہین صبوحی بفتح اول شراب بامداد کشف سے اور مصطلحات
مین شراب بنیا وقت صبح کذا فی الغیاث اور حریف ہم پیشہ وہم کار منتخب اور صراح اور کنز سے
م یا عروض مجنون یا مشعث وضرب مشعث برینگونہ بیت اگر ایدون کہ ہمے دانش وزری ۞
زہمہ خلق نکونامی یابی ۞ واین وزن را استحقاق آن نیست کہ مفرد گیرند چہ مسکن وزن
گذشتہ است ت گیارھوان وزن عروض مجنون یعنی فعلن یا مشعث یعنی مفعولن اور ضرب مشعث
یعنی مفعولن مثال مرقومہ متن ہے تقطیع یہہ ہے اگر بد و فعلاتن کہ ہمیدا فعلاتن نشور زی مفعولن
زہمہ خل فعلاتن قنکو نا فعلاتن می یا بی مفعولن اور اس وزن کو استحقاق اسکا نہین ہے
کہ مفرد متقرر کرین یعنی جداگانہ کہین کسواسطے کہ مسکن وزن گذشتہ کا ہی یعنی فعلاتن مسکن
ہوکر مفعولن ہوا ہے م یب عروض مجنون مقصور یا مجنون محذوف وضرب مجنون مقصور برینگونہ بیت
دلم از عشق تو خستہ وریش ۞ تو مکن جور برین عاشق خویش ۞ یج عروض ہمان وضرب
مجنون محذوف وبحقیقت ہمان ست ت بارھوان وزن عروض مجنون مقصور یعنی فعلان
متحرک العین یا مجنون محذوف یعنی فعلن متحرک العین اور ضرب مجنون مقصور یعنی فعلان متحرک
العین مثال مرقومہ متن ہے تقطیع یہہ ہے دلم از عشق فعلاتن قتخستہ خس فعلاتن تاریش فعلاتن تمکن جو فعلاتن
فعلاتن ربری عا فعلاتن شقخویش فعلان تیرہوان وزن عروض وہی یعنی فعلن یا فعلان
اور ضرب مجنون محذوف یعنی فعلن اور حقیقت مین یہ وہی وزن دوازدہم ہے م ید عروض
ہمان وضرب مجنون محذوف مسکن وعروضیان ابتر گویند لیہو واین وزن را ہم استحقاق
انفراد نیست ت چودھوان وزن عروض وہی یعنی فعلن یا فعلان اور ضرب مجنون محذوف
مسکن یعنی فعلن بسکون عین اور عروضی اوسکو ابتر کہتے ہین سہو ہے کسواسطے کہ بحذف اور تقطیع
ابتر ہوتا ہے اور یہان خبن لازم اور اس وزن کو بھی استحقاق انفراد کا نہین ہے بلکہ وہی وزن
دوازدہم وسیزدہم ہے م مربعات یہہ عروض مجنون معری یا مسبغ وضرب مسبغ برینگونہ بیت

تنمن من کہ رسانند بہ بر آن ماہ دلارام ؛ یوسف دو معری و حلکش ہمان ست ت مرلعبات ہند ہوا
وزن عروض مخبون معرے یعنی فعلاتن یا مسبغ ای مجنون مسبغ یعنی فعلیان اور ضرب مسبغ ای
مجنون مسبغ یعنی فعلیان مثال مرقومہ متن ہے تقطیع تنمن من فعلاتن کہ رسانند فعلاتن برا ما فعلاتن
ہ دلارام فعلیان اور لفظ ہر شعر مین یعنی نزدیک ہے وزن سولہوان عروض اور ضرب دونون
معرے یعنی فعلاتن اور حکم اوسکا وہی ہی یعنی وزن یازدہم ہے م مثنی بر بر نیگوتہ ہمت
رہ شادیم ؛ بہ بستی ت تنی وزن سترہوان جیسا کہ شعر اوسکی مثال کا مرقومۂ متن ہے
تقطیع یہ ہے رہ شادی فعلاتن مبستی فعلاتن سیم مصرع ثانی مین معتبر ہے م بحقیقت این
اوزان عائد با ہشت وزنست وانچہ عروض یا ضرب فعول یا فعل یا فاع یا فع ست متروک ا
و مقصور و محذوف مقبول تر از دیگر ہاست و تسکین اوسط ہمہ جا استعمال کنند و یا غیر مسکن خلط
کنندت اور حقیقت مین یہ اوزان ہشگانہ عائد یعنی راجع طرف آٹھ وزنون کے ہین
یعنی نو وزن دوم اور چہارم اور پنجم اور ہفتم اور دہم اور یازدہم اور سیزدہم اور چہاردہم
اور شانزدہم باقی رہے آٹھ وزن اور اون مین جو وزن کہ عروض یا ضرب اوس مین
فعول یا فعل یا فاع یا فع ہی متروک ہی اور مقصور اور محذوف مقبول تر اور وزنون سے ہے اور تسکین
اوسط متحرکون مجنون مین سب جگہہ استعمال کرتے ہین اور ساتھہ غیر مسکن کے خلط کرتی
ہین یعنی کسی جگہہ فعلاتن اور کسی جگہہ مفعولن ہو تو جائز ہے م و چون ہمہ مسکن بود بیت از
اسباب بود چنانکہ در ہزج گفتہ آمد و اینجا دہ وزن متوالی بر خیزد بتعاصیل یک یک سبب خفیف و
مصراع المول از دوازدہ سبب و مصراع اقصر از سہ اسباب و این غریب ترست از انچہ در
ہزج گفتیم و فرق میان اوزان مشترک کہ ازین سہ بحر توان خواند یعنی ہزج و رجز و رمل در مطلعہا
دیگر و در قصیدہ ظاہر شود و ہمین قیاس در دیگر مواضع ت اور اگر سب رکن مسکن ہون یعنی
مفعولن مفعولن مفعولن مفعولن بیت اسباب سے ہوگی جیسا کہ ہزج مین کہا گیا اور اس جگہہ دس
وزن متوالی پیدا ہوتے ہین بفاصلہ یک سبب خفیف اور مصراع المول بارہ سببون کا ہوگا اور
مصراع اقصر تین سببونکا اور یہ غریب تر اور نادر تر ہے اوس سے جو ہزج مین کہا ہے یعنی ہزج مین
مربع تک وزن نکلے تھے اور یہان رمل مین مثنی تک نکلتے ہین مثلاً مفعولن مفعولن مفعولن مفعولن گر

اگر تین مفعولن سے ایک ایک سبب علاحدہ علاحدہ گر جاے ایک مفعولن یعنی مثنی رہجاے تو نو سبب کی کمی سے
نو وزن اور ایک مثنی جملہ دس وزن پیدا ہوے ہین کسواسطے کہ یہ بحر مثنی ابھی مستعمل ہوتی ہے بخلاف
ہزج کے کہ وہ مثنی نہین آتی ح قولہ اینجا دہ وزن متوالی بر خیزد لیکن مخفی نماند کہ ہفت
وزن از آنہا انسب بحر باشد و باقی از رجز و ہزج الی آخرہ معلوم ہو کہ محقق علیہ الرحمہ نے کہ
سترہ اوزان مستعملہ اس بحر کے لکھے ہین اون مین بھی بعضون کو متروک لکھا ہے اور جو کوئی
وزن بہ کمی پنج سبب اور بہ کمی ہفت سبب اور بہ کمی ہشت سبب بجہت عدم استعمال کے
لکھا صاحب معیار کو شبہہ ہوا کہ سات ہی وزن اس بحر مین نکل سکتے ہین پس یہ گمان
باطل ہے اور یہ غرض اخراج اوزان سے ہے نہ استعمال اوزان نے اور فرق درمیان اوزان
مشترک کے کہ ہزج اور رجز اور رمل تینون بحرون مین پاجاتے ہین اور مصاریع قصیدہ سے
ظاہر ہوتا ہے یعنی جس بحر مین وہ قصیدہ ہوگا معلوم ہو جاے گا کہ یہ ارکان فراحت
اوس بحر کے ہین اور اسیطرح اور مواضع مین یعنی تمیز ارکان فراحت کی اوس بحر سے
ہوتی ہے جسمین واقع ہون ورنہ ایک ایک زحاف کئی کئی بحرون مین آتا ہے م و متاخران
را در نے خوش است کہ بر رمل تقطیع توان کرد چون یک رکن مشکول می گیرند دیگے سالم تا
بیتے از فعلات فاعلاتن بود چہار بار مثالش انیست بیت بجمن بر آئی زدورے سیہ
بہار شکن ؛ سر غمزہ بجنبان صف روزگار شکن ؛ انیست بحور دائرہ مجتلبہ و اوزان ا
ت اور متاخرون کے نزدیک ایک وزن آئندہ ہے کہ اوسکو رمل مین تقطیع کیا جاے
جب ایک رکن مشکول یعنی فعلات لین اور ایک رکن سالم یعنی فاعلاتن تو ایک بیت
فعلات فاعلاتن سے ہو چار بار مثال اوسکی مرقومۂ متن ہے تقطیع یہ ہے بجمنت فعلات
رآروزی فاعلاتن سیہیت فعلات بہار شکن فاعلاتن سر غمز فعلات ای بجنبا فاعلاتن
صف روز فعلات کار شکن فاعلاتن یہ ہین بحرین دائرہ مجتلبہ کی اور یہ اوزان اوسکے م
سریع این بحر ہم در ہر دو لغت مستعمل است و اصلش در دائرہ مستفعلن مستفعلن مفعولات
دو بار ؛ ودو تی و مشطور بکار دارند و آنرا در نہایت تازی دو عروض و شش ضرب است و در شش
وزن آمدہ و ابیاتش اینست ت یہ بحر بھی دونون زبانون مین یعنی تازی اور فارسی

مین مستعمل ہے اور اصل اوسکی دائرے مین مستفعلن مستفعلن مفعولات دو بار ہے اور وافی اوسے
مشطور استعمال کرتے ہین اور اوسکی استعمال تازی مین دو عروض یعنی مطوی مکشوف فاعلن
یا مخبول مکشوف فعلن اور موقوف یعنی مفعولان یا مکشوف یعنی مفعولن ہین اور چھہ ضرب مین
مطوی موقوف فاعلان اور مطوی مکشوف فاعلن اور اصلم فعلن بسکون عین اور مخبول
مکشوف فعلن بہ تحریک عین اور موقوف مفعولان اور مکشوف مفعولن ہین اور چھہ وزن مین
پر آئی ہے اور تبیین اوسکی یہہ ہین م اشعر ازمان سلمی لا یری مثلہا + الراؤن فی شام
ولا فی عراق ÷ عروض مطوی مکشوف ست و ضرب مطوی موقوف ت پہلا شعر جو مرقومہ
متن ہی عروض اوسکا مطوی مکشوف ہے یعنی فاعلن اور ضرب مطوی موقوف یعنی فاعلان ہے
ازمان بالفتح جمع زمان بمعنی وقت کنز اور منتخب اور غیاث سے اور سلمی نام معشوقہ عرب اور
شام اور عراق دونون ملک بحسن وخوبی مشہور ہین اور الراؤن مین رائے مشددہ اول متعلق
مصرع اول ہی اور ثانی متعلق مصرع ثانی معنی یہہ ہین زمانی سلمی کی نہین دیکھی مانند اوسکے
دیکھنے والون نے شام مین اور نہ عراق مین تقطیع یہہ ہی ازمان سل مستفعلن ما لا یری
مستفعلن مثلہا فاعلن را ؤن فی مستفعلن شا مو ولا مستفعلن فی عراق فاعلان م ب شعر
ہاج الہوی رسم بذات الغضا ÷ مخلولق مستعجم محول ÷ عروض و ضرب مطوی مکشوف
است ت دوسرا شعر جو مرقومۂ متن ہے عروض اور ضرب اوس مین دونون مطوی
مکشوف ہین یعنی فاعلن غضا نام ایک درخت صحرای کا مانند کنار کہ آگ اوسکی دیر تک
رہتی ہے غیاث سے اور مخلولق بمعنی کہنہ اور مستعجم بمعنی ساکت عجم سے کہ بالضم بمعنی
گنگ شدن ہے غیاث سے اور محول ریگ تودہ گردیدہ یا منقلب الاحوال اور منتخب مین
لکھا ہی کہ محول در باحل زمین و شہر قحط رسیدہ معنی یہہ ہین کہ اوٹھایا یعنی پیدا کیا عشق کو
نشان مکانات نے اوس موضع مین کہ جس مین درخت غضا ہے کہنہ اور ساکت منقلب
الاحوال تقطیع یہہ ہے ہاجلہوا مستفعلن رسمن بذا مستفعلن تلغضا فاعلن مخلولقن مستفعلن
مستعجمن مستفعلن محولو فاعلن م ج شعر قالت ولم یقصد لقیل الخنا مہلا فقد ابلغت اسماعی
عروض ہمچنان اور ضرب اصلم ت تیسرا شعر جو مرقومۂ متن ہی عروض وہی یعنی مطوی مکشوف

فاعلن

فاعلن اور ضرب اصلم یعنی فعلن بسکون عین خنا بالفتح والقصر سخن فحش و بیہودہ منتخب سے اور مہلا
بمعنی زبان غیاث سے معنی یہہ ہین کہ کہا معشوقہ نے درحالیکہ قصد نہین کیا گیا تھا
بسخن فحش زبان سے کہ یہ تحقیق پہونچایا تو نے اوس سخن فحش کو میرے کانون مین تقطیع
یہ ہے قالت ولم مستفعلن یقصد لقی مستفعلن للخنا فاعلن مہلن فقد مستفعلن ابلغت اس
مستفعلن ماعی فعلن م د شعر النشر مسک والوجوہ دنانیر و اطراف الاکف عنم ÷ عروض
و ضرب ہر دو مخبول مکشوف ست و این چہار وافی است م ج چوتھا شعر جو مرقومہ متن ہی عروض
اور ضرب دونون مخبول مکشوف ہین یعنی فعلن بتحریک عین معنی یہہ ہین بو معشوقون کی مانند
مشک ہی اور مونہہ اونکے مثل دینار روشن کے سرخ اور روشن ہین اور سر انگشتان خالبتہ مثل
عنم کے سرخ ہین اور عنم بفتحتین ایک درخت ہے زمین حجاز مین کہ پھل اوسکے سرخ ہوتے ہین اونکو
تشبیہ دیتے ہین انگشتان خالبتہ سے کذا فی المنتخب تقطیع یہہ ہے انشر مس مستفعلن کو ولوجو
مستفعلن ہدنا فعلن نیر و دا ط مستفعلن راف لاکف مستفعلن فعنم فعلن اور یہہ چارون وزن
وافی کے ہین م ہ شعر نعیحن فی حاقاتہا بالابوال ÷ عروض و ضرب یکے است و این
موقوف ست ت پانچوان شعر جو مرقومہ متن ہے عروض اور ضرب ایک ہین یعنی مشطور ہے
اور یہہ موقوف ہے یعنی مفعولان معنی یہہ ہین کہ گراتے ہین تاقی کنیزہای فرج سے اپنی پیشاب
تقطیع یہہ ہے ینضحن فی مستفعلن حاقاتہا مستفعلن بالابوال مفعولان م و شعر یا صاحبی رحلی
اقلا عدلی ہمچنان است و آن مکشوف ست و ہر دو وزن از مشطورات ست چھٹا شعر جو مرقوم
متن ہی اوسی طرح ہے یعنی عروض اور ضرب ایک ہین بہ سبب مشطور ہونے کے اور وہ مکشوف
ہے یعنی مفعولن معنی یہہ ہین اے دو صاحبو ہم منزل میری کم کرو بار شتر میرا رحل بالفتح سکون
و منزل و رخت و اسباب و پالان شتر و کوچ صراح اور منتخب وغیرہ سے کذا فی الغیاث اور عدل
بکسر اول و سکون ثانی بار یک طرف کہ پشت ستور پر لیجاتے ہین غیاث سے ح اے دنیا
پالان یعنی سواری من کم کنید ملامت من تم کلامہ ظاہر ہی کہ عدل بمعنی ملامت خلاف مقام ہے
اور عدل بمعنی بار یک طرف شتر موافق مقام تقطیع یہہ ہی یا صاحبی مستفعلن رحلی اقل مستفعلن
لا عدلی مفعولن اور یہہ دونون وزن مشطور کے ہین م و بطریق زحاف دیگر ارکان مخبون و

مطوی ومجبول روادارند وضربہاے مشطور مخبون روادارند ت اور بطریق زحاف کے یعنی
بطریق تغیرات جائزہ کے اورارکان مخبون یعنی مفتعلن اورمخبول یعنی فعلتن روارکھتے ہین
اورضربہاے مشطور مخبون روارکھتے ہین یعنی مفعولان اورمفعولن کو ضرب مشطور مین فعولان
اورفعولن بھی کر لیتے ہین م ۷ اما بپارسی ارکان ہمہ مطوی بکارند در سالم ومجبون شعر نیامدہ
است الا انچہ عروضیان بہ تکلف گفتہ اند از جہت تشبہ بعرب وگفتہ اند او راسہ عروض است
و ہشت ضرب و بر دہ وزن آوردہ اند باین تفصیل ت و اما فارسی مین سب ارکان مطوی
استعمال کرتے ہین اور سالم اور مجبون مین شعر نہین آتا ہے الا جو کچہ کہ عروضیون نے
بہ تکلف کہا ہے بجہت تشبہ بہ عرب سمجھا جاے اور کہا ہے کہ اوسکے تین عروض یعنی مطوی
موقوف فاعلان یا مطوی مکشوف فاعلن اور مجبون مکشوف فعلن بہ تحریک عین اور اصلم
محذوف فع او ر آٹھ ضربین ہین یعنی مطوی موقوف فاعلان اور مطوی مکشوف فاعلن
اور مجبون مکشوف فعولن اور مجبون مکشوف فعلن بہ تحریک عین اور اصلم مقصور فاع اور
اصلم محذوف فع اور موقوف مفعولان اور مکشوف مفعولن اور اصلم حقیقت مین مجبول
مکشوف مسکن ہے علاحدہ نہین ہے یعنی فعلن سکون العین کہ وزن چہارم مین ضرب ہی او
اوسکو عروضیون نے اصلم کہا ہے سہو کی ہے حقیقت مین وہ فعلن متحرک العین کو مسکن کیا ہی
پس ضربین آٹھ ہوئین نہ نو اور اس بحر کو دس وزنون پہ لاے ہین اس تفصیل سے م ا عروض مطوی
موقوف یا مکشوف وضرب مطوی موقوف بر ینگونہ بیت چون نزنم دست بفتراک تو
خبر تو کسی نیست مرا دستگیر ت پہلا وزن عروض مطوی موقوف یعنی فاعلان یا مطوی
مکشوف یعنی فاعلن اور ضرب مطوی موقوف یعنی فاعلان بیت مثال کی جیسا کہ متن مین ہے
تقطیع یہ کہ چو نزنم مفتعلن دست بفت مفتعلن راک تو فاعلن جز تو کسی مفتعلن نیس مرا
مفتعلن دستگیر فاعلان اور فتراک یعنی شکار بند ہے م ب عروض ہمان وضرب مطوی
مکشوف وبحقیقت ہمان وزن اول است ت دوسرا وزن عروض وہی یعنی فاعلان
یا فاعلن اور ضرب مطوی مکشوف یعنی فاعلن اور یہ حقیقت مین وہی وزن اول ہے م ج
عروض مطوی مکشوف وضرب مخبون مکشوف بر ینگونہ بیت ماہ رخا بر ہمہ روے زمین خبر تو مرا یار گزید

ت تیسرا وزن عروض مطوی مکشوف یعنی فاعلن اور ضرب مخبول مکشوف یعنی فعلن متحرک العین
مثال جیسا کہ متن مین ہی تقطیع یہ ہی ماہ رخا مفتعلن بر ہمہ رو مفتعلن از ہمی فاعلن خبر تمرا مفتعلن
یار دگر مفتعلن نسترد یعنی سزاوار نہین ہی م د عروض ہمان وضرب اصلم گفتہ اند این سہو است چہ
انجاطے لازم است و بہ حقیقت مجبول مکشوف مسکن است مثالش بیت لب تو ہست شفاے
دلم زانکہ شد او خستہ بیاد است و این وزن مسکن وزن سوم است ت چوتھا وزن عروض
وہی یعنی مخبون مکشوف فاعلن اور ضرب اصلم عروضیون نے کہی ہے یعنی جب مفعولات سے
و تد گرجاے مفعو رہے مقام پر اوسکے فعلن بسکون العین لائین اور یہ سہو ہے اسواسطے کہ
یہان سریع مطوی مین طے لازم ہے پس جب اصلم کہاے کہان رہا لہذا اسکو مجبول مکشوف
مسکن کہنا چاہیے کہ بجہت اجتماع خبن وطے ہے اور جب اسکو مسکن کرین فعلن بسکون العین
ہو یعنی بیت مثال مرقومہ متن کی یہ ہین کہ لب تیرے میرے دل کے واسطے شفا ہین اسلیے
کہ یہ تیری آنکھ کا بیمار ہے اور دو واسوانق اور مناسب بیماری کے چاہیے تقطیع یہ ہی لب تا تو
مفتعلن ہست شفا مفتعلن اے دلم فاعلن زانکہ شد و مفتعلن خستہ یا مفتعلن د است فعلن اور
وزن مسکن وزن سوم ہے اس جگہ صاحب حاشیہ نے تین جگہ غلط لکھا ہے ایک یہ کہ
مجبول مکشوف کو مجبون مکشوف لکھا اور نسترد بر وزن فعولن ہی نہین ہے بلکہ بر وزن
فعولن ہے دوسرے یہ کہ انجا طے لازم است پر یہ حاشیہ لکھا ح قولہ انجا طے لازم است
و از ان مفتعلن شود پس اگر انرا اصلم کنند بر وزن حل باشد نہ فعلن تم کلامہ معلوم ہو کہ
ضرب مین رکن اصلی مفعولات واقع ہوا ہے نہ مستفعلن کسواسطے کہ سریع مثمن نہین آتی
پس مفعولات سے اصلم فعلن ہوگا نہ مفتعلن جیسا کہ حاشیہ کا گمان کیا ہے تیسرا مغالطہ وزن
آیندہ مین م ۵ عروض وضرب ہر دو مجبول مکشوف بر ینگونہ بیت قبلہ من روی چو ماہ تو شد
قبلہ ازین نبود بجہان و عروض ہمان وضرب اصلم و نحن در و ہمان است کہ گفتہ آمد ت
پانچوان وزن عروض اور ضرب دونون مجبول مکشوف یعنی فعلن متحرک العین بیت مثال کی
مرقومہ متن ہے تقطیع یہ ہے قبلہ من مفتعلن روے چو ما مفتعلن ہ تو شد فعلن قبل ا زی مفتعلن
ن نبود مفتعلن بجہان فعلن چھٹا وزن عروض وہی یعنی فعلن متحرک العین اور ضرب اصلم یعنی جسکو عروضی

وہی ہے جو کہا گیا یعنی طے لازم ہے اسکو مجنول مکشوف سکن کرنا چاہیے صاحب حاشیہ نے اس جگہ
یہ حاشیہ لکھا ہے ح تقطیعش قبلا من مفتعلن رواجا مفتعلن ے تشد فاعلن قبلا از ی مفتعلن
بنود مفتعلن ؛ رحیان فاعلن تم کلام سے معلوم ہو کہ مجنول مکشوف فعلن ہے نہ فاعلن اور قطع نظر
اسکے اگر عروض و ضرب فاعلن ہو وہ وزن اول ہے م ز عروض اصلم مقصور یا اصلم محذوف و
ضرب اصلم مقصور برانگونہ بیت سنگدل آن یار نے آرزم ؛ یکشبم از خود نہ کند شاد ؛ ح
عروض ہمان و ضرب اصلم محذوف و بتحقیق ہمان است ت ساتوان وزن عروض اصلم
مقصور فاع یا اصلم محذوف فع اور ضرب اصلم مقصور فاع بیت مثال کی مرقومۂ متن ہی تقطیع
یہ ہے سنگدلا مفتعلن یار یا مفتعلن رزم فاع یکشبم مفتعلن ضرنہ کند مفتعلن شاد فاع آرزم بفتح
زا معجمہ و سکون را مہملہ ترحم اور حیا اور شفقت اور مہربانی اور صلح اور آشتی لطالیف اور
جہانگیری اور برہان اور مدار سے کذا فی الغیاث آٹھوان وزن عروض وہی یعنی فاع یا فع
اور ضرب اصلم محذوف یعنی فع اور یہ حقیقت میں وہی وزن ہے یعنی ہفتم اور ہشتم ایک وزن
ہے م ط مشطور و ضرب موقوف برینگونہ ع درسرمن خبر ہوس جانان نیست ؛ می ہم
مشطور و ضرب مکشوف برینگونہ بیت بار دگر آن بت من باز آمد ت نوان وزن مشطور
اور ضرب موقوف یعنی مفعولان ذکر عروض کا نہ کیا اسواسطے کہ مشطور مین عروض اور ضرب ایک
ہی مثال جیسی متن مین ہے تقطیع اوسکی یہ ہے ، درسرمن مفتعلن خبر ہوسی مفتعلن جانانیس
مفعولان دسوان وزن بھی مشطور اور ضرب مکشوف یعنی مفعولن بیت مثال کی مرقومۂ متن ہی تقطیع یہ
ہے بار دگر مفتعلن آن بت من مفتعلن باز آمد مفعولن معلوم ہو کہ مثال اول مشطور مین عین لکھا اور
اور مثال دوم مشطور مین بیت اشارہ یہ ہے کہ مشطور کو مصرع اور بیت دونون کہہ سکتے ہین م و
و نزدیک متاخران مستعمل وزن اول است و دوم از سالم مثال برینگونہ گویند بیت دلخواہ
من بر من ستمگار شدہ ؛ بے ہیچ جرمے مرا گرد خوار و از مجنون برینگونہ بیت چرا لمر دمی
کنی یار ہی ؛ چرا ہمی کنی دلش را نبرد ؛ و دیگر ہا را ہم مثال آوردند لیکن ناخوش و متکلف
باشد ت اور نزدیک متاخرون کے وزن اول مطوی کا مستعمل ہے اور دوسرا وزن سالم کا جسکی
مثال مرقومہ متن ہے تقطیع دلخواہ من مستفعلن بر من ستم مستفعلن گار شدہ فاعلن بی ہیچ جر مستفعلن

می مرا مستفعلن گر دخوار فاعلان اور مجنون اوسی سالم کا جو مثال مسطورۂ متن ہی تقطیع اوسکی
یہ ہے چرا لمر مفاعلن دمی کنی مفاعلن یار ہے فاعلن چرا ہمی مفاعلن کنی دلش مفاعلن را
نبرد فاعلان اور مثالین اور وزنون کی بھی بہ قسمہ عرب لائے ہین مگر ناخوش اور بتکلیف ضروری
ہین اور رہی بمعنی بندہ یعنی عاشق م قریب این بحر بپارسی گویان خاص است و اصلش
در دائرہ مفاعیلن مفاعیلن فاع لاتن دو بار است و در بنا مکفوف بکار دارند موفور یا اخرب
و ہر دو را دو عروض و چہار ضرب آوردہ اند و گفتہ اند بر شش وزن آمدہ است و مکفوف را دو
وزن آوردہ اند یک عروض مقصور یا محذوف و دو ضرب اول مقصور دوم محذوف و بہ حقیقت
ہر دو یکے است مثالش اینست بیت فغان زان سر زلفین تابدار ؛ فرو ہشتہ بر یاقوت آبدار
ت یہ بحر فارسی گویون کی خاص ہے اور اصل اوسکی دائرے مین مفاعیلن مفاعیلن فاع لاتن
ہے دو بار اور استعمال مین مکفوف ہے موفور یا اخرب و فوردہ کہ جسمین خرب ہو یعنی مفاعیل
اور اخرب مفعول اور دونون کی دو عروض ہین یعنی سالم اور مقصور یا محذوف اور چار ضربین ہین
یعنی مقصور اور محذوف اور سالم اور مسبغ اور کہا ہے کہ چھ وزنون پر آئی ہے اور مکفوف
کے دو وزن لائے ہین ایک کا عروض مقصور یعنی فاعلان یا محذوف یعنی فاعلن اور دو ضربین
اول مقصور یعنی فاعلان اور دوم محذوف یعنی فاعلن اور حقیقت مین یہ دونون ایک ہین
مثال مرقومہ متن ہے تقطیع یہ ہے فغان اس مفاعیل ز زلفین مفاعیل تابدار فاعلان فرو ہشت
مفاعیل بر یاقوت مفاعیل آبدار فاعلان اور یاقوت آبدار سے مراد رخسارہ ہے م اخرب
را چہار وزن آوردہ اند دو عروض و چہار ضرب عروض سالم و ضرب مسبغ و این پسندیدہ نیست
چہ از دائرہ زیادت ست مثالش بیت شمشیر برندہ کف دہندہ ؛ خود ہرچہ خبر این بود محال است
ت اور اخرب کے چار وزن لائے ہین اور دو عروض لائے ہین سالم اور مقصور یا محذوف اور
چار ضربین لائے ہین سالم مسبغ مقصور محذوف پہلا وزن عروض سالم فاع لاتن اور ضرب مسبغ
فاع لیان اور یہ پسندیدہ نہین ہے کسواسطے کہ دائرے سے زیادہ ہے معلوم ہو کہ قریب دائرے مین
مسدس ہے اور مثمن نہین آئی ہے کسواسطے کہ سریع اور قریب اور جمل اول یعنی جدید انکی اوائل مین
رکن مکرر آیا ہے اور ان تینون کو مثمن نہین لائے ہین بیت مثال مرقومہ متن ہی تقطیع اوسکی

یہ ہے شمشیر مفعول بر رندہ مفعول کف دہند فاع لاتن عدو جرح مفعول خبر ایب مفعول دو محاسن
فاع لیان کف دہندہ یعنی قبضہ دہندہ اور خود بمعنی تحقیق ادر حال یعنی باطل م ب ہر دو سالم
شانش بیت باران کہ زمین پاک شستہ دارد ٭ چون گرد دل من غم ہمی نشوید ت دو سرا
وزن عروض اور ضرب دونون سالم بیت مثال کہ جیسا کہ متن مین ہے معنی یہہ ہین کہ یاران زمین
کو پاک اور شستہ رکھتا ہی سبب کیا کہ میرے دل سے غبار غم نہین دھوتا تقطیع یاراکہ مفعول زمین پاک
مفاعیل شست دارد فاع لاتن چو گرد مفعول لمن غم مفاعیل می نشوید فاع لاتن م ج
عروض مقصور یا محذوف ضرب مقصور بر ینگونہ بیت با مردم ناساز گار طبع ٭ بیچارہ شود
مرد ساز گارت تیسرا وزن عروض مقصور یعنی فاعلان یا محذوف یعنی فاعلن اور ضرب مقصور
یعنی فاعلان بیت مثال کی جیسی متن مین لکھی ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے بامرد مفعول مناساز
مفاعیل گار طبع فاعلان بیچارہ مفعول شود مر مفاعیل ساز گار فاعلان م ر عروض ہمان آخر ضرب
محذوف و بتحقیق ہمہ سہ وزن بیش نیست و حکم تسکین اوسط ہمان است کہ گفتہ آمد و این بحر نزدیک
متاخران ہم متروک است ت یہ چوتھا وزن عروض وہی یعنی فاعلان یا فاعلن اور ضرب محذوف
فاعلن و حقیقت مین سب تین وزنون سے زیادہ نہین ہین کسواسطے کہ دونون مکفوف موقوف
ایک ہین اور چارون اخرب دورا در حکم تسکین اوسط کا وہی ہی جیسا کہ سابق مین کہا گیا یعنی جائز
ہے پس مفعول مفاعیل بعد تسکین اوسط کے مفعولن مفعول ہوگا اور یہہ بحر بھی نزدیک متاخرون
کے متروک ہی م منسرح این بحر در ہر دو لغت مستعمل است و بتازی اصلش در دائرہ مستفعلن
مفعولات مستفعلن دو بار باشد و در نیا وافی و منہوک آید و او را یک عروض بود و سہ ضرب
و بر سہ وزن آید یکے وافی و بیش انیست ت یہہ بحر دونون زبانون مین یعنی عربی اور
فارسی مین مستعمل ہے اور اصل اوسکی دائرہ تازی مین مستفعلن مفعولات مستفعلن ہے دو بار
اور استعمال مین وافی اور منہوک آتی ہے اور اوسکا ایک عروض ہی یعنی سالم مستفعلن اور تین
ضرب مین ہین یعنی مطوی مفتعلن اور موقوف یعنی مفعولان اور مکشوف یعنی مفعولن اور تین
وزنون پر آتی ہی ایک وافی بیت اوسکی یہہ ہی م اشعر ان این زید لا زال مستعملا للخیر نفشی فی
مصرہ العرفا عروض سالم و ضرب مطوی است ت پہلا وزن عروض سالم یعنی مستفعلن اور ضرب مطوی یعنی

مفتعلن ہی بیت مثال کی جیسا کہ مسطورہ متن ہی تقطیع اوسکی یہہ ہے ان مین زی مستفعلن ولا زال
مفعولات مستعملن مستفعلن للخیر ایف مستفعلن سی فی مصر مفعولات ہلعرفا مفتعلن عرف بالضم نیکوئی
اور احسان اور نعیم ابھی آیا ہے منتخب سے معنی یہہ ہین بہ تحقیق لمیسر زید ہمیشہ استعمال کرتا ہی
خیر کو فاش کرتا ہے اپنے شہر مین احسان کو ح العرف بالضم الاحسان و بفتحتین مبالغۃ او ضرورۃ
نظم کلامہ فتامل م دو منہوک یکے را ضرب موقوف و بیش انیست ب شعر صبرا بنی
عبد الدار ٭ دو دیگر را ضرب مکشوف و بیش انیست ج شعر ویلم سعد سعدات اور دو
منہوک یعنی تینی الک کی ضرب موقوف یعنی مفعولان مفعولات سے اور وہ وزن دوسرا ہے
بیت مثال کی جیسا کہ متن مین ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے صبرن بنی مستفعلن عبد ود ار مفعولان
معنی یہہ ہین کہ صبر کرو اے پسران عبد دار اور دوسری منہوک کی ضرب مکشوف یعنی مفعولن
مفعولات سے وہ وزن تیسرا ہے بیت مثال کی جیسا کہ متن مین ہی تقطیع اوسکی یہہ ہے ویلم
سع مستفعلن د نسعدا مفعولن معنی یہہ ہین کہ خرابی ہے واسطے ام سعد کے کہ نام بھی اوسکا
سعد ہے اور ویلم سعد اصل مین ویل لام سعد تھا اور سعدا منصوب باعنی ہے م ولطریق زحاف
در ہمہ ارکان غیر ضربہا خبن وطی و خبل بکار دارند الا در رکن عروض کہ اگر خبل کنند با تامی
مفعولات پنج متحرک متوالی شود و نشاید و در ضربہا منہوک خبن بکار دارند و وزنی دیگر یافتہ
اند کہ خلیل نیاوردہ است و آن وافی است عروض سالم و ضرب مقطوع ت اور بطریق
زحاف کے سب ارکان سوا ضربون کے خبن یعنی مفاعلن اور فعولات اور طی یعنی
مفتعلن از مستفعلن و فاعلات اور خبل یعنی فعلتن اور فعلات استعمال کرتے ہین الا رکن عروض مین
خبن اور طے لاتے ہین خبل نہین لاتے کسواسطے کہ اگر خبل لاوین تا ہی مفعولات سے
ملکر پانچ متحرک متوالی جمع ہو جاتین اور یہہ نہ چاہیے مثلاً کہین مستفعلن مفعولات فعلتن
تو تا اور فا اور عین اور لام اور تا نہ ثانی یا پنج متحرک جمع نہین ہوتے اور اضراب منہوک مین
خبن یعنی فعولات استعمال کرتے ہین اور ایک وزن اور پایا ہے کہ خلیل اوسکو نہین لایا ہی
اور وہ وافی ہی عروض سالم یعنی مستفعلن اور ضرب مقطوع یعنی مفعولن اور اسکی مثال کی حاجت
نہین کہ وزن اول وافی مین اگر عرفا کو دیکھون را ڑ سے مثال اسکی ہو جاتی ہے ت قولہ وزنی دیگر الخ

باید دانست کہ وزن مقطوع الضرب کہ در مفتاح وغیر آن از کتب فن مذکور است اینست بیت
ذاک وتعداد غرالوحوش لعلب الحدر حب لبابہ محجر یعنی آنکس حالے کہ تر سانید
وحشیان بگشادہ رخسار فراخ است سینہ او واسع است تقطیعش ذاکو وتع مستفعلن اذ غرلو
فاعلات حوش لعل مفتعلن تلحدرح مستفعلن بلبابان فاعلات محجر مفعولن اما مخفی نماند کہ درین
وزن عروض ہم مطوی است نہ سالم چنانکہ محقق علام می فرماید و شاید کہ مصنف علام را
مثالے دیگر سالم العروض مقطوع الضرب بہم رسیدہ باشد اما دیگر عروضیان بر مقطوع الضرب
اکتفا می نمایند قتامل م واما پارسی اصلش در دائرہ مستفعلن مفعولات چہار بار باشد و وافی و
مجزو و مشطور یعنی مثمن و مسدس و مربع بکار دارند و ہمہ ارکان مطوی مستعمل است و عروضیان
گویند او را سہ عروض و ہشت ضرب است و بر دوازدہ وزن آمدہ است چہار مثمن و شش مسدس و دو
مربع بدین تفصیل ت اما فارسی مین اصل اس بحر کی دائرہ مین مستفعلن مفعولات چار بار اور وافی
اور مجزو اور مشطور یعنی مثمن و مسدس اور مربع استعمال کرتے ہین اور سب ارکان مطوی یعنی مفتعلن
فاعلات مستعمل ہین اور عروضی کہتے ہین کہ اوسکے تین عروض ہین یعنی مطوی موقوف فاعلان
یا مطوی مکشوف فاعلن اور اصلم مقصور وہم احذ مقصور فاع یا اصلم محذوف وہم احذ محذوف
وہم احذ محذوف فع اور مطوی معریٰ مفتعلن یا مقطوع مفعولن اور آٹھ ضربین ہین یعنی
مطوی موقوف فاعلان اور مطوی مکشوف فاعلن اور اصلم مقصور وہم احذ مقصور فاع اور
اور اصلم محذوف وہم احذ محذوف فع اور مطوی مذال مفتعلان اور مطوی معریٰ مفتعلن اور
اعرج مفعولان اور مقطوع مفعولن معلوم ہو کہ جب فاع اور فع مثمن مین مفعولات سے بنی اصلم
مقصور اور اصلم محذوف ہوا اور جب مسدس مین مستفعلن سے بنے احذ مقصور اور احذ محذوف
ہو پس لفظ مین ایک ہین اگرچہ اعتبار دو ہین لہذا محقق علیہ الرحمہ نے آٹھ ضربین لکھین کسواسطے
کہ غرض صورت لفظ سے ہے نہ اعتبارات سے چنانچہ مربع مین دو مقطوع تھے ایک
فعلن فاعلن سے دوسرا مفعولن مستفعلن سے یہان دونون شمار ہین لیے کہ صورتین دو ہین
لفظ کی صاحب حاشیہ نے یہان بھی شبہ کیا اور یہ لکھا ح مطوی موقوف و مطوی
مکشوف و اصلم مقصور و مذال و اعرج و مقطوع و احذ مقصور و احذ محذوف مطوی معریٰ و اصلم محذوف

و این ہمہ دہ بودند نہ ہشت چنانکہ مصنف فرمودہ تم کلامہ فتامل اور یہ بحر بارہ وزنون پر آئی ہے
چار مثمن اور چھ مسدس اور دو مربع اس تفصیل سے م مثمنات ا عروض مطوی موقوف با
مکشوف و ضرب مطوی موقوف برینگونہ بیت ترک من آن خوبرو سیمبر و مہرجو فاتنش
آزادہ سر درے وچو ماہ تمام وچون این وزن چہار خانہ شود مسمط یا غیر مسمط رکن دوم ہر دو
مصراع ہم مطوی مکشوف یا موقوف بکار دارند بر قیاس عروض و ضرب ت مثمنات
وزن پہلا عروض مطوی موقوف فاعلان یا مطوی مکشوف فاعلن اور ضرب مطوی
موقوف فاعلان بیت مثال کی مرقومہ متن ہے تقطیع یہ ہے ترک منا مفتعلن خوبرو
فاعلات سیمبر و مفتعلن مہر جو فاعلان فاتنشا مفتعلن زادہ سرو فاعلات ردے چما مفتعلن ہے
تمام فاعلان اور جو یہ وزن چہار خانہ ہو یعنی با قافیہ اور غیر مسمط یعنی بے قافیہ رکن دوم ہرا
دونون مصرعون کا بھی مطوی مکشوف یعنی فاعلن اور مطوی موقوف یعنی فاعلان استعمال
کرتے ہین مثل عروض اور ضرب کے یعنی مطلع مین رکن دوم ہم قافیہ و ضرب ہوگا اور اشعار
مین رکن دوم ہم قافیہ عروض ہوگا بر وزن فاعلن خواہ فاعلان پس اگر چہار خانہ نہو
مثلاً ایک لفظ نصف رکن دوم مین اور نصف رکن سوم مین معتبر ہو وہان رکن دوم کو مطوی
مکشوف اور مطوی محذوف مثل عروض و ضرب کے نہ کہینگے بلکہ وہ ہمیشہ مطوی
محذوف ہوگا ح قولہ چہار خانہ آنکہ منقسم شود بچہار قسم کہ یک قسم را انہا با دیگرے
قافیہ بود پس اگر سہ از ان یک قافیہ دارند و چہارم قافیہ دیگر دارد کہ با بیت دیگر مانند آن
ہم قافیہ است آنرا مسمط گویند و تفصیل و تمثیلش در اول کتاب گذشت و مثال غیر مسمط
اے شہ دلسوار سلام علیک ؛ حیدر با ذوالفقار شاہ سلام علیک
تم کلامہ فتامل م ب عروض ہمان و ضرب مطوی مکشوف و تحقیقت ہمان است
ت دوسرا وزن عروض وہی یعنی فاعلان یا فاعلن اور ضرب مطوی مکشوف
یعنی فاعلن اور حقیقت مین یہ وہی ہے یعنی وزن اول اور دوم ایک ہے
م ج عروض اصلم مقصور یا اصلم محذوف و ضرب اصلم مقصور برینگونہ بیت
من ز فروغ رخ چو ماہ تو ہر شب ؛ ما تمام نشان ز شعلۂ خورشید اعروض ہمان و ضرب

اصلم محذوف وبحقیقت ہمان کہ گذشت ت تیسرا وزن عروض اصلم مقصور یعنی فاع یا اصلم محذوف یعنی فع اور ضرب اصلم مقصور یعنی فاع بیت مثال کی مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے من زخود مفتعلن عی رنجیح فاعلات ماہ تہر مفتعلن شب فع باز نما مفتعلن یم نشاز فاعلات شعلا خر مفتعلن ستید فاع وزن چوتھا عروض وہی یعنی فاع یا فع اور ضرب اصلم محذوف یعنی فع اور حقیقت مین یہ وہی وزن ہی جو گذرا یعنی سوم اور چہارم ایک ہی م مسدسات ہ عروض مطوی سے یا مذال ضرب مذال برانگیوہ بیت یار من آن سرو قد سے مو میان ۃ بسیم بر و مشک زلف مہ جمال ۃ عروض وضرب ہر دو مطوی سے وحکمش ہمان ت پانچوان وزن عروض مطوی سے یعنی مفتعلن یا مطوی مذال یعنی مفتعلان اور ضرب مطوی مذال یعنی مفتعلان اگرچہ عروض فقط مطوی عربی کتابت مین ہی مگر بہ قرینہ جملہ عروض کہ لکھے مین معلوم ہوتا ہے کہ لفظ یا مذال کتابت سے رہگیا ہے بیت مثال کی مرقومہ متن ہی تقطیع یہہ ہی یار منا مفتعلن سرو قدہ فاعلات سے مو میا مفتعلن سیم برو مفتعلن مشک زلف فاعلات مہ جمال مفتعلان چھٹا وزن عروض اور ضرب دونوں مطوی معری یعنی مفتعلان اور حکم اوسکا وہی ہے یعنی پنجم اور ششم ایک ہے اور ایک ساکن کی زیادت متغیر وزن نہین م ز عروض مطوی یا مقطوع ح وضرب اعرج برانگیوہ بیت چون ز تو باشد عنایت اے مہتر ۃ ہیچ نترسم ز حاسد وبدخواہ ح عروض ہمان وضرب مقطوع وحکمش ہمان است ت ساتوان عروض مطوی یعنی مفتعلن یا مقطوع یعنی مفعولن اور ضرب اعرج یعنی مفعولان بیت مثال کی متن مین لکھی ہے تقطیع یہہ ہے چون ز تبا مفتعلن شد عنا ے فاعلات تیمہتر مفعولن ہیچ نتر مفتعلن سم ز حاس فاعلات دو بد خاہ مفعولان آٹھوان وزن عروض وہی یعنی مفتعلن یا مفعولن اور ضرب مقطوع یعنی مفعولن اور حکم اوسکا وہی ہے یعنی وزن ہفتم اور ہشتم ایک ہے م وبعضے از قدما این عروض را ضرب مخبون مطموس کہ بروزن فعول باشد استعمال کردہ اند ت اور بعض اس عروض کے مقابلے مین ضرب مخبون مطموس یعنی فعول لاتے ہین مثلاً مصرع ثانی بیت مذکور کا یون ہو ۃ ہیچ نترسم ز حاسد و غیر ۃ پس غیر بروزن فعول ہو م ط عروض احد مقصور یا احذ

محذوف وضرب احذ مقصور برانگیوہ مبیت ای بدر و رخ چون گل بہار ۃ چون تو ندیدم یکے نگار ے ۃ عروض وضرب احذ محذوف وحکمش ہمان است ت نوان وزن عروض احذ مقصور یعنی فاع یا احذ محذوف یعنی فع اور ضرب احذ مقصور یعنی فاع بیت مثال کی مرقومہ متن ہے تقطیع یہہ ہی ای بدر مفتعلن جو کلیب فاعلات بار فاع چون تو ندی مفتعلن دم یکین فاعلات گار فاع دسوان وزن عروض وہی یعنی فاع یا فع اور ضرب احذ محذوف یعنی فع اور حکم اوسکا وہی ہی یعنی وزن نہم اور دہم ایک ہے م مرفلات یا عروض مطوی موقوف یا مکشوف وضرب مطوی موقوف برانگیوہ بیت چون ز تو رنجم نزد دو صابری ازمن مخواہ ۃ عیب عروض ہمان وضرب مکشوف وحکمش ہمان ست ت مرفلات گیارہوان وزن عروض مطوی موقوف یعنی فاعلان یا مطوی مکشوف یعنی فاعلن اور ضرب مطوی موقوف یعنی فاعلان بیت مثال مرقومہ متن سے تقطیع یہہ ہے چون ز تو رن مفتعلن جم نزدو فاعلان صابر یز مفتعلن من مخاہ فاعلان بارہوان وزن عروض وہی یعنی فاعلن یا فاعلان اور ضرب مطوی مکشوف یعنی فاعلن اور حکم اوسکا وہی ہے یعنی وزن یازدہم اور دوازدہم ایک ہی م واین جملہ بحقیقت پنج وزن است وتسکین اوسط ہمہ جا روا بودت ا ور یہہ یعنی دوازدہ حقیقت مین پانچ وزن ہین اور تسکین اوسط سب جگہ روا ہے ظاہر ہے کہ مثمنات مین وزن پہلا اور دوسرا ایک ہے یہہ ایک ہوا اور تیسرا اور چوتھا ایک ہے یہ دو ہوا اور مسدسات مین وزن پانچوان اور چھٹا اور ساتوان اور آٹھوان بہ سبب جواز تسکین اوسط کے ایک ہے یہہ تین ہوے اور نوان دسوان ایک ہے یہہ چار ہوے اور مرفلات مین گیارہوان اور بارہوان ایک ہے یہہ پانچ ہوے صاحب حاشیہ نے یہان یہہ حاشیہ لکھا ہے ح قولہ بحقیقت پنج وزن است مخفی نماند کہ با سقاط وزن دوم چہارم وششم وہشتم ودہم ودوازدہم کہ ہر یک بما قبلش متحد است شش باقی ماند واسقاط اوزان سبعہ ازین دوازدہ بخیال ناقص نمی آید تم کلامہ افسوس کہ اس عبارت کو بھی نہ سمجھے کہ تسکین اوسط ہمہ جا روا بود م وچون در ضرب سوم وچہارم یازدہم ساکن کنند بہ نوع دیگر نیز بتوان خواند مثلاً مفعولن فاعلات مفعولن فع را چنین تقطیع توان

ترانہ است وباقی برین قیاس وہر جا کہ چنین افتد فرق بدیگر مصراعہا قصیدہ ظاہر گردد
ت اور جو وزن سوم اور چہارم یا دہم ہین سب مسکن کرین ہزج مین بھی پڑھ سکتے ہین
مثلاً مفعولن فاعلات مفعولن فع کو مسکن مفتعلن فاعلات مفتعلن فع وزن سوم اور چہارم
کا ہی اوسکی یون تقطیع ہو سکتی ہے مفعولن فاعلن مفاعیلن فع اس صورت مین فاعلن
بجاے فاعلات اور مفاعیلن بجاے مفتعلن ہوگا اور یہہ وزن ترانے کا ہے شرح سے اور
در باقی ارکان اسی قیاس پر اور جس جگہ ایسا واقع ہو فرق اور مصارع قصیدے کا ظاہر
ہوگا یعنی اور مصرعون سے تمیز وزن ہزج اور وزن منسرح مین ہو جاے گی م وبعضے عروضیان
برین اوزان از سالم مستفعلن ومجنون امثلہ آوردہ اند مثال وزن اول از سالم بیت
بر یار من بے گناہ بے جرم بگرفت راہ + آن حاسد عیب خواہ وآن دشمن زشت گوے
واز مجنون شعر مرا از ان روے لعل وز ان دو زلف سیاہ + زر روز گہہ شب کنی وز شب گہی
باز روز + ت اور بعضے عروضی ان وزنون مین سالم سے مستفعلن اور مجنون مثالین
لاے ہین یعنی اوزان سالم مین اول رکن مفتعلن تھا اوسکی جگہہ مستفعلن سالم
یعنی وزن اول سالم مفتعلن فاعلات تھا یہان مستفعلن فاعلات ہے بیت مثال کی
مرقومہ متن ہے تقطیع یہہ ہے بر یار من مستفعلن بے گناہ فاعلات بے جرم بگ مستفعلن
رفت فاعلان آن حاسدی مستفعلن عیب خواہ فاعلات وان دشمنی مستفعلن زشت گوے
فاعلان اور مثال مجنون سے یعنی وزن اول سالم مین جہان بجاے مفتعلن مفاعلن آیا
ہے اوسکی مثال یہہ ہے جو مرقومۂ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے مرا از مفاعلن
روے لعل فاعلات وزان دو زل مفاعلن فی سیاہ فاعلان زر روز گہہ مفاعلن شب کنی
ی فاعلات وز شب گہی مفاعلن باز روز فاعلان م واز مجنون اگر ہر دو مستفعلن مجنون
باشد نہایت ناخوش بود اما اگر دوم مطوی بود بہتر باشد بدینگونہ بیت
مرا ز لعل دور تو نیست نصیبے — مرا ز چرخ سیاہ نیست گزندے
ت اور مجنون سے یعنی جہان اول رکن مجنون آیا ہے اگر دونون مستفعلن
مجنون ہون یعنی مفاعلن نہایت ناخوش ہے لیکن اگر دوسرا مستفعلن مطوی ہو

یعنی مفتعلن بہتر ہے مثال اوسکی مرقومہ متن ہے تقطیع یہہ ہے مرا ز لع مفاعلن لِ دور ت
فاعلات نیست نصی مفتعلن بے فع مرا ز چر مفاعلن خ سیاہ فاعلات نیست گزن مفتعلن دے
فع معنی بیت کے یہہ ہین کہ مجہکو ترے لعل دور سے یعنے لب و دندان سے نہین ہے حصہ اور
تیری چشم سیاہ سے ہے گزند چرغ بالفتح و غین معجمہ ایک طایر شکاری ہے
بطور شکرہ موید اور برہان اور سراج سے کذا فی الغیاث م مثال وزن پنجم از
سالم بیت بر من چرا کردہ دراز این زبان + بگذار تا دارم این زبان در دہان ت
مثال وزن پنجم کی سالم سے یعنی وزن پنجم سالم مفتعلن فاعلات مفتعلن تھا یہان بجاے
مطوی سالم ہے بیت مثال کی مرقومہ متن ہے تقطیع یہہ ہے بر من چرا مستفعلن کرد
آید فاعلات رازی زبان مستفعلان بگذار تا مستفعلن دار منی فاعلات
یا در دہان مستفعلان و بر راے مصنف وزن عروض مستفعلن باید وہر کیف این شعر سالم
وزن پنجم کہ دران عروض معری وضرب مذال باید نمی تواند شد تم کلامہ معلوم ہو کہ صاحب
حاشیہ نے پہلی عبارت بھی غلط پڑہی کہ جہان عروض معری ہے وہان یا مذال بھی ہے
اور جملہ عروض مصنف علیہ الرحمہ نے اسی سیاق سے لکھے ہین اور خود کہتے ہین اور قطع
نظر اس سے مصنف علیہ الرحمہ مثالین بطور عروضیون کے لکھتے ہین اور خود کہتے ہین کہ الف اور
نون بجاے ایک حرف کے ہے اور صاحب حاشیہ خود بھی جا بجا لکھتا ہے
کہ زیادت یک ساکن مغیر وزن نہین باوجود اسکے ایسے اعتراض پر اصرار
بھی ہے م و از رکن اول مجنون شعر ز ہجر خوبی نہ از براے وفا بترا
ترا گزیدم تباز خلق جہان + وباقی برین قیاس ت اور مثال رکن اول مجنون
سے یہہ ہے جو مرقومہ متن ہے تقطیع ز ہجر خو مفاعلن بی نہ از ب فاعلات راے
وفا بترا مفتعلن ترا گزی مفاعلن دم تباز فاعلات خلق جہا مفتعلن اور باقی مثالین اسی
قیاس پر ہین م خفیف این بحر در ہر دو لغت مستعمل است وبتازی اصلش در دائرہ
فاعلاتن مس تفع لن فاعلاتن دو بار است واو را سہ عروض وچہار ضرب ست وبر پنج وزن آمدہ
است سہ از وافی ودو از مجزو باین تفصیل ت یہہ بحر تازی اور فارسی مین مستعمل ہے اور اصل

اوسکی دائرہ تازی مین فاعلاتن مس تفع لن فاعلاتن ہے دو بار اور اوسکے تین عروض ہین
یعنی فاعلاتن سالم اور مستفعلن سالم اور فاعلن محذوف اور چار ضربین ہین یعنی
فاعلاتن سالم اور مستفعلن سالم اور فاعلن محذوف اور مجبون مقصور اور پانچ وزن
برآئی ہے تین وافی اور دو مجزو اس تفصیل سے م اشعر علی بالی مابین ورنی فبادوبی
وحلت علویۃ بالسخال ؛ عروض و ضرب ہر دو سالم است ت پہلا وزن شعر جو متن مین
ہے عروض اور ضرب اوسکے دونون سالم یعنے فاعلاتن ورنی اور بادوبی اور سخال تینون
نام قریون کے ہین اور فی قبادوبی مین یعنی داو ہے معنی یہہ ہین کہ اوترے اہل میرے
قریے کی ورنی اور بادوبی ہین اور اوتری ساکن اوس قریہ عالیہ کی قریہ سخال مین تقطیع یہہ ہے
حلل اہلی فاعلاتن مابین ور مستفعلن تا فباد و فاعلاتن لا وحلت فاعلاتن علو ین مستفعلن
بسخالی فاعلاتن م ب شعر لیت شعرے ہل ثم ہل اتینیم ؛ او یحولن من دون
ذاک الردی ؛ عروض سالم و ضرب محذوف ست ت دوسرا وزن عروض
سالم یعنی فاعلاتن اور ضرب محذوف یعنی فاعلن شعر شال کا مرقومہ متن ہی اتین
صیغہ مضارع متکلم بنون خفیفہ اور یحولن صیغہ مضارع غائب بنون خفیفہ معنی یہہ ہین
کہ کاش جانتا ہین آیا پھر آونگا مین ان تک یا حائل ہوگی بدون اسکے موت یعنی
آیا یارونکو پھر دیکھونگا مین یا بغیر دیکھے مر جاونگا تقطیع یہہ ہے لیت شعری فاعلاتن
ہل ثم ہل مس تفع لن اتینیم فاعلاتن او یحولن فاعلاتن من دون ذا مس تفع لن
کر ردی فاعلن م ج شعر ان قدرنا یوماً علی عامر ؛ ننتصف منہ او ندعہ لکم ؛ ہر دو
محذوف واین ہر سہ وافی است ت تیسرا وزن عروض اور ضرب دونون محذوف
ہین یعنی فاعلن معنی یہہ ہین اگر قدرت پاتا ہین کسی دن عامر پر انتقام لیتا ہین اوس
یا چھوڑ دیتا ہین اوسکو واسطے تمہارے تقطیع یہہ ہے ان قدرنا فاعلاتن یومن علے
مس تفع لن عامرن فاعلن ننتصف من فاعلاتن ہوا و ندع مستفعلن ہو لکم فاعلن یہہ
تینون وزن وافی کے ہین م شعر لیت شعری ماذا تری ؛ ام عمر فی امرنا
ہر دو سالم اند ت چوتھا وزن شعر جو متن مین مسطور ہے عروض اور ضرب

دونون سالم ہین یعنی مس تفع لن معنی یہہ ہین کہ کاش جانتا ہین کہ کیا رائے عمرو کی ہے میرے
مقدمے مین تقطیع یہہ ہے لیت شعری فاعلاتن ماذا تری مس تفع لن ام عمرن فاعلاتن فی
امرنا مس تفع لن م ہ شعر کل خطب ان لم تکونوا ؛ غضبتم یسیر. عروض سالم و ضرب
مجبون مقصور ست واین ہر دو مجزو ست ت پانچوان وزن شعر مرقومہ متن ہے
عروض سالم یعنے مس تفع لن اور ضرب مجبون مقصور یعنی فعولن معنی یہہ ہین کہ ہر کار
عظیم اگر غضب نکرو تم آسان ہی تقطیع یہہ ہے کل خطبن فاعلاتن ان لم تکونو مس تفع لن
غضبتم فاعلاتن یسیر فعولن یہہ دونون وزن مجزو کے ہین م ولطریق زحاف دریم
ارکان خبن روا بود و در رکن اول کف و شکل روا بود و میان حرف آخر رکن اول و
حرف دوم رکن دوم معاقبہ باشد و در ضرب بیت اول تشعیث روا بود و در عروض اگر
بیت مصرع بود ہم لازم آید ت اور بطریق زحاف کے سب ارکان مین خبن روا ہے
پس فاعلاتن فعلاتن اور مس تفع لن مفاعلن ہوگا اور رکن اول مین کہ فاعلاتن
ہے کف یعنی فاعلات اور شکل یعنی فعلات روا ہے اور درمیان حرف آخر رکن اول کے
کہ نون فاعلاتن کا ہے اور حرف دوم رکن دوم کی کہ سین مس تفع لن کا ہے معاقبہ
ہے یعنی دونون سلامت رہین گے یا ایک گر یگانہ دونون اور ضرب بیت اول مین کہ سالم ہے
تشعیث روا ہے یعنی بجاے فاعلاتن مفعولن لانا درست ہے اور عروض مین بھی
اگر بیت مصراع ہوگی یعنی مطلع تشعیث لازم ہوگی واسطے مطابقت ضرب کے م و اما بحار
اصلش در دائرہ فاعلاتن مس تفع لن چہار بار بود و مجبون بکار دارند و عروضیان گویند ایرا
چہار عروض و ہفت ضرب است و بر ہشت وزن مستعمل ست یکے مثمن و شش مسدس و یکے
مربع باین تفصیل ت و اما پارسی مین اصل اوسکی دائرے مین فاعلاتن مس تفع لن
چہار بار ہے اور مجبون استعمال کرتے ہین اور عروضیون نے کہا ہے کہ اوسکے چار عروض
ہین یعنی مفاعلن مجبون اور فعلاتن مجبون اور مفعولن مشعث اور فعلان مجبون مقصور
یا فعلن مجبون محذوف اور سات ضربین ہین یعنی مفاعلن مجبون اور فعلاتن مجبون
اور مفعولن مشعث اور فعلان مجبون مقصور اور فعلن مجبون محذوف اور

فعلن مشعث محذوف اور فعلان مشعث مقصور اور آٹھ وزنون پر مستعمل ہے ایک مثمن اول
جیسے مسدس اور ایک مربع اس تفصیل سے ہم اعروض اور ضرب ہر دو مجنون از مثمن
برینگونہ بیت منم آنکس کہ تا بہ فرق ہمی سوزم از قدم ؛ زغم عشق آن صنم کہ نہ بینی جنو و گر
ت پہلا وزن عروض اور ضرب دونون مجنون یعنی مفاعلن بیت مثال کی مرقومہ
متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہی منم آنکس فعلاتن کہ تا بفر مفاعلن قہمی سو فعلاتن ز فرقدم مفاعلن
ز غمی عشق فعلاتن قا صنم مفاعلن کہ نہ بینی فعلاتن جنو و گر مفاعلن اور جنو اختصار چون
کاہی بر ہان ہے ہم مسدسات بہ ہر دو مجنون برینگونہ بیت تن تو در دمند بود و دل
من ؛ صنما رنج بر کہ بیشتر آمدت مسدسات ؛ دوسرا وزن عروض اور ضرب دونون مجنون
ہین یعنی فعلاتن بیت مثال کی متن مین مسطور ہے تقطیع یہہ ہے تن تو در فعلاتن دمند بو
مفاعلن دلی من فعلاتن صنمارن فعلاتن جبر کہ بی مفاعلن شتر آمد فعلاتن ہم ج عروض
مجنون یا مشعث و ضرب مشعث و این بحقیقت ہمان است کہ ضرب دوم مثالش بیت
من اگر دل تن ہو تیم باری ؛ رخ چون زعفران بچہ پوشانم ت تیسرا وزن عروض مجنون یعنی
فعلاتن یا مشعث یعنی مفعولن اور ضرب مشعث یعنی مفعولن اور یہہ وزن فی الحقیقت وہی ہے کہ
کہ ضرب دوسری یعنی قسم دوسری کے ضرب دوم اور سوم مسدس مین ایک وزن ہے مثال مرقومہ متن ہے
تقطیع یہہ ہی شنگر دل فعلاتن تن ہو مفاعلن شیم باری مفعولن رخ چو ز فعلاتن زعفرا مفاعلن
بچہ پوشانم مفعولن ہم د عروض ہمان و ضرب مجنون مقصور برانیگونہ بیت چکنم چون مرا نخواہد یار م
بکہ نالم از ین حکایت و حال ت چوتھا وزن عروض وہی یعنی فعلاتن یا مفعولن اور ضرب مجنون
مقصور یعنی فعلان بیت مثال کی متن مین لکھی ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے چکنم چو فعلاتن مرا نخوا
مفاعلن ہد یارم مفعولن بکہ نالم فعلاتن از ین حکا مفاعلن یت و حال فعلان ہم ہ عروض مقصور
یا محذوف و ضرب ہم مجنون مقصور برانیگونہ بیت چکنم صابری جو صبر نماند ؛ تم از رنج
صابری بگداخت و ضرب مشعث مقصور ہم مستعمل یا شد یا گیتے کہ بحیت آن وزنے دیگر
آورده ات پانچوان وزن عروض مجنون مقصور یعنی فعلان یا مجنون محذوف یعنی فعلن اور
ضرب بھی مجنون مقصور یعنی فعلان بیت مثال کی جیسی متن مین لکھی ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے

چکنم صا فعلاتن بری چو صب مفاعلن ر نماند فعلان تم ز رن فعلاتن ج صا بری مفاعلن
بگداخت فعلان اور ضرب مشعث مقصور یعنی فعلان بسکون عین بھی مستعمل ہے اور چاہیے
تھا کہ بحیت اوسکے ایک وزن اور لائے ہم و عروض ہمان ؛ و ضرب محذوف و مثالش ہمان ست ت
چھٹا وزن عروض وہی یعنی فعلان یا فعلن اور ضرب مجنون محذوف یعنی فعلن اور حکم اوسکا
وہی ہے یعنی پنجم اور ششم ایک ہے ہم ز عروض ہمان و ضرب ابتر گفتہ اند و آن سہو
بل مشعث محذوف ست برینگونہ بیت چہ گنہ کردم اے نگار بگو کہ ز من روز و شب
گریزانی ؛ این جملہ مجزو این بحر ست ت ساتوان وزن عروض وہی یعنی فعلان
یا فعلن اور ضرب ابتر کہی ہے عروضیون نے یعنی بسکون علین اور یہہ سہو ہے بلکہ مشعث محذوف ہے
اسواسطے کہ صحن بیان لازم ہے اور بعد خبن کے تر بھی فعلن بسکون عین نہین ہو سکتا
بیت مثال کی جیسی متن مین لکھی ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے چہ گنہ کر فعلاتن د می نگار مفاعلن
ز بگو فعلن کز من رو فعلاتن ز و شب گری مفاعلن زانی فعلن بسکون عین اور یہہ سب اوزان
مجزو کے ہین ہم مربع ح ہر دو مجنون ست برینگونہ بیت چہ کنی با کسے جفا ؛ کہ بود از تو
بتبلات مربع آٹھوان وزن عروض اور ضرب دونون مجنون یعنی مفاعلن جیسے بیت
مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے چکنی با فعلاتن کسی جفا مفاعلن کبود از فعلاتن
تمتبلا مفاعلن ہم و بحقیقت این جملہ پنج وزن ست و صدر و ابتدا سالم روا بود و تسکین اوسط
متحرکات ہم جائز بود ت اور یہہ سب حقیقت مین پانچ وزن ہین ایک مثمن اور تین مسدس
اول و سوم و چہارم اور ایک مربع باقی متحد صدر اور ابتدا ان اوزان مین سالم لانا روا ہے
اور اوسط متحرکات کی تسکین بھی روا ہے یعنی بجائے فعلاتن مفعولن لائین جہان
جاہین ہم د عروضیان برارکان سالم تہ کلف امثلہ آوردہ اند مثال وزن اول
از مسدسات برینگونہ بیت چند گویم با من مکن بد نگارا ؛ تا ز عشقت بیداد گرد نمانم ؛
ت اور عروضی ارکان سالم کی مثالین بہ تکلیف لاتے ہین مثال وزن اول کی مسدس
سے جیسی مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے چند گویم فاعلاتن با من مکن مستفعلن بد نگا
را فاعلاتن تا ز عشقت فاعلاتن بیداد گر مستفعلن دو نمانم فاعلاتن ہم مثال وزن دوم

بیت دلربا باشد پاک بیدار ازم ٭ نزد ہر کس زین دیدۂ غمازم ت مثال وزن دوم کی
مسدسات سے جیسی مرقومۂ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے دلربا با فاعلاتن شد پاک بے
کس تفع لن دار ازم مفعولن نزد ہر کس فاعلاتن زی دیدہ اے مس تفع لن غمازم مفعولن لفظ
پاک بمعنی صاف اور انکار اے اور غمازبا لفتح و تشدید المیم سخن چین ادر
اشارہ کنندہ بچشم اور طعنہ زنندہ لطایف سے کذا فی الغیاث م مثال وزن سوم
بودے یارم مرلالہ رکی پسندد ٭ لالہ چون اوکی بردمد در بہار ٭ ت مثال وزن سوم
کی مسدسات سے شعر متن مین مرقوم ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے بودی یارم فاعلاتن
مرلالہ را مستفعلن کی پسندد فاعلاتن لالہ چوا و فاعلاتن کے بردمد مس تفع لن در بہار
فاعلان م مثال وزن چہارم بیت پنجم آمد لنخواہ من با مراد ٭ ہر دو رخ را آراستہ چون بہشت
ت مثال وزن چہارم کی مسدسات سے بیت مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے
بپشاید فاعلاتن دلخواہ من مس تفع لن با مراد فاعلاتن ہر دو رخ را فاعلاتن آراستہ
مستفعلن چو بہشت فاعلان م مثال وزن پنجم بیت وقت رحمت نامد ترا ای نگار
چہ داری مارا بدین زاری ت مثال وزن پنجم کی مسدسات سے جیسی بیت مرقومہ متن
ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے وقت رحمت فاعلاتن نامد ترا مس تفع ای نگار فاعلان چہ داری
فاعلاتن مارا بدی مس تفع لن زاری فعلن م مثال سالم وزن مشطور بیت تا کے ای
اندہ خوری ٭ تو بشادی اولی تری ت مثال سالم وزن مشطور یعنی مربع کی تقطیع بیت
کی یہہ ہے تا کے دل فاعلاتن اندہ خوری مس تفع لن تو بشادی فاعلاتن اولاتری مس تفع
لن م مضارع این بحر ہم در ہر دو لغت مستعمل است و بتازی اصلش در دائرہ مفاعیلن
فاع لاتن مفاعیلن دو بار باشد و در بنا مجزو آید و او را یک عروض و یک ضرب بود و ہر دو سالم
ہر یک وزن آید و بیش انیست ت یہہ بحر بھی تازی اور فارسی مین مستعمل ہے اور اصل
اسکی دائرہ تازی مین مفاعیلن فاع لاتن مفاعیلن دو بار ہے اور استعمال مین مجزو آتی ہے
اور اوسکا ایک عروض اور ایک ضرب ہے دونون سالم یعنی فاع لاتن اور ایک وزن پر آتی
ہے اور بیت اوسکی یہہ ہے م شعر دعانی الی سعاد ٭ دواعی ہوی سعاد ت شعر

شعر مثال کا معنی اوسکے یہہ ہین کہ بلایا مجکو طرف معشوقہ سعاد کے اسباب محبت سعاد نے اور
تقطیع اوسکی یہہ ہے دعانی امفاعیل لاسعادن فاع لاتن دواعیہ مفاعیل واسعادی
فاع لاتن م وصدر و ابتدا کہ مکفوف اند مقبوض ہم روا بود و میان یا دو نون مفاعیلن مراقبہ
باشد و در عروض کف نیز روا بود و مفاعیلن نشاید کہ بخرم اخرب یا اشتر شود ت اور صدر اور
ابتدا کہ مکفوف ہین یعنی مفاعیل مقبوض بھی روا ہین یعنی مفاعلن اور درمیان یا اور نون
مفاعیلن کے مراقبہ ہے یعنی ثبوت دونونکا ہم جائز نہین ہے اور لامحالہ سقوط ایک کا لابعینہ
واجب ہے اور عروض اور ضرب مین کف بھی روا ہے یعنی فاعلات مگر جب آخر شعر مین
کف آئیگا آخر لامحالہ ساکن ہوگا اور مفاعلن لایق ہے کہ خرم سے اخرب یعنی مفعول
یا اشتر یعنی فاعلن ہو یعنی مفعول اور فاعلن بھی صدر اور ابتدا مین آجاتا ہے م واما
بفارسی اصلش در دائرہ مفاعیلن فاع لاتن چہار بار بود و ہمہ ارکان مکفوف بکار دارند
و مکفوف یا موقوف بود یا آخرب و ہر یکے را نوعے شمرند و ہر دو را ہفت عروض و یازدہ
ضرب آوردہ اند و گفتہ اند بر بست و ہفت وزن مستعمل است ت واما دائرہ فارسی مین اصل
اوسکی مفاعیلن فاع لاتن چار بار ہے اور سب ارکان مکفوف استعمال کرتے ہین یعنی مفاعیل
فاع لات اور مکفوف یا موقوف یعنی مفاعیل جیسون خرب یا اخرب یعنی مفعول آتا ہے اور ہر ایک کو
عروضی ایک نوع جانتے ہین اور دونون کے سات عروض اور گیارہ ضربین لاتے ہین
اور کہا ہے کہ ستائیس وزنون پر مستعمل ہے م مضارع مکفوف عروضیان این نوع
را چہار عروض و ہشت ضرب آوردہ اند و گفتہ اند بر دہ وزن آمدہ است سہ مثمن دو و
مسدس و سہ مربع ٭ دو مثلث و تفصیل انیست ت مضارع مکفوف عروضی اس نوع کے
چار عروض لاتے ہین یعنی مقصور یا محذوف فاع لاتن سے فاعلان یا فاعلن ایک اور ابتر جسکو
محقق علیہ الرحمہ نے محذوف مقصور کہا ہے یعنی فعلن دو اور مقصور مفاعیلن سے یعنی مفاعیلان
یا محذوف اوسکا یعنی فعولن تین اور سالم یعنی فاع لاتن چار صاحب حاشیہ نے اس جگہ یہہ
حاشیہ لکھا ہے ح مقصور و محذوف و ابتر و سالم تم کلامہ قائل اور آٹھ ضربین
لاتے ہین مقصور فاع لاتن سے یعنی فاعلان ایک اور محذوف اوس سے فاعلن

فاعلن دو اور ابتر یعنی فعلن جسکو محقق علیہ الرحمہ نے محذوف مقصور لکھا ہے مثمن اور مقصور
لکھا ہے مثمن اور مقصور مفاعیلن سے یعنی فعولان چار اور محذوف اوس سے یعنی فعولن پانچ اور
سالم یعنی فاع لاتن چھ اور مجدوب یعنی فعل سات اور ازل یعنی مفاع آٹھ صاحب حاشیہ نے اس
جگہ یہہ حاشیہ لکھا ہے ح قولہ ہشت ضرب یعنی مقصور و محذوف و ابتر و سالم و مجبوب و از
واین ہمہ شش می شوند نہ ہشت واگر مقصور و محذوف مثمن و مسدس و مربع را جدا جدا
شمار کنند زاید از ہشت گردد تم کلامہ قائل اور عروضیون نے کہا ہے کہ یہہ نوع دس وزن پر
آتی ہے تین مثمن اور دو مسدس اور تین مربع اور دو مثلث اور تفصیل یہہ ہے م مثمنات
ا عروض مقصور یا محذوف و ضرب مقصور برینگونہ بیت نگارا آفتاب روے و شراب
آفتاب بخت ؛ دلت مگسل از نگار رو دہن مگسل از شراب ؛ ت مثمنات پہلا
وزن عروض مقصور یعنی فاعلان یا محذوف یعنی فاعلن اور ضرب مقصور یعنی فاعلان
جیسی شعر مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے نگاراف مفاعیل تاب روے فاع
لات شراباف مفاعیل تاب بخت فاع لان دلت مگس مفاعیل از نگار فاع لات دہن مگس
مفاعیل از شراب فاعلان دلت مگسل از نگار اے دل اپنا نہ اوٹھا معشوق سے م عروض
ہمان و ضرب محذوف و حکمش ہمان است ت دوسرا وزن عروض وہی یعنی فاعلان
یا فاعلن اور ضرب محذوف یعنی فاعلن اور حکم اوسکا وہی ہے یعنی دونون وزن ایک
ہین م ح ہر دو ابتر گفتہ اند و سہو ست چہ ابتر محذوف مقطوع باشد واین محذوف
مقصور است ازان جہت کہ فاع لاتن مفروقی است نہ مجموعی مثالش بیت تو
گوئی مرا کہ از چہ چنین مستمندی + از برا کہ ہیچ لعو زجانم بکندی ت تیسرا وزن
عروض اور ضرب دونون ابتر کہے ہین عروضیون نے اور یہ سہو ہے اسواسطے
کہ ابتر محذوف اور مقطوع کو کہتے ہین اور یہہ محذوف مقصور ہے اس جہت
سے کہ فاع لاتن مفروقی ہے نہ مجموعی اور قطع فاعلاتن مجموعی مین آتا ہے
نہ مفروقی مین مثال اوسکی مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے نگویم مفاعیل راکانچ
فاعلات چنین مست مفاعیل مندی فعلن از براک مفاعیل ہیچ لعو فاع لات زجانت مفاعیل

کندی فعلن م مسدسات ا عروض مقصور یا محذوف و ضرب مقصور برانیگونہ ب

بماندم ز عاشقیت چنین زار	کنون بر من اے نگار بہ بخشای

ت مسدسات چوتھا وزن عروض مقصور یعنی فعولان یا محذوف یعنی فعولن اور ضرب مقصور
یعنی فعولان بیت مثال کی مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے بماندم ز مفاعیل عاشقیت
فاع لات چنین زار فعولان کنون بر م مفاعیل نے نگا فاع لات بہ بخشای فعولان م ہ عروض ہمان
و ضرب محذوف و حکمش ہمان است ت پانچوان وزن عروض وہی یعنی فعولان یا فعولن
اور ضرب محذوف یعنی فعولن اور حکم اوسکا وہی ہے یعنی یہہ دونون وزن ایک ہین م مربعات
ا عروض و ضرب ہر دو سالم برینگونہ بیت چہ کردم تا بگوئی + کہ بر من چنین بکینی ت مربعات
چھٹا وزن عروض اور ضرب دونون سالم یعنی فاع لاتن بیت مثال کی مرقومہ متن ہے
تقطیع اوسکی یہہ ہے چکردم مفاعیل تا بگوئی فاع لاتن کہ بر مہ مفاعیل نے بکینی فاع
لاتن اور بکینی اے بکینہ ہستی م ۲ عروض مقصور یا محذوف و ضرب مقصور برانیگونہ بیت
نہ بینی کہ عشق یار بمن دست برکشاد ت ساتوان وزن عروض مقصور یعنی فاعلان
یا محذوف یعنی فاعلن اور ضرب مقصور یعنی فاعلان بیت مثال کی مرقومہ متن ہے
تقطیع یہہ ہے نہ بینی کہ مفاعیل عشق یار فاع لان بمن دست مفاعیل برکشاد فاع لان
م ح عروض ہمان و ضرب محذوف ت اٹھوان وزن عروض وہی یعنی فاع لان یا
فاع لن اور ضرب محذوف یعنی فاع لن یہہ دونون بھی ایک ہین م مثلثات ط
این وزن را عروض نباشد و ضرب مجبوب آید و ازین نوع شعر دراز نہ گفتہ اند چہار چہار
گفتہ اند از ان سہ بر یک قافیہ و چہارم را قافیۂ دیگر و مسمط بان بعضی آنرا پارسی بار ربیع
خوانند و بعضی جادو راہ مثالش شعر دل از یار سنگدل بگسل ؛ واگر سکن کنند چنین
شود شعر بنامردمی چرا کوشی ت مثلثات نوان وزن اس وزن کا عروض نہین ہے
فقط ضرب ہے اسکی شناخت ہی اور ضرب مجبوب آتی ہے یعنی جب مفاعیلن سے دونون
سبب گر گئے مفا رہا فعل اوسکی مقام پر آیا اور اس مین شعر دراز نہین کہی ہین یعنی بہت
کم کہی ہین قصیدہ خواہ غزل نہین کہتے چار چار کہے ہین یعنی مثل مسمط چہار خانہ کے ادمین سے

ہین ایک قافیے پر اور جو تھے کا قافیہ دوسرا موافق ابیات کے اور بعضے مطرب اوسکو
فارسی باربد کہتے ہین باربد نام مطرب خسرو پرویز کا کشف اور برہان اور غیاث سے اور
بعضے مطرب اوسکو جادو راہ کہتے ہین جادو یعنی سحر اور راہ یعنی نغمہ اور مقام اور پردہ اور
اصول اور خوانندگی ہے کذا فی البرہان مثال اوسکی ہے دل از یار سنگدل نگسل
تقطیع یہہ ہے دل از یا مفاعیل ر سنگ دلب فاع لات نگسل فعل اور اگر مسکن کرین یعنی اگر
مفاعیل فاع لات فعل مین تین متحرک سے ایک کو ساکن کرین بر وزن مفاعیل فاع لاتن فع
جو مثال مرقومہ متن ہے تقطیع یہہ ہے جام دو مفاعیل می چرا کو فاع لاتن شی فع ح بنام دی
بھی متن مین بھی اور حاشیے مین بھی لکھا ہے مثال م ی ہین وزن و ضرب ش ازل ہم
مسکن شود برینگونہ شعر از برای چنین گزیدم یار ہبو بدانکہ مضارع موفور بہ نزدیک متاخران
متروک است ت دیوان وزن یہی وزن ہے اور ضرب اوسکی ازل یعنی مفاع اور ازل
اجتماع حذف و قصر کو کہتے ہین جب مفاعیلن مین حذف و قصر کیا مفاع رہا اور اگر مسکن ہو
یعنی مفاعیل فاعلات مفاع مین تین متحرک سے ایک ساکن ہو بر وزن مفاعیل فاعلاتن
فاع ہو جاے مثال اوسکی جیسا کہ مرقومہ متن ہے اور لفظ از برا شعر مذکور مین بمعنی از بہت
ہے اور زبرا مخفف اوسکا ہے خواہ زبرا اصل ہو اور الف وصل زائدہ اوسپر آیا
ہو مگر از برا بالفتح اول و یاے مجہول فرہیہ علیہ زبرا بمعنی از بہت برہان سے کذا فی الغیاث
تقطیع یہہ ہے از برا ج مفاعیل نے گزیدم فاع لاتن یار ز فاع اور معلوم ہو کہ مضارع
موفور نزدیک متاخرون کے متروک ہے م مضارع اخرب عروضیان این نوع را ہفت
عروض و یازدہ ضرب آوردہ اند و گفتہ اند کہ بر ہفدہ نوع آمدہ است پنج مثمن و
ہفت مسدس و پنج مربع باین تفصیل ت مضارع اخرب عروضی اس نوع کے سات
عروض لاتے ہین وہ فاعلاتن سالم اور فاعلان مقصور یا فاعلن محذوف اور فعلن
جسکو ابتر لکھتے ہین اور وہ محذوف مقصور ہے اور فاع مجبوب موقوف یا فع مجبوب مکشوف
اور مفاعیلن سالم اور فعولان مقصور یا فعولن محذوف اور فعول ازل اور گیارہ ضربین
لاتے ہین وہ فاعلاتن سالم اور فاعلان مقصور اور فاعلن محذوف اور فعلن جسکو ابتر

مضارع اخرب

لکھتے ہین اور وہ محذوف مقصور ہے اور فع مجبوب مکشوف اور فاع مجبوب موقوف اور
اور مفاعیلن سالم اور فعولان مقصور اور فعولن محذوف اور فعول ازل اور فعل اجب اور
کہا ہے کہ سترہ نوع پر آئی ہے پانچ مثمن اور سات مسدس اور پانچ مربع اس تفصیل سے
م مثمنات اعروض و ضرب ہر دو سالم برینگونہ بیت فریاد من زعشق پریچہرہ سمن بر
کز عشوہ عمر برد و نیارشبی بر در ت و چون مسکن شود مفعول فاعلاتن چہار بار شود و چہار
خانہ برین وزن خوش آید ت مثمنات پہلا وزن عروض اور ضرب دونون سالم یعنی
فاع لاتن بیت مثال کی مرقومہ متن ہے تقطیع یہہ ہے فریا مفعول من زعشق فاعلات
پریچہرہ مفاعیل ای سمنبر فاع لاتن کز عشو مفعول عمر برد فاع لات نیارش مفاعیل بے بر در
فاع لاتن لفظ در شعر مین زائد ہے اور بعضی نسخون مین بردر باضافت ہے یعنی
نزدیک دروازہ اور اگر مسکن ہو یعنی تا فاع لات میم مفاعیل سے ملے بتسکین اوسط
مفعول فاع لاتن چار بار ہوا اور چہار خانہ اس وزن مین خوش آیندہ ہوتا ہے مثال یہہ
ہے بیت از تو وفا نیاید دانی کہ نیک دانم - وز من جفا نخیزد دانم کہ نیک دانی م ب
عروض مقصور یا محذوف و ضرب مقصور برینگونہ شعر یاران من جوان ورفیقان من جوان
اندوہ تو بکرد مرا ای نگار پیر ت دوسرا وزن عروض مقصور یعنی فاعلان یا محذوف یعنی
فاعلن اور ضرب مقصور یعنی فاعلان بیت مثال کی مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے یاران
مفعول من جوان فاعلات رفیقان مفاعیل منجوان فاعلان اندوہ مفعول تو بکرد فاعلات
مرا ای مفاعیل کار پیر فاعلان م ج عروض ہمان و ضرب محذوف و حکمش ہمان است
تیسرا وزن عروض وہی یعنی فاعلان یا فاعلن اور ضرب محذوف یعنی فاعلن اور حکم اوسکا
وہی ہے یعنی یہہ دونون وزن ایک ہین م د عروض و ضرب ابتر لغتہ اند و سہو ست چہ محذوف
مقصور ست مثالش بیت دانی کہ از چہ عمر گذارم باندہ و زیرا کہ تو را ندیدہ ہمی شادمانی ت
چوتھا وزن عروض اور ضرب کو عروضیون نے ابتر کہا ہے اور یہہ سہو ہے اسواسطے کہ ابتر حذف
اور قطع ہے اور قطع وتد مجموعی مین آتا ہے اور فاع لاتن منفصل مین وتد مجموعی نہین ہے
مفروقی ہے پس یہہ محذوف مقصور ہے جب فاعلاتن کو حذف کیا فاع لا رہا اور جب قصر کیا

فاع ل رہا اوسکی جگہ پر فعلن لائے مثال مرقومۂ متن ہے تقطیع یہہ ہے و انیک مفعول از
جمر فاع لات گذارسب مفاعیل اندہ فعلن زیرا کہ مفعول تو زر اند فاع لات ہمین تنا و مفاعیل
مانی فعلن م ہ عروض مجبوب موقوف یا مجبوب مکشوف و ضرب مجبوب مکشوف برانیگونہ بیت گلنار
تر رو ہمچو شہ خپشان + و بپای سبز وارد و زرین کمر + و بایستی کہ ضرب مجبوب موقوف را وزنے
دیگر گردندی بر قیاس گذشتہ ت پانچوان وزن عروض مجبوب موقوف یعنی فاع جب و دولن
سبب جب سے گر گئے اور عین ساکن ہوا وقف سے فاع ہوا یا مجبوب مکشوف یعنی جب دونون
سبب جب کرے اور عین کشف سے فع ہوا اور ضرب مجبوب مکشوف یعنی فع بیت مثال کی
مرقومہ متن ہے تقطیع یہہ ہے گلنار مفعول زردپہ فاعلات شہی چمن مفاعیل پان فع دیبا مفعول
سبزوار فاع لات و رز رنگ مفاعیل مرفع اور عروضون کو چاہیے تھا کہ ضرب مجبوب موقوف
کو ایک وزن اور قرار دیتے بر قیاس گذشتہ م مسدسات و عروض و ضرب ہر دو سالم مثال
شعر باد بہار و باد ہ شبگیری بنبوی بنفشہ و سمن و خیری ت مسدسات چھٹا وزن عروض
اور ضرب دونون سالم یعنی مفاعیلن مثال اوسکی مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے باد ب
مفعول ہار باد فاع لات شبگیری مفاعیلن بوئیت مفعول نفس اوس فاع لات منو خیری
مفاعیلن شبگیر یعنی صبح و سحرگاہ غیاث سے اور خیری بالکسر یاء معروف بروزن بری او
قسمین اوسکی بہت ہین زرد اور سفید اور سرخ اور کبود اور اوسکو خطمی اور گل خطمی اور گل خیرو
بھی کہتے ہین برہان اور بہار عجم سے اور صراح مین لکھا ہے کہ یہہ معرب خیرو کا ہے م ز
عروض مقصور یا محذوف و ضرب مقصور برانیگونہ بیت از کار رفتہ ہیچ نیندیش و زمانم
ہنوز ممکن یادت ساتوان وزن عروض مقصور یعنی فعولان یا محذوف یعنی فعولن اور
ضرب مقصور یعنی فعولان مثال مرقومہ متن ہے تقطیع یہہ ہے از کار مفعول رفت ہیچ
فاع لات نیندیش فعولان و زمانم مفعول دا ہنوز فاع لات ممکن یاد فعولان م ح
عروض ہمان و ضرب محذوف و حکمش ہمان است ت آٹھوان وزن عروض وہی یعنی
فعولان یا فعولن اور ضرب محذوف یعنی فعولن اور حکم اوسکا وہی ہے یعنی یہہ وزن ایک ہی ہے
م ط عروض و ضرب ازل برینگونہ شعر مانند روی خوب نگار یہ تا بر شب چہاردہ ماہ

ت نوان وزن عروض اور ضرب دونون ازل یعنی فعول باجتماع خرم و حذف و قصر مثال کا مرقومۂ متن ہے
یعنی یہ ہین کہ مثل روے محبوب کے ماہ شب چہار دہم چمکتا ہے تقطیع یہہ ہے مانند مفعول روی خوب نگا علات
نگار فعول تا بر شب مفعول ہے چہار فاعلات دہ ماہ فعول م ی عروض ہمان و ضرب مجبوب ہمان
وزن ست ت دسوان عروض وہی یعنی فعول اور ضرب مجبوب یعنی فعل محذوف مثل مرقومۂ متن اور
وہی وزن ہے یعنی یہہ دونون ایک ہین م یا رکنی کہ بجای عروض است تا ازان قبیل است کہ
رکنی کہ بجای ضرب است پس معقودات و ضربش مجبوب موقوف برینگونہ شعر تا کی جوم یاندہ بیمار عشق
آن بت نامہربان + وا گر ہمہ اوساط متحرکات ساکن کنند بارہ بہتر شود برینگونہ شعر نرمی با لب
رخ سیب و سیم دندان لب انار دان + ت گیارھوان وزن جو رکن کہ بجای عروض ہے
وہ اوس قبیل سے ہے جیسا کہ رکن بجائے ضرب ہے پس معقد ہے یعنی رکن عروض
اور ہے کہ مفاعیلن سے بنا ہے اور رکن ضرب اور ہے کہ فاع لاتن سے بنا ہے
وجہ اسکی یہہ ہے کہ مضارع مسدس کسی طرح پر ہے ایک بحذف فاع اخیر یعنی مفاعیلن
فاع لاتن مفاعیلن جیسا کہ ظاہر ہے دوسرے بحذف فاع لاتن دوم یعنے مفاعیلن
مفاعیلن فاع لاتن جیسا کہ انوری کہتا ہے بیت کو آصف جم کہ پایہ بین
بر تخت سلیمان راستین + پیشش مدل و دیو و دام و دو وحش بر ہم زدہ صفہای
حورعین + بروزن مفعول مفاعیل فاعلن خواہ فاعلان اور تیسری صورت
معقد کی کہ اس مین مفاعیلن اول مصرع ثانی گر گیا ہے لہذا اسکو معقد کہا ہے
یعنی گویا کہ یہ ایک مصرع ہے کسواسطے کہ مفاعیلن تحریر مضارع مین جب
مسدس بناتے ہین ساقط نہین ہوتا جیسا کہ وقوع اسکا مصرع ثانی بیت
مثال مین ہے اور بیت معقد ہے چنانچہ محقق علیہ الرحمہ خود فرماتے ہین کہ ضرب
اوسکی مجبوب موقوف یعنی فاع تاع لاتن سے تقطیع بیت مثال مرقومہ
متن کی یہہ ہے تا کی جوم مفعول یاند فاع لات بیمار مفاعیل عشق آ ب
فاع لات نامہر مفاعیل بان فاع اور اگر سب اوساط متحرکات کو ساکن کرین یعنی
مفعول فاع لات مفاعیل فاع مین دو جگہ متن متحرک جمع ہوتے ہین اوسکے

اوسط کو ساکن کرین پس رکن یہ ہونگے مفعول فاع لاتن مفعول فاعلاتن مفعول فاع
یہ صورت کچھ اول سے بہتر ہے پس بیت سرد سہی بیالا رخ سیب و سیم و غبغب
ناروان * جو مرقومۂ متن ہے تقطیع اوسکی یہ ہے سرد سہی مفعول ہی بیالا فاع لاتن رخ
سیب مفعول سیم وغبغب فاع لاتن لب نار مفعول وان فاع اس جگہ صاحب حاشیہ
نے لکھا ہے ح قولہ مجبوب موقوف درینجا مخنق اولیٰ باید زیراکہ اصل رکن ضرب درینجا
مفاعیلن وتد مجموعی است وقف در وتد مفروقی واقع شود پس وقف درینجا گنجایش ندارد
تم کلامہ دوسرا حاشیہ یہ ہے ح تقطیعش ترکیب مفعول دم تابد فاع لات ہتیمار مفاعیل عشق
مفعول تنیم فاع لات باش فاع واین خلاف قرار داد مصنف علام است زیراکہ او الف
نون ساکن را کہ در آخر مصرع افتد باز ایکحرف می شمارد پس مجبوب مکشوف باشد
تم کلامہ اور تیسرا حاشیہ یہ ہے ح تقطیعش سرو سہی مفعول ہے بیالا فاع لاتن رخ سیب
مفعول سیم وغبغبان فاع لاتن انبار مفعول فع تم کلامہ چوتھا حاشیہ یہ ہے ح والف
تا مہربان در تقطیع نے افتد واین عیب است تم کلامہ قابل ہم یہ عروض
ہمچنان وضرب مجبوب مکشوف وزن ہمان است ت بارھوان وزن عروض وسط
یعنی رکن عروض اوسکا اور رکن ضرب اوسکا اور شعر مسعد اور ضرب مجبوب مکشوف یعنی
فع فاع لاتن ہے اور وزن وہی ہے یعنی دونون وزن ایک ہین ہم مراعات
نج عروض وضرب سالم برینگونہ بیت آمد بہار خرم وقت گل اندر آمدت تیرھوان وزن
عروض اور ضرب دونون سالم یعنی فاع لاتن مثال مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہ ہے آمد
مفعول بہار خرم فاع لاتن وقتی گل مفعول اندر آمد فاع لاتن ہم یہ عروض سالم وضرب مقصور
برینگونہ بیت اے دلبر نگار من با ما یکے لب بازنہ ت چودھوان وزن عروض سالم
فاع لاتن اور ضرب مقصور یعنی فاعلان بیت مثال کی مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی
یہ ہے آے دلب مفعول ر نگاری فاع لاتن با ما یکی مفعول کی لب بازنہ فاعلان ہم یہ عروض سالم
ضرب محذوف وحکمش ہمان است ت پندرھوان وزن عروض سالم یعنی فاع لاتن اور
ضرب محذوف یعنی فاعلن اور حکم اوسکا وہی ہے یعنی دونون وزن ایک ہین ہم یو

عروض مقصور ورکن سوفور وضرب مقصور برینگونہ بیت اے یار دلربای بیکے بار ہی
بساز ت سولھوان وزن عروض مقصور یعنی فاعلان اور رکن سوفور یعنی رکن سوم
مفاعیل بدون خرب اور ضرب مقصور یعنی فاعلان مثال بیت کی مرقومہ متن ہے معنی
یہ ہین کہ اے دلربا ایک بار بندے سے موافقت کر تقطیع یہ ہے اے یار مفعول
دلربای فاعلان یکے بار مفاعیل ہی بساز فاعلان ہم نیز عروض مانند شانزدہم در
در رکن سوم سوفور اما ضرب محذوف واین دو ضرب استحقاق انفراد ندارد چہ تفاوت با
دو وزن مذکور بہ تسکین وتحریک اواسط متحرکات بیش نیست ت سترھوان وزن عروض
مانند شانزدہم یعنی مقصور فاعلان اور رکن تیسرا سوفور یعنی مفاعیل بدون خرب اما ضرب
محذوف یعنی فاعلن اور یہ دونون قسمین یعنی شانزدہم اور ہفدہم استحقاق انفراد کا
نہین رکھتین ہین یعنی اوزان جداگانہ نہین ہین اسواسطے کہ تفاوت ساتھہ دو وزنون کے
کہ قبل اس سے مذکور ہوے فقط بہ تسکین اور بہ تحریک اواسط متحرکات ہے اور بس لیکن حقیقت
مین وہی ہین ہم واین چہاردہ وزن کہ بعد از وزن سوم اوردہ اند نزدیک متاخران
متروک است و تسکین اوسط سہ متحرک متوالی ہمہ جا جائز باشد وقدما سوفور را خرب ہم
آمیختہ اند چنانکہ رودکی گوید بیت جوانی کست وچیرہ زبانی بہ طبیم گرفت نیز گرانی
ت اور یہ چودہ وزن کہ بعد وزن سوم کے لائے ہین نزدیک متاخرون کے
متروک ہین اور تسکین اوسط سہ متحرک متوالی سب جگہہ جائز ہے اور قدمانے سوفور
یعنی مفاعیل اور اخرب کو ملایا ہے جیساکہ رودکی لکہتا ہے بیت مرقومہ متن ہے
تقطیع اوسکی یہ ہے جوانیک مفاعیل سست وچیر فاعلات زبانی فعولن بطبیمک مفعول
رفت نیز فاعلات گرانی فعولن ح قول بعد از وزن سوم درینجا از وزن سوم مے باید
یا بجاے پانزدہ چہاردہ زیراکہ پانزدہ وسہ ہجدہ میشود وہمگی اوزان درینجا ہفدہ است
تم کلامہ پس چہاردہ کو پانزدہ پڑھکر ایسا اعتراض لکھنا عبث ہے اور اگر کتاب مین پانزدہ
تھا لفظ بعد کو لعبدہ پڑھا ہوتا کہ نہونا حرف دال کا سہو القلم کاتب ہے ہم مقتضب
این بحر تازیان خاص است واصلش در دائرہ مفعولات مستفعلن مستفعلن دوبارہ است

مقتضب

له یعنی مفعول فاعلان کہ مفعول فاعلان ... وزن چہاردہم ... ومفعول فاعلان مفاعیل فاعلان خواہ فاعلن ... ہفدہم وشانزدہم ... [illegible]
له ... [illegible]

ومجزو بکار ردارند اور ایک عروض ویک ضرب ست ہر دو مطوی برین وزن آید بیتش این ست
ت مقتضب یہہ بحر خاص تازیون کی ہے اور مقتضب اقتضاب سے بمعنی قطع کردن ہے
اور اصل اوسکی دائرے مین مفعولات مستفعلن مستفعلن دو بار ہے اور مجزو استعمال کرتے
ہین اور اوسکا ایک عروض اور ایک ضرب ہے دو مطوی یعنی مفتعلن اوس وزن پر آتی ہے
اور بیت اوسکی یہہ ہے م شعر اعرضت فلاح لہا ؛ عارضان کالبردت شعر جو مرقومہ
متن ہے معنی اوسکے یہہ ہین اعراض کیا معشوقہ نے پس ظاہر ہوئے اوسکے دو رخسار ے
مثل ژالے کے شفاف اور سپید اور بعضی نسخون مین بجاے اعرضت اقبلت ہے
یعنی توجہ کیا معشوقہ نے تقطیع اوسکی یہہ ہے اعرضت فاعلات لاح لہا مفتعلن
عارضان فاعلات کلبردی مفتعلن اور بردلفتحتین بمعنی ژالہ و تگرگ کذا فی الغیاث
م در صدر و ابتدا میان فا و مفعولات دو اوش مراقبہ باشد پس ہر دو مجنون مطوی
نشاید ت اور صدر اور ابتدا مین درمیان فا اور واو مفعولات کے مراقبہ ہے پس دونون
رکن صدر و ابتدا مین مجنون مطوی نچاہیے یعنی اسقاط دونون کا اور اثبات دونون
کا معاً جائز نہین ہے بلکہ ثابت رکھنا ایک کا دونون سے لازم ہے پس فعلات نہو گا
یا فاعلات ہو گا یا فعولات م در پارسی بہ تکلف اشعار آوردہ اند برینگونہ بیت ترک
خوبروئی مرا + گوچرانہ خوش منشی ؛ و ضرب مذال معری و مسکن رد اباید داشت بر قیاس
دیگر اوزان ت اور فارسی مین بہ تکلف شعر لاتے ہین جیسے بیت مرقومہ متن ہے تقطیع
اوسکی یہہ ہے ترک خوب فاعلات روی مرا مفتعلن گوچرانہ فاعلات خش منشی مفتعلن معلوم
ہو کہ اس مربع کو کبھی مثمن بھی لاتے ہین بیت سرو گلعذار منی ؛ فصل نو بہار منی
من اگرچہ تنگ توام ؛ غرہ افتخار منی + بروزن فاعلات مفتعلن فاعلات مفتعلن اور اگر عین
مفتعلن کا ساکن کرین فرق اس وزن مین اور ترح اشتر مین نرہے جیساکہ یہہ شعر ہری ہے
وقت را غنیمت دان آنقدر کہ بتوانی ؛ حاصل حیات ای جان یکدم ست تا دانی
اور کبھی حشو مین مطوی مسکن مسبغ ہوتا ہے جیساکہ یہہ شعر ہے در فراق او مہری
فرض لن کہ بسیار ا بہ میوان بر در آمد روز را کسے چہ کند + کہ رکن دوم مصراع ثانی مفتعلان ہے

اور ضرب مقتضب کی مذال یعنی مفتعلان اور معری مفتعلن اور مسکن یعنی مفعولن روا
رکھتے ہین مثل اور اوزان کے م مجتث این بحر در ہر دو لغت مستعمل است و تبادی
اصلش در دائرہ مس تفع لن فاعلاتن فاعلاتن دو بار باشد و مجزو بکار دارند و یک عروض
و یک ضرب ہر دو سالم اور ایک وزن باشد و بیتش اینست ت مجتث لغت مین بمعنی
از بیخ برکندہ ہے اور یہہ بحر تازی اور فارسی مین مستعمل ہے اصل اوسکی دائرہ تازی مین
مس تفع فاعلاتن فاعلاتن ہے دو بار اور مجزو استعمال کرتے ہین ایک عروض اور ایک
عروض اور ایک ضرب دونون سالم یعنی فاعلاتن اور اوسکا ایک وزن ہے بیت
اوسکی یہہ ہے م شعر البطن منہا خمیص ؛ والوجہ مثل الہلال ؛ و در ارکان خبن و کف
و شکل روا دارند مگر ضرب کہ در وے خبن نشاید و میان آخر ہر رکن و رم دیگر رکن معاقبہ
باشد و در ضرب تشعیث روا بود ت شعر جیساکہ مرقومہ متن ہے معنی اوسکے یہہ ہین
شکم اوس سے خالی ہے یعنی لاغر میان ہے اور منہ مثل ہلال ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے
البطن من مس تفع لن ہا خمیصو فاعلاتن ولوجہ مث مس تفع لن للہلالی فاعلاتن
اور ارکان مین خبن یعنی مفاعلن فعلاتن اور کف یعنی مستفعل فاعلات اور شکل یعنی
مفاعل فعلات روا رکھتے ہین مگر ضرب اوس مین سوا خبن کے یعنی سوا فعلاتن کے
نہ چاہیے اور درمیان آخر ہر رکن کے اور دوم رکن ثانی کے معاقبہ ہے یعنی لن
فا اور تن فا مین کہ دونون کو سلامت رکھین یا ایک کو حذف کرین نہ دونونکو صاحب
حاشیہ نے اس جگہہ یہہ حاشیہ لکھا ہے ح پس حذف ہر دو یا احدہما جائز بود تم کلامہ
قنابل اور ضرب تشعیث یعنی مفعولن روا ہے بجاے فعلاتن کے م اما پارسی اصلش
در دائرہ مس تفع لن فاعلاتن چہار بار بود و مثمن و مسدس و مربع استعمال کردہ اند و گفتہ
اند کہ او را ہیچ عروض و نہ ضرب است و بر سیزدہ وزن آمدہ است ہفت مثمن
و دو مسدس و چہار مربع و ارکان ہمہ مجنون بکار دارند و تفصیل اینست ت لیکن دائرہ
فارسی مین اصل اوسکی مس تفع لن فاعلاتن چار بار ہے اور مثمن اور مسدس اور مربع
استعمال کی ہے اور کہا ہے کہ اوسکے پانچ عروض ہین فعلاتن مجنون اور فعلان مجنون مقصور

یا فعلن مجنون محذوف اور فعلن مجنون محذوف مسکن جسکو ابتر لکھتے ہین اور فاع مجنون
محذوف مدروس یا فع مجنون محذوف مطموس اور مفاعلن مجنون اور نو ضربین ہین
فعلاتن مجنون اور فعلان مجنون مقصور اور فعلن مجنون محذوف اور فعلن مجنون محذوف
مسکن جسکو ابتر لکھتے ہین اور فعل مجنون محذوف مقطوع اور فاع مجنون محذوف مدروس اور
مجنون محذوف مطموس اور مفاعلان مجنون مذال اور مفاعلن مجنون اور تیرہ وزن نون کے
آئی ہین سات مثمن اور دو مسدس اور چار مربع اور سب ارکان مجنون استعمال کرتے ہین اور تفصیل یہ ہے م
مثمنات ا عروض و ضرب ہر دو مجنون بدینگونہ **بیت** اگرچہ حیلہ فروشی وگرچہ چرب زبانی
سپاس دار خدایم کہ تو بجملہ مرائی ؛ **ت** مثمنات پہلا وزن عروض اور ضرب دونون مجنون یعنی
فعلاتن بیت مثال کی مرقومۂ متن ہے معنی اوسکے یہہ ہین کہ ہر چند حیلہ گر اور چرب زبان
ہے تو شکر گزار خدا کا یا شکر گزار خدا ہون مین کہ تو بہمہ جہت واسطے میرے ہے تقطیع اوسکی
یہہ ہے اگرچہ حی مفاعلن لہ فروشی فعلاتن وگرچہ چر مفاعلن ب زبانی فعلاتن سپاس دا
مفاعلن ر خدایم فعلاتن کہ تو بجملہ مفاعلن مرائی فعلاتن م ب عروض مجنون مقصور یا مجنون
محذوف و ضرب مجنون مقصور بدینگونہ **بیت** ز ہجر چیست ترا با من اے گزیدہ نگار
بجاے نرم درشت و بجاے وصل فراق ؛ **ت** دوسرا وزن عروض مجنون مقصور
یعنی فعلان بیت مثال کی مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے ز ہجر چی مفاعلن ست را با
فعلان منی گزی مفاعلن د نگار فعلان بجاے نر مفاعلن م درشت و فعلاتن بجاے
وص مفاعلن ل فراق فعلان م ج عروض ہمچنان و ضرب مجنون محذوف
و بحقیقت ہمان وزن است **ت** تیسرا وزن عروض وہی یعنی فعلان یا
فعلن اور ضرب مجنون محذوف یعنی فعلن اور حقیقت مین وہی ہے یعنی دونون
وزن ایک ہین کسواسطے کہ زیادت یک حرف متغیر وزن نہین ہے م د عروض
ہمچنان و ضرب ابتر گفتہ اند این سہوست مجنون محذوف مسکن می باید چہ
خبن در ہمہ ارکان لازم است و این را استحقاق انفراد نیست مثالش **بیت** تو مرا
آن نہ کہ روزی نعوذ باللہ اگر ؛ کسے زبای در آید ہمہ نخبانی **ت** چوتھا وزن عروض وہی

یعنی فعلان یا فعلن اور ضرب ابتر عروضیون نے کہی ہے اور یہہ سہو ہے مجنون محذوف مسکن کہنا چاہیے
اسواسطے کہ خبن بیان جملہ ارکان مین لازم ہے اور خبن کے بتر سے یعنی حذف و قطع سے فعلن نہین
ہو سکتا اور اس وزن کو استحقاق انفراد نہین ہے یعنی وزن جداگانہ نہین ہے بلکہ وہی وزن
ہے یعنی دوسرا اور تیسرا اور سر جنبانیدن یعنی حرکت کردن تقطیع یہہ ہے تو مرا مفاعلن نکرذی
فعلاتن نعوذ بل مفاعلن لہگر فعلن کسے ز با مفاعلن در آید فعلاتن سری بجن مفاعلن بانی فعلن
م ہ عروض مجنون محذوف مسکن و ضرب مجنون مقطوع بدینگونہ **بیت** مرا دلی ست کہ دائم
ستم کند بر من ؛ چہ بودی از ستم از ستمگر آمدی **ت** پانچوان وزن عروض مجنون
محذوف مسکن یعنی فعلن بسکون عین اور ضرب مجنون محذوف مقطوع یعنی فعل بیت
مثال کی مرقومہ متن ہے معنی بیت کے یہہ ہین کہ دل میرا مجھپر ستم کرتا ہے ہمیشہ
کاش ایسا ستم معشوق مجھپر کیا کرتا تقطیع یہہ ہے مرا دلی مفاعلن سکہ دائم فعلاتن
ستم کند مفاعلن بر من فعلن چہ بودی مفاعلن ستم از فعلاتن ستمگرا مفاعلن مدی
فعل م و عروض مجنون محذوف مدروس یا مطموس و ضرب مجنون محذوف مدروس بدینگونہ
بیت دل بر آتش و چشمی بر آب دارم ؛ از ان کہ با من بدخو شدہ است جانان **ت**
چھٹا وزن عروض مجنون محذوف مدروس یعنی فاع یا مجنون محذوف مطموس یعنی فع اور
ضرب مجنون محذوف مدروس یعنی فاع بیت مثال مرقومۂ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے
دلی برا مفاعلن تشن چشمی فعلاتن برا ب دا مفاعلن رم فع از اکیا مفاعلن من بدخو فعلن
شدستجا مفاعلن نان فاع ح تقطیعش دلبرا مفاعلن تشن چشمی فعلاتن برابرا مفاعلن رم
فع از اکبا رمفاعلن ہمدخو فعلاتن شدستجا مفاعلن نان فاع دانیم خلاف قرار داد
مصنف علام معلوم میشود زیرا کہ الف و نون ساکن را یک حرف می شمارد پس ضرب
مجنون محذوف مطموس ست بر طور مصنف تم کلامہ مخفی نرہے کہ مصنف مثالین بطور عروضیون کے
لکھتے ہین اور جہان جہان سہو پاتے ہین بیان کرتے جاتے ہین اور الف و نون کو
جو بوجہ دائرے سے نکل جاتی ہے وہان بجاے یک حرف لینا چاہیے بواتی مین اختیار یہہ
لکھتے ہین صاحب حاشیہ واللہ اعلم کیا سمجھا ہے کہ ہر جگہہ اسی بات کو اعتراضاً بار بار لکھتا ہے

باوصفی کہ خود معنی اس شعر کے بھی نہین سمجھا کہ من بدخو کو بروزن فعلاتن لکھتا ہے اور مقام اضافت
اور غیر اضافت مین تمیز نہین رکھتا م ز عروض ہمان و ضرب مجنون محذوف مطموس وزن
ہمان است وگفتہ اند کہ این ہر دو وزن مسکن خوشتر آید و این سہ وزن آخر بہ نزدیک متاخران
بجورت ت ساتوان وزن عروض وہی یعنی فاع یا فع اور ضرب مجنون محذوف مطموس
یعنی فع اور وزن وہی ہے اور کہا ہے عروضیون نے کہ یہ دونون وزن مسکن خوش آتے
ہین یعنی بروزن مفاعلن مفعولن مفاعلن فع خواہ فاع مثال بیت اگر کشائی تاری
ز سنبل تر بہ ہمیشہ آید بوی صبا معطر ؛ بروزن مفاعلن مفعولن مفاعلن فع اور خلط مسکن اور
غیر مسکن بھی روا ہے اور یہ تین وزن آخر نزدیک متاخرون کے متروک ہین م مسدسات
ح عروض معری و ضرب مذال برانیگونہ شعر دلم ببردہ ای یار بے بہا ؛ بہا بیا مفاعلن لبابہ
لبن سپار ؛ ت آٹھوان وزن عروض معری یعنی مجنون معری مفاعلن اور ضرب مذال
یعنی مجنون مذال مفاعلان شعر مثال کا مرقومہ متن ہے تقطیع یہ ہے دلم ببر مفاعلن دہ ای یا
فعلاتن ر بے بہا مفاعلن بہا بیا مفاعلن ، لبابرا فعلاتن لبن سپار مفاعلان معنی یہ ہین کہ
ای یار دل میرا لیا ہے تونے بوسہ لب قیمت مین دے م ط ہر دو معری و ہمان وزن است
ت نوان وزن عروض اور ضرب دونون معری یعنی مجنون معری مفاعلن اور یہ وہی
وزن ہے یعنی ہشتم اور نہم ایک وزن ہے م مربعات ی عروض و ضرب ہر دو
مجنون برانیگونہ بیت بگیج خوبی رودیت ؛ کم از غمان برہانی ؛ ت مربعات دسوان
وزن عروض و ضرب دونون مجنون یعنی فعلاتن بیت مثال کی مرقومہ متن ہے
تقطیع یہ ہے بگیج خو مفاعلن بی رودیت فعلاتن کم ز غما مفاعلن برہانی فعلاتن رودیت
یعنی روی خود اور کم اختصار کہ مرا کا در غمان یعنی غمہا م یا عروض ہمان و ضرب مجنون
مقصور برانیگونہ بیت منم زیار بہ حسرت ؛ منم ز عشق بجورت ت گیارھوان
وزن عروض وہی یعنی فعلاتن اور ضرب مقصور یعنی فعلان بیت مثال کی
مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہ ہے منم زیا مفاعلن ر بحسرت فعلاتن منم ز عش
مفاعلن قبجور فعلان م یب عروض ہمان و ضرب مجنون محذوف و ہمان وزن است ت بارھوان

وزن عروض وہی یعنی فعلاتن اور ضرب مجنون محذوف یعنی فعلن اور وہی وزن ہے یعنی یازدہم
اور دوازدہم ایک وزن ہے م تج عروض مجنون مقصور یا مجنون محذوف و ضرب مجنون محذوف
و ہر دو مسکن روا بود برانیگونہ بیت تو آگہی صنما ؛ کہ من چہ غم خوردم ت تیرھوان وزن
عروض مجنون مقصور یعنی فعلان یا مجنون محذوف یعنی فعلن اور ضرب مجنون محذوف یعنی
فعلن اور دونون مسکن جایز ہین بیت مثال کی مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہ ہے تو
آگہی مفاعلن صنما فعلن کہ من چہ غم مفاعلن خردم فعلن م و جملہ مسدسات و مربعات نزدیک
متاخران نامستعمل است و تسکین در ہمہ مواضع روا بود و در صدر و ابتدای این بحر خرم روا نہ
بود چہ مبدء وتد مجموع نیست ہر چند بر ان وزن است از ان جہت کہ از دو سبب خفیف
بعد از خبن وزن وتدی با نیامدہ است و از قدما بعضے بنادر بیتے آوردہ اند کہ صدر او خرم است
و بعضے از متاخران وزنے دیگر آوردہ اند از مفاعل فاعلاتن چہار بار و آن خلط مشکول
با سالم می تواند بود برانیگونہ شعر بدان ملک الملوکی کہ ہر دو جہان با مرش شدند ہیچ چیزی
بہ گفتن کاف نونے این ست اوزان دایرہ مشتبہ ت اور جملہ مسدسات اور مربعات نزدیک
متاخرون کے نامستعمل ہین اور تسکین اوسط سب جگہ روا ہے اور صدر اور ابتدا مین اس بحر کی خرم
روا نہین ہے اسواسطے کہ مبدء وتد مجموع نہین ہے اور خرم وتد مجموع مین آتا ہے
ہر چند اوس وزن پر ہے جہت یہ ہے کہ اصل مین دو سبب خفیف تھے یعنی مس تف اول
رکن مین جب اونمین خبن ہوا وزن وتد ہو گیا یعنی متفا مگر وتد اصلی نہین ہے اور قدما سے
بعضے ایک بیت بنادر لائے ہین کہ صدر اوسکا اخرم ہے اور بعضی متاخرون نے ایک وزن اور
لائے ہین مفاعل فاعلاتن سے چار بار اور وہ خلط مشکول یعنی مفاعل کا ساتھ سالم
کے یعنی فاعلاتن کے ہو سکتا ہے شعر مثال کا مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہ ہے بدا مل
مفاعل کلملو کی فاعلاتن کہ ہر دو ج مفاعل ہا مرش فاعلاتن شدند مفاعل ہیچ چیزے فاعلاتن بگفتن مفاعل
کاف نونی فاعلاتن یہ ہین اوزان دایرہ مشتبہ کے م متقارب این بحر در ہر دو لغت مستعمل است
و اصلش در دائرہ فعولن ہشت بار باشد و تبازی وافی و مجزو بکار دارند و اورا دو عروض و چہار ضرب
و بہ شش وزن آمدہ است چہار وافی و دو مجزو و مثالش این ست ت یہ بحر عربی اور

فارسی مین مستعمل ہے اور اصل اوسکی دائرے مین فعولن آٹھ بار ہے اور تازی مین وافی اور
مجزو استعمال کرتے ہین اور اوسکے دو عروض ہین فعولن سالم اور فعل محذوف اور چار ضرب ہین
ہین فعولن سالم فعول مقصور فعل محذوف فع ابتر اور چہ وزنون پر آئی ہے چار وافی اور
دو مجزو اور مثبتین اوسکی یہہ ہین م اشعر فاما تیم بتیم ابن مرة ؛ فالفاہم القوم روبی نیاما
عروض وضرب ہر دو سالم ست ت پہلا وزن عروض اور ضرب دونون سالم یعنی فعولن
بیت شال کی مرقومہ متن ہے روبی راب سے معنی یہہ کہ مست خواب ہوا اور نیام جمع
نایم یعنی خوابیدہ معنی یہہ کہ نا مایتیم ابن مرکو پایا قوم نے سرمست خواب تقطیع اوسکی یہہ
فاما فعولن بتیمن فعولن بتیمب فعولن بمرزن فعولن فالفا فعولن ہملقو فعولن مرذبی فعولن نیاما
فعولن م ب شعر ویادی الی نسوة بایسات ؛ وسعث مراضیع مثل السعال ؛
عروض سالم است وضرب مقصور ت دوسرا وزن عروض سالم یعنی فعولن اور ضرب مقصور
یعنی فعول بیت شال مرقومۂ متن سے یائسات مقلوب الیسات زنان لبن ایاس
رسیدہ کہ انقطاع حیض سے اوس مین ہوتا ہے اور نہایت الراعب مین بائسات
بباے موحدہ پڑہا ہے یعنی محتاجات اور شعث جمع شعثا یعنی پراگندہ مو غبار آلودہ اور
مراضیع جمع مرضع یعنی شیر دہندہ اور سعال اصل سعالی تجدف یا یعنی غول بیابانی معنی یہہ ہین
کہ جگہ لیتا ہے طرف زنان منقطع الحیض پریشان مو گرد آلودہ شیر دہندہ کے مانند غول
بیابانی کے تقطیع یہہ ہے ویادی فعولن الانس فعولن وتینا فعولن اساتن فعولن وشعثن فعولن
مراضی فعولن عمثلس فعولن سعال فعول م ج شعر واروی من الشعر شعرا ؛ عویصا ینسی
الرواة الذی قد رووا ؛ عروض سالم است وضرب محذوف ت تیسرا وزن عروض سالم
یعنی فعولن اور ضرب محذوف یعنی فعل شعر شال کا مرقومہ متن ہے معنی یہہ ہین روایت
کرتا ہون مین شعر سے شعر مشکل کہ بھلا دیتا ہے راویون کو کہ اوسکی روایت کی ہے تقطیع
یہہ ہے واروی فعولن منشش فعولن رشعرن فعولن عویقن فعولن یسسر فعولن رواتل
فعولن لذی قد فعولن رود فعل م رخلیلی عوجا علی رسم دار ؛ خلت من سلیمی ومن میہ
عروض سالم وضرب ابتر و این چار وافی است ت چوتھا وزن عروض سالم

یعنی فعولن اور ضرب ابتر یعنی فع باجتماع حذف وقطع شعر شال کا مرقومہ متن ہے معنی اوسکے
یہہ ہین ای دونون دوستو میرے ٹھہرو خانہاے ویران پر کہ خالی ہین سلیمی سے اور میہ سے
اور یہہ دونون نام معشوقہ کے ہین تقطیع یہہ ہے خلیلی فعولن عوجا فعولن علی رس فعولن
مداران فعولن خلت من فعولن سلیمی فعولن ومنمی فعولن یہ فع اور یہہ چارون وافی کے
ہین م ہ شعرا من دمنة اقفرت ؛ لسلمی بذات الغضا ؛ ہر دو محذوف ست ت پانچوان
وزن عروض اور ضرب دونون محذوف ہین یعنی فعل شعر شال کا مرقومہ متن ہے آثار الدار
کذا فی القاموس غضاة نام ایک شجر کا ہے ذات غضا یعنی وہ زمین کہ جس پر یہہ درخت ہون
معنی یہہ ہین آیا یہہ ویرانہ نشان گہر ونکا ہے کہ واسطے معشوقہ سلمی کے بیچ زمین درختان غضا
کے تہا تقطیع یہہ ہے امندم فعولن نتن اق فعولن فرت فعل لسلمی فعولن بذاتل
فعولن غضا فعل م و شعر تعفف ولا تبتئس ؛ فما یقض یاتیکا ؛ عروض محذوف ضرب
ابتر ست و این ہر دو مجزو اند ت چھٹا وزن عروض محذوف یعنی فعل اور ضرب ابتر
یعنی فع شعر شال کا مرقومہ متن ہے معنی اوسکے یہہ ہین کہ عفیف ہو اور غمگین نہو جو
کچھ کہ مقدر اور حکم ہوا ہو گا پیش آئے گا عفیف مرد پارسا اور پرہیزگار از حرام عیاث
سے تقطیع یہہ ہے تعفف فعولن ولا یت فعولن تاس فعل فمایق فعولن ضیاتی فعولن کا
فع اور یہہ دونون مجزو ہین م دلبطریق زحاف در دیگر ارکان قبض روا بود و در
عروض ہای سالم قصر و حذف روا بود و در صدر ثلم و ثرم و باشد کہ در ابتدا ہم نبا
در استعمال کنند ت اور بطریق زحاف کے اور ارکان مین قبض روا ہے
یعنی فعول بضم لام حشو مین جانا درست ہے اور قبض گرانا حرف پنجم کا
جب سبب مین پڑے اور عروض ہاے سالم مین قصر یعنی فعول اور حذف
یعنی فعل روا ہے اور صدر مین ثلم یعنی فعلن اور ثرم یعنی فعل بسکون عین
روا ہے اور کبھی ابتدا مین بھی بنا در اثلم اور اثرم کو استعمال کرتے ہین م وا
در پارسی وافی و مجزو و مشطور آوردہ اند گفتہ اند کہ اورا دو عروض است و چہار ضرب
و بر دہ وزن آمدہ است چہار مثمن و سہ مسدس و سہ مربع ت واما پارسی مین وافی اور مجزو

اور مسطور لائے ہین اور کہا ہے کہ اوسکے دو عروض ہین سالم یعنی فعولن اور مقصور یعنی
فعول یا محذوف یعنی فعل اور چار ضربین ہین مسبغ فعولان اور سالم فعولن اور فعول مقصور اور فعل
محذوف اور دس وزنون پر آئی ہے چار مثمن و تین مسدس اور تین مربع م مثمنات
ا عروض سالم و ضرب مسبغ برینگونہ **بیت** بیا لا نگارا چو آزاد سروی ٭ ولیکن برخسار
مانند گلنارئی ٭ و این ناپسندیدہ است چہ حرف آخر از دایرہ بیرون است ت مثمنات
پہلا وزن عروض سالم یعنی فعولن اور ضرب مسبغ یعنی فعولان بیت مثال مرقومہ متن سے
گلنار یعنی گل انار مراد ہے تقطیع یہ ہے بیا لا فعولن نگارا فعولن چو آزا فعولن و
سروی فعولن ولیکن فعولن برخسا فعولن رمانن فعولن د گلنار فعولان اور یہ ناپسندیدہ ہے
اسواسطے کہ حرف آخر دائرے سے باہر ہے م ب ہر دو سالم ت دوسرا وزن عروض
اور ضرب دونون سالم یعنی فعولن مثال اوسکی یہ ہے **بیت** اگر سرو من در چمن جا بگیرد ٭ عجب
باشد از سرو بالا بگیرد م ج عروض مقصور یا محذوف ضرب مقصور ت تیسرا وزن عروض
مقصور یعنی فعول یا محذوف یعنی فعل اور ضرب مقصور یعنی فعول مثال سے تو ہی
کافریدی زیک قطرہ آب ٭ گہرہای روشن تر از آفتاب ٭ م د عروض ہمان و ضرب
محذوف و بحقیقت ہر دو وزن یکیاست و شاہنامہ برین وزن گفتہ اند ت چوتہا وزن
عروض وہی یعنی فعول یا فعل اور ضرب محذوف یعنی فعل مثال سے چو آیم بکوے تکن
عیب من ٭ کہ بے اختیارم درین آمدن ٭ اور حقیقت مین یہ دونون وزن ایک ہین
یعنی سوم اور چہارم اور شاہنامہ اسی وزن مین کہا ہے شعر شاہنامے کے یہ ہین
سے بروز نبرد آن یل زورمند ٭ بشمشیر و خنجر بگرز و کمند ٭ درید و برید و شکست و ببست
یلان را سر و سینہ و پا و دست م و این سہ وزن رباپارسی گویان راہ اعشی خوانند از
جہت آنکہ ابیات اعشی برین وزن است کہ این دو بیت ازان است شعر و کاس
شربت علی لذۃ واخری تداویت منہا بہا ٭ لکی یعلم الناس انی امرؤ اتیت المعیشۃ
من بابہا ٭ ت اور ان تین وزنون کو فارسی گو راہ اعشی کہتے ہین یعنی طریق خواننگی
اسواسطے کہ ابیات اعشی اس وزن پر ہین کہ دو بیتین اوسکے یہ ہین شعر دونون مرقوم متن ہین معنی

معنی انکے یہ ہین بہت کاسے پیے مین نے واسطے لذت کے اور بہت پیالے نوش کیے مین نے
واسطے دوا کے یعنی بہت گرم و سرد زمانے کا دیکھا تا کہ جانین لوگ کہ ایک مرد ہون مین کہ
پہونچا ہون مین اور تلاش کی ہے مین نے معیشت اوسکی دروازے سے اور تقطیع یہ ہے وکاسن
فعولن شربتو فعولن علالذ فعولن و تن فعل واخرمی فعولن تداوی فعولن تمنہا فعولن بہا فعل
لکی یع فعولن لمننا فعولن سانم فعولن رو فعل اتیتل فعولن معیشت فعولن ہمن با فعولن
بہا فعل اعشی نام شاعر کا اور راہ بمعنی پردہ سرود م مسدسات ہ عروض و ضرب سالم
برینگونہ **بیت** نگہ کن بدان سرخ دو رخ ٭ کزو زرد گشت این رخانم ت مسدسات
پانچوان وزن عروض اور ضرب دونون سالم یعنی فعولن بیت مثال کی مرقومہ متن ہے
تقطیع یہ ہے نگہ کن فعولن بدان سر فعولن خ دو رخ فعولن کزو زر فعولن د گشتی فعولن رخانم فعولن
م و عروض مقصور یا محذوف و ضرب مقصور برینگونہ **بیت** ازان خط مشکین یار شد
آن ماہش اندر محاق ت چھٹا وزن عروض مقصور یعنی فعول یا محذوف یعنی فعل
اور ضرب مقصور یعنی فعول بیت مثال کی مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہ ہے از
انخط فعولن مشکی فعولن نیار فعول شدانا فعولن ہشندر فعولن محاق فعول ماہ سے مراد
رخسارہ اور محاق بضم اور بکسر اور بفتح تینون حرکتون سے آیا ہے بمعنی کاستن ماہ
ماہ ابتدا اوسکی شب پانزدہم سے ہے اور تین دن آخر مہینے کے کہ چاند ان ایام
مین چھپ جاتا ہے لطایف اور منتخب اور مدار اور کشف سے کذا فی الغیاث م ز
عروض ہمان و ضرب محذوف بحقیقت ہمان است ت ساتوان وزن عروض وہی
یعنی فعول یا فعل اور ضرب محذوف یعنی فعل اور یہ حقیقت مین وہی وزن ہے یعنی ششم
اور ہفتم ایک وزن ہے م مربعات ح عروض و ضرب سالم برینگونہ شعر
عیان شد نہانم ٭ ز رنگ رخانم ت مربعات آٹھوان وزن عروض اور ضرب دونون
سالم یعنی فعولن شعر مثال کا مرقومہ متن ہے نہانم یعنی راز نہان میرا اور رخان رخسارے
تقطیع یہ ہے عیا شد فعولن نہانم فعولن ز رنگی فعولن رخانم فعولن م ط عروض مقصور
یا محذوف و ضرب مقصور برینگونہ شعر توئی دل گذاز ٭ منم دل سپار ت نوان وزن

عروض مقصور یعنی فعول یا محذوف یعنی فعل اور ضرب مقصور یعنی فعول بیت مثال
کی مرقومہ متن ہی تقطیع یہ ہے تا ای دل فعولن گزار فعول منم دل فعولن سپار فعول م
ہی عروض ہمان و ضرب محذوف وبتحقیق ہمان ست ت وسوان وزن عروض دی
یعنی فعول یا فعل اور ضرب محذوف یعنی فعل اور یہ وہی وزن ہے یعنی تم اردہم ایک ہے
ح تقطیعش تا ای دل فعولن گزار دو فعولن منم ایل فعولن سپار فعول تم کلام محقق
علیہ الرحمۃ تو عروض کو مقصور یا محذوف لکھتے ہین یہ تقطیع عروض سالم کی کرتے
ہین اور شعر مین بھی واو لکھا ہے م و نزدیک متاخران مسدسات مربعات متروک است
وقدر یا اثلم در صدر یا در ابتدا بنادر بکار داشتہ اند چنانکہ رودکی گوید بیت بہار است
ہر روزہ در روز نم ؛ شکر فراوان و معروف کم ؛ و استعمال قبض در فارسی روا نیست
بہیچ وجہ ت اور متاخرون کے نزدیک مسدسات اور مربعات متروک ہین اور قدر یا
اثلم یعنی فعلن صدر مین یا ابتدا مین بطریق ندرت استعمال کیا ہے جیسا کہ رودکی کتا ہے
بیت رودکی کی مرقومہ متن ہے روز نم یا روز نم یعنی موسم برشکال و بہار شکر یعنی ام
شکر شل شراب نوشی اور لہو ولعب معروف یعنی ام معروف ضد شکر تقطیع یہ ہے بہار س
فعولن تہر رو فعولن زدر رو فعولن زنم فعل شکر فعلن فراوا فعولن نمعرو فعولن فکم
فعل اور استعمال قبض کا فارسی مین روا نہین ہے کسی وجہ سے معنی اسکے یہ ہین کہ
وزن سالم مین اور وزن محذوف خواہ مقصور الضرب والعروض مین جیسے صدر اول
ابتدا مین رکن اثلم یعنی فعلن کبھی آگیا ہے اس جگہ مقبوض یعنی فعول کو لانا نہ چاہئے
صاحب میزان اس مطلب کو نہ سمجھا اور اثلم پر یہ حاشیہ لکھا ح مثال اثلم در صدر
و ابتدا بل در حشو نیز ے رفتیم و بردیم داغ تو بر دل + صحرا بہ صحرا منزل بمنزل ؛ در ین
مصراع اول فعلن فعولن فعولن فعولن وزن مصراع ثانی فعلن فعولن فعلن فعولن
تم کلامہ ظاہر ہے کہ رفتیم و بردیم بروزن فعلن فعولان با سباغ ہے اور دوسرا حاشیہ
استعمال قبض کی جگہ یہ لکھا ہے ح لیکن متاخرین بر مقبوض و اثلم شعر گفتہ اند باین طور کہ
یک کنش مقبوض باشد و دیگر اثلم بتقدیم مقبوض چنانکہ درین شعر برو ز ہجرت چہ چارہ سازم

بہ جو شمع دور از تو می گذارم ؛ بروزن فعول فعلن وتقدیم اثلم نیز ے گرم نجوانی درم برائی
دل خرین را بجای جانی ؛ بل ازین قسم بر شانزدہ رکن ہم آمدہ مثالش جامی فرماید ے
زہے جمال تو قبلۂ جان حریم کوئی تو کعبۂ دل ؛ فان سجدنا الیک نسجد وان سعینا الیک نسعی دیگری
گوید ے زہے دو چشمت بخون مردم کشادہ تیر و کشیدہ خنجر ؛ رخ چو ماہت صباح دولت
خط سیاہت شب معنبر ؛ ہر دو وزن فعول فعلن وبعضی مقبوض اثلم کہ انرا اثرم گویند با سالم
نیز تیر بیت جمع کردہ اند و بر شانزدہ رکن آوردہ مثالش ے زلف معنبر بر مہ رویت
تیرہ شب است و وادی سوسی ؛ جامہ صبرم در کف عشقت دامن یوسف دست زلیخا
بروزن فعل فعولن وبعضی مقبوض اثلم در شمن آرند مثالش ے ای سر زلف غالیہ سائے
وی مہ رویت غالیہ بیز + بروزن فعل فعولن فعل فعول تم کلامہ ظاہر ہے کہ یہ سب اوزان
متقارب مین ہین اور عبارت محقق علیہ الرحمۃ مین ممانعت انکی کہین نہین جسکی ممانعت
کی ہے وہ ہی مقام خاص ہے جسکا بیان ہوا م غریب این بحر مستعمل نیست
و شعر برین بسیار نیافتہ اند و اصلش فاعلن ہشت بار بود و مثال بیت سالم او تباری
چنین باشد شعر حاربوا قومہم ثم لم یزعود ؛ للصلاح الذی خیرہ رامن ؛ ت غریب یہ
بحر مستعمل نہین ہے اور شعر اس مین بہت کم پائے ہین اور اصل اوسکی فاعلن آٹھ
بار ہے اور مثال بیت سالم کی اوسکے عربی مین یون ہے شعر مرقومہ متن ہے معنی
یہ ہین لڑے وہ اپنی قوم سے پس نہ ٹھہرے بدی سے واسطے صلاح کے ایسی
صلاح کہ خیر اوسکی مسدود ہے تقطیع یہ ہے حاربو فاعلن قومہم فاعلن ثم لم فاعلن
یزعود فاعلن للصلا فاعلن حللذی فاعلن خیرہو فاعلن رامنو فاعلن م و ہم مجنون
ایراد کنند برانیگونہ شعر واتیت جمیع سوالمنا ؛ فاسفت بغیبہ ساکنہا ؛ ت اور مجنون
بھی لاتے ہین یعنی فعلن بہ تحریک عین آٹھ بار شعر مرقومہ متن ہے معنی یہ ہین آیا مین
اوسکے سب اطن مین پس افسوس کیا مین نے اوسکے ساکن کے غائب ہونے پر تقطیع یہ ہے والی
فعلن تجمی فعلن عموا فعلن لمنا فعلن فاسف فعلن بغبی فعلن تہسا فعلن کنہا فعلن م و ہمہ مسکن نیز
ایراد کنند بدینگونہ شعر یا محبوبی ادرک روحی + وارحم قلبی فاحبس عندی ت اور سب رکن

مسکن بھی لاتے ہین یعنی فعلن بسکون عین آٹھ بار شعر مرقومۂ متن ہے معنی یہہ ہین اے محبوب میری
دریافت کر میرے روح کو اور رحم کر میرے دل پر بس مجھہ نزدیک میرے تقطیع یہہ ہے یا تم فعلن بوبی
فعلن ادرک فعلن روحی فعلن و رحم فعلن قلبی فعلن فجلس فعلن عندی فعلن ٭ م وعروضیان این
رکن را مقطوع خوانند و این سہو است چہ قطع جز در عروض وضرب نیفتد وہر سہ نوع یعنی سالم
ومجنون ومقطوع خلط کنند ٭ ت اور عروضی ان رکنون کو یعنی فعلن فعلن کو مقطوع کہتے
ہین اور یہ سہو ہے اسواسطے کہ قطع سوا عروض وضرب کے نہین آتا پس مجنون مسکن ہین اور
تینون قسمین یعنی سالم فاعلن اور مجنون فعلن بہ تحریک عین اور مقطوع فعلن بسکون عین
خلط کرتے ہین ٭ م واما بفارسی قدما بہ تکلف برین بحر ہم شعر آوردہ اند مذال ومعری ہم عروض
وہم ضرب وضرب تنہا مذال وہمہ مجنون یا ہمہ مسکن یا مختلط ہمہ مذال ومعری مختلط اما سالم
یا مجنون ومسکن خلط نکنند کہ از قیاس خارج بودت ٭ واما فارسی مین قدما بہ تکلف اس
بحر مین شعر لائے ہین مذال یعنی فاعلان اور معری یعنی فاعلن عروض بھی اور ضرب بھی
اور ضرب تنہا مذال بھی لاتے ہین اور سب رکن مجنون بھی لاتے ہین اور سب رکن مسکن
بھی لاتے ہین اور سب رکن مختلط بھی لاتے ہین یعنی کوئی مجنون اور کوئی مسکن اور سب
مذال اور معرا اور مختلط بھی لاتے ہین لیکن رکن سالم کو ساتھ رکن مجنون اور مسکن کے
خلط نہین کرتے ہین فارسی مین کیونکہ قیاس سے خارج ہے بخلاف عربی کے کہ وہان لانا درست ہے
م مثال سالم مثمن شعر سخت سرگشتہ ام از غم ہجر تو ٭ گر خطای کنم دلبرا عفو کن ٭ ت مثال
سالم مثمن کی شعر مرقومہ متن ہے تقطیع سخت سر فاعلن گشتہ ام فاعلن از غمی فاعلن ہجر تو
فاعلن گر خطا فاعلن ای کنم فاعلن دلبرا فاعلن عفو کی فاعلن ٭ م مثال سالم مسدس
شعر سرخ گل بر دو رخ گشتہ ٭ لاجرم فتنہ گشتہ ای ٭ ت مثال سالم مسدس کی شعر مرقوم
متن ہے تقطیع یہہ ہے سرخ گل فاعلن بر دو رخ فاعلن گشتہ ای فاعلن لاجرم فاعلن
فتنہ ای فاعلن گشتہ ای فاعلن گشتہ یعنی پیدا کردہ ٭ م مثال مربع سالم شعر سجدہ
کردت تمام ٭ آفتاب از فلک ٭ ت مثال مربع سالم کی شعر مرقومۂ متن ہے تقطیع یہہ ہے
سجدہ کر فاعلن دت تما فاعلن آفتا فاعلن بز فلک فاعلن ٭ م مثال مثمن مجنون و

مسکن در بشتر آوردہ اند ٭ ت مثال مثمن مجنون اور مسکن کی سابق مین لائے ہین عربی مین
اور فارسی مین مثالین یہ ہین مثال مجنون ٭ چو درخت نبود گل باغ ارم ٭ چو قدت
نبود قد سرو چمن ٭ فعلن آٹھہ بار تقطیع اسکی ہے مثال مسکن ٭ ہر دم بہشت وارم زاری
کز غم تا کے زارم داری ٭ فعلن آٹھہ بار تقطیع اسکی ہے ٭ م وہمہ مسکن را بنرج اخرب و رمل مجنون
ہم تقطیع توان کردت ٭ اور اگر سب رکن مسکن ہون یعنی فعلن فعلن فعلن فعلن بسکون عین اس
وزن کو ہزج اخرب اور رمل مجنون مین تقطیع کر سکتے ہین ہزج اخرب مسدس محذوف العروض
والضرب بر وزن مفعول مفاعیل فعولن ہے اور رمل مجنون مسدس محذوف العروض والضرب
فعلاتن فعلاتن فعلن ہے جب انکو مسکن کیجیے وہی وزن ہوجاوے ٭ م وباقی وزنہا یعنی
مسدسات ومربعات مجنون ومسکن از طبع دور تر بود این است بحرہای دائرہ منفقہ وتفصیل
بحور و اوزان تمامی آن تمام شد ٭ ت اور باقی وزن مسدسات اور مربعات مجنون اور مسکن
کی طبیعت سے دور ہین یہہ ہین بحرین دائرہ متفقہ کی اور تفصیل بحور اور اوزان کی جملہ
تمام ہوئی ٭ م ومعلوم شد کہ در پانزدہ بحور کہ مستعمل عرب است جملہ عروضہا بیست وشش است
وجملہ ضربہا پنجاہ است و بر شصت وسہ وزن آمدہ است و در دہ بحر کہ مستعمل عجم است بقول
عروضیان چہل وچہار عروض وہشتاد و پنج ضرب است و بر صد و نود و نہ وزن شعر گفتہ
اند واللہ اعلم بالصواب ٭ ت اور معلوم ہوا کہ پندرہ بحرون مین کہ مستعمل عرب ہین
جملہ عروض چھبیس ہین اور جملہ اضراب پچاس اور تریسٹھہ وزنون پر آئی ہین
اور دس بحرون مین کہ مستعمل عجم ہین بقول عروضیون کے چوالیس عروض اور پچاسی
ضربین ہین اور ایک سے ننانوے وزن پر شعر کہے ہین واللہ اعلم بالصواب
م وبباید دانست کہ این بحرہا مولف از اصول مذکور است وشاید کہ اصلہای
دیگر غیر آنچہ گفتہ اند تالیف کنند واز ان اصلہا بحرہا مولف شود کہ در لغات
دیگر مستعمل باشد یا بروزگاری دیگر مستعمل شود چنانکہ بنادر لغت پارسی
رکنی ثمانی یافتہ میشود مولف از دو وتد و سبب بر وزن مفاعلاتن وشعری
دیدہ ام از تکرار این رکن چہار بار کہ عین آن شعر بر یاد ندارم اما برین منوال بود

بیت اگر بدانی کہ بے تو چونم ٭ مرا درین رو اندازی ٭ وار مستفعلن مخبون مرفل برین وزن
باشد و از مفاعلن موقوص مرفل ہمچنین ت اور جاننا چاہیے کہ یہ بحرین مؤلف
اصول مذکورہ سے ہین اور شاید کہ اصلین اور سوا ان اصلون کے تالیف کرین اور اون
اصلون سے بحرین مولف ہون کہ زبانون مین سوا تازی اور فارسی کے مستعمل ہون
یا اور زبانون مین مستعمل ہون چنانچہ بندرت لغت فارسی مین ایک رکن ثمانی یعنی آٹھ
حرفی پایا جاتا ہے مولف وتد اور ایک سبب سے بروزن مفاعلاتن کہ اسمین مفا اور
علا دو وتد ہین اور تن ایک سبب اور ایک شعر دیکھا ہے یعنے اس رکن کی تکرار سے
چار بار کہ بعینہ وہ شعر یاد نہین ہے مگر اسطرح پر تھا بیت اگر بدانی کہ بے تو چونم
مراد رین غم رو اندازی ٭ تقطیع اگر بدانی مفاعلاتن کہ بیت چونم مفاعلاتن مرا دری غم
مفاعلاتن رو اندازی مفاعلاتن اور مستفعلن مخبون مرفل اس وزن پر ہے یعنی مفاعلاتن
اور مفاعلن موقوص مرفل یعنی مفاعلاتن بھی اس وزن پر ہے موقوص یعنی مضمر مخبون
ہم و نیز از بحری کہ در این زبان پہلوبران بحری گویند و شبیہ است بہزج مسدس سالم رکن اول ہم
ثمانی است مولف از چہار سبب خفیف برین وزن کہ مفعولاتن و گاہ سالم بکار میدارند و گاہ
مخبون بر وزن مفاعلین فعولان یا مفاعیل فعولن است مثالش بیت فردا کہ عرض بے لشکر و ژن
بے ٭ میان دو سر اہل انجمن بے ٭ ہمہ گرد آورد پیر و جوان را ٭ انچہ من کردہ
بے زیرج بمن بے ٭ صدر بیت اول سالم است و ابتدا و صدر بیت دوم مخبون و
ابتدا ے بیت دوم مطوی و امثال این بسیار است ت اور ایک بحر
اور بھی دیکھی ہے کہ رکن اول اوسکا ثمانی ہے مؤلف چار سبب خفیف سے
اس وزن پر کہ مفعولاتن اور اور امن زبان پہلوی اوس بحر پر کہتے
ہین وہ مشابہ ہے ہزج مسدس سالم سے اوسامین بضم اول اور سکون
نون اور اور ایمن بھی ایکطرح کی خواندگی اور گوئیدگی ہے کہ وہ خاصہ فارسیون کا
ہے اور شعر اوسکا زبان پہلوی مین ہوتا ہے کسی شاعر نے کہا ہے بیت لحن اورامین
و بیت پہلوی ٭ زخمۂ رود و سماع خسروی ٭ اور ایک دیہ کا بھی نام ہے مضافات اوکے

نواح بوستان سے مشہور باورامہ چونکہ غنیا گر وہان کے ساکن نے یہ خواندگی وضع کی باور امن
مشہور ہوئی پس اوس مفعولاتن کو کبھی سالم استعمال کرتے ہین اور کبھی مخبون بروزن مفاعلن
اور کبھی مطوی بروزن فاعلاتن اور تینون کو بایکدگر خلط کرتے ہین اور بعد اوسکے مفعولان خواہ
مفاعیلن خواہ فاعلاتن کے دو رکن باقی مفاعیلن فعولان یا مفاعیلن فعولن ہین مثال اوسکی
بیت جو مرقومہ متن ہے اور شعر مذکور مین فردا گہ یعنی فردا وقت صبح اور عرض یعنی ملاحظہ اور
بے لشکر یعنے بای لشکر اور وژن یعنی کثافت اور نجاست مراد خرابی بے در بے ہے اور
دو سر اہل انجمن بے یعنی در بے رئیس اہل انجمن اور زیرج یعنی زینت اور بمن بے اے
در بے من خواہد بود صدر بیت اول سالم ہے یعنی مفعولاتن اور ابتداے بیت اول
اور صدر بیت دوم مخبون یعنی مفاعیلن اور ابتداے بیت دوم مطوی یعنی فاعلاتن
تقطیع یہ ہے فردا گہ عر مفعولاتن ض بے لشکر مفاعیلن وژن بے فعولن میانی دو مفاعیلن
سری اہلن مفاعیلن جمن بے فعولن ہمہ گردا مفاعیلن ورد پیر و مفاعیلن جوا را فعولن
انچہ کر فاعلاتن دہ زیرج مفاعیلن بمن بے فعولن اور مثل اسکے بہت ہین ہم و غرض
از ایراد این سخن آن است تا دانند کہ اصول بحور در انچہ گفتیم محصور است نہ فروع و تغیرات
بل انچہ ایراد کردیم موجود است بحسب اغلب واللہ اعلم بالصواب ت اور غرض اس
سخن کی ایراد سے یہ ہے تا معلوم کرین کہ اصول بحور جو کہے ہین ہمنے محصور ہین
نہ فروع اور تغیرات بلکہ جو فروع اور تغیرات ایراد کیے ہمنے موجود ہین بحسب غالب
یعنی اصول محصور ہین فروع اور تغیرات محصور نہین ہین واللہ اعلم بالصواب
فصل ہشتم در تغیر زیادت کہ تعلق بارکان ندارد و از تغیرات کہ در بیشتر یاد کردیم
تغیر زیادت را کہ آنرا خرم خوانند در ہیچ موضع مثال نیاوردہ و آن بغایت گران
و نا پسندیدہ باشد ٭ بہ کثی و بحری خاص نبود و ایراد آن بآن سبب باین موضع
افگندیم تا بر بحور و اوزان وقوف نباشد ادراک آن چنانکہ باید دست ندہد و خرم
بیشتر بیک حرف بود کہ در اول بیت افزایند مثالش بتازی امرؤ القیس گوید
شعر و کان ثبیرا فی عرانین وبلہ ٭ کبیر اناس فی بجاد مزمل ٭ بر بحر طویل است

از وزن دوم دواو خزم است ت فصل ہشتم بیان تغیر زیادت مین کہ ارکان سے
تعلق نہین رکھتا لیس تغیرات جو پہلے بیان کیے ہمنے اون مین ایک تغیر بزیادت بھی ہے
اوسکو خزم کہتے ہین کسی جگہ مثال اوسکی نہین لائے ہم وہ نہایت گران اور ناپسندیدہ
ہے اور کسی رکن اور کسی بحر کے ساتھ خاص نہین اور بیان اوسکا اسلیے بیان کیا ہے کہ
جب تک بحرین اور اوزان معلوم نہون ادراک اوسکا جیسا چاہیے حاصل نہین ہوتا
اور خزم اکثر بیک حرف ہوتا ہے کہ اول بیت مین لاتے ہین مثال اوسکی تازی مین بیت
امرالقیس کی جو مرقومہ متن ہے اوس مین ثبیر نام ایک کوہ کا ہے اطراف مکہ مین اور
عرنین سر بینی حرادا ول جمع وابل بمعنی باران بزرگ مین قطرہ بجاد گلیم مخطط مزمل
چادر پیچیدہ معنی یہ ہین اور گویا کہ ثبیر اول باران مین مرد بزرگ یہ گلیم مخطط پیچیدہ ہے
تقطیع کا تن فعول ثبیرن فی مفاعیلن عرانی فعولن نوبلہی مفاعلن کبیر فعول اناسن فی
مفاعیلن بجادن فعولن مزملی مفاعلن بحر طویل ہے وزن دوم سے جسکے عروض اور ضرب
دونون مقبوض ہین اور دا داول بیت مین خزم کا ہے ح خزم دراصل اندا ختن حلقہ
در بینی شتر است و وجہ مناسبت ظاہر و حکم کردن حرفے یا کلمہ را نجزم بنی بران است کہ
بہ دخل وزن شعر ے درست نشود والا نشاید تم کلامہ خفاعل اور کبھی یہ زیادت مصراع
دوم مین ہوتی ہے بیت تا الثریا طیبات القاع تلن لنا ؛ الیلاے منکن ام لیلیا
من البشر ؛ بحر بسیط سے بروزن مستفعلن فعلن مستفعلن فعلن مستفعلن فاعلن
مستفعلن فعلن اور ہمزہ استفہام اول مصراع دوم مین خزم ہے م و زیادہ ازین ہم آوردہ
اند تا یک کلمہ از چہار حرف و آن نادر است و بیتش این ست شعر اشدد حیا زیمک للموت
فان الموت لاقیکا ولا تجزع من الموت اذا حل بوادیکا ؛ بر بحر ہزج است اول از وزن
و کلمۂ اشدد خزم است ت اور زیادہ ایک حرف سے بھی لائے ہین چار حرف
تک یعنی چار حرف کا کلمہ اور بہت کم ہے اور مثال اوسکی جیسا کہ مرقومہ متن ہے اوسمین
حیازیم جمع حزام بمعنی کمر بند ہے اور لاقیکا باشباع الف معنی یہ ہین باندہ کمر بند
اپنے واسطے موت کے پس تحقیق کہ موت ملاقات کریگی تجہسے اور نڈر موت سے جس وقت

دار د ہو تیری وادی مین تقطیع یہ ہے حیازیم مفاعیل کللموت مفاعیل فانلمو مفاعیلن تلاقیکا مفاعیلن
ولا تجزع مفاعیلن منلموت مفاعیل اذا حلل مفاعیل بوادیکا مفاعیلن یہ بحر ہزج ہے وزن
اول اور کلمۂ اشدد کا خزم ہے مثال زیادت ایک حرف اور چار حرف محقق علیہ الرحمہ نے لکھی
مثال زیادت دو حرف کی یہ ہے شعر قد فاتنی الیوم من حدیثک ؛ مالست مدرکہ ؛ بر وزن
فاعلاتن مفاعلن فعلاتن مفاعلن خفیف مجزو ہے اور قد خزم ہے مثال زیادت سہ حرف
کی بیت اذا حذرت رحلی ذکرتک ؛ یا بار کیما ینذہب الحذر ؛ بر وزن فعلاتن فاعلن
فعلن فاعلاتن فاعلن فعلن مدید مجزو اور کلمۂ اذا خزم ہے م و در پارسی ہم بیک حرف قدما
آوردہ اند یعنی در اول مصراع اول برانگیونہ کہ رودکی گوید بیت جعد ہمچون نورد آب
بباد ؛ گوئیا آنچنان شکستی + میانکش نارنگ چو سایہ موئی ؛ لوتی از یک دگر گسستی
بحر خفیف است اور وزن ہشتم و میم خزم است در اول بیت دوم ت اور فارسی
مین بیک حرف قدما لائے ہین یعنی اول مصرع مین جیسا کہ بیت رودکی کی مرقومہ متن ہے
بحر خفیف مین وزن ہشتم سے عروض مشکول اور ضرب ابتر اور میم خزم کا ہے اول بیت
دوم مین اور نورد آب بمعنی موج آب تقطیع یہ ہے جعد ہمچو فاعلاتن نورد آ مفاعلن بباد
فعلان گویا آ فاعلاتن نچنا شکش مفاعلن نستی فعلن یا نکش نا فاعلاتن رنگ چشا مفاعلن
یا موئی فعلان گو از یک فاعلاتن دگر گسس مفاعلن ستی فعلن م و بعضی در اول مصرع دوم ہم
گفتہ اند چنانکہ مرادی گوید بیت از حشم و گنج چہ فریاد و سود ؛ کہ مرگ کند بر تن تو تاختن بحر
سریع است از وزن دوم و حرف کہ در اول مصرع دوم خزم است و متاخران
البتہ استعمال خزم نمی کنند واللہ اعلم ت اور بعضے اول مصرع دوم بھی لائے
ہین جیسا کہ مرادی نے کہا ہے بیت مثال کی مرقومۂ متن ہے تقطیع یہ ہے
از حشمو مفتعلن گنجچہ مفتعلن یا دسو فاعلان مرگ کند مفتعلن تاختن فاعلن بحر سریع
ہے وزن دوم ہے اور حرف کاف کا اول مصرع دوم مین خزم ہے اور متاخر
البتہ استعمال خزم کا نہین کرتے ہین واللہ اعلم بالصواب فصل نہم
در ذکر معانی بعضی الفاظ القاب مذکور بہ پارسی سبب رسن باشد

القاب مذکور بپارسی سبب رسن باشد و وتد میخ و این دو اسم از آنجہت نہادہ اند کہ
عرب بیت شعر را بخانہ تشبیہ کردہ اند چہ بیت خانہ باشد و خانہ ایشان خیمہ باشد و خیمہ
برسن و میخ قائم شود و فاصلہ جدا کنندہ باشد یعنی متحرکات متوالی را از ساکن از دیگر
متحرکات جدا کنندت فصل نوین ذکر معانی بعض الفاظ اور القاب مذکور مین اور
فارسی مین سبب بمعنی رسن ہے اور وتد بمعنی میخ اور یہ دو نام اس جہت سے
رکھے ہین کہ عرب بیت کو گھر سے تشبیہ دیتے ہین اسواسطے کہ بیت بمعنی خانہ ہے
اور گھر عرب کا خیمہ ہوتا ہے اور خیمہ رسی اور میخون سے قائم ہوتا ہے اور فاصلہ
بمعنی جدا کنندہ ہے یعنی متحرکات متوالی کو یہ سبب ساکن کے اور متحرکات سے
جدا کرتا ہے م و اما بحور طویل و مدید و بسیط را باین سبب بمعنی درازی و کشیدگی
و گستردگی نام کردہ اند کہ بتازی بزرگتر از ترکیب اصول این بحور کہ در دائرہ بست و چہار
حرف ست ہیچ ترکیب نیست ت اور بحرون طویل اور مدید اور بسیط کا اس سبب سے بمعنی
درازی و کشیدگی و گستردگی نام رکھا ہے یعنی طول بمعنی درازی اور مد بمعنی
کشیدگی اور بسط بمعنی گستردگی ہے کہ تازی مین انکی ترکیب سے کوئی ترکیب بزرگتر
نہین ہے کہ دائرے مین چوبیس حرف ہین ایک مصرع مین م و بعد از ان سہ بحر اصل بحر وافر
و کامل مبنیت و یک حرف است و ہر چند مساوی دیگر مسبعات است اما بحرکت از ان زیادت
است پس ازین جہت این دو بحر را بوفور و کمال موسوم کردند ت اور بعد انکے یعنی
بعد طویل اور مدید اور بسیط کے وافر اور کامل ہے کہ اون مین اکیس حرف ہین ایک
مصرع مین اور ہر چند برابر اور مسبعات کے ہین لیکن حرکتون مین اون سے زیادہ ہین
کہ ان مین تیس حرکتین ہین اور سباعیات دیگر مین مثل رجز اور رمل کے چوبیس ہین حرکتین کمتر
ہین پس اسی جہت سے ان دو بحرون کا نام بوفور اور بکمال رکھا م و ہزج آواز
را گویند کہ تا بر نے باشد و این اسم از جہت نکوی بحر ہزج نہادہ اند و رجز بیماری را
گویند کہ پاے شتر را بلرزاند و گفتہ اند موضع نشستن باشد بر شتر از ہودج
خرد تر و این اسم از جہت اضطراب اجزاو بسبب تقارب حرکات یا بسبب کوتاہی بیت

برین بحر نہادہ اند کہ در عرب بیشتر مشطور استعمال کنند و رمل رفتن بشتاب باشد و این اسم
از جہت روانی وزن نہادہ اندت اور ہزج آواز با ترنم کو کہتے ہین اور ترنم بمعنی سرود
اور خوش آوازی ہے اور یہ اس بحر کا بسبب خوبی اور نیکوئی کے رکھا ہے اور رجز
ایک مرض کو کہتے ہین کہ پاے شتر کو لغزش مین لاتا ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ موضع
نشستن ہے شتر پر ہودج سے چھوٹا اور یہ نام اس بحر کا بسبب اضطراب
اجزا کے اور بجہت تقارب حرکات کے یا بسبب کوتاہی بیت کے رکھا ہے کہ عرب
مین بیشتر اسکو مشطور مستعمل کرتے ہین اور رمل بمعنی شتاب رفتن ہے یہ نام
بسبب روانی وزن کے رکھا ہے م و سریع را بسبب سرعت الطلاع بر تناسب
وزنش این نام نہادہ اند و قریب را بسبب قرب او بمضارع و ناقہ منسرح تیز رو
باشد و انسرح الرجل آن باشد کہ بر پشت افتد و پایہا از ہم باز نہد و منسرح را این
نام بسبب روانی نہادہ اند یا بسبب آنکہ دو رکن او کہ بر وزن مستفعلن است از یکدیگر
برکن مفعولات جدا شدہ اندت اور سریع کا نام بسبب سرعت الطلاع کے اسکے
تناسب وزن پر سریع رکھا ہے اور قریب کا نام قریب رکھا ہے کہ اسکو قرب مضارع سے
ہے اسواسطے کہ وزن مضارع کا مفاعیل فاع لاتن مفاعیلن ہے اور وزن قریب کا
مفاعیلن مفاعیلن فاع لاتن ہے اور ناقہ تیز رو کو منسرح کہتے ہین و انسرح الرجل
یعنی پشت سے دراز ہوا اور دونون پاؤن یکدگر سے جدا کیے پس منسرح کا
نام منسرح بسبب روانی کے رکھا یا اس سبب سے کہ دو رکن او سکے مستفعلن یکدیگر سے
برکن مفعولات جدا ہوے ہین م و خفیف را بسبب خفت وزن خفیف نام کردہ اند و
مضارع را از جہت مشابہت او بہ ہزج و اقتضاب بریدن است و اقتضاب سخن و شعر گفتن
آن باشد بر سبیل ارتجال و بعضی گویند بحر مقتضب از ان جہت خواندہ اند کہ گویی بعضی
از منسرح است کہ تا بریدہ اند و بعضے گویند بآن سبب کہ وزنے مرتجل است ت اور
خفیف کا بسبب خفت وزن کے خفیف نام رکھا ہے اور مضارع کو مضارع کہا ہے
کہ اسکو مشابہت ہے ہزج سے اسواسطے کہ وزن مضارع مشتمل بہ مفاعیل ہے اور ہزج

اور منسرح کے بھی رکن مفاعیلن ہین اور اقتضاب بمعنی بریدن ہے اور اقتضاب شعر
وسخن بر سبیل ارتجال یعنی فی البدیہہ کہنا اوسکا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ مقتضب کو مقتضب
اس جہت سے کہا کہ منسرح سے بریدہ ہوئی ہے اسواسطے کہ رکن مقتضب کے مفعولات
مستفعلن مستفعلن ہین اور وزن منسرح کا مستفعلن مفعولات مستفعلن ہے اور بعضی کہتے
ہین اس سبب سے کہ وزن مرتجل ہے یعنی روان اور فی البدیہہ م ومجتث ازبن برکندہ
باشد وگونید بان سبب گفتہ اند کہ گوئی این بحر را از خفیف باز برکندہ اند ومرا تصور
چنان است کہ مقتضب ومجتث را باین نامہا ازان جہت خواندہ اند کہ عرب جز مجزو مستعمل
نداشتہ اند گوئی بعضے از اصل مجزو را باز بریدہ اند یا آنرا ازبن برکندہ اند ت اور مجتث
بمعنی ازبن برکندہ ہے اور کہتے ہین یہہ بحر خفیف سے برکندہ ہوئی ہے یعنی
نکالی گئی ہے اسواسطے کہ خفیف مین مس تفع لن درمیان دو فاعلاتن کے ہے
اور مجتث مین مقدم دونون پر اور مجکو تصور ایسا ہے کہ مقتضب اور مجتث کے اس جہت
سے یہ نام رکھے ہین کہ عرب انکو سوا مجزو کے نہین کہتے پس گویا اصل سے مجزو کو بریدہ
کیا ہے م ومتقارب را از جہت تقارب اجزا وکوتاہی ارکان متقارب گفتہ اند و
غریب را از جہت قلت استعمال ورکض الخیل راندن اسپ باشد بپاے کہ ہر پہلو
او بجنبانند واین بحر را باین سبب باین نام خواندہ اند کہ روانی او بے تکلف است
وبحر را از جہت اشتمال او بر اوزان بسیار بحر خواندہ اند چہ معنی بحر اقتضاے وسعت و
تعمق کنند ت اور متقارب کو بجہت تقارب اجزا اور کوتاہی ارکان متقارب کہا ہے
اور غریب کو بجہت قلت استعمال غریب کہا ہے اور رکض الخیل راندن اسپ ہے
اوس قدم سے کہ اوسکے پہلو پر ہلائین یعنی مضمار مارین اور اس بحر کا اسواسطے
نام رکھا ہے کہ روانی اوسکی بے تکلف ہے اور بحر کو اس جہت سے بحر کہا ہے کہ شامل
ہے اوزان بسیار سے اور معنی بحر کے مقتضی وسعت وتعمق ہین م وبہرامی وغیرہ از
عروضیان گفتہ اند عروض چوبی باشد کہ درمیان خیمہ باشد وضرب اسماتی خیمہ باشد ومن این
تفسیر در کتب لغت نیافتہ ام ونیز چنان نپندارم کہ عروض را باین سبب باین اسم گفتہ اند

کہ معارض ضرب ست یعنی مقابل او یا از انجہت کہ عروض راہ وسمت راہ باشد وضرب را ازان جہت
باین اسم خواندہ اند کہ اوزان سبب ضربہا مختلف شود چہ ضرب وصنف یکے باشد ت
اور بہرامی وغیرہ عروضیون نے کہا ہے کہ عروض چوب درمیان خیمہ اور ضرب دامن خیمے
کے ہین اور مینے یہہ تفسیر کتب لغت مین نہین پائی اور ایسا جانتا ہون کہ عروض کو اس سبب
سے عروض کہا ہے کہ معارض اور مقابل کے ہے کہ دونون آخر مصرع مین پڑتے ہین یا
اس جہت سے کہ عروض بمعنی راہ اور سمت راہ ہے اور ضرب کو اس جہت سے
ضرب کہا ہے کہ اوزان اوسکے مختلف ہوتے ہین کسواسطے کہ ضرب اور صنف ایک
ہی دونون بمعنی قسم م واین علم را باین سبب عروض خوانند کہ مشتمل است بر معارضہ
کردن شعر با اصول وارکان او ت اور اس علم کا نام اس جہت سے عروض رکھا کہ
مشتمل ہے معارضہ اور مقابلہ شعر پر ساتھ اصول اور ارکان کے اور اس جہت سے
کہ معروض علیہ شعر ہے یا اس جہت سے کہ عروض نام مکہ معظمہ کا ہے اور خلیل ابن
احمد مکہ معظمہ مین باین علم ملہم ہوا لہذا وہی نام اس علم کا رکہا یا اس جہت سے کہ عروض
بمعنی راہ دشوار گذار ہے کوہ مین اور اس علم سے بھی بدشواری راہ اوزان کی
معلوم ہوتی ہے اور ایسے وجوہ کتب عروض مین بہت لکھے ہین م ومجزو را معنی
جزوی بفگندہ باشد ومشطور را شطری یعنی نصفی بفگندہ ومنہوک از لاغری بگداختہ
ت اور مجزو کا نام مجزو اسواسطے رکھا کہ مجزو اوسکو کہتے ہین جسکا ایک جزو
گر گیا ہو اور مشطور کا نام اسواسطے مشطور رکھا کہ مشطور اوسکو کہتے ہین جسمین نصف
گر گیا ہو اور نصف باقی رہا ہو اور منہوک کو منہوک اسواسطے کہتے ہین کہ منہوک بمعنی
از لاغری بگداختہ ہے یعنی ثلث بیت م واما القاب تغیرات خبن فرا شکستن جامہ
باشد روبدوختن موضع شکستہ تا کوتاہ شود ومخبون را ازینجا گرفتہ اند وطے در
نوردیدن بود وقبض فراہم گرفتن وکف باز داشتن ت واما القاب تغیرات خبن
فرا شکستن جامہ ہے اور سینا موضع شکستہ کو تاکہ کوتاہ ہوجاے وہکذا فی المنتخب اور
مخبون کو یہین سے لیا ہے اور طے لپیٹنا اور قبض فراہم کر لینا اور گرفتگی اور کف

باز رکھنا اور باز رہنا کذا فی المنتخب م واضمار باریک میان وسبک کردن چارپایان وعصب بے سخت باشد وتعصیب باریک میان کردن از گرسنگی ومعصوب ازینجا گرفته اند ت اور اضمار باریک میان اور سبک کرنا چارپایوں کا اور منتخب میں بمعنی دردل داشتن بھی ہے اور عصب بمعنی بے سخت اور تعصیب باریک میان کرنا گرسنگی سے اور معصوب یہیں سے لیا ہے ح قوله معصوب ازینجا گرفته اند بل معصوب بمعنی لبیار گرسنه است کما فی القاموس المعصوب الجائع جداً وممکن است کہ از عصب بمعنی پیچیدن باشد تم کلامہ معلوم ہو کہ تعصیب کو بمعنی باریکی میان گرسنگی سے اور لفظ معصوب اوس سے محقق علیہ الرحمہ نے خود لکھا ہے اور عصب جیسا بمعنی پیچیدن ہے بمعنی داغ کردن واستوار بستن وفراہم کردن شاخہای درخت وریختن برگہای درخت بہ ضرب چوب وغیرہ وسخت بستن ران ہای شتر ماده وقت دوشیدن شیر وخشک شدن آب در دہان وغیرہ بھی ہیں کذا فی المنتخب م وموقوف از وقف گرفته اند ومکشوف را از کشف کہ چون از آخر جلگیند مانند آنست کہ برہنہ شده باشد ت اور موقوف کو وقف سے لیا ہے اور وقف بمعنی ایستادن وواداشتن ہے منتخب سے اور مکشوف کو کشف سے لیا ہے کہ جب ایک حرف آخر سے گرا ایسی مانند برہنہ ہونے کے ہے ح قوله برہنہ شده باشد ظاہرا این کلام دلالت برین معنی دارد کہ این لفظ بشین معجمه است لیکن علامہ زمخشری در کشاف وقسطلاس وفیروزآبادی در قاموس وسکاکی در مفتاح آورده اند کہ صحیح بسین مہملہ وبشین معجمه تصحیف ست تم کلامہ ظاہر ہے کہ یہ دو لغت ہیں ایک کشف بشین معجمه بمعنی برہنہ ودیارہ پارہ کردن جامہ لہذا عروضیوں میں کسی نے مکشوف بشین معجمه اور کسی نے بسین مہملہ لکھا ہے کہ دونوں مناسب مقام ہیں اور دونوں لغت منتخب سے م ومقصوره کوتاه کرده شده ومقطوع بریده اندام ومحذوف بعضے از وی فگنده واجذ وابتر دنبال بریده ت مقصور کوتاه کیا گیا مقطوع بریده اندام جسکا بدن ٹکڑے ٹکڑے ہوا ہو محذوف یعنی گرا ہو یعنی جس سے کوئی جزو گر گیا ہو اجذ وابتر دنبال بریده جسکو

دم کٹا کہتے ہیں ح قوله دنبال بریده ظاہرا از کلام مصنف علام آنست کہ اجذ وابتر ہر دو بمعنی کور وارد حال آنکہ معنی اجذ فی الجملہ تخالف از معنی مذکور دارد چہ اجذ بمعنی خفیف اللحیۃ ست جوہری گوید بعیر اجذ وناقہ جذاء ای التی خف ریش ونہا یعنی آنکہ موی دمش کمتر باشد تم کلامہ معلوم ہو کہ جذ بالفتح والتشدید الذال بمعنی از ہم بریدن منتخب سے اور جذ بفتحتین کوتاہی وسبکی دم شتر وخر آن بیہ ہے منتخب سے اور نیز بفتحتین بریده دم شدن بہیمہ منتخب سے قنابل هم واصلم ہر دو گوش برکنده وشعث پراگنده کرده یا فرو گذاشته ت اصلم جسکے دونوں کان اوکھاڑ لیے ہوں اور شعث پریشان کیا ہوا اور لٹکایا ہوا م اثلم رخنہ شده واخرم دیوار یعنی بریده وسبغ تمام دراز کرده وذال دامن دراز کرده یا فرو گذاشته دم خیل بزرگ کرده وادامن کشاده کرده ومشکول چارپا دست وپا بستہ بشکال مخبول عقل یا اعضا تباه شده ومعقول شتر زانو بستہ بعقال ومنقوص ناقص کرده ومقطوف خراشیده یا میوه از درخت چیده وموقوص گردن شکستہ ومخزول بریده واخرم دندان بفتاده واشتر پلک چشم باز گردیده واخرب گوش شگافتہ واعضب گوسپندی کہ سرون اندرونی او شکستہ باشد ونیز گوسفندی را گویند کہ یک سرون او شکستہ باشد واقصم گوسپند را گویند کہ سرون بیرونی او کہ محکم باشد شکستہ باشد ومردی را نیز گویند کہ دندان پیشین او از نیمہ شکستہ باشد واجم آن گوسپندی کہ سرون ندارد واعقص سرون کج بهم یا بر گوش پیچیده واخرم رسن در بینی کرده ت اور اثلم سوراخدار اور اخرم نکٹا اور سبغ بڑھایا ہوا اور مشکول چارپایہ ہاتھ پاؤں بندھا ہوا رسن سے مخبول جسکی عقل یا اعضا تباه ہوئے ہوں اور معقول وہ شتر کہ جسکی زانو بندھے ہوئے ہوں رسن سے اور منقوص ناقص کیا ہوا اور مقطوف خراش کیا ہو یا میوه درخت سے چنا ہوا اور موقوص جسکی گردن ٹوٹی ہوئی ہو مخزول بریده اور اخرم دانت گرا ہوا یعنی جسکے گر گئے ہوں اور اشتر پلک چشم کھلا ہوا یعنی جسکی پلکیں کھلی ہوئی ہوں اور اخرب کن کٹا اور اعضب وہ گوسفند جسکی شاخ اندر سے ٹوٹی ہو اور وہ گوسفند جسکی ایک شاخ شکستہ ہو اور اقصم وہ گوسفند کہ شاخ

بیرون اوسکی جو محکم ہو اور ٹوٹ گئی ہو اور اوس مرد کو بھی کہتے ہین جسکے دندان پیشین
ٹوٹ گئے ہون اور اجم وہ گوسفند جو شاخ نرکھتی ہو اور اعقص شاخ لپٹی ہوئی
یا شاخ کان پر لپٹی ہوئی اور اخرم وہ جانور کہ جسکی ناک مین رسی ڈالی ہو م
وخلیل بیشتر ازین القاب بملاحظہ احوال تغیرات نہادہ است کہ لقب ہر علت کہ خاص
با وایل مصرعہاست از علتہای مقدم چار پای گرفتہ وانچہ خاص با واخرست از علتہای
موخر وانچہ عام است ازانچہ خاص بموضعی نباشدت اور خلیل نے بیشتر یہ القاب بملاحظے
احوال تغیرات رکھے ہین کہ لقب اوس علت کا جو خاص با وائل مصاریع ہے علتہا
مقدم مین چارپایہ سے لیا ہے اور لقب اوس علت کا جو خاص با واخر مصاریع
ہے موخر بدن چارپایہ سے لیا ہے اور لقب اوس علت کا جو عام ہے اوس
لیا ہے جو کسی موضع مین خاص نہین ہے م وہمچنین اعرج لنگ ومدروس
کہنہ ونا پیدا ومطموس ناپدید وسترده وازل ناقص سرین یقال زلت الدراہم
تزل زلولا اے نقصت فی الوزن ولازل الخفیف الورکین ت اور اسیطرح
اعرج بمعنی لنگ ہے اور مدروس بمعنی کہنہ اور ناپیدا اور مطموس بمعنی ناپدید
اور سترده اور ازل ناقص سرین جسکے سرین ناقص ہون کہا جاتا ہے کہ ناقص ہوی
درہم وزن مین حق ناقص ہونے کا اسے نقصان آیا وزن مین اور ازل خفیف الورکین
کو کہتے ہین ورکین دونون سرین م ومجبوب بریده وخصی کرده باشدت ومجبوب
کٹا ہوا اور خصے کیا ہوا ہے م وہمچنین معاقبہ برعقب یکدیگر آمدن باشد ومراقبہ
یکدیگر را نگاه داشتن ورقیب وہر منزلے از منازل قمر منزلے باشد کہ چون از ہر دو
یکے طلوع کند دیگر غروب کند والله اعلم ت اور اسیطرح معاقبہ پیچھے ایک دوسرے کے
آنا اور مراقبہ ایک دوسرے کو نگاه رکھنا اور رقیب ایک منزل ہے منازل قمر سے کہ وه
طلوع کرتا ہے ایک طرف مقابل مین اوسکے دوسرے منزل مین غروب کرتا ہے دوسری
طرف یعنی مشرق اور مغرب والله اعلم م فصل دہم دربیان فائده ومنفعت علم عروض
بیان آنکہ ہرچند بصدر کتاب لایق تر باشد اما چون فہمش بر مبتدی دشوار تواند بود

تاخیرش مصلحت نمود وازین حیثیت در تناسب خللے نیفند چہ فائده ہر چیزے کہ بوجہی عروض
وغایت آن چیز است ہمچنانکہ اول فکر باشد آخر عمل نیز باشدت فصل دسوین
بیان فائده علم عروض مین بیان اسکا ہرچند صدر کتاب مین لایق تر تھا لیکن جو فہم
مبتدی پر دشوار ہوتا ہے تاخیر اوسکی مصلحت معلوم ہوئی اور تناسب مین کچھ خلل نہین
ہے اسواسطے کہ فائده ایک شے کا کہ غایت اوسکی کا ہے جیسا کہ اول فکر مین ہوتا ہے
باعتبار تصور کے آخر کار بھی ہوتا ہے باعتبار وجود خارجی کے پس اگر آخر کتاب مین بیان
کیا خالی مناسبت سے نہین ہے م منکرین فائده این علم گویند ادراک وزن بذوق
تواند بود وصاحب ذوق از عروض مستغنی باشد وعادمش را بوسیلۂ عروض از شعر
خط تا حدی بود پس عروض را فائده زیادت نباشدت اور منکر فائده علم عروض
کے کہتے ہین کہ ادراک وزن کا متعلق بذوق ہے اور صاحب ذوق علم عروض سے مستغنی ہے اور
اوسکے عادم اور فاقد کو یعنی ناواقف ذوق کو بوسیلہ عروض شعر سے خط یعنی مزه ایک
حد تک ہوتا ہے یعنی قلیل ہوتا ہے پس عروض سے زیاده فائده نہین ہے م وبدانکہ اکثر این
مقدمات نامسلم است ووجہش ازانچہ درین فصل گفتہ شود روشن گردد گوئیم کہ فائده این علم
از چہار وجہ ست ت اور معلوم کرو کہ اکثر یہ مقدمے یعنی اقوال منکرین نامسلم ہین اور وجہ
اسکی جو اس فصل مین لکھی جاوے گی ظاہر ہوگی کہتے ہین ہم کہ فائده اس علم کا چار وجہون سے ہے
م اول آنکہ احاطہ ہمہ اوزان واحصای آن ووجوه مناسبت ومخالفت اوزان بایکدیگر
وتصرفات پسندیده وناپسندیده در آنکہ علم مشتمل بران است از ذوق حاصل نتواند
شد واز صناعت حاصل آید ومثال این چنان بود کہ بحاسہ ذوق ادراک شیرینی
ممکن باشد اما معرفت آنکہ انواع شیرینی ہا چند باشد وترکیب آن چگونہ کنند وصلاح
وفساد ہر یک از چہ باشد بحاسۂ ذوق ممکن نگردد ت اول وه کہ احاطہ سب وزنونکا
اور حصر اور شمار اونکا اور وجہین مناسبت اور مخالفت اوزان کی بایکدیگر اور
تصرفات پسندیده اور ناپسندیده کہ یہ علم مشتمل ہے اوسپر ذوق سے حاصل نہین
ہو سکتا اور صناعت یعنی فن عروض سے حاصل ہو سکتا ہے مثال اوسکی یہ ہے

کو حسّ ذوق سے دریافت کرنا شیرینی کا ممکن ہے مگر معرفت انواع شیرینی کی اور
اوسکی ترکیب کی اور اوسکی صلاح اور فساد کی حسّ ذوق سے ممکن نہین ہم دوم آنکہ
شعرہای کہ بروزن غیر متداول باشد و تناسب آن از بداہت نظر دور صاحب ذوق از
ادراک وزن آن عاجز شود تا بہ معرفت ہنر و عیب آن چہ رسد و صاحب صناعت را در حال
بران وقوف افتد ت وجہ دوسری یہ ہے کہ وہ شعر کہ بروزن غیر متداول اور نامستعمل
ہین اور تناسب اونکا بداہت نظر سے دور ہے صاحب ذوق اسکے وزن کے ادراک
سے عاجز ہوتا ہے عیب و ہنر کے جاننے کا ذکر کیا اور صاحب صناعت فی الفور اوس سے واقف ہوجاتا ہے ہم سوم
آنکہ تمیز میان اوزان متقارب اکثر احول بر اصحاب ذوق ملتبس باشد و اگر ادراک کند از بیان آن
عاجز باشد و بر عروضی ہیچنین بود مثال اوزان متقارب از فارسی این بیت ست بیت
عاقل از عیش تلخ حازم گردد ؞ باشد این ہر آنکہ غافل گردد ؞ اگر لام عاقل را
تحریک نکنند و ہمزہ اظہار کنند وزن ترانہ باشد از ہزج و اگر تحریک کنند یا اظہار ہمزہ
منسرح باشد و اگر ہمزہ در لفظ نیارند خفیف باشد و ہمبرین قیاس در مصراع دوم
ت وجہ تیسری یہ ہے کہ تمیز اوزان متقارب کی یعنی جو بحرین کہ قریب اونکے
وزن ہین اکثر صاحب ذوق پر ملتبس ہوتی ہے اور اگر دریافت کرتا ہے اوسکے
بیان سے عاجز ہوتا ہے اور عروضی کے نزدیک کچھ مشکل نہین ہے مثال اوزان
متقارب کی فارسی مین جو مرقومہ متن ہے اوس مین حازم بمعنی ہوشیار ہے ختم
ہے پس اگر لام عاقل کو تحریک نہ کرین اور ہمزہ کو اظہار کرین وزن ترانہ کا ہو ہزج
یعنی بروزن مفعولن فاعلن مفاعیلن فع اور اگر لام عاقل کو تحریک کرین ساتھ اظہار ہمزہ
کے منسرح ہو یعنی بروزن مفتعلن فاعلات مفعولن فع اور اگر ہمزہ کو تلفظ مین نہ لاوین
خفیف ہو یعنی بوزن فاعلاتن مفاعلن مفعولن اور یہی صورت ہے مصرع دوم کی ہم
و مثال دیگر از تازی این است شعر قد کاد قلبی ان یزل بسحرہ فوقاہ من کان الفؤاد
بامرہ ؞ مصرع اول محتمل است کہ از طویل باشد و از ثلم بود و محتمل است کہ از کامل باشد
و چون مصرع دوم آید اگر وقاہ مخفف گویند معلوم شود کہ کامل است و اگر مشدد گویند

معلوم شود کہ طویل است ت اور مثال دوسری تازی مین یہ ہے جیسا کہ شعر مرقومہ
متن معنی اوسکے یہ ہین بہ تحقیق کہ جسوقت لغزش کی میرے دل نے بسبب اوسکے جادو کے پس
نگاہ رکھا اوسکو اوسنے کہ قلوب سب کے اوسکے حکم مین ہین یعنی خدای تعالے نے
مصراع اول محتمل ہے طویل سے ہو اور اثلم ہو یعنی بروزن فعلن مفاعیلن فعول مفاعلن اور
محتمل ہے کہ کامل سے ہو یعنی بروزن مستفعلن مستفعلن متفاعلن اور جب مصرع دوم پڑھین
اگر وقاہ کو مخفف بدون تشدید کہین معلوم ہو کہ کامل ہے بروزن متفاعلن مستفعلن متفاعلن
اور اگر مشدد کہین معلوم ہو کہ طویل ہے بروزن فعولن مفاعیلن فعول مفاعلن ہم و یکے از
افاضل عالم کہ در علوم متبحر بود در اثنای بیان مسئلہ چند از عروض خواستہ است کہ این بیت
را تقطیع کند شعر من داپومنا یوم بنی الیتیم ؞ اذا الکف حیفہ لقدمہ ؞ گفتہ است از
از منسرح ست و اصل منسرح مستفعلن فاعلاتن مستفعلن مسدس و او در مفاعلن کہ از مستفعلن
مخبون شدہ خرم کردہ فاعلن شد و این ناجائز دکن اول کہ مستفعلن بودہ مخبون مفاعلن
شدہ و ازین غافل بودہ کہ اینجا اسقاط ہیم روا نبود چہ خرم در وتد بود و این ہیم جزو ی از
ست و فاعلن ہیچ جہ از فروع مستفعلن نتواند بود اگر اول بیت نمن را بودی چنان کہ
گفت اما چون برین وجہ است از بحر خفیف است و وزن دوم است و آن فاضل بزرگتر
از ان ست کہ امثال این معنی بر وی پوشیدہ ماند الا آنکہ اعتماد بر ذوق کردہ و در صناعت
مہارتی تمام نداشتہ سہوی چنین کردہ ت اور ایک شخص نے افاضل عالم سے کہ علوم مین
تبحر تھا اثنای بیان مسائل عروض مین چاہا کہ اس بیت کی تقطیع کرے جو مرقومہ متن ہے معنی اسکے
یہ ہین کس نے دیکھا ہے روز جنگ میرا اور بنی تیم کا جسوقت کہ گرمی اوس دن کی پیش آئی اوسکو
اور کہا کہ منسرح سے ہے بروزن فاعلن فاعلات مفتعلن مفتعلن فاعلات مستفعلن اور رکن
اول کہ مستفعلن تھا مخبون مفاعلن ہوا اور مخزوم فاعلن ہوا اور اس سے غافل تھا کہ اس جگہ اسقاط ہیم
مفاعلن روا نہین ہے اسواسطے کہ خرم وتد مین آتا ہے اور یہ ہیم ایک جزو سبب ہے اور فاعلن
کسی وجہ سے فروع مستفعلن سے نہین ہو سکتا اگر اول بیت نمن را بروزن مفاعلن ہوتا اوسکا
کہنا ٹھیک ہوتا اسواسطے کہ خبن اس جگہ البتہ جائز ہے لیکن جو اس وجہ پر ہے کہ اول بیت من را بآن

فاعلن ہے بحر خفیف سے وزن دوم ہے یعنی بروزن فاعلاتن مفاعلن فعلاتن فعلاتن
مفاعلن فاعلن کسواسطے کہ وزن دوم خفیف مین عروض سالم اور ضرب محذوف ہے اور
جس اس مین سب جگہ جایز ہے ح یعنی فاعلاتن مفاعلن فعلاتن فعلاتن مفاعلن مفتعلن
تم کلامہ فنا مل اور وہ فاصل تر بر گئر اوس ہے کہ ایسے معنی اوسپر پوشیدہ رہین مگر میہ
کا اعتماد ذوق پر کیا اور صناعت یعنی فن عروض مین مہارت تمام نرکھتا تھا سو ایسا کیا
م و من یکے از ادبا را دیدم کہ قصیدہ دراز بر اول وزن طویل گفتہ بود و یک بیت ہمیشہ
بروزن سوم افتادہ خواستم کہ اورا وقوف دہم چون در صناعت بصیرتے نداشت اک
نمیکرد تا بعد از مدتے کہ بذوق ادراک کرد اصلاح آن بیت بکرد و آن این است شعر
تحمل جیرانی فمالی جیران ٭ بان رقادی لا یعرج اذ بانو ٭ متی نلتقی اما منازل اہلہا ٭
فبصری ادا اما منزلے فعمان ٭ و بعد از ان باعمان کردت اور مین نے ایک شخص
ادیبون سے دیکھا کہ قصیدہ دراز وزن اول طویل مین کہا تھا عروض مقبوض
یعنی مفاعلن اور ضرب سالم یعنی مفاعیلن اور ایک درمیان کی بیت وزن سوم طویل
مین واقع ہوئی تھی عروض مقبوض اور ضرب محذوف یعنی فعولن چاہا مینے کہ اوسکو آگاہ
کرون چونکہ صناعت مین بصیرت نرکھتا تھا اور اک نکرتا تھا یہانتک کہ بعد ایک مدت کے
بسبب ذوق کے دریافت کیا اوس بیت کی اصلاح کی بیتین مرقومہ متن ہین معنی اونکے
یہہ ہین کہ محمل باندھا میرے ہمسایون نے پس نہین ہین ہمسایے میرے اور دور ہوا خواب میرا
کہ رجوع نہین کرتا ہے جبتک سے جدا ہوئے ہین ہمسایے کب ملاقات کرونگا مین اونکی منازل
سے اونکی اہل کے بصری مین ہین و اما منزل میرے پس عمان ہے مصرع اول بروزن
فعول مفاعیلن فعول مفاعیلن ہے مصرع ثانی بروزن فعول مفاعیلن فعول مفاعیلن
ہے مصرع ثالث بروزن فعولن مفاعیلن فعول مفاعلن ہے مصرع رابع بروزن فعولن
مفاعیلن فعول فعولن ہے بعد اوسکے بجاے فعمان فبا عمان بنایا تا ضرب مصراع
اخیر کی مفاعیلن ہوی شبہہ نہو کہ عروض مین قبض لازم ہے اور یہان عروض بیت
اول مین سالم اسواسطے کہ لزوم قبض کا بیت غیر مصراع مین ہے اور مصرع

مین عروض تابع ضرب ہوتا ہے م چہارم انکہ عادم ذوق را طریق تحصیل تمیز میان نظم
و نثر جز عروض نبود و این فائدہ تمام ست با انکہ اعتقاد من آنست کہ اگر کسی را در مبدء
فطرت ذوق نباشد ممکن باشد کہ بملکۂ عروض اورا اکتساب وقتے حاصل شود و این معنی
در خویشتن مشاہدہ کردہ ام این ست تمامی سخن در عروض واللہ اعلم و منہ ولی التوفیق
ت وجہ چوتھی یہہ ہے کہ ناواقف ذوق کو راہ حاصل کرنے تمیز کی درمیان نظم
اور نثر کے سوا عروض کے نہین ہے اور یہہ فائدہ تمام ہے باوجودی کہ اعتقاد میرا
یہہ ہے کہ اگر کسیکو ابتداے فطرت مین ذوق نہو ممکن ہے کہ بسبب ملکۂ عروض
اوسکو ذوق حاصل ہوجاے اور ملکہ بمعنی کیفیت راسخہ ہے اور یہہ بات مینے اپنی
ذات مین مشاہدہ کی ہے یہہ ہے تمامی سخن کی عروض واللہ اعلم و ولی التوفیق م

فن دوم در علم قافیہ و آن دہ فصل است فصل اول در حد قافیہ و اقسام ان

اسم قافیہ باشد کہ بر تتمہ قصیدہ یا بر تمامی یک بیت از قصیدہ اطلاق کنند
بطریق توسع و مجاز باشد ت اسم قافیہ یعنی قافیہ جسکا نام ہے اوسکو کبھی اواخر
ابیات قصیدہ پر اطلاق کرتے ہین اور کہتے ہین کہ اس قصیدہ کے اواخر مین
قافیہ ہے اور یہہ کہنا بطریق توسع اور مجاز ہے اور من قبیل اطلاق جزو ہے کل پر
جیسے اطلاق کلمے کا مجموع اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمد رسول اللہ علیا ولی
اللہ پر یا تمامی ایک بیت قصیدہ پر اطلاق کرتے ہین اور کہتے ہین کہ اس بیت مین یہہ
قافیہ ہے کہنا بھی بطریق توسع اور مجاز ہے کسواسطے کہ حقیقت مین قافیہ بدون
دو بیتون کے ظاہر نہین ہوا اور قافیے کو قفو سے لیا ہے بمعنی پیروی یعنی قافیہ
پیرو آخر بیت ہے یا شاعر پیروی اوسکی کرتا ہے اور بنا نظم کی اوسپر ہے اور تتمہ
آخر ہر چیز خیاشت سے م و باشد کہ کلمات متشابہ را کہ در اواخر ابیات باشد قوافی خوانند
و آن از جہت اشتمال آن کلمات باشد بر قافیہ ت اور کبھی کلمات متشابہ کو جو آخر بیت
مین واقع ہوتے ہین قافیہ کہتے ہین کسواسطے کہ اون کلمون مین حرف قافیہ شامل ہوتا شل کو ہم
اور اختر کے کہ اونمین را حرف روی شامل ہے پس لفظ گوہر اور اختر تمامہا اواخر ابیات مین

قافیہ مین یہی ہے مذہب اخفش کا م وباشد کہ یک حرف را کہ اصل قافیہ باشد آن را حرف روی
خوانند چنانکہ بعد ازین گفتہ شود قافیہ خوانند ت اور کبھی ایک حرف کو کہ اصل قافیہ ہے اور
اصل قافیہ ہے اور اوسکو روی کہتے ہین جیسا کہ بعد اسکے کہا جائیگا قافیہ کہتے ہین یہ مذہب
ابو علی قطرب اور ابو العباس کا ہے کذا فی المفتاح معلوم ہو کہ یہانتک باب قافیہ مین تین
مذہب ہوے ایک یہہ کہ مثلاً اختر اور گوہر مین حرف روے قافیہ ہے دوسرا یہ کہ
مجموع لفظ اختر اور گوہر قافیہ بسبب شمول حرف روی کے ہے تیسرا یہہ کہ مجموع یہہ دونون
قافیہ ہین اور قصیدہ یا قصیدہ یا آخر بیت مین بطریق توسع اور مجاز اور قسم اول یہی ہے
م وخلیل وقومی از علمای عرب کہ نظرے دقیق تر کردہ اند در تعریف قافیہ گفتہ اند
عبارت است از مجموع حرکات وحروفے کہ از حرف ساکن آخر بیت باشد تا حرفے
ساکن کہ برو مقدم بود یا حرکتے کہ پیش از ساکن متقدم بود مثلاً در صاحبا وکاتبا مجموع دو الف
و دو حرف کہ میان ایشان است وحرکت آن دو حرف وحرکت صاد یا کاف ت اور
خلیل نے اور ایک قوم علمای عرب نے نظر دقیق کی ہے کہ قافیہ عبارت ہے مجموع حرکات اور حروف
سے کہ حرف ساکن آخر بیت سے حرف ساکن تک کہ اوس ساکن آخر پر مقدم ہو ساتھ اوس
حرکت کے کہ اوس ساکن اول پر مقدم ہو مثلاً صاحبا اور کاتبا مین دو الف
ساکن اول و آخر اور دو حرف متحرک جو درمیان ان دو الفون کے ہین اور حرکتین
اونکی اور حرکت صاد کی صاحبا مین یا حرکت کاف کی کاتبا مین مجموع قافیہ ہے
ح باحرکتے کہ پیش ازان است آہ واین کلام صحیح است در معنی کہ حرف ماقبل ساکن اول
خارج از قافیہ نزد خلیل است اما از بیان سکاکی در مفتاح وصاحب خزرجیہ چنان معلوم میشود
کہ آن حرف نیز داخل قافیہ است چہ عبارت سکاکی این است ہی عند الخلیل من آخر
حرف فی البیت الی اول ساکن یلیہ مع المتحرک الذی قبل الساکن وقال الخزرجی
من المتحرک قبل الساکنین الی انتہا کلامہ ظاہر ہے کہ جب حرکت داخل ہوے
وہ حرف کہ جسپر یہہ حرکت ہے خارج نہین ہو سکتا اس حرکت سے کہ دونون
لازم اور ملزوم ہین بلکہ کلام خلیل مین مراد متحرک سے حرکت

ہوسکتی ہے کہ حرکت بے حرف نہین ہوتی ہم واگر در آخر بیت مثل کارد دو ساکن بود قافیہ
مجموع آن دو ساکن وحرکت ماقبل ایشان باشد ت اور اگر آخر بیت دو ساکن ہین
قافیہ مجموع وہ دو ساکن اور حرکت ماقبل اون دو ساکنون کی ہے ہم بنا براین تعریف
قوافی را قسمت کردہ اند بر پنج قسم وہر یک را لقبے نہادہ اند برین وجہ کہ میان دو ساکن
آخر خالی نبود ازانکہ یا چہار متحرک بود یا سہ متحرک یا دو متحرک یا ایک متحرک یا ہیچ متحرک نبود
وہیچ قسم دیگر غیر ازین اقسام ممکن نباشد اول را متکاوس خوانند و دوم
را متراکب وسوم را متدارک وچہارم را متواتر وپنجم را مترادف ولفظ سیکرف مشتمل بر
حروف او اخراین القاب است ت اور بموجب اس تعریف آخیرہ کے قوافی کو تقسیم
کیا ہے پانچ قسمون پر اور ہر ایک کا ایک لقب مقرر کیا ہے اسطرح کہ درمیان دو ساکن
آخر کے یا چار متحرک ہونگے جیسے الالہ فخر مین کہ بعد لام کے ہے ہا اور فا اور خا اور جیم اور یا چارون
متحرک ہین یا تین متحرک ہونگے جیسے الموت نزل مین کہ بعد واو ساکن کے اور نون اور زا
معجمہ تینون متحرک ہین یا دو متحرک ہونگے جیسے فیہا جذع مین کہ بعد الف ساکن کے جیم اور ذال
معجمہ دونون متحرک ہین یا ایک متحرک ہوگا جیسے سائل اور قاتل مین در صورت سکون آخر بعد
الف ساکن ایک متحرک ہے یا کوئی متحرک نہوگا جیسا کہ حال وقال مین بسکون آخر اول
کو متکاوس کہتے ہین اور تکاوس بمعنی انبوہ کردن ہے منتخب سے ہے اور دوسرے کو متراکب
کہتے ہین اور تراکب بمعنی در ہم نشستن ہے منتخب سے اور تیسرے کو متدارک کہتے ہین
اور تدارک بمعنی دریافتن ہے منتخب سے اور چوتھے کو متواتر کہتے ہین اور تواتر بمعنی
پے در پے شدن ہے غیاث سے اور پانچوین کو مترادف کہتے ہین اور ترادف
بمعنی در پس یکدیگر نشستن ہے منتخب سے اور کوئی قسم سوا ان پانچ قسمون کے ممکن
نہین ہے کس واسطے کہ تازی مین چار متحرکون سے زیادہ جمع نہین ہوتے اور متحرک چہارم بطریق زحاف کے
آتا ہے جیسے مخلتن مین اصلی نہین ہوتا اور لفظ سکرف مین حروف آخران القاب کے شامل ہین
یعنی سین متکاوس کا اور با متراکب کی اور کاف متدارک کا اور رے متواتر کی
اور فے مترادف کی ہم و بدانکہ درین تعریف وقسمت نظری واجب ست چہ باشد کہ تتناول این

تعریف مستعمل شود برانچہ در قافیہ معتبر باشد مثلاً درین بیت گفتہ اند شعر قد جبر الدین
الالہ مجبرٗ بموجب تعریف مذکور قافیہ مجموع شش حرف و پنج حرکت باشد از آخر
بیت و نہ چنان است چہ درین موضع حرف را و حرکت ما قبل او بیش معتبر نیست و ہمچنین
درین بیت گفتہ اند شعر لاعار بالموت نزل ۃ قافیہ بموجب تعریف مذکور مجموع پنج حرف
و چہار حرکت آخرین باشد و درین بیت شعر یا لیتنی فیہا جذع ۃ مجموع چہار حرف و
سہ حرکت آخرین باشد و چنان نیست چہ در ہر یک یک حرف و یک حرکت بیش معتبر نیست
ت اور معلوم ہو کہ اس تعریف اور تقسیم مین فکر اور تامل واجب ہے اسواسطے کہ
جو چیز کہ قافیے مین معتبر نہین ہے وہ بھی اس تعریف مین داخل ہوئی جاتی ہے مثلاً
بیت اول مین جو مرقوم متن ہے معنی اوسکے یہہ ہین بہ تحقیق کہ کامل کیا دین کو خدا نے
پس کامل ہوا اور جبر لازمی اور متعدی دونون طرح آیا ہے پس اس بیت مین قافیہ
بموجب تعریف مذکور کے مجموع چھ حرف یعنی الف ساکن کہ بعد لام الہ کے ہے اور
حرکت ہا اور حرکت فا اور حرکت جیم اور حرکت باہین اور ایسا نہین ہے یعنی یہہ
مجموع چھ حرف اور پانچ حرکتین اس جگہہ قافیے مین معتبر نہین ہین بلکہ اس مقام مین
فقط حرف را اور حرکت ما قبل قافیے مین معتبر ہے اور بس کسواسطے کہ قصیدے کا قافیہ مجبر کا
نظر ہوگا نہ لاہ مجبر و شاہ منظر یعنی از حرکت ہمزۂ الہ تا حرکت بای مجبر تم کلامہ فتامل اور اسیطرح
بیت ثانی جو مرقوم متن ہے معنی اوسکے یہہ ہین کہ نہین ہے ننگ موت سے کہ موت
آنے والی ہے پس اس بیت مین بھی قافیہ بموجب تعریف مذکور کے مجموع پانچ حرف
یعنی واو اور تا اور نون اور زا اور لام اور چار حرکتین یعنی حرکت میم کی جو قبل واو کے
ہے اور حرکت تا اور حرکت نون اور حرکت زا معجمہ ہے اور اسیطرح بیت
ثالث مین جو مرقوم متن ہے معنی اوسکے یہہ ہین کاشکے ہوتا مین اوسوقت مین
جوان اور معنی تفصیلی اسکے رجز مین بیان ہوے پس اس بیت مین بھی قافیہ
بموجب تعریف مذکور کے مجموع چار حرف یعنی الف جو فیہا مین ہے اور جیم
اور ذال معجمہ اور عین اور تین حرکتین یعنی حرکت ہا جو قبل الف فیہا کے ہے اور حرکت

جیم کی اور حرکت ذال معجمہ کی اور ایسا نہین ہے یعنی شعر ثانی مین پانچ حرف اور چار حرکتین
اور شعر ثالث مین چار حرف اور تین حرکتین معتبر نہین ہین بلکہ دونون شعرون مین ایک حرف
اور ایک حرکت فقط معتبر ہے اسواسطے کہ قافیہ نزل کا اجل ہوگا نہ موت نزل اور فوت
عجل اور قافیہ جذع کا ورع ہوگا نہ ہا جذع و باورع ہم واما قسمت مذکور اگر بہ بطریق منع خلو
کنند یعنی قافیہ ازین اقسام خالی نباشد صحیح بود اما اگر بطریق منع جمع کنند صحیح نبود چہ اگر
شعر مثلاً بر بحر بسیط مجزو یا رجز باشد و رکن آخر دو بیتی مخبول و در یک بیت مطوی و در سوم
سالم یا مخبون باشد قافیہ در یک قصیدہ ہم متکاوس وہم متراکب وہم متدارک باشد و اگر
بر بحر کامل باشد و رکن اخر وی وقتی مخزول و وقتی سالم یا مضمر یا موقوص قافیہ ہم متراکب
وہم متدارک باشد ت واما قسمت مذکورہ اگر بطریق منع خلو کرین یعنی کوئی قافیہ
ان پانچ قسمون سے خالی ہوگا یہہ تقسیم صحیح ہوگی لیکن اگر قسمت بہ بطریق منع
جمع کرین یعنی پانچون قسمین ایک قصیدے مین جمع نہونگی تو یہہ تقسیم صحیح نہوگی اسواسطے
کہ اگر شعر مثلاً ایک قصیدے مین بروزن بسیط مجزو ہوا اور وزن بسیط مجزو یہہ ہے مستفعلن
فاعلن مستفعلن یا بروزن رجز ہوا اور وزن رجز یہہ ہے مستفعلن مستفعلن مستفعلن اور
رکن آخر یعنی رکن عروض و ضرب ایک بیت مین مخبول باجتماع خبن و طے یعنی فعلتن اور
دوسرے بیت مین مطوی یعنی مفتعلن اور تیسری بیت مین سالم یعنی مستفعلن یا مخبون یعنی
مفاعلن ہو قافیہ ایک قصیدے مین ہم متکاوس ہوگا بروزن فعلتن اسی قبیل
ساکن وہم متراکب بروزن مفتعلن وہم متدارک بروزن مستفعلن خواہ مفاعلن اور
شعر مثلاً ایک قصیدے مین بروزن بحر کامل ہوگا اور وزن بحر کامل کا یہہ ہے متفاعلن
متفاعلن متفاعلن اور رکن آخر بیت کا کبھی مخزول یعنی مفتعلن اور کبھی سالم یعنی متفاعلن
یا مضمر یعنی مستفعلن یا موقوص یعنی مفاعلن قافیہ ہم متراکب ہوگا بروزن مفتعلن وہم
متدارک ہوگا بروزن متفاعلن خواہ مستفعلن خواہ مفاعلن ہم بعد ازین تقریر کنیم و گوئیم اگر
کسے خواہد کہ تعریف قافیہ کند بوجہی کہ بہ تحقیق نزدیک تر بود بدین وجہ باید گفت کہ قافیہ عبارت است
از مجموعی کہ مولف باشد از حرفی یا حروفی کہ واجب باشد کہ در کلمات متشابہ کہ در آخر

ابیات یا مصراعہا بود مکرر یا در حکم مکرر یا در حکم مکرر باشد بحسب اصطلاح و از حرفی کہ بمنابت
حشو افتد بیان آن حروف و از حرکاتے کہ تعلق با آن حرف یا بان حروف داشتہ باشد ت
ابتدا اسکے تقریر کرین ہم اور کہین ہم کہ اگر کوئی چاہے کہ تعریف قافیے کی کرے اسطرح کہ
تحقیق سے نزدیک تر ہو تو یون لکھنا چاہیے کہ قافیہ عبارت ہے اوس مجموع سے جو مولف
ہو ایک حرف سے مثل روی کے جیسے لفظ قمر مین حرف راے کہ اس مین حرف را مع حرکت
ماقبل قافیہ ہے یا مولف دو حرف سے اور مراد حرف سے تاسیس اور ردف اور روی اور
وصل اور خروج ہے کہ واجب ہے یہ بات کہ کلمات متشابہ مین جو اواخر ابیات واقع ہون
یا اواخر مصاریع واقع ہون مکرر آئین یا حکماً مکرر آئین بحسب اصطلاح قید اواخر ابیات
کی اسلیے ہے یا قصیدے اور غزلین اور قطعے سوا مطلعون کے شامل ہو جائین اور
قید حکم تکرار کی اسلیے ہے تا قوافی مستزاد اور فردین شامل ہوجائین کہ مستزاد حکم مصراع مین ہے
اور فرد جب اوس سے دوسری بیت ملجائے گی تو مکرر قافیہ ہو جائیگی اور
مولف ہو اوس حرف سے جو بمنزلہ حشو واقع ہوتا ہے ان حرفون مین مثل
دخیل کے جیسے میم اور قاف ہے کامل اور عاقل مین اور مولف ہو حرکات
سے جو تعلق اوس حرف روی سے یا ان حرفون سے یعنی تاسیس اور ردف
اور دخیل اور ردف سے اور وصل اور خروج سے رکھتے ہون م و فہم معنی این
تعریف بعد از معرفت وحرکات قافیہ صورت می بندد چہ معرفت مرکب کل بے معرفت
اجزاے او میسر نشود و تحقیق فرق درمیان مذہب عرب و مذہب عجم در
قافیہ ہم بعد از ان ممکن باشد و چون سبقت در علوم شعر عرب راست ابتدا بہ بیان
مذہب عرب کنیم درین فن واعلم ت اور سمجھنا اس تعریف کا بعد سمجھنے حروف
اور حرکات قافیہ کے ممکن ہے اسواسطے کہ فہم مرکب کا بدون فہم اجزا کے میسر
نہین ہوتا اور فرق مذہب عرب عجم بھی بعد اسکے معلوم ہو سکتا ہے اور جو سبقت شعر
مین عرب کو ہے لہذا بیان مذہب عرب سے ابتدا کرتے ہین ہم واللہ اعلم م فصل دوم
در بیان حروف و حرکاتی کہ اجزاے قافیہ باشد بر مذہب عرب حروف قافیہ نزدیک جمہور ششت

روی و سہ حرف کہ بر روی مقدم باشد و آن تاسیس و دخیل و ردف است و دو حرف کہ از روی
متاخر باشد و آن وصل و خروج باشد ت فصل دوسری بیان حروف و حرکات مین
کہ اجزاے قافیہ ہین نزدیک عرب کے حروف قافیہ کے نزدیک جمہور کے چھ ہین اول
روی اور تین حرف کہ روی پر مقدم ہوتے ہین وہ تاسیس اور دخیل اور ردف اور دو حرف
کہ روی سے موخر ہوتے ہین وہ وصل اور خروج ہے م اما حرف روی حرفے است مکرر کہ
بنای قافیہ بروی است و ہر قصیدہ کہ بقافیہ منسوب باشد نسبتش بحرف روی کنند مثلاً
قصیدہ را کہ ضرب و سلب قافیہ باشد بائی خوانند و قصیدہ را کہ حمل و رحل قافیہ باشد لامی
خوانند پس با و لام درین دو قافیہ روی باشد ت اما روی ایک حرف ہے کہ مکرر آتا
ہے اور بنا قافیے کی اوس پر ہوتی ہے اور جو قصیدہ کہ منسوب ہوتا ہے ساتھ ایک
قافیے کی نسبت اوس قصیدے کی ساتھ حرف روی کی کرتے ہین مثلاً قصیدہ
جسمین ضرب اور سلب قافیہ ہو اوسکو بائی کہتے ہین اور جسمین حمل اور رحل قافیہ ہو
اوسکو لامی کہتے ہین پس ضرب و سلب مین روی ب ہے اور حمل اور رحل مین لام روی
ہے اور ضرب بمعنی زدن اور سلب بمعنی ربودن اور نیست کردن اور حمل بفتح اول و سکون
ثانی بمعنی برداشتن اور رحل بالفتح بمعنی کوچ کردن چارون لغت غیاث سے اور روی
بفتح اول اور کسر واو و تشدید یا ہے اور فارسیون نے بہ تخفیف استعمال کیا ہے
بمعنی سیراب اور تازہ اور نام حرف اصلی قافیے کا ہے کہ مدار قافیے کا اوسپر
ہے لطائف اور منتخب سے اور رسالہ عطائی مین لکھا ہے کہ روی کو رواسے لیا ہے اور
روا لغت مین وہ رسن ہے جس سے بار شتر باندھتے ہین پس گویا اس حرف
سے ابیات برہم بستہ ہین اور کہہ سکتے ہین کہ روی لغت مین برہم تابندہ ہے پس
جیساکہ بٹنے والا رسی کا رسی کو بٹتا ہے اور اوسکے اجزا کو جمع کرتا ہے یہ حرف
بھی اجزاے ابیات کو جمع کرتا ہے کذا فی الغیاث اور روی کو بیان مین اور حرفون پر مقدم
کیا اسواسطے کہ یہ حرف اصلی ہے قافیے مین اور قافیہ محض روی سے بدون اور حرفون
کے ہو سکتا ہے اور اور حرفون سے قافیہ بدون روی کے نہین ہو سکتا م و حروف متقدم

بر دی اما تاسیس الفی باشد کہ میان آن و روی حرفی متحرک بود چنانکہ الف در حامل و جاہل واما دخیل آن حرف متحرک بود کہ میان تاسیس و روی باشد مانند میم و ہا در حامل و جاہل واما ردف حرفی از حروف مد باشد کہ میان او و روی ہیچ حرف نبود مانند الف در سارو و نارو واو واول در سورو و نورو و یا در سیرو و نیرو واو و یا چون ساکن باشند و ماقبل ایشان متحرک مخالف قومی آنرا ردف شمرند و قومی قسم ندت اور حروف جو مقدم روی پر ہوتے ہین اون مین ایک تاسیس ہے اور تاسیس وہ الف ہے کہ درمیان اوسکے اور روی کے ایک حرف متحرک ہوتا ہے جیسے الف حامل اور جاہل مین اور دوسرا دخیل اور دخیل ایک حرف متحرک ہے کہ درمیان تاسیس اور روی کے ہوتا ہے جیسے میم اور ہے حامل اور جاہل مین تیسرا ردف اور ردف ایک حرف ہے حروف مد سے کہ درمیان اوسکے اور روی کے کوئی حرف نہین ہوتا جیسے الف سارو اور نارو مین اور واو اول سورو اور نورو مین اور یا سیرو اور نیرو مین اور واو اور یا جب ساکن ہون اور ماقبل انکے متحرک مخالف ایک قوم نے اوسکو ردف شمار کیا ہے اور ایک قوم نے اوسکو ردف نہین شمار کیا ہے جیسے قول اور قیل بالفتح پس تاسیس بمعنی استوار کردن و بنیاد نہادن منتخب اور غیاث سے وجہ تسمیہ ظاہر ہے کہ الف تاسیس سے بنیاد قافیہ استوار ہے اور دخیل جو شخص کہ کسیکے کاروبار مین دخل رکھتا ہو غیاث سے اور وجہ تسمیہ ظاہر ہے کہ یہ حرف درمیان تاسیس اور روی کے دخل ہے اور ردف بکسر اول اور سکون ثانی بمعنی سرین اور بمعنی در پے ہم آمدن اور پس سوار نشنیندہ اور حرف علت ساکن ماقبل اوسکے حرکت موافق کہ بے فاصلہ حرف ساکن قبل روی کے داخل ہوتا ہے غیاث سے اور وجہ تسمیہ ظاہر ہے کہ یہ حرف ردیف روی ہے اور سارو یعنی سیر کردند اور نارو یعنی نفرت کردند اور سورو اور نورو صیغہ ہای مجہول موافق اوس لغت کے کہ قتل اور بیوع کو مجہول قال اور باع کہتے ہین اور سیرو اور نیرو دونون صیغے امر کے ہین اور حروف مد یعنی حرف علت ماقبل حرکت موافق واو ماقبل مضموم اور الف

ماقبل مفتوح اور یے ماقبل مکسور اور اگر حرکت ماقبل مخالف ہو جیسے قول او قیل بالفتح اسمین اختلاف ہے اور قیل بالفتح پادشاہ اقیال جمع غیاث سے م و حروف متاخر از روی اما وصل یکے از حروف مد باشد کہ بعد از روی متحرک آید چنانکہ الف در حملاً و رحلاً و واو در حملو و رحلو و یا در حملی و رحلی و یا حرف ہا و آن یا ساکن بود چنانکہ در حملہ و رحلہ باشد یا متحرک چنانکہ در حملہا و حملہو و حملہی و اما خروج یکے از حروف مد بود کہ بعد از ہاے وصل متحرک باشد مانند الف در حملہا و واو در حملہو و یا در حملہی ت اور جو حروف کہ موخر روی سے ہوتی ہین اون مین ایک وصل ہے اور وصل یا ایک حرف حروف مد سے ہوتا ہے کہ بعد روی متحرک کے آتا ہے جیسا کہ الف حملا اور رحلا مین اور واو حملو اور رحلو مین اور یا حملی اور رحلی مین و یا وصل حرف ہا ہوتا ہے اور وہ حرف ہا یا ساکن ہوتا ہے جیسے حملہ اور رحلہ مین و یا متحرک ہوتا ہے جیسے حملہا اور حملہو اور حملہی مین اور دوسرا جو موخر روی سے ہوتا ہے خروج ہے اور خروج ایک حرف حروف مد سے ہوتا ہے کہ بعد ہاے وصل متحرک کے آتا ہے جیسا الف حملہا مین اور واو حملہو مین اور یے حملہی مین وصل پیوند و پیوستن ضد ہجر و پیوند کردن منتخب سے اور وجہ تسمیہ ظاہر ہے کہ یہ حرف روی سے ملا ہوا ہے اور خروج بالضمتین بمعنی بیرون رفتن اور بمعنی خسد غیاث سے اور وجہ تسمیہ ظاہر ہے کہ بعد روی کے وصل اور بعد وصل کے یہ حرف آتا ہے اور حملاً اور رحلاً دونون صیغہ تثنیہ اور حملو اور رحلو دونون صیغہ جمع اور حملی اور رحلی دونون مصدر مضاف بیای متکلم اور حملہ اور رحلہ دونون مصدر مضاف بہای ضمیر م و حروف او آخر این شش لقب درین لفظ جمع ست کہ تسلت لج و وصل را صلہ نیز خوانند و بعضے دخیل را از حروف قافیہ نشمرند ت اور حرف آخران القاب کے اس لفظ مین جمع ہین یسلفت لج یا روی کی اور سین تاسیس کا اور لام دخیل کا اور فا ردف کی اور پھر لام وصل کا اور جیم خروج کا اور معنی یسلفت لج کے یہ ہین کہ گذرتا ہے دریا یا شمشیر اور وصل کو صلہ بھی کہتے ہین اور بعضے دخیل کو حروف قافیہ سے نہین شمار کرتے ہے بسبب اسکے کہ حرف غیر معین ہے م و بعضی دو حرف دیگر اثبات کنند کہ

قافیہ را باعتبار این دو حرف غالی ومتعدی خوانند و در مثال غالی این بیت آورند کہ شعر

وقاتم الاعماق خاوی المخترقن ٭ مشتبہ الاعلام لماع الخفقن ٭

بروایتی کہ نون ساکن در لفظ آورند بعد از قاف کہ روی است وساکن است و باشد کہ تحریکش کنند اگرچہ وزن بآن سبب مختل شود و آن نون را حرف غلو خوانند ت اور بعضوں نے دو حرف قافیے کے اور ثابت کیے ہیں کہ قافیے کو باعتبار ان دونوں حرفوں کے غالی اور متعدی کہتے ہیں اور غالی کی مثال میں یہ بیت لاتے ہیں شعر جو مرقوم ہوا ہے معنی اوسکے یہ ہیں یعنی بہت سے بیابان تاریک خالی چلنے والے سے مشتبہ العلامات درخشندہ سراب قطع کیے ہیں مینے قاتم سیاہ منتخب سے عمق بالفتح وبالضم وبضمتین تک چاہ اور کنارہ بیابان کو دیکھنے سے دور ہو منتخب سے مخترق چلنے والا اعلام جمع علم بمعنی نشان اور علامت لمع روشن ہونا اور چمکنا منتخب سے خفق ہلنا سراب کا منتخب سے پس المخترق اور الخفق جو قافیے واقع ہوئے ہیں اس بیت میں اسمیں دو روایتیں ہیں ایک روایت ہے کہ نون ساکن تلفظ میں لاتے ہیں بعد قاف کے کہ روی ہے اور ساکن ہے اور دونوں کو ساکن پڑہتے ہیں مثل دو ساکن کے آخر بیت میں اسصورت میں وزن مختل نہیں ہوتا اور دوسری روایت یہ ہے کہ فقط قاف کو آخر میں متحرک پڑہتے ہیں نون تلفظ میں نہیں لاتے اس صورت میں وزن مختل ہوتا ہے کسواسطے کہ مصرع اول بروزن مفتعلن مستفعلن مستفعلن ہے اور مصرع ثانی بروزن مفتعلن مستفعلن مستفعلن پس جب نون کو تلفظ میں نلائے اور قاف کو مکسور پڑھا وزن مختل ہوا اگرچہ یہ صورت استناد سے خارج ہے صورت اول جسمیں نون پڑھا جاتا ہے غرض اوسی سے ہے اور اوس نون کو حرف غلو کہتے ہیں غالی حد سے گذرنے والا منتخب سے پس غالی نون تنوین ہے کہ قوافی مقیدہ سے لاحق ہوتا ہے اور وہ عبارت ہے اون قافیوں سے کہ حرف روی ان میں ساکن غیر مدہ ہو پس غالی آخر میں مثل خم کے ہے اول میں م و در مثال متعدی این بیت آورند بیت لما رایت الدہر جما خطلو ٭ حرف صلہ ساکن می باید و چون بر عادت بعضی از عرب متحرک کنند وادی تولد کند آنرا تعدی خوانند و ہر دو را

از حساب عیوب شعر شمرند کہ تعلق بقافیہ دارد و فرق باشد میان خروج وتعدی چہ آن حرف را ایراد واجب بود و این حرف را خطا از جہت آنکہ وزن مختل میشود ت اور تعدی کی مثال میں یہ بیت لاتے ہیں جو مرقوم ہوا ہے معنی اوسکے یہ ہیں کہ جسوقت دیکھا مینے کہ زمانے نے گرم کیا فساد اپنا خطل بفتحتین سستی اور تباہ کہنا سخن کا اور گردن پیچیدن منتخب سے پس حرف ہا صلہ بھی ساکن چاہیے مگر عادت بعض عرب کی یہ ہے کہ اوس ہے کو متحرک کرتے ہیں کہ اوس سے واو پیدا ہوتا ہے اوسکو حرف تعدی کہتے ہیں اور دونوں کو یعنی غلو اور تعدی کو عیوب شعر سے شمار کرتے ہیں اور یہ تعلق قافیے سے رکھتا ہے اور فرق ہے خروج اور تعدی میں کسواسطے کہ ایراد خروج کا واجب ہوتا ہے کہ وہ داخل وزن ہوتا ہے اور ایراد تعدی کا خطا ہے اس جہت سے کہ وزن مختل ہوتا ہے جیسے یہ شعر رجز مشطور بروزن مستفعلن مستفعلن مفتعلن ہے جب حرف موصولہ متحرک اور واو پیدا ہوا وزن مختل ہوگیا م حرکات قافیہ واما حرکات کہ تعلق بقافیہ دارد ہم شش است ارس و آن حرکت ماقبل الف تاسیس بود ب اشباع و آن حرکت دخیل بود ج حذو و آن حرکت ماقبل ردف بود د توجیہ و آن حرکت ماقبل روی بود و توجیہ و آن حرکت ماقبل روی بود ہ مجری و آن حرکت روی متحرک بود و نفاذ و آن حرکت ہای وصل متحرک بود و حرف او اہل این شش لقب درین لفظ جمع است کہ راحت مین دقومی رس را اعتبار نکردہ اند و قومی اشباع را و در آنکہ فتحت ماقبل واو و یا را کہ نہ از حرف مد باشند چون بجای ردف افتد حذو خوانند یا نہ خلاف است ت حرکتیں قافیے کی واما حرکتیں کہ تعلق قافیے سے رکھتی ہیں وہ بھی چھہ ہیں اول رس اور وہ حرکت ماقبل الف تاسیس کی ہے جیسے حرکت حا اور جیم کی حامل اور جاہل میں اور رس بالفتح والتشدید السین بمعنی ابتدا ایک چیز کی منتخب سے اور یہ حرکت بھی ابتدای قافیہ میں آتی ہے دوم اشباع اور وہ حرکت دخیل کی ہے جیسے حرکت میم اور ہا کی حامل اور جاہل میں اور اشباع بالکسر بمعنی سیر خوانیدن و باصطلاح قافیہ حرکت ما بعد الف تاسیس عیاث سے سوم حذو اور وہ حرکت ماقبل ردف کی ہے جیسے حرکت سین اور نون کی

سار دا اور نور وا مین اور خدو بالفتح برابر کرنا دو چیزونکا آپس مین اور برابر کسی چیز کے ہونا منتخب سے اور چونکہ یہ حرکت قدم لقدم ردف کی ہے لہذا خدو نام رکھا چہارم توجیہ اور وہ حرکت ماقبل روی ساکن کی ہی جیسے حرکت خا اور شین کی فق اور شق مین اور توجیہ رو گردانی اور خوب بیان کرنا منتخب سے اور نام حرکت ماقبل روی ساکن کا کذا فی الغیاث پنجم مجری اور وہ حرکت روی متحرک کی ہے جیسے حرکت لام کی جملی اور حملہ مین ح مانند حرکت قاف در مخترقن و خفقن تم کلامہ قتا مل اور مجری جای روان شدن اور راہ مجاری جمع غیاث سے ح سبب جریان تم کلامہ ششم نفاذ اور وہ حرکت ہای وصل متحرک کی ہے جیسے حرکت ہا کی حملہا اور حملہی یمین اور نفاذ بالفتح جاری شدن فرمان منتخب سے اور بعضون نے اوسکو بدال مہملہ پڑھا ہے یعنی تمام شدن اور حروف اوایل ان چہ القاب کے اس لفظ مین جمع ہین کہ راحت من پس را اشارہ رس کا اور الف اشارہ اشباع اور خا اشارہ خدو کا اور تا اشارہ توجیہ کا اور میم اشارہ مجری کا اور نون اشارہ نفاذ کا ہے اور ایک قوم نے رس کو اعتبار نہین کیا ہے کہ وہ ہمیشہ فتحہ ہوتا ہے اور ایک قوم نے اشباع کو کہ اونکے نزدیک جیسے دخیل غیر معین ہے ویسی اوسکی حرکت بھی غیر معین ہے اور اسباب مین خلاف ہے کہ فتحہ ماقبل واو اور یا کا کہ حروف مد سے ہون جب بمقام ردف کے واقع ہوا اوسکو خدو کہین یا نہ کہین پس جو لوگ اوس حرف کو حرف مد جانتے ہین اوس حرکت کو خدو کہتے ہین اور جو لوگ حرف مد نہین جانتے اوس حرکت کو بھی خدو نہین کہتے م فصل سوم در احکام این حروف و حرکات ہیچ شعر مقفی از روی خالی نتواند بود شاید کہ از پنج حرف باقی خالی بود و روی اگر متحرک بود قافیہ را مطلق خوانند و اگر ساکن بود مقید خوانند و جمع تاسیس و ردف ہم ممکن نباشد اما خلو از ہر دو ممکن بود آن قافیہ را کہ از ہر دو خالی بود مجرد خوانند پس قافیہ یا مردف بود یا مؤسس یا مجرد ت فصل تیسری احکام مین ان حرفون اور حرکتون کے کوئی شعر مقفی روی سے خالی نہین ہو سکتا ہے کہ پانچ حرف باقی یعنی تاسیس اور دخیل اور ردف اور وصل اور خروج سی خالی ہو اور روی اگر متحرک ہو

یعنی موصولہ ہو تو قافیے کو مطلق کہتے ہین بسبب اطلاق اور روانی کے اور اگر ساکن ہو یعنی موصولہ نہو مقید کہتے ہین کہ آگے نہ چل سکے اور جمع ہونا تاسیس کا اور ردف کا باہم ممکن نہین ہی کسواسطے کہ تاسیس کو فاصلہ ایک حرف کا روی سی لازم ہے اور ردف اور روی مین کوئی حرف فاصل نہین ہوتا پس ماقبل روی یا دخیل ہوگا یا ردف جمعیت ممکن نہین مگر خالی ہونا دونون سے یعنی تاسیس اور ردف سے ممکن ہے اور اوس قافیے کو جو تاسیس اور ردف سے خالی ہو مجرد کہتے ہین یعنی تنہای ردف و تاسیس کے ساتھ نہین شعل تمر کے رابع حرکت ہیم قافیہ ہے پس قافیہ مردف ہوتا ہے یا مؤسس یا مجرد م و بیشتر حروف کہ در یک قافیہ جمع شود پنج بود یا سیس و دخیل و روی و وصل خروج چنانکہ در حاملہا و امثال آن مجتمع اند و بیشتر حرکات کہ در یک قافیہ جمع شود چہار بود رس و اشباع و مجری و نفاذ کہ در ہمین مثال جمع اندت اور زیادہ حرف کہ قافیے مین جمع ہوتے ہین پانچ ہین تاسیس اور دخیل اور روی اور وصل اور خروج جیسا کہ حاملہا مین اور اوسکی امثال مین یعنی حاملوا و حاملی مین فراہم ہین پس حاملہا مین الف تاسیس کا اور میم دخیل کا اور لام روی کا اور ہا وصل کی اور الف خروج کا اور زیادہ حرکتین کہ ایک قافیے مین فراہم ہوتی ہین چار ہین رس اور اشباع اور مجری اور نفاذ کہ اسی مثال مین یعنی حاملہا مین جمع ہین پس رس حرکت ماقبل الف تاسیس ہے اور اشباع حرکت میم دخیل ہے اور مجری حرکت لام روی متحرک کی اور نفاذ حرکت ہا وصل متحرک ہے م و کمتر حروف کہ در یک قافیہ افتد یک حرف بود و آن روی تنہا بود و کمتر حرکات یک حرکت بود و آن توجیہ بود چنانکہ در قمر افتد شلہ چون راء روی ساکن بود یا مجری چنانکہ در قمر و افتدت اور کمتر حروف کہ قافیے مین ہوتے ہین ایک حرف ہوتا ہے اور وہ روی تنہا ہے اور کمتر حرکتین کہ قافیے مین ہوتی ہین ایک حرکت ہے اور وہ توجیہ ہے جیسا کہ لفظ قمر مین مثلاً جب رے روی ساکن یا مجرے جیسا کہ لفظ قمرو مین پس توجیہ حرکت ماقبل روی ساکن اور مجرے حرکت روی متحرک ہے اور حاشیے مین نیچے لفظ مجرے کے یہ لکھا ہے ح حرکت ماقبل روی متحرک م و اعتبار بکے از تاسیس و

وارداف وتجرید واطلاق وتقیید در ہر قصیدہ ودر ہر شعر کہ ہر یک قافیہ بود واجب باشد وتاسیس
چنانکہ گفتیم جز الف نباشد ورس جز فتحہ نتواند بود ودخیل ہر حرفی کہ بود غیر حروف مد شاید
واشباع نیز اصناف حرکات تواند بود واختلاف دخیل ناپسندیدہ نبود واختلاف
اشباع ناپسندیدہ بود وردف جز علت نبود ونزدیک بیشتر اہل صنایع جز حرف مد
نشاید واختلاف ردف ناپسندیدہ بود جز یک اختلاف وآن اختلاف بواو ویا باشد
بشرط آنکہ از حروف مد باشند ودر آن صورت لامحالہ حذو مختلف باشد بضمہ
وکسرت ودر غیر آن صورت اختلاف حذو ہم ناپسندیدہ بود ت اور اعتبار کرنا
تاسیس اور ارداف اور تجرید اور اطلاق اور تقیید کا ہر قصیدہ میں اور ہر شعر میں
کہ ایک قافیہ ہو یعنی مطلع ہو واجب ہے یعنی تمام قصیدہ میں قافیہ ایک طرح کا چاہیے اور
تاسیس جیسا کہ کہا ہمنے سوا الف کے نہیں ہوتا اور رس یعنی حرکت ماقبل الف
تاسیس سوا فتحہ کے ممکن نہیں کہ ماقبل الف کے ہمیشہ فتحہ ہوتا ہے اور دخیل
جو حرف ہو سوا حروف مد کے سزاوار ہے اور اشباع یعنی حرکت دخیل سب حرکتیں ہوتی
ہیں اور اختلاف دخیل کا ناپسندیدہ نہیں ہے جیسے اختلاف میم اور ہا کا ہم حامل
اور جاہل اور اختلاف اشباع کا یعنی حرکت دخیل کا ناپسندیدہ ہے جیسے اختلاف حرکت
ہا کا تجاہل اور جاہل میں اور ردف میں سوا حرف علت کے نہیں ہوتا یعنی الف اور
واو اور یا اور نزدیک اکثر اہل فن کے ردف سوا حرف مد کے نچاہیے یعنی حرف مع حرکت
موافق مثل عماد اور عمید اور عمود کے اور بعضی قول اور قیل بالفتح کو بھی ردف جانتے ہیں
اور اختلاف ردف کا ناپسندیدہ ہے سوا ایک اختلاف کے اور وہ اختلاف بواو
و یا ہے بشرطیکہ حروف مد سے ہوں جیسے عمود اور عمید کہ قافیہ الکا عربی میں درست ہے اور اس
صورت میں لامحالہ حذو یعنی حرکت ماقبل ردف مختلف ہوگی ایک جگہ ضمہ اور ایک جگہ کسرہ
اور سوا اس صورت کے اختلاف حذو کا بھی ناپسندیدہ ہے م وروی ہر حرف کہ باشد
نشاید الا چار حرف کہ در یازدہ حالت نشاید وآن چار حرف مد است وہا کہ حروف
وصل اند وتفصیل حالتہا این است ت اور روی جو حرف ہو سزاوار ہے

یعنی اگر الف اور یا اور واو ہو جو اختلاف عمود کا عماد عمید سے

مگر چار حرف گیارہ حالتوں میں روی نہیں ہوتی اور وہ چار حرف تین مد ہیں اور ایک ہا کہ
چاروں حرف وصل ہیں اور تفصیل گیارہ حالتوں کی یہ ہے خم اما الف در پنج حالت نشاید کہ
بود اول آنکہ از اشباع حرکت حادث شود چنانکہ در لفظ القضبا وآنرا الف اطلاق خوانند
با آنکہ از جہت بیان حرکت در آخر کلمہ آید چنانکہ در لفظ انا وجیہلا ج الفی کہ بدل تنوین
بود در حال وقف چنانکہ رایت زیداً ء الفی کہ بدل نون تاکید خفیفہ باشد چنانکہ در اضربا
کہ بدل اضربن بود ہ الف تثنیہ چنانکہ در ضربا باشد ت اما الف پانچ حالتوں میں نہ چاہیے
کہ روی ہو اول وہ الف کہ اشباع حرکت سے پیدا ہوتا ہے جیسا کہ لفظ القضبا میں
ہے اور اوسکو الف اطلاق کہتے ہیں دوم وہ الف کہ واسطے بیان حرکت کے آخر
کلمہ میں آئے جیسا کہ لفظ انا وجیہلا میں ہے انا ضمیر متکلم ہے وجیہلا اسم فعل بمعنی بیا سوم
وہ الف کے بدل تنوین کے ہوتا ہے حالت وقف میں جیسا کہ رایت زیدا یعنی دیکھا
میں نے زید کو چہارم وہ الف کہ بدل نون خفیفہ کے ہوتا ہے جیسا کہ اضربا بدل اضربن
کے آتا ہے بمعنی ہر آئینہ بزن پنجم الف تثنیہ جیسا کہ ضربا میں ہے م اما یا در دو حالت
نشاید کہ روی بود اول آنکہ از اشباع حرکت حادث شود چنانکہ درین لفظ فحوملی وآن را یای
اطلاق خوانند ب یای تانیث چنانکہ در قومی باشد ت لیکن یا دو حالتوں میں نہ چاہیے
کہ روی ہو اول وہ یا کہ اشباع حرکت سے پیدا ہو جیسا کہ اس لفظ میں فحوملی اور
اوسکو یای اطلاق کہتے ہیں حومل بالفتح اول ہر چیز اور ابر سیاہ جو بہت برسے اور
سیل کہ پانی اوسکا صاف ہو اور نام ایک موضع کا ہے اور نام ایک عورت کا ہے
کہ سگ مادہ کو دن بھر گرسنہ رکھتی تھی اور وہ سگ مادہ رات بھر اوسکی پاسبانی
کرتی تھی یہاں تک کہ اوس سگ مادہ نے مارے بھوک کے اپنی دم کو چبا ڈالا اور کھالیا
اور یہ بات مثل عرب کہتے ہیں فلان اجوع من کلبۃ حومل منتخب سے دوم یای تانیث جیسا
کہ قومی میں ہے اور قومی صیغہ امر مونث کا ہے بمعنی برخیز م واما واو در دو حالت نشاید کہ
روی بود وا دیگر از اشباع حرکت حادث شود چنانکہ درین لفظ کہ فحومکو وآن را واو اطلاق
خوانند ب واو جمع چنانکہ در ضربوا باشد ت واما واو دو حالتوں میں نچاہیے کہ روی ہو اول و

وادکہ اشباع حرکت سے پیدا ہو جیسا کہ اس لفظ مین کہ فحو ملو اوراو سا وا واو اطلاق کہتے ہین
حوملو حالت رفع مین ہی اور تا کلمہ علاحدہ دوم واو جمع کا جیسا کہ ضربوا مین ہی اور ضمیر ہو
صیغہ جمع مذکر غائب کا ہے هم وآنا ہا در دو حالت تا نیث ہا ہای ساکنہ چنانکہ در مالیہ و سلطانیہ
باشد ب ہای تانیث خاصہ کہ ساکن بود چنانکہ در حمزہ و ضاربہ باشد و اگر متحرک بود بعضی
بکار داشتہ اند اما بغایت ناپسندیدہ باشد و تای تانیث در امثال ضربت و خرجت
روا داشتہ اند کہ روی کنند اما هم قبیح باشد و اگر متحرک کنند چنانکہ در ضربتی و خرجتی
قبحش کمتر بود ت دا ہا ہا دو حالتون مین نجا ہے کہ ردی ہو اول ہای سکتہ اور ہا
سکنہ وہ ہا ہے کہ آخر کلمہ مین بحالت وقف واسطے بیان حرکت اور باقی رہنے حرکت
کے آتی ہے جیسا کہ مالیہ اور سلطانیہ مین دوم ہا تانیث کی علی الخصوص جبوقت کہ
ساکن ہو یعنی حالت سکون مین بالاتفاق ردی ہو جیسے کہ حمزہ اور ضاربہ مین اور
حالت تحریک مین اختلاف ہے جیسا کہ کہتے ہین کہ اگر متحرک ہو جیسے حمزتی در ضاربتی
مین بعضون نے استعمال کیا ہی لیکن نہایت ناپسندیدہ ہے اور تا ہ تانیث امثال ضربت
اور خرجت مین روا رکھی ہی اور اوسکو ردی کرین لیکن یہ بھی قبیح ہی اور اگر متحرک کرین
جیسا کہ ضربتی اور خرجتی مین قبح اوسکا کم ہو جاتا ہے هم دیدانکہ نون نیز در یک حالت نشاید
کہ ردی باشد و آن نون تنوین باشد و اہل صناعت ذکر آن نکردہ اند بآن سبب کہ در
مقاطع سخنہا تنوین مستعمل نباشد ت اور معلوم کیا چاہیے کہ نون بھی ایک حالت مین
نجا ہے کہ ردی ہو اور وہ نون تنوین کا ہی اور اہل فن نے ذکر اوسکا نہین کیا ہی
اس سبب سے کہ مقاطع سخن مین تنوین مستعمل نہین ہی بلکہ تنوین آخر شعر مین بمقام وقف
حرف علت سے کہ بدل جاتی ہے پس ذکر واو اور الف یا کا معنی اوس سے ہے هم و چہ
غیر ازین حرفہای مذکور باشد روا بود کہ ردی باشد اما از تعات مانند الفی کہ بدل حرف اصلی
بود چنانکہ در عصا و رحی و الف تانیث چنانکہ در حبلی بود و الف زائد ملحق باخر کلمہ چنانکہ
در حبارلی باشد و از یا یای اصلی چنانکہ در یرمی و ندی باشد و یای اضافت چنانکہ در بیتی
و یای نسبت چنانکہ در مکی باشد و ہمچنین واو اصلی چنانکہ در یغزو باشد و ہای اصلی چنانکہ در بلہ

و عمہ باشد و ہای ضمیر چنانکہ در بیتہ و بیتہا باشد و اگرچہ ساکن بود هر چند بعضے ازین از
قبح خالی نبود ت اور سوا ان حرفون کے سب حرف روا ہے کہ ردی ہون لیکن
الفون سے مانند اوس الف کے بدل حرف اصلی کے ہوتا ہے جیسا کہ عصا اور رحی مین
کہ الف بدل یے کے آیا ہی اور عصا بمعنی چوبدستی اور رحی بمعنی سنگ آسیا کے ہے
غیاث سے اور الف تانیث کا جیسا کہ حبلی مین ہی اور حبلی بمعنی زن باردار ہی غیاث
اور کنز سے اور الف زائدہ جو ملحق ہوتا ہی آخر کلمہ سے جیسا کہ حباری مین اور زائدہ ہوتا
اسکا باعتبار حروف اصلیہ کے ہے اگرچہ نفس کلمہ مین داخل ہے باعتبار وضع کے حباری
بضم اول نزدیک ہے وادالف مقصورہ بصورت یا نام ایک طائر کا ہی برابر مرغابی کے اور رنگ
اوسکا زرد اور سیاہ ہوتا ہی فارسی مین اوسکو چرز کہتے ہین شرح نصاب یوسفی اور
صحاح سے کذا فی الغیاث اور یاؤن سے یای اصلی جیسا کہ یرمی اور ندی مین ہے
یرمی رمی سے بمعنی تیر انداختن اور ندی بمعنی انجمن در مجلس ہی دو نون لغت منتخب سے اور ی
اضافت کی لفظ بیتی مین ہے بمعنی خانہ من اور یاء نسبت جیسے مکی مین ہی یعنی منسوب بمکہ
اور اسیطرح واو اصلی جیسا کہ یغزو مین ہی بمعنی جہاد می کند اور ہاے اصلی بلہ اور عمہ مین
مین بلہ اور عمہ مین بالفتحتین نادان شدن منتخب سے اور عمہ بالفتحتین بمعنی سرگشتگی اور حیران
راہ مین اور نجانا حجت اور دلیل کا اور رود ہونا منتخب سے اور ہاے ضمیر جیسے بیتہ اور
بیتہا مین بیتہ یعنی گھر اوس مرد کا اور بیتہا یعنی گھر اوس عورت
کا اور اگرچہ یہ ہاے ضمیر ساکن ہو بیتہ مین تو بھی ردی ہو سکتی ہی ہر چند بعضی حرف ان حرفون
سے قبح سے خالی نہین ہین یعنی انکے ردی کرنے مین قباحت ہے اور وہ یاے نسبت
اور یاے اضافت ہے کہ یہ متصل ضمائر اور مثل نون تثنیہ و جمع کے ہین ردی کرنا انکا
قباحت سے خالی نہین اور ہاے ضمیر جو بیتہ بیتہا مین ہی کہ اسکا بھی ردی کرنا مثل ہاے
تانیث کے نجا ہے سکاکی نے اسکو قبیح لکھا ہی اور واو اصلی جیسے یغزو مین ہے
صاحب مفتاح نے لکھا ہے کہ بہت سے حروف اصلی بدات سے مثل سری یسرو دیر نجی
کے اور ہاے اصلی مثل اشبہ اور اعمہ کے مانند حروف اسباعیہ کے حرف وصل

ہوتے ہین نزدیک اسکی گنجایش قصائد مین البتہ ہے م وضابطہ آنست کہ ہر حرف کہ بیک معنی
در آخر کلمات مکرر شود مانند ضمائر و نون تثنیہ و جمع وغیر آن اگر روی کنند از قبح خالی نبود
چہ بوجہ تکرار قافیہ باشد و در امثال آن مقید از مطلق و مجرد از غیر مجرد قبیح تر باشد
و بہترین حرفے کہ روے کنند حرف اصلے یا غدلہ از جنس حرف مد بود ت اور قاعدہ
یہ ہے کہ جو حرف بیک معنی آخر کلمات مین مکرر آتا ہے مثل ضمایر اور نون تثنیہ اور جمع
وغیرہ کے جیسے یاے نسبت ہے اگر اوسکو روی کرین قباحت سے خالی نہین کیونکہ اس
کا ایک وجہ سے تکرار قافیہ ہے اور ایطا اسی کو کہتے ہین اور اسطرح کی تکرار مین مقید مطلق
سے اور مجرد غیر مجرد سے قبیح تر ہے یعنی اس ایطا کی مثالون مین ایطا روی ساکن
کا ایطاے روی متحرک سے اور ایطاے مجرد کا ایطاے روی غیر مجرد سے یعنی مردف اور
موسس سے بدتر ہے اور بہتر روی کیواسطے حرف اصلی کلمے کا ہے کہ جنس حرف مد سے
نہو کسواسطے کہ حروف مد اور بہت بیشتر حرف وصل ہوتے ہین اسکا بیان ہو چکا ہے م
و اختلاف حرف روی و اختلاف مجری روا نبود و اختلاف توجیہ روا نداشتہ اند
اما از قبح خالی نبود و بعضے گفتہ اند اختلاف توجیہ بضم و کسر روا بود و قیاس بر ردف
و قید و غیر آن روا نبود ت اور اختلاف حرف روی اور اختلاف مجرے یعنی حرکت
روی کا روا نہین ہے اور حال اسکا عیوب مین مفصل لکھا جائیگا اور اختلاف توجیہ کا
بحرکات ثلثہ روا رکھا ہے لیکن قبح سے خالی نہین اور بعضون نے کہا ہے کہ اختلاف
توجیہ کا بضم و کسر روا ہے مثلاً قافیہ حرم بضم را کا ساتھ حرم بکسر را کے کرینگے اور قیاس اسکا
ہے اوپر ردف اور قید کے اور سوا اسکے جائز نہین یعنی جیسے قافیہ قولو اور
قیلو کا درست ہے اور قافیہ قولوا اور قالو خواہ قیلوا اور قالو کا درست نہین اسیطرح
اختلاف توجیہ بھی بضم و کسر درست ہے بضم و فتح اور بکسر اور فتح درست نہین م
و حرف وصل خبر یکے از چار حرف مذکور نتواند بود و جمع میان قافیہ موصول و غیر موصول
و اختلاف حرف وصل و اختلاف نفاذ روا نبود ت اور حرف وصل سوا ایک کے چار
حرفون سے نہین ہو سکتا وہ تین حرف مد سابعہ اور ایک ہا وقف کی خواہ سکتی کی خواہ ضمیر کی لکھا

ہو چکا ہے اور قافیہ موصول اور غیر موصول جیسے اسبابہ اور ابواب جمع نہوگا اور اختلاف حروف
وصل جیسے عالمو و ظالمہ اور اختلاف نفاذ یعنی حرکت وصل جیسے عالمی اور ظالمہو روا نہین
ہے م و حرف خروج خبر یکے از حروف مد نتواند بود و اختلاف آن روا نبود و وصل و خروج
نزدیک جمہور خبر روی مطلق را نباشد ت اور حرف خروج سوا حرف مد کے نہین ہوتا
اور اختلاف اوسکا مثل جملہا اور جملہو کے روا نہین ہے اور وصل اور خروج نزدیک سب کے
روی متحرک کے واسطے ہوتا ہے کسواسطے کہ جب روی ساکن ہوگی کیونکر حرف وصل سے
ملیگی اور جب وصل سے نملیگی خروج سے بھی نہ ملیگی کہ خروج بعد وصل کے ہوتا ہے م و
اشتباہ میان این حروف ممکن نباشد خبر میان روی و ردف یا وصل اما میان روی و ردف
چنانکہ درینصورت کہ صلوۃ و زکوۃ در حرف الف چہ بو جہے الف اولی آن باشد کہ روی
کنند از ان جہت کہ ہای تانیث نشاید کہ روی باشد و بوجہے اولی آن باشد کہ ردف کنند چہ
ہای وصل بعد از روی و مقید نباید ت اور شبہہ درمیان حروف قافیہ کے ممکن نہین ہے
مگر درمیان حروف روی اور حرف ردف کے اور درمیان حرف روی اور حرف وصل
کے پس درمیان روی اور ردف کے جیسا کہ قوافی صلواۃ اور زکوۃ مین حرف الف ہے
کسواسطے کہ اس الف کو ایک وجہ سے اولے یہ ہے کہ روی کرین اور ہے کو وصل کہین
اس سبب سے کہ ہای تانیث نہین چاہیے کہ روی ہو نجیال ایطا کی اور ایک وجہ سے بہتر یہ ہے
اس الف کو ردف کرین اور ہے کو روی کہین اس جہت سے کہ حرف وصل بعد روی
ساکن کے نہین آتا اور یہان اگر الف کو روی کہین تو روی ساکن ہے م و درینصورت
علاوہ و مجاہ بو جہی الف اولی آن باشد کہ ردف کنند چہ درینصورت ہا ضمیر است و با
روی بود اما نشاید کہ ہا وصل بود از جہت سکون روی و بوجہے اولے آنکہ روی گنند چہ
حرف اصلی است و ہای ضمیر در حکم تکرار تا از قبح خالی بود چہ باتفاق امثال این قافیہ
قبیح نباشد و اگر عقلا و علما قافیہ کنند قبیح باشد ت اور اس صورت جیسے علاوہ اور
مجاہ ہے اور دو نون مین ہا ضمیر ہے اور ہاے ضمیر کا حال محقق علیہ الرحمۃ نے
بیشتر لکھا ہے کہ بعضون نے قافیہ کیا ہے اور اوسکو حکم تکرار مین نہین جانا ہے
اور پھر لکھا ہے کہ خالی از قبح نبود یعنی بعضون کے نزدیک یہ تکرار قافیہ ہے

پس اس جگہ موافق دونون مذہبون کے لکھتے ہین کہ علاہ اور حجاہ مین ایک وجہ سے اولی یہ
ہے کہ الف کو ردف کہین اور ہے کو روی اسواسطے کہ ہے ضمیر کی ہے اور رہنے اور
ہے کہ روی ہو موافق مذہب اون لوگون کے جو اس مین تکرار نہین جانتے او سکا
کہ ہا وصل ہو بہ سبب سکون رے کے یہ دوسری جہت ہوئی روی قرار دینے حرف ہا
کے اور ایک وجہ اولے یہ ہے کہ اس الف کو روی کہین کسواسطے کہ یہ الف حرف
اصلی ہے اور حرف اصلی ہے کے ہے اور حرف اصلی کے ہوتے ہوے اور حرف کو روی
قرار دینا نہ چاہیے اور ہای ضمیر حکم تکرار مین ہے موافق مذہب اون لوگون کے جو
ضمیر حکم تکرار مین ہے موافق مذہب اون لوگون کے جو ہاے ضمیر کو حکم تکرار مین
جانتے ہین یہ جہت دوسری ہوئی روی قرار دینے حرف حرف ہا کے تا کہ قافیہ قبیح
سے خالی ہو اسواسطے کہ ایسے قافیے قبیح نہین ہین یعنی جب الف حرف اصلی روی
ہو اور ہا وصل بالاتفاق اس مین قباحت لازم نہ آئی کسواسطے کہ ہر جگہ حرف
اصلی روی اور ہاے ضمیر وصل ہوتی ہے اسمین بھی وہی صورت قرار دینا چاہیے اور
اگر علاہ کو قافیہ کرین قبیح ہے یعنی جن لوگون نے ہای ضمیر کو تکرار مین نہین جانا ہے وہ
قافیہ کرتے ہین مگر قباحت سے خالی نہین یعنی جنکے نزدیک تکرار ہے وہ اوسکو ایطا
سمجھتے ہین صاحب حاشیہ کے ذہن مین یہ مطلب نہ آیا لہذا یہ حاشیہ یہ حاشیہ لکھا
ج مخفی نماند کہ عبارت مصنف علام مشتمل بر حشو و تطویل می نماید چہ قولہ و شاید کہ روی
بود و قولہ وجہ اولے آنکہ روی کنند مفید یک معنی واحد است پس عبارت مستحسن چنین
بود کہ بوجہ الف را اولے آن باشد کہ ردف کنند چہ درینصورت ہا ضمیر ست یعنی
روی نبود بوجہ اولے آنکہ روی کنند چہ حرف اصلی است و ہای ضمیر در حکم
تکرار و صل اما شاید کہ ہا وصل بود از جہت سکون رے تم کلامہ قائل دوسرا حاشیہ یہ ہے
ح قولہ قبیح باشد چہ ہای ضمیر بعینہ تکرار است و احتمال دیگر گنجایش ندارد ہمچنانکہ
در علاہ و حجاہ محتمل بود تم کلامہ محقق علیہ الرحمہ تشنیع فرماتے ہین یعنی کسیکے نزدیک
درست اور کسی کے نزدیک نادرست مطلق قائل علا بالفتح باہندی اور نام ایکے

اور ایک موضع ہے ... مین منتخب سے جمی بالکسر عقل اور زیرکی اور با لفتح کنارہ ایک
چیز کا منتخب سے ہم و اما اشتباہ میان روی و وصل ہم درینصورت با در حرف مفتوح
چنانکہ تقدیر کہ الف ردف کنند ہا روی باشد و چنان تقدیر کہ الف روی کنند ہا وصل
باشد انتہی و اما شبہہ درمیان روے اور وصل کے بھی ان صورتون مین حرف ہای
صلوۃ و زکوۃ اور حرف ہای علاہ اور حجاہ مین جرتا ہے اسواسطے کہ اگر الف کو ردف
کہین حرف ہا روی ہوا اور اگر الف کو روی کہین حرف ہا وصل ہو و گفتہ اند ہا
وصل خبر ہای ضمیر یا ہا تانیث یا وقف مواند و وصل متحرک از جملہ خبر ہای ضمیر نباشد
و این حکم ہا بیشتر بحکم اغلب تواند بود و الا اگر کسی قافیہ اسبابہ و البوابہ کند و بعد ازان
تابہ بیارد کہ از نباہت مشتق باشد ہای اصلی وصل افتادہ باشد و نشاید کہ گویند
کہ ہا روی است و باد خیل و الا رو ابا باید داشت کہ اعلامہ مثلاً درین قافیہ افتد
اور عروضیون نے کہا ہے کہ ہای وصل سواے ہا ضمیر یا ہاے تانیث یا ہا وقف کی نہین ہوتی
اور وصل متحرک ان سب کے فقط ہای ضمیر ہوتی ہے اور یہ حکم اکثر بحکم اغلب ہین
و الا اگر کوئی قافیہ اسبابہ اور البوابہ کا کرے اور بعد اوسکے تابہ لاوے کہ نباہت سی
ہے ہای اصلی بمقام وصل ہوا اور نہ چاہیے کہ کہین کہ ہے وہ ہے اور بے دخیل ہی
تابہ مین و الا اگر ایسا ہوا علامہ بھی اس قافیہ مین آسکتا ہے کہ اختلاف دخیل کا جائز
ہے پس اس بات سے معلوم ہوا کہ وہ حکم عروضیون کے بحکم غالب ہین کلیتی
نہین ہین کسواسطے کہ تابہ مین یہان ہای اصلی بمقام وصل پڑی ہے نباہت نام او
اور بزرگ ہونا صراح سے اور مشہور ہونا منتخب سے کذا فی الغیاث م و بدانکہ ہر حرف
یا حرکت کہ در ہمہ قصیدہ مکرر شود غیر حروف و حرکات مذکورہ آنرا بقافیہ تعلق نباشد و
از باب لزوم ما لا یلزم بود کہ از قبیل صنعت ہا و ابداعہا سخن باشد و نسبت آن
نظم و نثر یکسان بود ت اور معلوم ہو کہ جو حرف یا حرکت تمام قصیدے مین مکرر ہو
سوا حروف اور حرکات مذکورہ کی اوسکو قافیے سے تعلق نہین ہے بلکہ قسم لزوم ما لا
یلزم سی ہی اوسکو صنعت اور ابداع سخن یعنی ندرت سخن سے کہنا چاہیے اور نسبت اوسکی

نظم ونثر مین ایک نے قافیے سے تعلق نہین جسے لازم کرنا حرکت دخیل کا در
صورت روے متحرک کاملی اور راحلی مین کسواسطے کہ جب روے متحرک ہو تبدیل
حرکت دخیل مین اختیار رہے اور اگر کوئی لازم کرے صنعت ہے نثر ہو یا نظم م فصل
چہارم در انواع قوافی نزدیک عرب قافیہ چنانکہ گفتیم باعتبار حال روی
دو نوع بود مطلق و باعتبار ماقبل روی سہ نوع مؤسس یا مردف یا مجرد
و باعتبار مابعد روی سہ نوع موصول مخرج یا موصول تنہا یا غیر موصول وغیر مخرج
پس حسب ترکیب ہجدہ شد کہ از ضرب دو در سہ در سہ حادث شود اما بعضے ازین ترکیبات
ممکن الوقوع نبود و بعضے مختلف فیہ باشد وانچہ متفق علیہ بود نہ نوع باشد ت
فصل اقسام قوافی مین جو نزدیک عرب کے ہین قافیہ جیسا کہ کہا ہمنے باعتبار
حال روی کے دو طرح پر ہے مطلق جس مین روی متحرک ہو یا مقید جس مین روی
ساکن ہو اور باعتبار ماقبل روی کے تین طرح پر ہے مؤسس جس مین الف
تاسیس ہو یا مردف بسکون را وتخفیف دال جسمین حرف ردف ہو یعنی حرف
علت مع حرکت ماقبل موافق یا مجرد جسمین تاسیس ردف کچھ ہو اور باعتبار مابعد
روی کے بھی تین طرح پر ہے موصول مخرج جس مین وصل اور خروج
دونون ہون یا موصول تنہا جس مین فقط وصل ہو غیر موصول اور غیر
مخرج جس مین وصل اور خروج کچھ نہو اور احتمال مخرج تنہا کا
ساقط ہے کہ خروج بے وصل نہین ہوتا پس حسب ترکیب کے اٹھارہ
قسمین ہوتی ہین کہ ضرب دو سے تین مین پھر تین مین ہوتی ہین یعنے
مطلق اور مقید کو جب مؤسس اور مردف اور مجرد مین ضرب دیجیے تو
چھ ہون اور جب چھ کو موصول مخرج اور موصول تنہا اور غیر موصول
اور غیر مخرج مین ضرب دیجیے چھ ترک اٹھارہ ہون لیکن بعض ان
مرکبات سے ممکن الوقوع نہین ہین اور بعضے مختلف فیہ ہین کہ مصنف
نے خود انکا بیان آگے کیا ہے اور جتنے کہ متفق علیہ ہین تو قسمین ہین نقشہ

نقشہ اقسام قوافی باعتبار اختلاف روی

[illegible]				
مطلق اے متحرک	مؤسس مردف مجرد	موصول مخرج	موصول تنہا	غیر موصول وغیر مخرج
مقید اے ساکن	مؤسس مردف مجرد	موصول مخرج	موصول تنہا	غیر موصول وغیر مخرج
[illegible]				

م ا مطلق مؤسس موصول مخرج چنانچہ درین قافیہ کہ صاحبہا وکاتبہات اول مطلق
مؤسس موصول مخرج جیسا کہ صاحبہا اور کاتبہا مین الف تاسیس اور حا اور با دونون مین
دخیل اور بار روی اور ہا وصل اور الف آخر خروج ہے م ب مطلق مؤسس موصول غیر مخرج
چنانکہ صاحبا دکاتبات دوم مطلق مؤسس موصول غیر مخرج جیسا کہ صاحبا اور کاتبا مین
الف تاسیس اور حا اور تا دونون مین دخیل اور با روی اور الف آخر وصل ہے م ج
مطلق مردف موصول مخرج چنانکہ جبالہا وخیالہات سوم مطلق مردف موصول مخرج جیسا
کہ جبالہا اور خیالہا مین الف اول ردف اور لام روی مطلق اور ہا وصل اور الف ثانی
خروج ہے م د مطلق مردف موصول غیر مخرج چنانکہ جبالا وخیالات چہارم مطلق
مردف موصول غیر مخرج جیسے جبالا اور خیالا مین الف اول ردف اور لام روی
مطلق اور الف دوسرا وصل ہے م ہ مطلق مجرد موصول مخرج چنانکہ ضربہا و
خطبہات پنجم مطلق مجرد موصول مخرج جیسا کہ ضربہا اور خطبہا مین با روی مطلق مجرد
اور ہا وصل اور الف خروج ہے م و مطلق مجرد موصول غیر مخرج چنانکہ ضربا وخطبا دائین ششم

مطلقات ست ت ششم مطلق مجرد موصول غیر مخرج جیسا کہ سربا اور خطبا مین بارو
مطلق مجرد اور الف وصل ہے اور یہہ قسمین روے مطلق کی ہین م ز مقید موسس جیسا کہ
قاضی وحامی ت ہفتم مقید موسس جیسا کہ قاضی اور حامی کہ الف تاسیس اور
ضاد اور میم دونون مین دخیل اور یا رشتناه تحتانی روی مقید ہے م ح مقید مردف
چنانکہ جبال وخیال ت ہشتم مقید مردف جیسا کہ جبال اور خیال مین الف ردف
اور لام روی مقید ہے م ط مقید مجرد چنانکہ قمر وخطر واین سہ نوع مقیدات ست ت
نہم مقید مجرد جیسا کہ قمر اور خطر مین را روے مقید ہے اور بس اور یہہ تین قسمین روے مقید کی ہین
م و سہ نوع مطلق ممکن الوقوع نبود وآن موسس مردف ومجرد باشد ہر سہ غیر
موصول وغیر مخرج از جہت امتناع تحرک حرف آخر از شعر ت اور تین قسمین
روی متحرک کہ غیر ممکن ہین اور وہ موسس اور مردف اور مجرد ہین تینون غیر
موصول اور غیر مخرج یعنی مطلق موسس غیر موصول وغیر مخرج اور مطلق مردف غیر
موصول اور غیر مخرج اور مطلق مجرد غیر موصول اور غیر مخرج کسواسطے کہ آخر شعر ساکن
ہوتا ہے اور یہان روی متحرک بدون وصل اور خروج کے واقع ہوئی ست پس
وقوع اسکا غیر ممکن ہے م د شش نوع مقید واقع نبود وآن موسس ومردف
ومجرد بود ہر سہ یا موصول غیر مخرج یا موصول مخرج اما بہ نزدیک کسانیکہ وصل وخروج
بعد از روی ساکن جایز ندارند از جہت این علت ت اور چہ قسمین روے ساکن
واقع نہین ہوتین اور موسس اور مردف اور مجرد تینون موصول غیر مخرج یا موصول
مخرج لیکن نزدیک اون لوگون کے جو وصل اور خروج بعد روے ساکن کے جایز نہین
رکھتے واسطے اسی علت کے یعنی بہ سبب عدم جواز وصل وخروج بعد روے ساکن کے م
و اما نزدیک کسانیکہ جایز دارند ازین شش دو نوع ممکن الوقوع نبود وآن المقید مردف
موصول غیر مخرج بود از جہت توالی سہ حرف ساکن در روے یعنی ردف در روے وصل ت
و اما نزدیک اون لوگون کے کہ وقوع وصل وخروج کا بعد روے ساکن کے جایز رکھتے ہین
ان چہ قسمون سے دو قسمین ناممکن ہین اور وہ اول مقید مردف موصول غیر مخرج بہ سبب برابر

تین حرف ساکن کے اوس مین اور وہ تین حرف ساکن یعنی ردف اور روے اور وصل اسواسطے
کہ جب روے مقید ہوی ساکن ٹھہرے اور ردف خود عبارت حرف ساکن سے ہے اور
وصل کہ آخر شعر مین ہے لامحالا ساکن ہوگا پس وقوع الصورة کا ناممکن ہے م مقید
مردف موصول مخرج از جہت توالی دو ساکن در غیر مقطع شعر وآن ردف و روے بود کہ
بر وصل متحرک سابق باشند ت اور دوسرے صورت ناممکن مقید مردف موصول
مخرج ہے بہ سبب برابر آنے دو ساکن کے غیر آخر شعر مین اور وہ ردف ساکن
اور روے ساکن متحرک سے پہلے واقع ہونگے اور دو ساکن سوا آخر شعر کے درمیان میں
نہین آتے پس یہ صورت بھی ناممکن ٹھہری م و چہار نوع باقی ممکن بود باین تفصیل
المقید موسس موصول مخرج چنانکہ لم تخاطبہا ولم تراقبہا وکسانیکہ انکار این نوع کنند
تکرار الف وبا از باب لزوم مالایلزم شمرند و ہا روے کنند وقافیہ مطلق مجرد موصول
غیر مخرج واگر بدل با حرفی از حروف مدبود چنانکہ در قاصیہا ودانیہا مطلق مردف
شمرند ت اور چار قسمین باقی ممکن ہین اس تفصیل سے اول مقید موسس موصول مخرج
جیسا کہ لم تخاطبہا اور لم تراقبہا مخاطبت سے بمعنی باہم خطاب کردن اور مراقبت سے
بمعنی نگاہداشتن یکدیگر پس ان مین الف تاسیس ہے اور طا اور قاف دونون
دخیل اور بار روے ساکن اور ہا وصل اور الف آخر خروج اور جو لوگ انکار اس نوع سے کرتے
ہین اس مین یہ تاویل بیان کرتے ہین کہ بعد روے ساکن کے وصل اور خروج نہین ہوتا
اس قافیے مین تکرار الف اور با کی لزوم مالایلزم ہے اور ہے روی ہے اور الف
وصل اور قافیہ مطلق مجرد موصول غیر مخرج ہے اور اگر بدل ہو ساتھہ ایک
حرف کے حروف مدسے جیسا کہ قاصیہا اور دانیہا مین ہے مطلق مردف جانتے
ہین یعنی یا روف ہے اور ہا روے اور الف آخر وصل اور قاصی بمعنی اعلی
اور دانی بمعنی ادنے ہے م ب مقید موسس موصول غیر مخرج و درینصورت چون
روے و وصل ساکن باشند واصل در کلام عرب آنست کہ چون دو ساکن متوالی
استعمال کنند ساکن اول از حرف مد بود و دو حرف مد متوالی نتوانند بود پس لامحالہ روی

از حرف مد بود و وصل ہاے ساکن چنانکہ در قاضیہ و حامیہ و کسانیکہ انکار این نوع کنند
تکرار الف از باب لزوم مالایلزم شمرند و یا ردف نہند و ہارا روی و قافیہ مقید مردف گویند
ت دوم مقید مؤسس موصول غیر مخرج اور اس صورت میں جو روی اور وصل دونون
ساکن ہونگے اور قاعدہ کلام عرب کا یہ ہے کہ جب دو ساکن برابر استعمال کرتے
ہیں پہلا ساکن حروف مد سے ہوتا ہے اور دو حرف مد برابر نہین ہو سکتے پس
لامحالا روی حرف مد ہوگی اور وصل ہا ساکن جیسا کہ قاضیہ اور حامیہ مین ہی پسکون
یا و ہا قاضیہ یعنی حکم کنندۂ آن اور حامیہ حمایت کنندۂ آن الف تاسیس اور ضاد اور
میم دونون مین دخیل اور یاے تحتانی روی ساکن اور ہا وصل ہے اور جو لوگ منکر
اس نوع کے ہین کہتے ہین کہ بعد روی ساکن کے وصل نہین آتا پس تکرار الف
قاضیہ اور حامیہ مین لزوم مالایلزم اور یا ردف اور ہا روی ہے اور قافیہ اونکے نزدیک
مقید مردف ہے ہم و ہمانکہ تجویز این دو نوع اقتضاے آن کند کہ تعریفے کہ خلیل قافیہ را
کردہ است بران جملہ کہ صدر این فن گفتیم تمامی حروف و حرکات قافیہ را متناول نباشد
چہ دخیل و تاسیس و رس درین دو صورت ازان تعریف خارج باشند اما ان تعریف
بنابر آنست کہ قافیہ مقید را وصل و خروج نباشد ت اور معلوم ہو کہ تجویز اس دو نوع
کی یعنی مقید مؤسس موصول مخرج جیسے لم تخاطبہا اور مقید مؤسس موصول غیر مخرج جیسے
قاضیہ اسبات کو چاہتی ہے کہ وہ تعریف قافیے کی جو خلیل نے کی ہے اور صدر کتاب
مین بیان ہوئی ہے تمام حروف اور حرکات قافیہ اوس تعریف مین شامل نہون
کسواسطے کہ قول خلیل یہ ہے کہ ساکن آخر ساکن اول تک مع حرکت ماقبل قافیہ ہی
پس بیان دخیل اور تاسیس اور رس یعنی حرکت ماقبل تاسیس ان دونون
صورتون مین تعریف خلیل سے خارج ہوتی ہے مثلا لم تخاطبہا مین موافق ہے
تعریف خلیل کے با اور ہا اور الف اور حرکت ماقبل ما قافیہ ہے اور طاے دخیل
اور الف تاسیس اور حرکت ماقبل اوسکی جسکو رس کہتے ہین خارج ہوتی ہے
اوسیطرح قاضیہ مین یا اور اوسکی حرکت ماقبل اور ہا داخل قافیہ ہے

اور الف تاسیس اور اوسکی حرکت ماقبل اور ضاد دخیل خارج مگر وہ تعریف خلیل کی اسواسطے ہو
کہ قافیہ مقید مین وصل اور خروج نہین ہوتا یعنی لم تخاطبہا مین لم تخاطب تک قافیہ ہوپس
با اور ساکن اول الف اور اوسکی حرکت ماقبل اور طاے دخیل قافیہ ہو باقی ردیف ہوا اور قاضیہ
مین قاضی تک قافیہ ہو پس یا اور ساکن اول الف اور اوسکی حرکت ماقبل اور ضاد دخیل قافیہ
باقی ردیف ہوا اس صورت مین تاسیس اور دخیل اور رس داخل تعریف مذکور رہتی ہین ہم ج مقید
مجرد موصول مخرج چنانکہ لم یطلبہا و لم یکجہا و منکران این نوع تکرار ہا را از لزوم مالایلزم شمرند
و ہا را روی کنند و قافیہ مطلق مجرد موصول غیر مخرج و اگر بدل ہاے از حرف مد بود چنانکہ در علاہا و
نداہا قافیہ مطلق مردف موصول شمرند ت سوم مقید مجرد موصول مخرج جیسا کہ لم یطلبہا و لم
یکجہا پس باے روی مقید اور ہا وصل اور الف خروج ہی اور معنی یہ کہ نجست آنرا و حاجت نشد آنرا
اور منکر اس نوع کی تکرار ہا کو لزوم مالایلزم اور ہا کو روی مطلق اور الف کو وصل جانتے ہین اور
قافیہ کو مطلق اور قافیہ کو مطلق مجرد موصول غیر مخرج کہتے ہین اور اگر بدل ہا کے حرف مد ہو جیسا کہ
علاہا اور ندا ہا مین یعنی بالاے آن بر آمد و آواز دادا اور قافیہ کو مطلق مردف موصول جانتے
ہین اور الف اول کو ردف اور ہا کو روی مطلق اور الف کو وصل کہتے ہین م د مقید مجرد
موصول غیر مخرج و درین صورت ہم روی از حروف مد تواند بود و وصل ہاے ساکن چنانکہ گفتہ آمد
شالش صلواہ و زکوۃ و منکران این قافیہ را مقید مردف شمرند این است انواع قوافی عند اہل علم
چہارم مقید مجرد موصول غیر مخرج اور اس صورت مین بھی روی حرف مد ہوگی اور وصل ہاے ساکن جیسا
کہ قبل ازین کہا گیا مثال اوسکی صلواۃ اور زکوۃ ہی الف روی مقید اور ہاے تانیث وصل ہی اور
منکر اس قافیہ کو مقید مردف جانتے ہین اور ہاے تانیث کو روی مقید اور الف کو ردف کہتے ہین یہ
ہین قسمین قافیون کی نزدیک عرب کے دانشمندان علم م فصل پنجم در عیوب قوافی نزدیک عرب
عیب ہا کہ تعلق بہ قافیہ دارد یا راجع است باحوال حروف و حرکات قافیہ یا راجع نیست و صنف اول
منقسم است باقسام عدد حروف اما انچہ تعلق بہ تاسیس دارد یکے سبق نتواند بود و آن جمع قافیہ
مؤسس و قافیہ نامؤسس باشد در یک بیت و ہمین عیب بعینہ اقتضاے وجود و عدم رس کند و در تاسیس و رس
نیز این اختلافے دیگر تصور نیفتد ت فصل پانچوین عیوب قوافی مین جو اہل عرب کے نزدیک ہین

وہ عیب کہ قافیے سے تعلق رکھتے ہین یا رجوع کرتے ہین طرف حرفون اور حرکتون کے با راجع بحروف
وحرکات نہین ہین پس جو راجع بحروف وحرکات ہین منقسم ہین باقسام عدد حروف یعنی جتنی قسمین
اون حرفون کی ہین اوتنی قسمین ان عیبون کی ہین اما جو عیب تعلق تاسیس سے رکھتا ہی ایک سے
زیادہ نہین ہے، اور وہ جمع ہونا قافیہ موسس او ر نا موسس کا ہے ایک بیت مین جیسے قافیہ
سالم اور مسلم کا اور یہی عیب بعینہ اقتضا کے وجود و عدم رس یعنی حرکت ماقبل تاسیس کرتا ہے
اسواسطے کہ تاسیس منحصر بالف ہی اور ماقبل الف سوا فتحہ کے نہین ہوتا پس اگر الف اور حرف
سے بدل جاے گا حرکت اوسکی ماقبل کی بھی بدل جاے گی خلا عالم مین رس ہی اور مسلم مین
رس نہین ہی اور تاسیس او رس مین سوا اسکے اور اختلاف لیال مین نہین آتا م واما
آنچہ تعلق بدخیل دارد وجز اختلاف اشباع نبود و آن سہ گونہ گواند بود چہ اختلاف بضم وکسر بود
یا بضم وفتح بود یا بکسر وفتح واما وجود وعدم دخیل و وجود عدم اشباع راجع بود با جمع موسس و
ناموسس ت واما جو عیب تعلق دخیل سے رکھتا ہی سوا اختلاف اشباع یعنی حرکت دخیل کی
نہین ہی اور وہ تین طرح پر ہوتا ہی یا اختلاف ساتھ ضمے اور کسرے کے جیسے کابل
اور کامل مین یا اختلاف ساتھ ضمے اور کسرے کے جیسے بیادر اور پرلا ور مین
یا اختلاف ساتھ کسرے اور فتحے کے جیسے تاجرا ور بادر مین اما وجود و عدم
اشباع حرکت دخیل کا راجع ہی طرف جمع موسس اور ناموسس کے اسواسطے کہ دخیل تابع
تاسیس کے ہے جہان تاسیس نہوگا دخیل بھی نہوگا جیسا قافیہ حل کا ساتھ حاصل کے کہ ایک
قافیہ موسس ہے اور اوس مین دخیل بھی ہے اور ایک ناموسس اور اوسمین دخیل بھی نہین
ہے اور یہ قافیہ عرب مین جائز نہین اور فصحاے عجم جائز رکھتے ہین۔ م و
آنچہ تعلق بر ردف دارد دہ نوع تواند بود اجمع مردف و نامردف ب جمع
میان واو والف ہر دو مد ج جمع میان یا والف ہر دو مد ر جمع میان واو کہ
ماقبلش مفتوح بود وا و مدہ جمع میان واوی کہ ماقبلش مفتوح بود والف ز جمع
میان واوے کہ ماقبلش مفتوح بود ویا ح جمع میان یاے کہ ماقبلش مفتوح بود و واو مدے
جمع میان یای کہ ماقبلش مفتوح بود والف ی جمع میان واو ویا ماقبل ہر دو

مفتوح ت ما اما جو عیب کہ تعلق ردف سے رکھتا ہے دس طرح پر ہوتا ہے اول
جمع ہونا مردف اور نامردف کا جیسے قافیہ حال اور حل کا دوسرا جمع ہونا واو
اور الف کا دونون مدہ جیسے قافیہ عمید اور عماد کا تیسرا جمع ہونا یا اور الف
کا دونون مدہ جیسے قافیہ عمید اور عماد کا چوتھا جمع ہونا واو ماقبل
مفتوح اور واو مدکا جیسے قافیہ قول اور طول کا پانچوان جمع ہونا واو ماقبل
مفتوح اور الف کا جیسے قافیہ قول اور قال کا چھٹا جمع ہونا واو ماقبل مفتوح اور
یای مدکا جیسے قافیہ ذیل اور قیل کا آٹھوان جمع ہونا یاے ماقبل مفتوح کا اور
واو مدکا جیسے قافیہ ذیل اور طول کا نوان جمع ہونا یاے ماقبل مفتوح کا اور
الف کا جیسے قافیہ ذیل اور زال کا دسوان جمع ہونا واو اور یا کا جس دونون کا
ماقبل مفتوح ہو جیسے قافیہ قول اور قیل کا م واختلاف دیگر ممکن بود وآن جمع
باشد میان واو ویا ہر دو مد اما آنرا از عیوب نشمرند وکسانیکہ واو ویا را کہ ماقبل
ایشان مفتوح بود ردف نشمرند نزدیک ایشان ازین دہ نوع مذکور نوع آخر
از اعتبار ساقط بود وشش نوع دیگر کہ بیش ازان باشد داخل بود در جمع
مردف و نامردف ت اور ایک اختلاف اور ممکن ہے اور وہ جمع ہونا واو
اور یا دونون مدہ کا ہے جیسے عمود اور عمید مین اور اوسکو عیب نہین
گنتے ہین شاعر کہتا ہے شعر بانت سعاد فقلبی الیوم متبول + تیم اثرہا لم یفد مکبول
لکنہا خلت قد سیط من دمہا + فجع دو لع واخلاف وتبدیل + یہ بھی بہتر نہین
ہے خصوصًا غزل مین اور جو لوگ واو اور یا ماقبل مفتوح کو ردہ نہین جانتے
اونکے نزدیک قسم دہم جیسے قول اور قیل جو آخر مین بیان کی ہے اعتبار
سے ساقط ہوگی اور نو قسمین جو باقی رہین اون مین چہ قسمین جو قبل اس نوع
آخر کی بیان کین داخل ہونگی جمع مردف اور نامردف مین یعنی ایک جگہہ مدہ
اور ایک جگہ غیر مدہ م واصناف عیوب متعلق بردف سہ نوع اول بیش خود
واجب راجع بود باخود ہمین اقسام باشد بعینہ چہ اختلاف این حروف اقتضاے

اختلاف حذو کہتے ہیں وبرعکس ت اور قسمین عیوب متعلق بردف کی تین
سے زیادہ نہین ہین کسواسطے کہ جو پہلے بیان کی یعنی دس مین ایک
اعتبار سے ساقط ہے اور چہ قسمین داخل جمع مردف اور نام مردف ہین
باقی رہین تین قسمین اور جو عیب کہ راجع ہے طرف حذو کے یعنی طرف
حرکت ماقبل ردف کے یہی اقسام ہین بعینہ کس لیے کہ اختلاف ان حرفونکا
مقتضی ہے اختلاف حذو کا اور برعکس یعنی اختلاف حذو کا مقتضی اختلاف
مذکورہ ہے م واما انچہ راجع بود بروے سہ صنف بود یکے انچہ روی دو
مختلف باشد و آن دو نوع بود یکے آنکہ دو حرف باشد قریب المخرج و
دیگر آنکہ قرب مخرج در و معتبر نباشد وصنف دوم انچہ بسبب اختلاف
توجیہ بود و آن ہم سہ گونہ بود چہ اختلاف بالضم والکسر بود یا بالضم والفتح یا بالفتح
والکسر وصنف سوم انچہ بسبب اختلاف مجرے بود و آن سہ گونہ بود بر قیاس
گذشتہ واما اختلاف بوجود توجیہ و عدمش یا بوجود مجری و عدمش از اعتبار
خارج بود چہ اقتضاے ازالت تشابہ کند اصلا ت واما جو عیب کہ
متعلق بروی ہے تین طرح پر ہے اول اختلاف روے اوسکی دو
قسمین ہین قسم پہلی وہ کہ دو حرف ہون قریب المخرج جیسے میم اور نون
ایک جگہ میم روی ہو ایک جگہ نون اسکو اکفا کہتے ہین قسم دوسری
وہ کہ قریب المخرج نہون جیسے یا اور را یہ بڑا عیب ہے اور اسکو اجازہ
کہتے ہین دوم عیب جو متعلق روی ہے بسبب اختلاف توجیہ یعنی
حرکت ماقبل روے کے تین طرح پر ہے اسواسطے کہ اختلاف بضم
وکسر ہوگا مثل در اور حضر یا اختلاف بضم وفتح ہوگا مثل دُر اور قم
یا اختلاف بفتح وکسر ہوگا مثل قمر و حضر سوم عیب جو متعلق روی ہے
بسبب اختلاف مجرے یعنی حرکت روے متحرک کے ہوتا ہے
بر قیاس گذشتہ یعنی بضم وکسر جیسا قالوا اور قالہ مین یا بضم

اور فتح جیسا قالُہ اور قالہ مین یا بالفتح وکسر جیسا قالہ اور قالہ مین واما اختلاف ساقط
ہونے اور ہونے توجیہ کے جیسا قمر اور امر مین یا اختلاف ساقط ہونے اور ہونے
مجرے کے جیسا علمہ اور علیہ مین اعتبار سے خارج ہے یعنی قابل اعتنا نہین
اسواسطے کہ اقتضاے ازالت تشابہ کرتا ہے مطلقاً یعنی اس کسیطرح کا تشابہ
نہین ہے پس قافیہ عیب دار بھی نہوگا م واما انچہ راجع با وصل بود ہم بر سہ گونہ باشد
و آن اختلاف بود بہ واو ویا یا بواو والف یا بالف ویا وبحقیقت راجع باشد باختلاف
مجری واما اختلاف وصل بجمع یکے از حروف ہر با ہا واختلاف مجمع ہای ساکن ومتحرک
اختلاف بوجود وعدمش از اعتبار خارج بود چہ مقتضی ازالت اصل تشابہ باشد ت واما
جو عیب راجع بوصل ہوتا ہے وہ بھی تین طرح پر ہوتا ہے اور وہ اختلاف بواو ویا ہے
جیسا قالو اور قالی مین یا اختلاف بواو والف ہے جیسا قالوا اور قالا مین یا اختلاف
بالف ویا ہے جیسے قالا اور قالی اور حقیقت مین یہ عیب راجع ہوتا ہے طرف اختلاف
مجرے یعنی حرکت روی متحرک کی واما اختلاف وصل کا ساتھ جمع ہونے ایک حرف
کے ساتھ حرف ہا کے جیسا قالوا اور قالہ مین اور اختلاف وصل کا بجمعیت ہا ساکن
ومتحرک جیسا کہ جملہ و جملہا مین اور اختلاف وصل کا بوجود عدم جیسا کہ جمل اور جملہ اعتبار
سے خارج ہے کسواسطے کہ اصل تشابہ ان مین زائل ہے یعنی اختلاف کے ساتھ کچھ تشابہ
جاتا ہے بیان کسیطرح کا تشابہ بھی نہین ہے پس ما نحن فیہ سے خارج ہے م واما اختلاف خروج
ہم سہ نوع بود چہ یا بجمع واو ویا بود یا بجمع واو والف یا بجمع یا والف وہر سہ راجع بود با
اختلاف نفاذ و حکم اختلاف خروج بجمع وجود وعدمش ہم از اعتبار خارج بود واین عیب ہا
متعلق بود بحروف وحرکات ت واما اختلاف متعلق خروج بھی تین طرح ہے اسواسطے کہ
یا بجمع واو ویا ہوگا جیسے فخطا بہو ویکتابہی یا بجمع واو والف جیسے لم یطلبہو ولم یطلبہا یا
بجمع یا والف جیسے یقتابہی وکتابہا اور یہ تینون راجع ہین باختلاف نفاذ یعنی حرکت وصل
متحرک اور حکم اختلاف خروج کا بھی بجمع وجود وعدم اعتبار سے خارج ہے اور یہ سب عیب متعلق ہین
بحروف وحرکات م اما عیب ہا کہ بحروف وحرکات متعلق نبود یا بسبب اعادہ قافیہ بود و آن

چنان بود کہ کلمہ کہ بر قافیہ مشتمل بود بلفظ و معنی مکرر شود یا بسبب آن بود کہ قافیہ را از صیغہ مستعمل
تحریف کنند تا اشتباہ حاصل آید مثلاً ابرہیم با براہیم کنند چون قافیہ نعیم و کریم باشد یا لفظی را
قافیہ کنند کہ معنی را بان اختصاصی نبود مثلاً اگر قافیہ سجود و شہود باشد و ذکر باری تعالے
در موضع قافیہ افتد از اسمای او تعالی ودود را ایراد کنند و ایراد این اسم را بجز رعایت قافیہ وجہی
نبود و یا لفظی را قافیہ کنند کہ جزو سخنی باشد و جزو دیگر در اول دیگر بیت بود مثلاً در شعری کہ قافیہ
کرم قافیہ کرم و علم باشد لم از لم یفعل قافیہ کنند و یفعل در اول بیت دیگر بیاورند تمت اما وہ
عیوب جو حرف اور حرکات سے تعلق نہین رکھتے ہین کئی طرح پر ہین یا وہ عیب بہ سبب
اعادۂ قافیہ ہوتا ہے اوسکی صورت یہ ہے کہ جو کلمہ کہ مشتمل قافیہ ہے لفظ و معنی مین
مکرر ہو یعنی لفظ بھی ایک اور معنی بھی ایک جیسے لسان اور لسان دونون بمعنی زبان
پس اگر لفظ بدل جاے جیسے لسان اور زبان قافیہ ہوگا یا معنی بدل جائین جیسے لسان
ایک جگہ بمعنی زبان اور ایک جگہ بمعنی زبانہ ترازو قافیہ ہوگا یا وہ عیب بہ سبب اسکے
ہوتا ہے کہ قافیہ کو صیغہ مستعمل سے تحریف کرین اسواسطے کہ باہم مشابہت ہو جاے یعنی
غیبت دور ہو جاے فی الجملہ تغایر پیدا ہو مثلاً ابراہیم کو ساتھ ابراہیم کے قافیہ کرین مطلع
مین جب قافیہ نعیم و کریم ہو قصیدے مین پس قافیہ کرنا ایک کلمے کا بہ تحریف روا ہے
یا وہ عیب یون ہوتا ہے کہ ایسی لفظ کو قافیہ کرین کہ معنی کو اوس لفظ سے خصوصیت
نہو جیسے ودود بمعنی دوست اور ایک اسم اسماے باری تعالی سے بھی ہے پس جب قافیہ
سجود اور شہود کا ہو اور ذکر باری تعالے موضع قافیہ مین پڑے اسمای باری تعالے
سے ودود ایراد کرین اور یہ وارد کرنا اس اسم کا فقط برعایت قافیہ ہو اور کوئی وجہ نہو
حاصل یہ کہ ودود اور قادر اور متکلم صفت واقع ہوتے ہین پس رب ودود اور رب قادر کہنا
چاہیے کہ معنی کو خصوصیت ہو جاے یا عیب قافیے کا یہ ہے کہ ایسی لفظ کو قافیہ کرین
کہ وہ جزو ایک سخن کا ہو اور دوسرا جزو اوسکا اول بیت ثانی مین ہو مثلاً جس شعر مین قافیہ
کرم اور علم کا ہو لفظ لم کو قافیہ کرین لم یفعل سے اور یفعل کو اول بیت ثانی مین لائین ہم و
عیوب قافیہ علی الاجمال سہ صنف باشد اول آنچہ البتہ نشاید کہ ایراد کنند و اگر کسے ایراد کند

آن خناذ قسم ضرب انجز ابراوکس قبیح بود اما استعمال آن شعرا از روی ضرورت اتفاق
افتد دوم آنچہ استعمال آن بسیار باشد اما مستحسن نبود و از عیوب مذکور بعضے را القاب
مخصوص باشد و بعضے را نباشد تمت اور عیوب قافیے کے مجملاً تین قسم پر ہین اول وہ کہ قطعاً
نہ چاہیے کہ ایراد کرین اور اگر کوئی ایراد کرے اوسکو شاذ جانتے ہین دوم وہ کہ ایراد اوسکا
قبیح ہو اما استعمال اوسکا شعر مین از روے ضرورت کے اتفاق پڑے سوم وہ کہ استعمال اوسکا
بہت ہو مگر مستحسن نہو یعنی ایک قسم ایسی ہے کہ استعمال اوسکا عند الضرورت بھی جائز نہین ہے
اور دوسری قسم ایسی ہے کہ عند الضرورت جائز ہے مگر قبیح ہے اور تیسری قسم ایسی ہے
کہ بے ضرورت بھی روا ہے مگر قبیح ہے اور یہ عیوب مذکورہ مین بعض کے القاب مخصوص
ہین اور بعض کے القاب نہین ہین ہم وراز القاب مشہورہ یکے اقواست و آن اختلاف
مجری باشد و البتہ روا نبود تمت اور القاب مشہورہ سے ایک اقوا ہے اور وہ اختلاف
مجرے یعنی حرکت روے کا ہے جیسے قالو اور قالہ بالضم و کسر اور قالہ اور قالہ بالضم و فتح اور
قالہ اور قالہ بالفتح و کسر اور یہ مثالین سابق بھی لکھی گئی ہین پس یہ اختلاف البتہ روا نہین
ہے اور اقوا بالکسر تمام ہونا زاد کا لیس ستی کالانا الیا گویا زاد مسافر کا تمام ہوا غیاث
ہے اور منتخب مین بمعنی خالی شدن منزل اور محتاج اور درویش گردانیدن اور
مختلف گردانیدن قافیہا بحرکات و در منزل خالی فرود آمدن و مسافرت کردن از دلوت
شدن و خالی شدن شکم از طعام ولب یا ر بال شدن و بے مال شدن لکھا ہے ہم و
دوم اکفاست و آن اختلاف حروف روی باشد بے اعتبار قرب مخرج و ہم البتہ روا نبود و
سوم اجازت ست و آن اختلاف حروف روی باشد بشرط آنکہ در مخرج متقارب باشند مانند طا و
یا سین و صاد این نوع اسست از اکفاست اور دوسرا اکفا ہے اور وہ اختلاف حروف روی کا ہے
بدون اعتبار قرب مخرج یعنی اعتبار قرب مخرج کا اس مین ضرور نہین ہے قریب المخرج
ہون یا نہون اور یہ البتہ روا نہین ہے اور اکفا بالکسر کج کرنا ظرف کا تا جو کچھ کہ اوس
مین ہو گر جاے اور خم دینا کمان کو اور ایک نوع عیب قافیہ ہے کہ بعض
ابیات مین حرف روی اور ہو اور بعض مین اور منتخب سے اور غیاث مین لکھا ہے

کہ اکفا عیب قافیہ ہے کہ روی یا قید مختلف ہو بشرط قرب مخرج جیسے صباح اور سپاہ
اور بحرا اور شہر تیسرا عیب اجازت ہے اور وہ اختلاف حروف روی کا ہی بشرطیکہ
مخرج مین متقارب ہون جیسے تا اور طوی اور سین اور صاد اور یہ ایک نوع ہے
اکفا کی یعنی اکفا عام ہے اور اجازہ خاص اور اجازہ نرا تجھیہ روا رکھنا اور چھوڑ دینا
اور دستوری دینا اور ایک قافیے مین ایک جگہ طوی اور ایک جگہ دال روی لانا
منتخب سے اور صاحب غیاث نے معنی خراد مین لکھا ہے کہ ماخذ اس لفظ کا کتب
معتبرہ لغات عرب مین پایا نہ گیا اور ملا نورالدین ظہوری نے خوان خلیل مین نہاد اور
خراد کا قافیہ کیا ہے ظاہرا طوی خراط کی فارسیون نے اپنے تصرف سے تاے قرشت سے
بدل کے بعجت قرب مخرج دال سے مبدل کی ہے اور صراح مین لکھا ہے کہ باصطلاح شعرای
عرب اس عمل کو اجازہ کہتے ہین کہ ایک مصرع مین حرف روی طا مہملہ کو لانا اور مصراع دیگر
مین دال لانا تم کلامہ ح قولہ این نوعی است از اکفا ظاہرا این قول صحیح نیست
چہ در اکفا حسب تصریح مصنف علام عدم اعتبار قرب مخرج است و در اجازہ اعتبار
قرب مخرج پس اندراج و نوعیت یکے از مخالفین نسبت دیگرے صورت نہ بندد مگر آنکہ
گویند معنی قولہ بے اعتبار قرب مخرج آنست کہ قرب مخرج دران ضروری نیست باشد
یا نہ وہذا ہو الموافق لما قالہ ابن الحاجب فی المقصد الجلیل الاکفا اختلاف الروی
فان یکن بشبہ بمخرج او بخط فہو قد سہلا لیکن صاحب مفتاح و خزرجیہ میگویند اختلاف روی
متقارب المخرج را اکفا گویند و متباعد المخرج را اجازہ و بسیاری از عروضیان دیگر نیز
موافق ایشان اوردہ اند بل معنی اجازہ انچہ مصنف علام آوردہ در کتابے دیدہ نشد
تم کلامہ ظاہر ہے کہ اعتراض اول کو خود کچھ سمجھکر دفع کیا اور اعتراض ثانی اگر صراح
اور منتخب بھی دیکھتے نہ کرتے کسواسطے کہ منتخب اور صراح مین لکھا ہے کہ اجازہ اوسکو
کہتے ہین کہ ایک قافیے کے روی طوی اور ایک قافیے کی روی دال ہو اور دال اور
طوی قریب المخرج ہین چنانچہ رسالہ مطبوعۂ سید حسن قاری مین یہ عبارت لکھی ہے
کہ مخرج طا اور دال بی نقطہ و تای قرشت از سر زبان ست فافہم ہم چہارم سناد و آن

چند نوع بود ا جمع موسس و ناموسس ب جمع مردف و نامردف ج اختلاف ردف بواو
والف یا بیا والف در حرف مد د اختلاف ردف بیای غیر مد کہ ماقبلش مفتوح بود با مد ہ
اختلاف توجیہ و سہ قسم اول روا نبود چہارم قبیح بود اما استعمال کنند نادر و پنجم بسیار
استعمال کنند و قبحش از قبح چہارم کمتر بود و بعضے اختلاف توجیہ بضم و کسر روا دارند قیاس
بر اختلاف ردف بواو و یا و در ہمہ مواضع قبح این ہمہ نوع اختلاف از دیگر انواع کمتر تم ندت
چوتھا عیب قافیے کا سناد ہے اور سناد بالکسر لغت مین بمعنی معاونت ہے اور اصطلاح
اہل عروض مین جو عیب کہ قبل روی کے ہو اور وہ کئی طرح پر ہے اول جمع ہونا موسس
اور ناموسس کا یعنی ایک جگہ الف تاسیس ہو اور ایک جگہ نہو جیسا سالم اور سلم مین دوم
جمع ہونا مردف اور نامردف کا یعنی ایک جگہ حرف ردف ہو ایک جگہ نہو جیسا طور اور
طہر کہ عربی مین حرف ردف مدہ ہوتا ہے سوم اختلاف ردف کا بواو والف جیسے طول
اور قال یا بیا والف حرف مد جیسے قال اور قیل چہارم اختلاف ردف کا بیای غیر مدہ
کہ ماقبل اوسکا مفتوح ہو ساتھ یاے مدہ کے جیسے ذیل اور قیل پنجم اختلاف توجیہ
کا جیسے قل اور حل اور حل اور تین قسمین پہلی سناد کی روا نہین ہین مطلقاً اور چوتھی
قسم قبیح ہے مگر استعمال کرتے ہین بہ ندرت یعنی کبھی کبھی اور پانچوین یعنی اختلاف
توجیہ بہت استعمال کرتے ہین اور قبح اوسکا چہارم سے کمتر ہے اور بعضے اختلاف
توجیہ کا بضم و کسر روا رکھتے ہین اور قیاس کرتے ہین اختلاف ردف بواو و یا پر یعنی
اختلاف توجیہ کا بالضم و کسر جیسے قل اور حل ہے مثل اختلاف ردف بواو و یا کے
جیسے عمود اور حمید الخ جیسے وہ جائز ہے ویسے یہ جائز ہے اور سب مواضع مین قبح
اس نوع اختلاف کا اور انواع سے کمتر جانتے ہین ح مخفی نماند کہ نوع ششم
از انواع سناد باقی ماندہ و آن اختلاف اشباع یعنی حرکت دخیل است چنانکہ
در عالم و عالم بکسر لام یکے و بفتح لام دیگر تم کلامہ ظاہر ہے کہ سناد کہتے ہین اوس
عیب کو جو ماقبل روی کے ہو اس صورت مین صورت قل اور حل اور عالم اور عالم
کی ایک ہے اور توجیہ عام ہے اور اشباع خاص پس اشباع داخل توجیہ ہے صاحب حاشیہ کو

یہ بھی یاد نہیں کہ خود قبل اسکے بیان توجیہ میں حاشیہ لکھا ہے کہ فرق در توجیہ و اشباع
آنست کہ توجیہ عبارت است از حرکت ماقبل روی ساکن خواہ آن حرف ماقبل دخیل باشد
مثل میم کامل و راملِ یا نباشد چنانکہ میم قمر و فرد و اشباع عبارت ست از حرکت دخیل کہ مابعد
تاسیس بود خواہ روی آن ساکن بود خواہ متحرک پس نسبت عموم من وجہ درمیان این ہر دو
متحقق ست تم کلامہ م بحسب ایطا و آن اعادت قافیہ بود و چندانکہ تکرار قافیہ بیک دیگر
نزدیکتر بود قبحش زیادت بود و ایراد لفظ مشترک مانند عین بمعنی مختلف ایطا نبود و ہمچنین
اگر لفظ در اصل یکے بود و بتصریف یا وجوہ استعمال مختلف شود اختلافے کہ اقتضاے
اختلاف لفظ یا معنی کند مثلاً رجل و الرجل یکے نکرہ و دیگر معرفہ و لم تضرب و لم تضربی
یکے مخاطبہ مونث و دیگر مخاطبہ او و غلام و غلامی یکے بیای اطلاق دیگر بیای اضافت
بانفس خود و امثال این ایطا نبود و اما رجل و الرجل و یضرب و تضرب و امثال این
ایطا بودت پانچواں عیب قافیے کا ایطا ہے اور ایطا بمعنی پامال کردن و پامال
کنانیدن ہے منتخب اور غیاث سے اور اصطلاح اہل عروض میں تکرار قافیہ لفظاً و معناً
ہے اور حقیقی کہ تکرار قافیہ بیکدگر سے نزدیکتر ہو قصیدے میں قبح اوسکا زیادہ ہوگا
لکھا ہے کہ اقل قصیدہ سات بیتیں ہیں پس اگر اعادہ قافیہ کا بعد سات بیتوں کے ہو گویا
اعادہ قصیدۂ ثانی میں ہے اور اسیطرح اگر اعادہ فن دیگر میں ہو مثلاً تمہید کے بعد
مدح شروع کرے اور اعادہ قافیے کا عمل میں لائے کچھ باک نہیں ہے کذا قال السکاکی
اور وارد کرنا لفظ مشترک کا مانند عین کے بمعنی چشم و آفتاب و ذات و چشمہ وغیرہ بمعنی
مختلف ایطا نہیں ہے یہی ہے مذہب جمہور کا مگر خلیل تکرار قافیہ باختلاف معنی بھی داخل ایطا
جانتا ہے الا باختلاف اسم و فعل مثل ذہب و اسم بمعنی زر اور فعل بمعنی رفت یہ ایطا
اوسکے نزدیک خارج ہے اور اسیطرح اگر لفظ اصل میں ایک ہو اور بسبب تصریف
کے یعنی گردانے کے یا بوجوہ استعمال مختلف ہو پس وہ اختلاف کہ مقتضی اختلاف لفظ ہو یعنی
اوس سے اختلاف لفظ ہو جائے یا مقتضی اختلاف معنی ہو یعنی اوس سے اختلاف معنی ہو جائے مثلاً
رجل اور الرجل کہ ایک نکرہ ہے یعنی کوئی مرد اور دوسرا معرفہ ہے یعنی یہ مرد اور لم تضربی اور

لم تضرب باشباع ایک صیغہ مونث حاضر کا اور ایک صیغہ مونث غایب کا اور غلام باتباع
اور غلامی ایک بیاے اطلاق اور ایک بیاے اضافت طرف اپنی ذات کے یعنی غلام میرا اور
امثال اسکی ایطا نہیں ہے کسواسطے کہ الرجل اور رجل میں تغایر معنی ہوگیا اور لم تضربی
اور لم تضرب میں اور غلام اور غلامی میں تغایر لفظی ہوگیا اما رجل اور رجل اور یضرب
اور تضرب اور امثال اسکی داخل ایطا ہیں ح قولہ یضرب و تضرب مخفی نماند کہ حکم
مخالف الرجل از رجل بسبب شدت اتصال افادہ آن می کند کہ در یضرب و تضرب نیز
ایطا نباشد چہ اتصال یای یضرب و تای تضرب کمتر از اتصال الرجل نمی نماید واللہ اعلم تم
کلامہ فتامل کہ الرجل اور یضرب اور تضرب میں اتصال الف و لام اور یا اور تا سے غرض نہیں
جیساکہ صاحب حاشیہ نے گمان کیا ہے غرض یہ ہے کہ الرجل اور رجل میں صورت
معنی کی بدل گئی اور معنی متغایر ہوگئے بخلاف یضرب اور تضرب کے کہ صورت معنی کی ایک
رہی اور آخر لفظ بھی ایک ہی رہا فقط حضور اور غیبت باعث تغایر نہیں ہے م ششم
تضمین و آن تعلق آخر بیت بود با اول دیگر بیت چنانکہ در بیشتر گفتہ آمد و این تضمین غیر
آنست کہ در صنعت ہای شعر آمدہ و آن ایراد شاعر بود در اثنای شعر خود بیتے مشہور کہ
بہمان وزن و قافیہ بود از شعر دیگرے بر سبیل استشہاد و یا تمثیل ابیات آنچہ واجب نمود
ایراد آن از علم قافیہ شعر تازی واللہ اعلم ت چھٹا عیب قافیے کا تضمین ہے اور وہ تعلق
آخر بیت کا ہے ساتھ اول بیت ثانی کے جیساکہ پیشتر کہا گیا مثل لم کے کہ
آخر بیت اول میں قافیہ ہو اور یفعل شروع بیت ثانی میں آئی اور یہ تضمین سوا اوس
تضمین کے ہے کہ داخل صنائع شعر ہے اوسکی صورت یہ ہے کہ شاعر اپنی شعر میں
شعر مشہور شخص غیر کا ہم وزن اور ہم قافیہ بر سبیل استشہاد یا تمثیل ضم کرے
یہ ہے جو کچھ کہ واجب تھا ایراد اوسکا علم قافیہ سے شعر تازی میں واللہ اعلم
م **فصل ششم** در حروف و حرکات قوافی نزدیک پارسی گویان و ذکر ردیف
حرف تاسیس را در شعر پارسی اعتباری نیست و کسانیکہ اعتبار کردہ اند ملاحظہ شعر عرب کردہ اند
و حال ایشان ہمانست کہ حال کسانیکہ بر اوزان خاص عرب شعر فارسی گفتہ اند و چون

تاسیس ساقط شود دخیل هم ساقط شود و از حرکات رس و اشباع ساقط شود ت فصل
چھٹی حروف و حرکات قوافی مین نزدیک فارسی گویون کے اور ذکر ردیف مین حرف تاسیس
کو شعر فارسی مین کسیطرحکا اعتبار نہین ہے اور جن لوگون نے اعتبار کیا ہے ملاحظہ شعر
عرب کا گیا ہے یعنی یہ تقلید عرب کہا ہے اور باب لزوم ما لا یلزم سے جاناہے اور حال
اون لوگونکا وہی ہے جیسے افغان عرب مین تقلید آ شعر فارسی کہے ہین اور جب تاسیس
ساقط ہوا حرف دخیل بھی ساقط ہوا اور حرکتون سے رس اور اشباع دونون حرکتین ساقط
ہوئین کسواسطے کہ رس حرکت ماقبل تاسیس اور اشباع حرکت دخیل کا نام ہے م در ردف
در فارسی ہر حرف کہ اتفاق افتد شاید خواہ حرف مد خواہ غیر آن و واجب بود کہ در ہمہ قصیدہ
یک حرف بود بعینہ و ساکن بود و حرکت ماقبل او یعنی خدو یک حرکت بعینہ بود مثال
ردف حرف علت الف در کار و بار و واو در رود و سرود و یا در تیر و شیر و حرفی کہ
بواو ماند در گور و شور و حرفے کہ بیا ماند در دیر و زیر و مثال حرفہای دیگر را در کرد
و مرد و سین در دست و شست و کاف در بکر و فکر ت اور ردف فارسی مین جو حرف
کہ اتفاق پڑے سزاوار ہے خواہ حرف مد خواہ غیر مد اور واجب ہے کہ تمام قصیدی
مین ایک حرف پڑے بعینہ اور ساکن ہو اور حرکت ماقبل اوسکے یعنی خدو ایک حرکت
بعینہ ہوتی ہے مثال ردف حرف علت کی جیسے الف کار و بار مین اور واو رود اور
سرود مین یعنی سرود اور یا تیر اور شیر مین اور وہ واو جو مدہ سے مشابہ ہے جیسا
گور شور مین یہ حرکت مجہولہ اور وہ حرف جو یاے مدہ سے مشابہ ہے جیسا
دیر و زیر مین یہ حرکت مجہولہ اور مثال اور حرفون کی جو غیر مدہ ہین جیسے را کرد و
مرد مین اور سین دست و شست مین اور کاف بکر اور فکر مین معلوم کیا چاہیے کہ
اور عروضیون نے ردف فقط حروف مدہ کو قرار دیا ہے اور غیر مدہ کو اس جگہ
قید کہا ہے اور قید کو حصر کیا ہے دس حرفون پر یعنی با و خا و را و زا و سین و شین
و غین و فا و نون و ہا اور مثالین یہ لکھی ہین ابر و صبر و تخت و بخت و شور و دور و رد و برزم و
رزم و دست و ست و دشت و گشت و مغز و نغز و گفت و سفت و بند و پند و چہر و مہر اور حرف

بعینہ ایک حرف ہونا تمام قصیدے مین اور اوسکی حرکت ماقبل یعنی خدو کا ایک حرکت
ہونا بعینہ بس جو کچھ اسکے خلاف ہے اور جمع ہونا حرکت معروف اور مجہول کا مثلاً دور اور
شور مین ان سب کا حال عیوب مین لکھا جائے کا بیان تصحیح اوسکی ضرورت نہین رکھتی م د
اما ردی باشد کہ یک حرف بود و باشد کہ دو حرف بود اول را مفرد خوانند و دوم را مضاعف
ت و اما ردف کبھی ایک حرف ہوتا ہی اور کبھی دو حرف اول کو ردف مفرد کہتے ہین اور
دوم کو ردف مضاعف اور عروضیون نے اس جگہ ردف کو مکرر کہا ہے ایک کو ردف
اصلی اور ایک کو ردف زائد م و ردف مفرد باشد کہ حرف مد بود مانند الف در
جدا و ردا و یا در ربی و صبی و واو در راسو و پہلو و شبیہ بیا در دعوی و معنی شبیہ بواو
در نیکو و مینو و باشد کہ غیر مد بود مانند دال در کرد و مرد و را در گذر و سفر ت
اور ردف مفرد کبھی حرف مد ہوتا ہے جیسا الف جدا اور ردا مین اور یا ربی اور صبی
مین اور راسو اور پہلو مین اور راسو بمعنی نیولا کے ہے اور شبیہ بیا جیسا دعوی اور
معنی مین اور شبیہ بواو جیسا نیکو اور مینو مین اور کبھی ردف مفرد غیر مد ہوتی ہے مانند
حرف دال کے کرد و مرد مین اور مانند حرف را کے گذر اور سفر مین م ردف مضاعف
از حرفہای معدودہ بود و بشرطہای مخصوص اما شرطہا آن بود کہ قافیہ مردف بود
و ردف یکے از حروف مد بود و آن دو حرف کہ روی باشد ہر دو در کلمہ اصلی باشند
و حرف اول یا واو ہر دو مجہول الحرکۃ باشند ت اور روی مضاعف حروف
معدودے ہوتی ہی اور اوسمین شرطین ہین اول یہ کہ قافیہ مردف ہو دوسرے یہ کہ ردف
ایک حروف مد سے ہو تیسرے یہ کہ وہ دو حرف روی کے کلمے مین اصلے ہون چوتھے
یہ کہ حرف پہلا یا اور واو کا دونو مجہول الحرکۃ ہون جیسے بنجیت اور سوخت کہ قافیہ
مردف ہے اور واو اور یا انہین حروف مد ہین اور دونون حرف ردف یعنی خا
اور تا کلمے مین حرف اصلے ہین اور حرف اول واو اور یا کا یعنی با اور سین بنجیت اور
سوخت مین مجہول الحرکۃ مین صاحب حاشیہ نے لفظ واو کو دور کرکے یہ عبارت
لکھی ہی کہ اول با ہر دو مجہول الحرکۃ باشند اور نیچے اوس عبارت کے لکھا ہی از دو حرف ردف اور روی

بیہ حاشیہ لکھا ہی ح قولہ اول یا ہر دو مجہول الحرکت باشند ظاہر آنست کہ در بیشتر ازین کلمات
ممثلہ ما بعد ہر دو حرف روی مضاعف ساکن واقع شدہ مثل رست و ساخت و یافت دوات
آری در بعضی ازین کلمات یا ہر دو کا رو حرکت حرف اول مختلف است اما حرکت مجہول در کدامی
ازین کلمات بر اول و ثانی حروف روی یافتہ نمیشود معلوم نیست کہ مصنف علام از حرکت
مجہول چہ ارادہ ساختہ است تم کلامہ خیال ایک مرد فاضل نے کہ نام شاہی علم طب تھے
حاشیہ میزان الطب پر لکھا اور تب نوبہ کی جگہہ نوبت کے معنی لغت مین دیکھکر حاشیہ پر
قبت کیے کہ نوبت چیز نیست کہ بر در شاہان می نوازند یا لحق کہ بدون فہم معنی کے حال تحریر
کا ایسا ہی ہوتا ہی اور معلوم ہو کہ بعضے نسخون مین وہ عبارت ہی جو لکھی گئی اور بعض نسخون
مین یہ عبارت ہے کہ دو حرف اول یا ہر دو مجہول الحرکۃ باشند پس مخفی نرہے با کو جو
بیای موحدہ ہی یا بیای تحتانی پڑھکر مطلب کو خراب کیا ہی ورنہ معنی یون ہی بنتے
ہین کہ حرف اول ساتھہ دونون حروف روی کے مجہول الحرکۃ ہو مثلا بخیت مین
حرف یا کہ خا اور تا سے ملا ہوا ہے اور دوست مین واو کہ سین اور تا سے ملا ہو
ہے مجہول الحرکۃ ہو پس اس صورت مین بھی وہی معنی ہونے ہین م اما حرفہای
کہ در ردف مضاعف افتد باستقرا معلوم شدہ است کہ حرف اول یکے ازین ہفت حرف
باشد خا و را و سین و شین و فا و نون و زا کہ درین لفظہا مجتمع اند سخنش زرف و حرف
دوم یکے ازین شش حرف باشد یا و تا و جیم و دال و سین و کاف کہ درین لفظہا مجتمع
اند سکت بجد بود وقوع آن در امثال این کلمات است راست نیست دوست بیت
داشت گوشت یافت کوفت زلفیت ساخت بخیت دوخت کاشک کوشک کارد مورد
راند بانگ پارس جاماسپ کوفج نیز کہ غیر او گردوت ولیکن جو حرف کہ ردے
مضاعف مین واقع ہوتے ہین باستقرا و تلاش معلوم ہوا ہے کہ حرف اول اون
سات حرفون سے ہوتا ہے جو مرقوم متن ہین اور مجموعہ اونکا سخنش زرف ہے یعنی
سخن اوسکا عمیق اور تہ دار ہے اور دوسرا ان چہ حرفون سے ہوتا ہے جو مرقوم
متن ہین اور مجموعہ اونکا سکت بجد ہے یعنی خاموش ہوا ایکوشش یا جد مقابل ہمراہ

کنز اور غیاث سے اور مثالین انکی جو مرقوم متن ہین اور حروف ثانی مین جو کاف ہی
اوس سے مراد کاف پارسی اور کاف تازی دونون ہین اور مثالون مین جیت بمعنی تاب
با تا ثانی مجہول امر ہے ایستادن سے یعنی توقف کن برہان اسواسطے کہ ما قبل مدہ
حرکت مجہولہ شرط مین داخل ہے اور بخیت صیغہ ماضی ہے بخیتن سے بابای فارسی بر وزن
ریختن بمعنی پیچیدن برہان سے اور کاشک مخفف کاشکے ہے کہ اصل مین کاشکی تھا یا ی
محقق کہ کاف بیانی کے آخر مین تھی بسبب کثرت کے یای تحتانی سے بدل ہوئی
کاشکے ایک لفظ بطہر اجواہر الحروف اور غیاث سے اور کوشک بسکون ثالث بنای
بلند اور قصر کو کہتے ہین برہان سے اور کارد بمعنی کزلک ہی کہ عربی مین اوسکو سکین کہتے
ہین اور مورد بضم اول و سکون ثانی مجہول و فتح ثالث و دال ابجد نام ایک درخت کا ہی کہ
اوسکو آس کہتے ہین نیز اوسکے نہایت سبز اور تر و تازہ ہوتی ہین اور دواؤن استعمال
کرتے ہین اور بسبب نہایت سبزی کے زلف محبوب کو تشبیہ دیتے ہین اور بمعنی مہر و نگین
آیا ہے برہان سے اور پارس بابای فارسی نام ایک ولایت کا ہے اور وہ جا شہر مین
شیراز اور سپاہان اور کرمان اور سبزوار اور استعمال مین ایک حرف
پارس کا زیادہ وزن سے آتا ہے کشف اللغات سے اور بمعنی یوز اور نام پہلو
بن سام بن نوح علیہ السلام بھی ہی برہان سے اور جاماسپ بابای فارسی نام حکیم کا کہ وزیر
گشتاسپ شاہ کا تھا اور جاماسپ نامہ اوسکی مصنفات سے ہے کذا فی الکشف اور
کوفج کو برہان اور جہانگیری مین بفتح فا لکھا ہی بمعنی نام جماعت کہ کوہستان کرمان مین
رہتے ہین اور کوفجان کو برہان مین بروزن بوستان اور کشف مین با فا مفتوح
بمعنی جماعت مذکور اور بعض لکھا ہے معلوم ہوتا ہے کہ کوفج بفتح فا و سکون فا دونون
طرح آیا ہے اور تحمیل کہ بسکون فا مخفف کوفجان ہوا اور نیز کج بغیر اول تبانی کشید و شرای
فارسی زدہ گیاہی ست کہ بدرخت پیچد و بعربی عشقہ گویند کذا فی البرہان اما با کاف دید نشد
خاد مثل کاف ک افزودہ باشند تم کلامہ برہان مین لفظ تیز بدون کاف ہی اور یہان مع
الکاف اور دونون حرف روی کے اصلے در کار ہین ایسا قیاس مفید نہین اور غیر

دیار مجہول کو رای فارسی زدہ امر غیژیدن است کہ بمعنی بزانو وچہار دست و پا نشستہ رفتن ہست
مانند طفلان و بزیادت دال چنانکہ مصنف آوردہ دیدہ نشد شاید در بعضے الستہ دال را
زائد کردہ باشند مثل کاف در کاشک واللہ علم تم کلامہ ظاہر ہے کہ غیژ امر اور غیژیدن
مصدر برہان مین لکھا ہے اور بیان غیژد مع الدال آیا ہے اور دونون حرف ردّ کے
اصلے مدکار ہین کیا عجب کہ مثل غیژیدن کے غیژد ماضی اوس سے ہو اور گروژدن ح گروژ بواو
مجہول بمعنی نشاط داند و از لغات اضداد است کذا فی الغیاث اما حال دال را بر حال دال
غیژد قیاس باید فرمود تم کلامہ یہ قیاس صاحب حاشیہ کا بکار آمد نہین کہ برہان اور کشف
مین یہ لفظ بدون دال ہے اور بیان مع الدال اور دونون حرف ردّ کی اصلی درکار
ہین سوا اسکے برہان مین گرژ در بروزن خروس لکھا ہے اور بیان حرکت ماقبل ردف
مجہول چاہیے شاید کہ گروژدن بھی کوئی مصدر آیا ہو م واین دو حرف چون در مقاطع
شعر افتد آنرا در وزن بجای یک حرف شمرند چنانکہ گفتہ ایم ورد ے مقید باشد بے توجیہ
و این جنس در قافیہ تازی واقع نباشد واما اگر در مقاطع نباشد اتصال این دو
حرف یا بحرفے ساکن بود یا بحرفے متحرک و اگر بحرفے ساکن بود چنانکہ در لفظ راستی
روی مطلق بود چہ ہر دو حرف روی را متحرک شمرند و اگر اتصال شان بحرفے
متحرک بود چنانکہ گویم راست شو اگر یک حرف دزدیدہ شود تا بروزن فاعلن
شود روی را یک حرف بیش نباشد و اگر ہر دو حرف مستوفی در نطق آرند
تا بروزن مفتعلن شود ہر دو حرف روی متحرک باشد ورد ے درینصورت بے وصل
باشد بر جملہ چون روی دو حرف متحرک باشد و متصل باشد بوصل
اسم مجری بآن حرکت لایق تر باشد کہ بوصل پیوستہ بود و حرکت اول را آن اولے
کہ باسمی دیگر خوانند و ہمچنین چون ہر دو حرف متحرک باشند یا یکے و بوصل متصل شد ے
بران حرکتہا لایق نباشد و این حکمہا کہ گفتہ آمد خاص ست باین لغت ت اور یہ دو
حرف یعنی روی مضاعف کہ دونون ساکن ہین جب آخر شعر مین واقع ہوتے ہین
اونکو وزن مین بجاے یک حرف شمار کرتے ہین جیسا کہ کہا ہے اول کتاب مین اور ردّ ے

مقید ہوگی بے توجیہ کے یعنی خفیف مین مثلاً لفظ راست مین تا روی ساکن ہے اور
سین اوسکے ماقبل بقیاس تازی متحرک چاہیے تھا اور حرکت اوسکی توجیہ ہوتی اور بیان
سین دوسرا حرف روی کا واقع ہوا ہے اور ساکن ہے پس گویا روی ساکن ہے
بدون توجیہ کے اور اس قسم کا قافیہ تازی مین واقع نہین ہوتا ہے بسبب اسکے کہ دو حرف
روی دونون ساکن اور ماقبل اونکے سو وہ بھی ساکن پس وقوع تین حرفون ساکن کا
آخر شعر تازی مین نہین ہوتا اور اگر یہ دو حرف آخر شعر مین نہون حشو مین ہون اتصال
ان دونون حرفون کا یا بحرف ساکن ہوگا یا بحرف متحرک اگر بحرف ساکن ہوگا جیسا کہ
لفظ راستی مین کہ یا ساکن سے اتصال ہوا اس صورت مین روی مطلق ہوگی یعنی متحرک
اسواسطے کہ دونون حروف روی کو متحرک شمار کرتے ہین اور راستی کو بروزن فاعلن
کہتے ہین اور اگر اتصال اونکا بحرف متحرک ہو جیسا کہ راست شو اگر اس مین ایک حرف دزدیدہ
کیجیے اور بروزن فاعلن کہیے روی پر ایک حرکت سے زیادہ نہوگی کسواسطے کہ ایک دزدیدہ
ہوگیا ایک حرف جو باقی رہا اوس پر ایک ہی حرکت چاہیے اور اگر حرف مستوفی
اور تمام کردہ شدہ یعنی پڑہین تا بروزن مفتعلن ہو دونون حرف روی کے متحرک ہونگے
اور روی اس صورت مین بے وصل ہوگی اسواسطے کہ حرف وصل متحرک نہین ہوتا اور
منفصل نہین ہوتا اور بر جملہ یعنی حاصل کلام یہ ہے کہ جب ردّ ے دو حرف متحرک ہونگے
اور وصل سے ملینگے جیسے لفظ راستی مین کہ بروزن فاعلن ہے نام مجرے کا اس
حرکت روی کو زیبا ہے کہ مجرے حرکت روی متحرک کو کہتے ہین اور بیان روی
متحرک وصل ساکن سے ملی ہے اور حرکت حرف اول کا بہتر ہے اور نام رکھین کسواسطے
کہ حرف ردّ ے دو ہین اور دونون متحرک ایک کی حرکت کا نام مجرے ہوا دوسرے کا نام اور
چاہیے اور اسیطرح جب دونون حرف روی متحرک ہون جیسے راست شو مین بروزن
مفتعلن یا ایک حرف متحرک ہو دوسرا ساکن جیسے راست شو مین بروزن فاعلن اور وصل کے
متصل نہو جیسے بیان شو کا شین متحرک اور منفصل ہے وصل نہین ہوسکتا ہے حرف وصل
ساکن اور منفصل جیسے اس صورت مین اسم مجری ان حرکتون پر لایق نہین ہے اسواسطے کہ

مجری نام حرکت روی متحرک کا ہے جو متصل ہوتا وصل سے اور یہان وصل نہین اور روی
متحرک ہے پس یہ احکام کہ کیے گئے مخاص ہین لغت فارسی مین تازی مین یہ صورتین
قافیون کی نہین ہوتی م واما وصل حرفے زائد باشد کہ بعد از روی آمدہ و از کلمہ منفصل
نبود و بعضے گفتہ اند وصل ازین شش حرف باشد تا و میم و شین و یا و دال و با چنانکہ
در سخت و سختم و سختش و سختی و گوید و گفتہ مے آید ت واما وصل ایک حرف زائد ہوتا ہے
کلمے سے اور تکرار اوسکی واجب ہوتی ہے اور بعد روی کے آتا ہے اور کلمے سے جدا
نہین ہوتا اور بعضون نے کہا ہے کہ وصل ان چھ حرفون سے ہوتا ہے تا میم شین یا دال یا با جیسا
کہ سخت اور سختش اور سختی اور گوید اور گفتہ مین آتا ہے م واین حصر واجب نیست چہ یا کہ در
خطاب باشد مثلاً گوی تو درین سخنی یا در صفت چنانکہ در لفظ خوش سخنی یا در نسبت چنانکہ در
شہری دگر باشد و شبیہ بیا کہ در نکرہ آید مثلاً گوی سخنی از سخنہا یا در تقدیر فعل چنانکہ گوی اگر
گفتمی دکاشکی گفتمی و بخواب دیدم کہ گفتی واین دو حرف باشد و یکے گرفتہ اند ت اور
یہ حصر چھ حرفون پر واجب نہین ہے اسواسطے کہ یای خطاب جیسا کہ کہے تو کہ تو درین سخنی
یعنی تو بیچ اس بات کی ہے اور یا کلمے کی توصیف جیسا لفظ خوش سخنی مین یعنی سخن خوش
اور یا نسبت جیسا کہ شہرے مین یعنی شہر کا رہنے والا پس یہ یا اور ہے یعنی یاے
معروف ہے اور شبیہ بیا یعنی یاے مجہول کہ نکرے مین آتی ہے مثلاً کہے تو سخنی از
سخنہا یعنی گوی سخن سخنون سے یا تقدیر فعل مین ہوتی ہے یعنی جسمین وقوع فعل ثابت
نہو جیسا کہ کہے تو اگر گفتمے یعنی اگر کہتا مین دکاشکے گفتمے یعنی کاشکے کہتا مین و بخواب
دیدم کہ گفتی یعنی خواب مین دیکھا مینے کہتا تھا تو ہے اور یہ دو حرف ہین یعنی ایک
یای معروف اور ایک شبیہ بیا یعنی یای مجہول اور عروضیون نے ایک ہی لیے
ہی چھ حرفون مین یح یعنی شبیہ بیا کہ عبارت ست از یاے مجہول بحقیقت حرف
مرکب است از الف و یا و تفصیلش در اول کتاب گذشت م و نیز الف ندا چنانکہ
گوی پسرا ازین قبیل است و خارج است از حروف مذکور ت اور الف ندا جیسا
کہ کہے تو پسرا یعنی ای پسر اسی قبیل سے ہے اور خارج ہے حروف شش گانہ مذکورہ سے

م وہمچنین کاف تصغیر چنانکہ گوئی پسرک و در بعضے لغات بدل کاف تصغیر واو بود ت اور
اسیطرح کاف تصغیر جیسا کہ کہے تو پسرک یعنی پسرک یعنی پسر خرد اور بعضے لغت مین بدل کاف تصغیر کی
واو ہے یعنی پسرو و مثال اوسکی شعر برمن نظرے نمی کنی ای پسرو ؛ چشم خوش توکہ
آفرین باو برو ؛ م و نون مصدر چنانکہ در لفظ گفتن و کردن ہم ازین قبیل است و خارج است
از حروف ششگانہ ت اور نون مصدر جیسا کہ لفظ گفتن اور کردن مین ہے اسی قبیل سے
ہے اور خارج ہے حروف شش گانہ سے م و بر جملہ تحقیق درین موضع آنست کہ ہر حرف
ساکن کہ جاری مجری این حروف باشد کہ بروی مطلق پیوندد تا کلمہ بآن تمام شود از قبیل
وصل ت اور فی الجملہ تحقیق اس جگہ یہ ہے کہ جو حرف ساکن کہ قائم مقام ان حرفون کا
ہو کہ روی مطلق سے ملے تو کلمہ بسبب اوسکے تمام ہو قبیل وصل سے ہے م و بدانکہ قدما
الف اطلاق برسم عرب بکار داشتہ اند چنانکہ گویند شودا و گویدا و از قبیل وصل شمردہ و
استعمال آن الف خطاست چہ عرب را الف واو و یا از اشباع حرکات او آخر کلمات
حادث شود و عجم را او آخر کلمات متحرک نباشد پس آنجا حرکتے در افزودن و آن را
اشباع کردن تا حرفے حادث شود خروج باشد از لغت ت اور معلوم ہو کہ قدما نے
الف اطلاق کو مثل عرب کے استعمال کیا ہے جیسا کہ کہتے ہین شودا اور گویدا اور مین
قبیل شمار کرتے ہین اور استعمال الف کا مطلقاً خطا ہے کسواسطے کہ لغت عرب مین الف
اور واو اور یا اشباع حرکات او آخر کلمات سے پیدا ہوتی ہین اور زبان عجم مین او آخر
کلمات متحرک نہین ہوتے پس زبان عجم مین ایک حرکت کا زیادہ کرنا اور اوسکو اشباع
کرنا یہان تک کہ ایک حرف پیدا ہو خروج ہے لغت سے یعنی یہ بات زبان عجم سے خارج
ہے م واما خروج درست تر آنست کہ در پارسی خروج نیست از جہت آنکہ وصل متحرک نیست
و باین سبب یوسف عروضی کہ در تمہید قواعد عروض و قوافی پارسی مانند خلیل است در تازی
در اثناے حروف قوافی پارسی خروج نیاوردہ است ت واما خروج ٹھیک یہ بات ہے
کہ پارسی مین خروج نہین ہے اس سبب سے کہ پارسی مین وصل متحرک نہین ہے اور جب
وصل متحرک ہوگا مگر حرف مابعد سے ردیف ہوجائیگی اور اسی سبب سے یوسف عروضی

کر بتمہید قواعد عروض و قوافی پارسی ہین مانند خلیل کے ہے تازی ہین حروف قوافی فارسی
ہین خروج نہین لایا ہے م و بعضے گفتہ اند چون حرف وصل متحرک شود و بساکنی دیگر
متصل گردد آن ساکن خروج باشد و حرکت وصل نفاذ چنانکہ گوئی زدمش و بستدمش
دال روی است و میم وصل و شین خروج ت اور بعضے کہتے ہین کہ جب حرف وصل
متحرک ہوتا ہے اور ایک ساکن سے ملتا ہے وہ ساکن خروج ہے اور حرکت وصل کا
نام نفاذ ہے جیساکہ کہے تو زدمش و بستدمش یعنی مارا اسنے اوسکو اور لیا اسنے
اوسکو دال روی ہے اور میم وصل اور شین خروج م و باشد کہ خروج بے حرکت وصل
باو پیوندد چنانکہ گوئی پسریش و خبریش ت اور کبھی خروج بحرکت وصل وصل سے ملتا ہے
جیساکہ کہے تو پسریش اور خبریش یعنی ایک پسر اوسکا اور ایک خبر اوسکی م و بعضے حرفی
دیگر را بخروج پیوندد و ہمبرین قیاس کہ در اتصال خروج بوصل گفتہ اند زائد نام نہادہ اند
چنانکہ درین قافیہ کہ زدہ امت و بستدہ امت دال روی است و ہائی کہ در حال حرکات
ہمزہ در تلفظ بدل اوست وصل و میم خروج و تا زائد ت اور بعضے جب ایک حرف اور
خروج سے ملتا ہے اوسکو بر قیاس اتصال خروج بوصل زائد کہتے ہین اور بعضون نے
اوسکا نام مزید رکھا ہے جیساکہ اس قافیہ مین زدہ امت و بستدہ امت یعنی مارا ہی مینے
تجھکو اور لیا ہے مینے تجھکو اسمین دال روی ہے اور وہ ہا کہ حالت تحریک مین ہمزہ تلفظ
مین بدل اوس ہا کے ہے وصل ہے اور میم خروج ہے اور تا زائد یا مزید م فا زینجا لازم آمد
کہ چون گویند اگر زدہ امیت و بستدہ امیت یا حرفی دیگر کہ بیا مانند زیادت شود بہ لقبی
دیگر احتیاج افتد یا زاید زیادت از یک حرف روا باید داشت و شاید کہ ازین ہم زاید شود
ت اور اس جگہ سے لازم آیا کہ جب کہین اگر زدہ امیت و بستدہ امیت یعنی اگر مارا ہی مین
تجھکو اور اگر لیتا ہین تجھکو یا کوئی حرف اور کہ مشابہ یا کے ہو اور زیادہ ہو کسی اور لقب
کی حاجت پڑے اور وہ لقب نایرہ ہے بمعنی نافرہ اور نفرت کنند کہ سب حرفون سے کنارہ
کش ہے پس زدہ امیت اور بستدہ امیت مین دال روی ہے اور ہا کہ بدل دیکے حالت تحریک
مین ہمزہ تلفظ مین آتا ہے وصل اور میم خروج اور یا مزید اور تا نایرہ ہے اور شاید اسکے یہ مثال ہی بیت

دل کہ بدست تو سپردمشش	باز دہ اکنون کہ نبردمشش

دال روی اور سین وصل اور تا خروج اور میم مزید اور شین نایرہ ہے یا زائد کو زیادہ ایک حرف سے
روا رکھیں یعنی نایرہ نہ کہیں زائد ثانی کہیں اور شاید کہ اس سے بھی زیادہ ہو مثال اوسکی یہہ ہے بیت

آن دل کہ بدست تو سپردستیمش	اے جان بدہ اکنون نبردستیمش

دال روی ہو اور سین وصل اور تا خروج اور یا مزید اور میم اور شین نایرہ م و اولی آنکہ ہر چہ بعد از روی
وصل آید جملہ از حساب ردیف شمرند و ہمچنین حرف وصل را چون متحرک شود از حساب ردیف شمرند ت
اور بہتر یہ ہے کہ جو حروف بعد روی اور وصل کے آئین سب کو حساب ردیف سے شمار کرین اور اسیطرح
حرف وصل کو بھی جب متحرک ہو حساب ردیف کے جانین ح و بنا برین قول لازم می آید کہ درین بیت

آنکہ در ہر رگ و پیدہ وطن ساختمش	قدر نشناخت چو انگشت نظر انداختمش

میم و شین را ردیف گویند و شاید کہ قایل این قول بر خلاف جمہور شعرا التزام کنند ہم کلامہ
خلاف جمہور شعرا التزام کنند ہم کلامہ خلاف جمہور کیا بلکہ ایک جماعت شعرا کا بھی مذہب م و
ردیف در اصل خاص بود زبان فارسی و متاخران شعراے عرب از پارسی گویان فرا
گرفتہ اند و بکار میدارند و این حروفے باشد یا کلماتے کہ بعد از روی موصول یا
غیر موصول مکرر شود در ہمہ قوافی و اعتبار در وی تکرار الفاظ است و بمعنی اعتبار نیست
چہ اگر ردیف در ہمہ قصیدہ بہ یک معنی بود یا بمعانی مختلف یا بعضے را معنی باشد و
بعضے را نباشد یا بسبب آنکہ بعضے با نفراد لفظی باشد و بعضی جزوی باشد از لفظی روا بود
مثلاً اگر قافیہ یاد و باد و شاد باشد و ردیف شاہ و در قافیہ بمعنی ملک آید و در قافیہ بمعنی شاہ
شطرنج و در میانہ یک قافیہ بادشاہ آید و شاہ درین لفظ جزوی از کلمہ است و بالفراد
ہیچ معنی ندارد و وقوع این جملہ در موضع ردیف یکسان باشد بے تفاوتے ت اور
ردیف اصل مین خاص بزبان فارسی ہے اور متاخران عرب نے فارسی گویون سے اخذ کی
اور استعمال کرتے ہین اور یہ ردیف حروف ہوتی ہین یا کلمات کہ بعد روی کے موصولہ یا غیر موصولہ
کے مکرر آتے ہین سب قوافی مین اور معتبر ردیف مین تکرار الفاظ ہے معنی
معتبر نہین اسواسطے کہ اگر ردیف تمام قصیدے مین ایک معنی پر ہو یا بمعنی مختلف

یا بعض کی معنی ہون اور بعض کے معنی نہون بہ سبب اسکے کہ بعض جداگانہ ایک لفظ ہوا و بعض
جزو لفظ ہو روای ہی مثلاً اگر قافیہ یاد او رباد او رشاد ہوا اور ردیف شاہ کبھی بمعنی ملک اور کبھی بمعنی
شاہ شطرنج اور درمیان مین ایک قافیہ بادشاہ کا آئے اور شاہ اس لفظ مین جزو کلمہ ہے اور تنہا
کچھہ معنی نہین رکھتا ہی وقوع ان سب کا موقع ردیف مین یکسان ہی بے تفاوت پس اگر کہے تو
کہ شاہ بھی بمعنی بادشاہ ہی اور با معنی ہی کہینگے ہم کہ شاہ بانفراد با معنی ہی نہ حرد بادشاہ ہم ودر
ردیف مقدار را اعتباری نیست چہ اگر تمامی مصراع مشتمل بر قافیہ و ردیف باشد روا بود و خا
در کثرت اعتباری نیست در قلت ہم اعتباری نیست و چون معنی ردیف روشن شد معلوم
شد کہ آنچہ بعد از روی دو وصل آید اگر یک حرف باشد و اگر زیادت جملہ از حساب ردیف باشد
ت اور ردیف مین مقدار معتبر نہین ہی اسواسطے کہ اگر تمام مصرع شامل ردیف و قافیہ ہو روا مثال ہم
بیت زر بہر بتان نثار کردم ٭ مہر بہر بتان نثار کردم ٭ اور جیسا کہ کثرت کا اسمین اعتبار نہین ہے
اور جب معنی ردیف کے ظاہر ہوے معلوم ہوا کہ جو کچھہ بعد روی کے اور وصل کے آئے ایک حرف
ہو جیسے لفظ گردش مین شین یا زیادہ جملہ حساب ردیف سے ہے ہم اگر گویند بہ این
بیان لازم آید کہ وصل را ہم اعتباری نبود و را ہم از حساب ردیف شمر ند گوئیم کہ اگرچہ
حکم وصل در وجوب تکرار بعد از تمہید قافیہ حکم ردیف ست اما بسبب آنکہ بے حرف
وصل استتمام کلمہ قافیہ و انقطاعش انجا کہ وصل متصل بود صورت نمی بندد و ردیف
خلاف آنیست چہ کالشی المباین است و وصل را بہ قافیہ تعلق بزیادت
لازم است بخلاف ردیف و بآن سبب او را حکم مفرد نہادن واجب پس
میان او در ردیف فرقے ظاہر باشد اما در خروج بخلاف آنیست چہ وقوع خروج
بعد از وقوع وصل تواند بود و چون وصل میان او و روی فاصل گردد کالمباین
شود پس حکمش حکم ردیف شود ت اگر کہین کہ اس بیان سے لازم آتا ہے کہ وصل کو
بھی اعتبار نہین ہے اور وصل کو بھی حساب ردیف سے گنا چاہیے کہینگے ہم
کہ اگرچہ حکم وصل کا وجوب تکرار مین بعد قافیے کے حکم ردیف کا ہے لیکن اس
سبب سے کہ تمام ہونا قافیے کا بے حرف وصل کے اور انقطاع اوسکے قافیے کا

جہان کہ وصل سے متصل ہوتا ہے صورت پذیر نہین ہی اور ردیف بخلاف اسکے ہے
یعنی تمامی قافیہ بے ردیف صورت پذیر ہے اسواسطے کہ ردیف مثل شئے غیر کے ہے
اور وصل کو قافیے سے ایسا تعلق ہے کہ زیادت اوسکی لازم ہے بخلاف ردیف کے
کہ زیادہ ہونا اوسکا لازم نہین ہے لہذا وصل کیواسطے حکم مفرد تجویز کرنا واجب ہے
یعنی وصل کیواسطے وہ بات ہے جو ردیف کے واسطے نہین ہے پس درمیان وصل کے
اور ردیف کے ایک فرق ظاہر ہے لیکن بابِ خروج مین بخلاف اسکے حکم ہی اسواسطے
کہ وقوع خروج کا بعد وقوع وصل کے ہوتا ہے اور جو وصل درمیان خروج اور روی کے
فاصل ہوتا ہے پس خروج مثل غیر کے ہے روی سے پس حکم خروج کا حکم ردیف کا
ہے مباینت مین حاصل یہ کہ وصل کو بہ سبب عدم مباینت کے روی سے ردیف کہنا
مناسب نہین اور خروج کو بہ سبب مباینت کے روی سے ردیف کہنا مناسب ہے
م و در لغت تازی چون ردیف معتبر نبودہ است باعتبار خروج در حال تحرک وصل احتیاج
افتادہ اما در لغت پارسی بہ سبب اعتبار ردیف از اعتبار وصل متحرک و خروج استغنا حاصل
است ت اور لغت تازی مین جو ردیف معتبر نہین ہے اعتبار خروج کی بحالت
تحرک وصل احتیاج ہوئی کہ بدون خروج تحریک وصل ممکن نہ تھی مگر لغت پارسی مین کہ اعتبار
ردیف کا ہے اعتبار وصل متحرک اور خروج سے استغنا حاصل ہے یعنی مناسب ہے کہ وصل
متحرک اور خروج کو پارسی مین داخل ردیف کرین کہ ردیف پارسی مین معتبر ہے م دبا سخن
شویم و گوئیم از این بحث روشن شد کہ حروف قافیہ در پارسی پنج است ا ردف
ب روی منفرد ج حرف اول از روی مضاعف ء حروف دوم از روی مضاعف ہ
وصل و حرکات ہم پنج است ا قید ب توجیہ ج مجری ء حرکت مجہول کہ حرف اول روی
مضاعف را بود ہ حشر کہ حرف دوم روی مضاعف را بود یا روی مفرد را بود در حال
اتصال بمتحرکے کہ بعد از روی آمدت اور اصل مطلب پر آئین ہم اور کہین ہم کہ اس بحث
سے ظاہر ہوا کہ حرف قافیے کے پانچ ہین اول ردف دوم روی مفرد سوم حرف اول
روی مضاعف سے چہارم حرف دوسرا روی مضاعف سے پنجم وصل اور حرکتین بھی

پانچ ہین اول حذو یعنی حرکت ماقبل ردف دوم توجیہ یعنی حرکت ماقبل روی ساکن سوم مجری یعنی حرکت روی متحرک چہارم حرکت مجہول کہ روی مضاعف سے جو پہلے حرف ہے اوس پر ہوتی ہے جیسے حرکت بای بخت اور رای ریخت پنجم وہ حرکت جو حرف دوم روی مضاعف پر ہوتی ہے یا روی مفرد پر ہوتی ہے درحالت اتصال بہ متحرک کہ بعد روی کے آتا ہے جیسے حرکت تا کے راست شوین جو بروزن مفتعلن ہے کہ تا متحرک ہے اور شین وصل کا بھی متحرک اسکو مجرے کہنا نہ چاہیے کہ مجرے کہنا اوسکو مناسب ہے جو روی حرف ساکن سے ملکر متحرک ہو اور اسیطرح روی مفرد جیسے درد جب حرف وصل متحرک سے ملے جیسے درددل یہ حرکت بھی مجرے سے الگ ہے ہم وہمچنانکہ ہرچہ زیادت از وصل بعد از روی و مکرر شود وآنرا ردیف خوانند ہرچہ زیادت از روف باشد پیش از روی و مکرر شود وانرا ردیف خوانند ہرچہ زیادت از روف باشد پیش از روی و مکرر شود از قبیل صنعت ہا باشد وانرا بالقافیہ تعلق نباشد ت اور جسطرح جو کچھ کہ زیادہ وصل سے ہوتا ہے بعد روی کے یعنی بعد وصل کے کہ وصل اور روی جدا نہین ہوسکتے ہین اور مکرر آتا ہے اوسکو ردیف کہتے ہین اوسیطرح جو کچھ کہ زیادہ ردف سے ہوتا ہے قبل روی کے یعنی قبل ردف کے کہ ردف اور روی جدا نہین ہوسکتے اور مکرر آتا ہے وہ من قبیل صنایع ہی اور اوسکو قافیے سے کچھ تعلق نہین ہم واگر آن مکرر لفظی باشد چنانکہ گویند کردیا و گردشاد چون قافیہ یاد و شاد باشد آن را حاجب خوانند الا آنکہ تکرار حاجب واجب نبود بل از باب لزوم مالایلزم باشد چہ اگر رعایت کنند نوعی از صنعت باشد و اگر نہ کنند حرجی نباشد ت اور اگر وہ مکرر جو زیادہ ردف سے ہوتا ہے ایک لفظ ہو جیسا کہ کہے تو کرد یاد اور گردشاد چونکہ قافیہ یاد اور شاد ہے اوسکو حاجب کہتے ہین مگر تکرار حاجب کی واجب نہین ہے بلکہ لزوم مالایلزم سے ہے اگر رعایت اوسکی کرین ایک صنعت ہے اور اگر نہ کرین کچھ حرج نہین ہے معلوم ہو کہ کبھی ایک لفظ حاجب ہوتا ہے جیسا کہ کرد یاد و گردشاد مین اور کبھی زیادہ جیسے اس بیت مین بیت

ہرچند رسد ہر نفس از یار غمے	باید نشود رنجہ دل از یار دمے

کہ اسمین از او دیار دو لفظ حاجب ہین اور کبھی حاجب درمیان دو قافیون کے ہوتا ہی جیسے اس رباعی مین رباعی

ای شاہ زمین بر آسمان داری تخت	سست ست عدو تا تو کمان داری سخت
حملہ سبک آری و گران داری لخت	پیری تو بتدبیر و جوان داری بخت

اور جو شعر کہ مشتمل حاجب ہوتا ہے اوسکو محجوب کہتے ہین اور حاجب لغت مین بمعنی پردہ دار ہے پس یہ حاجب بھی گویا پردہ دار قافیہ ہے کہ قبل اوس کے ہے م و تکرار ردیف واجب بود مگر در ترجیعیا یا آنجا کہ شاعر بطریق بدعت ردیف بگرداند یا ترک کند و ذکر علت و عذر ایراد کند و ہر بدعت کہ لطیف و مقبول بود نوعی از صنعت باشد مثال تغیر ردیف بطریق بدعت آنست کہ کمال اصفہانی درین روزگار در قصیدہ کہ بعضی را ردیف می آمدہ ست و بعضی را می آید آوردہ ست و مطلع قصیدہ اینست بیت سپیدہ دم کہ نسیم بہار می آمد نگاہ کردم و دیدم کہ یار می آمد و در موضع تغیر بایں نوع گفتہ است بیت

ز بہر فال ز ماضی شدم بمستقبل	کہ این ایام چنین خوشگوار می آید
ز بی رسیدہ بجای کہ پیش خاطر تو	ہمہ نہان سپہر آشکار مے آید

و انواع بدعت محصور نبود چہ تعلق آن بہ تصرف طبع ہا منوط باشد ت اور تکرار ردیف کی واجب ہے مگر ترجیع بند مین یا جہان کہ شاعر بطریق بدعت کے ردیف کو تبدیل کرے یا ترک کرے اور ذکر علت کا اور عذر کا ایراد کرے اور جو بدعت کہ لطیف اور مقبول ہو ایک نوع کی صنعت ہے مثال تغیر ردیف کی بطریق بدعت کے کمال اصفہانی نے اندنون ایک قصیدہ کہا ہے کہ بعض جا ردیف می آمد ہے اور بعض جا مے آید جیسے مرقومہ متن ہین اون مین لفظ فال بمعنی شگون ہے کہ شگون نیک لیا ہے یعنے موسم بہار کا تا آئندہ بہار مجھکو نصیب ہو اور لفظ ایام بالفتح بمعنی آش ہے جیسا کہ رشیدی مین لکھا ہے اور سند اوسکی یہی بیت لکھی ہے اور فرہنگ جہانگیری مین یہ لفظ بہ کسر ہے اور اقسام بدعت محدود نہین ہین اسواسطے کہ تصرف طبایع سے متعلق ہین م فصل ہفتم در انواع قوافی نزدیک فارسی گویان قافیہ در پارسی یا مجرد یا مردف بود و مردف را روی یا مفرد بود یا مضاعف و ہر یکے از مجرد و مردف مفرد مطلق بود

یا مقید بود و ہر یکے یا موصول بود یا غیر موصول ــ فصل ساتوین انواع قوافی پارسی مین ہے پس قافیہ پارسی یا مجرد ہوتا ہے یا مردف مجرد یعنی خالی ردف سے مدہ جیسے جدا اور روا اور صبی اور یہی اور میلو اور راسو اور غیر مدہ جیسے خبر اور گذر مردف یعنی جسمین حرف ردف ہو اوس مین مفرد مدہ جیسے کار و بار اور جور اور نور اور شیر اور تیر یا غیر مدہ جیسے کرد اور مرد اور بکر اور فکر اور مردف مضاعف یعنی جسمین دو حرف روی ہون جیسے ساخت باخت سوخت دوخت بخت ریخت اور ہر ایک مجرد اور مردف مفرد سے یا مطلق ہوتا ہے یعنی روی متحرک یا مقید یعنی روی ساکن اور ہر ایک انمین یا موصول ہوتا ہے یا غیر موصول تفصیل واسطے فہم تمہیدی کے مرقوم ذیل ہے ـ

کے اقسام

مجرد — مردف مفرد

مطلق یعنی متحرک		مقید یعنی ساکن		مطلق یعنی متحرک		مقید یعنی ساکن	
موصول	غیر موصول	موصول	غیر موصول	موصول	غیر موصول	موصول	غیر موصول

م پس انواع مجرد مردف مفرد ہشت بود چہار مطلق و چہار مقید ــ پس جسمین مجرد کی یعنی جو خالی ہے ردف سے اور مردف مفرد کی یعنی جسمین حرف ردف ہے اور حرف روی ایک ہے آٹھ ہین چار مطلق اور چار مقید تفصیل مفصلہ ذیل ہے

مطلقات مجرد و مردف مفرد ۴				مقیدات مجرد و مردف مفرد ۴			
مطلق مجرد موصول جیسے پیسری وجہری یا وصل	مطلق مجرد غیر موصول پیسرمن خبر من سن ردیف	مطلق مردف مفرد موصول مردی و دردی یا وصل	مطلق مردف مفرد غیر موصول مردمن و دردمن من ردیف	مقید مجرد موصول دعات و ثنات تا وصل ہے ردیف	مقید مجرد غیر موصول خبر و گذر ہر نوع مین لائق ردیف جیسے خبر و گذر م مقید اور پیسرمن خبرمن مطلق جیساکہ کہا گیا مطلق مین	مقید مردف مفرد موصول مرد و درد تعدد تحت اجتماع ساکن ردف روے وصل	مقید مردف مفرد غیر موصول مرد و درد و بحث ساکنین لائق ردیف نہین دو ساکن درمیان بیت نہین آ کر رابروزن فاعلن ہوگا ردی مقید نرہےگی

م مثال مطلقات اور مطلق مجرد موصول چنانکہ گوی پیسری وجہری ــ مثال مطلقات کی اول

مطلق مجرد موصول جیساکہ کہتے تو پیسری اور جہری را روی مطلق اور یا وصل ہے م ب غیر موصول چنانکہ گوئی پیسرمن وخبرمن ــ دوم مطلق مجرد غیر موصول جیساکہ کہے تو پیسرمن اور خبرمن را روے مطلق اور من ردیف ہے اور اس حرکت کو مجری کہتا زیبا نہین کہ روی متحرک ہے بدون وصل کے پس یہ حرکت خاص ہے فارسی مین م و اما ج مطلق مردف مفرد موصول چنانکہ گوئی مردی و دردی ــ سوم مطلق مردف مفرد موصول جیساکہ کہے تو مردی اور دردی اس مین را ردف اور دال روے مطلق اور یا وصل ہے م د غیر موصول چنانکہ مردمن و دردمن و غیر موصول در ہر دو نوع جز با ردیف نتواند بود چہ مقطع شعر متحرک نشاید اما موصول از ہر دو نوع با ردیف تواند بود ــ چہارم مطلق مردف مفرد غیر موصول جیساکہ مردمن اور دردمن اس مین ردف اور دال روے مطلق اور من ردیف ہے اور غیر موصول دونون نوعون مین یعنی مجرد اور مردف مین جیسے پیسرمن اور مردمن بجز ردیف ممکن نہین یعنی ایسا قافیہ حشو بیت مین واقع ہوتا ہے آخر بیت مین واقع ہوتا ہے آخر بیت مین نہین ہوسکتا اسواسطے کہ مقطع بیت متحرک بیجا ہے پس جب وصل اور ردیف دونون نہون روے متحرک آخر شعر مین کیونکر آوے اما قافیہ موصول دونون نوعون مین جیسے پیسری اور مردی ساتھ ردیف کے ہوسکتا ہے یعنی حشو بیت مین آسکتا ہے مثلاً پیسرے را بروزن فعلاتن اور مردی را بروزن فعولن ہو روی موصول مطلق رہیگی م مثال مقیدات اما ہ مقید مجرد موصول چنانکہ گوئی دعات و ثنات و این با ردیف نشاید چہ وقوع دو ساکن در حشو بیت نیفتد ــ مثال مقیدات کی اما پنجم مقید مجرد موصول جیساکہ کہے تو دعات اور ثنات یعنی دعا تری اور ثنا تیری اسمین الف روی مقید اور تا وصل ہے اور یہ ساتھ ردیف کے بیجا ہے یعنی حشو بیت مین وقوع انکا ممکن نہین ہے اسواسطے کہ وقوع دو ساکن کا حشو بیت مین نہین ہوتا اور یہان الف روے اور تا وصل دونون ساکن ہین اور وصل حرف ساکن ہوتا ہے پس دعات را اگر با ردیف کہین بروزن مفاعلن ہو دو ساکن باقی نرہین اور آخر شعر مین دونون ساکن باقی رہتے ہین م و غیر موصول چنانکہ گوئی خبر و گذر

یعنی یا بار ردیف
اور با ردیف
اور جب بے ردیف
آئے ہوئی قافیہ
حشو مین ہوگیا
نغمہ مین بیگا
"

ہردو نوع شاید ت ششم مقید مجرد غیر موصول جیسا کہ کہے تو خبر اور گذر یہ قافیہ دونون طرح ہوسکتا ہے باردیف اور بے ردیف اگر آخر شعر ہوگا روی مقید رہے گی اور اگر حشو بیت مین ہوگا تب بھی روی مقید رہیگی مثلاً خبر مرا بروزن فاعلن ہوگا صاحب حاشیہ نے زیر این ہردو نوع شاید یہ حاشیہ لکھا ہے ح یعنی پنجم و ششم تم کلامہ فتامل م ز مقید مردف مفرد غیر موصول چنانکہ مرد و درد واین ہم باردیف نشاید ت ہفتم مقید مردف مفرد غیر موصول جیسا کہ مرد اور درد اس مین را حرف ردف ہے جسکو قید کہتے ہین اور دال روے مقید ہے یعنی ساکن اور ردیف اسمین نہین آسکتی ہے یعنی حشو مین یہ قافیہ نہین آسکتا اسواسطے کہ ردف اور روے دونون ساکن ہین اور اجتماع ساکنین درمیان بیت کے نہین ہوتا مثلاً مرد اجب ہوگا بروزن فاعلن ہوگا روی مقید رہے گی اور آخر بیت مین اجتماع ساکنین ہوسکتا ہے کہ مرد بروزن فاع ہوگا م اماح موصول متعذر بود از حیث آنکہ اگر باردیف باشد سہ ساکن در حشو بیت افتد واین محال است واگر بیردیف باشد سہ ساکن متوالی در آخر بیت افتد واین از اعتبار خارج بود چہ آخر دو ساکن را بیش نیست واگر واقع باشد برنیگونہ بود کہ گوئی بارش وکارش ت اما ہشتم مقید مردف مفرد موصول متعذر ہے اس سبب سے کہ اگر ساتھ ردیف کے ہو یعنی حشو بیت مین ہو تین ساکن درمیان بیت کے پڑین ردف روے وصل اور یہ محال ہے اور اگر بے ردیف ہو یعنی آخر مین ہو تین ساکن متوالی آخر بیت مین پڑین ردف روے وصل اور یہ اعتبار سے خارج ہے اسواسطے کہ آخر بیت مین دو ساکن سے زیادہ معتبر نہین ہین اور اگر واقع ہو تو اسطرح واقع ہو کہ کہے تو بارش اور کارش پس تقطیع مین ایک ساکن تین ساکنون سے گرجائے گا اور دو ساکن آخر بیت مین معتبر ہونگے تینون ساکن معتبر نہین ہونگے م و اما مردف مضاعف یا ہردو روے ملفوظ بہ باشد ولا محالہ ہردو مطلق باشند والا وقوع زیادت از یک ساکن در حشو و از دو ساکن در آخر لازم آید و یا یک مطوی باشد در لفظ و دیگر یا مطلق بود یا مقید و این نوع با دو ہر یکے یا موصول پس جملہ شش نوع باشد ت و اما مردف مضاعف یا دونون

حرف روی اوس مین ملفوظ بہ ہون مثلاً راستی بروزن فاعلن اس صورت مین دونون حرف روی لامحالہ مطلق یعنی متحرک ہونگے والا یعنی اگر ملفوظ بہ ہون وقوع ایک ساکن سے زیادہ کا یعنی دو ساکن خواہ تین ساکن کا حشو بیت مین ہوگا اور وقوع دو ساکن سے زیادہ کا یعنی تین ساکن کا آخر بیت مین لازم آئیگا ہرچند گنجایش ایک ساکن کی حشو مین اور دو ساکن آخر مین ہے یا ایک حرف پیچیدہ ہوگا اور دوسرا یا مطلق ہوگا یعنی متحرک یا مقید ہوگا یعنی ساکن اور یہ تین قسمین ہین اول دونون حرف روی مطلق دوم ایک پیچیدہ لفظ مین اور دوسرا مطلق سوم ایک پیچیدہ لفظ مین دوسرا مقید اور ہر ایک ان تینون مین یا موصول ہوگا یا غیر موصول پس جملہ چہ قسمین ٹھہرین تفصیل اوسکی خانون مین یہ ہے

مردف مضاعف ۳ نوع

هردو روے مطلق		اول مطوی دوم مطلق		اى مطوی دوم مقید	
موصول	غیرموصول	موصول	غیرموصول	موصول	غیرموصول
		نامستعمل		نامستعمل	قابل ردیف نیست

م اما مردف مضاعف ہردو روے مطلق موصول چنانکہ گوئی راستی و خواستی ت لیکن مردف مضاعف جسمین دونون روی حرف روی متحرک ہون اور موصول جیسا کہ کہے تو راستی اور خواستی بروزن فاعلن الف ردف ہے اور سین اور تا روے مضاعف مطلق اور یا وصل م و جبر موصول چنانکہ گوے راست ست و خواست است بود بروزن مفتعلان واین بغایت گران باشد در لفظ واین نوع جز با ردیف متوانم بود ت اور مردف مضاعف جسمین دونون حرف روی متحرک ہون غیر موصول جیسا کہ کہے تو راست است اور خواست است یا راست بود بروزن مفتعلان اور یہ نہایت گران ہے اور ثقیل ہے لفظ مین یہ نوع بجز ردیف نہین ہوسکتی پس مثالون مین لفظ است اور لفظ بود ردیف ہے م اما مردف مضاعف یک روے مطوی و دیگر مطلق موصول در لفظ قبیح بود و نامستعمل ت اما مردف مضاعف جسمین ایک حرف روے پیچیدہ اور دوسرا حرف روی مطلق یعنی متحرک

اور موصول ہی لفظ مین نہایت قبیح ہی اور ناستعمل ہے مثلاً راستی بروزن فعلن کہ تلفظ
مین بھی اچھی طرح نہین آسکتا م وغیر موصول در لفظ از گرانی خالی نبود اما بسیار استعمال
کنند و بے ردیف نتواند بود شایش چنانکہ گوئی راست بود و خواست بود بروزن فاعلا
ت اور مردف مضاعف جسمین ایک حرف روی پیچیدہ اور دوسرا مطلق غیر موصول اوسکی
لفظ مین گرانی اور ثقالت سے خالی نہین ہے مگر بہت استعمال کرتے ہین اور
بے ردیف نہین ہوسکتا مثال اوسکی جیسا کہ کہے تو راست بود خواست تو بروزن فاعلان
پس الف ردف ہے اور سین حرف اول روی مضاعف پیچیدہ اور تا حرف ثانی
روی مضاعف متحرک اور بود ردیف ہے م اما مردف مضاعف یکروی مطلق
مطوی و دیگر مقید موصول ناستعمل بود از جہت تعذر لفظ چہ ساکنہای متوالی باآنکہ از
اعتبار ساقط است بالجملہ بعضی و اظہار بعضی دشوار در لفظ آیدت اور مردف مضاعف
ایک روی مطلق پیچیدہ اور دوسرے مقید موصول ناستعمل ہے اس جہت سے کہ تلفظ اوسکا
متعذر ہے اسواسطے کہ سواکن متوالی کا یعنی دو حرف روی ساکن سوم وصل ساکن
باوصفی کہ اعتبار سے ساقط ہین ساتھ حذف بعضے اور اظہار بعض کے تلفظ مین آنا
دشوار ہے اور اگرچہ حرف روی اول مطلق مطوی ہے مگر ساتھ حرف دوم مقید کے
یہ بھی بحکم ساکن مین ہے م وغیر موصول ہیچگونہ نبود کہ راست و خواست و با ردیف آنچنان
ت اور مردف مضاعف ایک روی مطلق مطول دوسرے مقید یعنی ساکن اسطرح ہے کہ راست
اور خواست اور یہ ساتھ ردیف کے نہین آسکتی یعنی اگر ردیف آئیگی روی
حشو مین متحرک ہوجائیگی مقید نرہے گی م پس ازین بحث معلوم شد کہ ہمہ انواع چہاردہ است
ت پس اس بحث سے معلوم ہوا کہ سب انواع چودہ ہین یعنی آٹھ قسمین روی
مفرد اور چھ قسمین روی مضاعف کی م سہ ناستعمل و یازدہ مستعمل ت تین ناستعمل
ہین ایک نوع ہشتم روی مفرد کی یعنی مردف مفرد مقید موصول اور دو روی
مضاعف سے ایک مردف مضاعف ایک روی پیچیدہ دوسرے مطلق موصول دوسرے
مردف مضاعف ایک روی مطلق مطوی دوسری مقید موصول الخ باقی

اور باقی گیارہ مستعمل ہین م وازین یازدہ ہفت مفرد و چہار مضاعف ت اور ان گیارہ
سے سات مفرد ہین کسواسطے کہ جب آٹھ سے ایک نوع ناستعمل نکل گئی سات رہین
اور چار مضاعف ہین کسواسطے کہ جب چھ سے دو نون مین نکل گئین چار رہین م واز ہفت
مفرد چہار مطلق و سہ مقید واز چہار مضاعف دو ہر دو روی مطلق و یکی ہر دو روی در حکم
یک روی مطلق و یکے ہر دو روی در حکم یک روی مطلق و یکے ہر دو روی در حکم یک روی
مقید ت اور ساتون مفرد سے چار مطلق ہین اور تین مقید کسواسطے کہ ایک قسم مقید کی
ناستعمل بھی نکل گئی آٹھ مین سات رہین اور چارون مضاعف سے دو قسمین وہ ہین
جنمین دونون حرف روی مطلق ہین موصول اور غیر موصول اور ایک وہ ہی جسمین دونون
حرف روی حکم ایک روی مطلق مین ہین اور حقیقت مین اول مطوی ہے اور ایک نوع
اسکی بسبب عدم استعمال کے نکل گئی اور ایک وہ ہی جسمین دونون حرف روی حکم یک
روی مقید مین ہین اور ایک نوع اسکی بسبب عدم استعمال کے نکل گئی م واز جملہ این یازدہ
نوع سہ نوع با ردیف نتواند بود و چہار نوع بیردیف نتواند بود و چہار نوع شاید کہ با ردیف بود
و شاید کہ بے ردیف بود ت اور ان سب گیارہ نوعون سے تین نوعین ساتھ
ردیف کے نہین ہوسکتین ایک مقید مجرد موصول دوسرے مقید مردف مفرد موصول تیسری
مردف مضاعف ایک روی مطوی دوم مقید غیر موصول اور چار نوعین بغیر ردیف کے
نہین ہوسکتین ایک مطلق مجرد غیر موصول دوسرے مطلق مردف مضاعف مفرد غیر موصول
تیسری مردف مضاعف ہر دو روی مطلق غیر موصول چوتھی مردف مضاعف ایک روی
مطوی دوسرے غیر موصول اور چار نوعین با ردیف بھی ہوتی ہین اور بے ردیف بھی
ایک مطلق مجرد موصول دوسرے مطلق مردف موصول تیسری مقید مجرد غیر موصول چوتھی
مردف مضاعف ہر دو روی مطلق م فصل ہشتم در قافیہ اصلی و معمول و ذکر شایگان
لفظی کہ در موضع قافیہ افتد اصلی بود یا معمول و اصلی چنان بود کہ بر ہمان صفت کہ در
در اصل وضع داشتہ باشد استعمال کنند و معمول چنان بود کہ آنرا بہ ترکیبی یا تصریفی چنانچہ
استعمال گردانند مثلاً راست و بیداست اول اصلی و دوم معمول چہ ترکیب لفظ است با

پیدا شایستہ در موازات قافیہ اول شدہ است فصل آٹھوین قافیہ اصلی اور معمول
کے بیان مین اور ذکر شایگان مین جو لفظ کہ مقام قافیہ مین واقع ہوتا ہے اصلی
ہوتا ہے یا معمول اور اصلی وہ ہے کہ اوسکو اصل وضع پر استعمال کرین اور معمول
اوسکو کہتے ہین کہ جسکو کسی ترکیب یا تصریف سے شایستہ استعمال کیا ہو مثلاً راست
اور پیداست اول اصلی ہے اور دوسرا معمول اسواسطے کہ لفظ است کو پیدا سے ملا کر
منفرد در مقابلہ قافیہ اول کیا ہی یہ مثال ترکیب لفظ کی ساتھ لفظ کے ہے مثال ثانی بیت سے
زالطاف خفی شاہ عادل
ہر دم میرود از دست ما دل
اور مثال ترکیب لفظ کی ساتھ حرف کے یہ ہے بیت با فسون و عشوہ ناز آن بت
طناز من ؛ دل زدست عالمے بردت نے تمناز من ؛ اور ایک قسم اسکی تصرف
تحلیلی ہے کہ ایک لفظ کو دو ٹکڑے کرکے نصف کو قافیہ اور نصف کو ردیف کرین جیسے یہ بیتین خواجہ حافظ کی
شب از مطرب کہ دل خوش باد دمی راہ شنیدم نالۂ جانسوز نے را
عفاک اللہ من شر النوائب ؛ جزاک اللہ فی الدارین خیرا
لفظ نے قافیہ اور لفظ را ردیف واقع ہوا ہی م وہمچنین باردم افشاردم اول
اصلی و دوم معمول چہ بسبب آنکہ از لفظ افشاردن حکایت نفس در ماضی آوردہ است
و شایستہ استعمال درین قافیہ شدہ است اور اسیطرح باردم یعنی دمچی اسپ
اور افشاردم یعنی افشردم اول اصلی اور دوم معمول ہے اسواسطے کہ قایل لفظ افشاردن
سے حکایت نفس صیغۂ ماضی مین لایا ہے اور شایستہ استعمال اس قافیے مین ہوا ہی
ح قولہ باردم ظاہر از کلام مصنف علام آنست کہ این لفظ بفتح دال باشد بہ قرینہ قافیہ
افشاردم لیکن در کتب لغت بنظر راقم الحروف نیامدہ آری باردم بضم دال بمعنی چرمی
کہ بر پس زین اسپ اندازند در برہان موجود غالب آنست کہ ذو معنی مرکب از بار کہ بمعنی
چرم دباغت دادہ ست و دم باشد تم کلامہ غالب کہ یہ لفظ بفتح دال بھی استعمال شعرا مین
آگیا ہو اور کشف مین جیرہ اسکا نقط با بائے فارسی لکھا ہے دال سے کچھ تعرض
نہیں کیا اور در صورتے کہ بضم دال ہو قافیہ عیب دار ہوگا اور اگر موصولہ ہوگا

عیب بھی برطرف ہو جائیگا م و در تازی درنابہ کہ اسم فاعل از نباہت باشد و نابہ کہ نابے
باشد با ہای ضمیر یکے اصلی باشد و دیگری معمول ت اور تازی مین نابہ اسم فاعل نباہت
یعنی بزرگی اور نابہ ناب سے بمعنی دندان پیشین ساتھ ہای ضمیر کی ایک اصلی ہے دوسرا
معمول م و ہرگاہ کہ از قافیہ مرکب یک جزو مکرر باشد در ہمہ مواضع تکرار بیک معنی آید آن قافیہ
را شایگان خوانند و مراد از شایگان کثرت نامحدود است چہ گنج شایگان گنجی را گویند کہ در وے
مال بسیار و بیحد باشد مثال قافیہ شایگان الف و نون بمعنی جمع کہ در اسپان و مردان
باشد یا بمعنی فاعل چنانکہ در روان و نگران و جویان باشد و ہا و الف جمع کہ در سرہا و
دستہا باشد و یای نکرہ کہ در اسپی و مردی باشد و دال استقبال کہ در گوید و
کند و دہد باشد و استعمال شایگان در قافیہ جایز نباشد و تحقیق چنان اقتضا می کند کہ
استعمال یک قافیہ از شایگان روا نبود مثلاً در قصیدہ کہ قافیہ او نہان و گران جہان باشد روا نبود
کہ اسپان ایراد کنند و نشاید کہ الف و نون جمع در قافیہ دیگر بیارند مثلاً گویند خران
چہ الف و نون در اسپان و خران بیک معنی است پس قافیہ مکرر شدہ باشد و علت قبح
شایگان تکرار قافیہ است بیک معنی ت اور جسوقت کہ قافیہ مرکب سی ایک جز و مکرر واقع
ہوتا ہے اور سب جگہ تکرار ایک معنی پر آتی ہے اوس قافیے کو شایگان کہتے ہین یعنی
ایطای جلی اور مراد شایگان سے کثرت نامحدود ہے اسواسطے کہ گنج شایگان اوس
گنج کو کہتے ہین جسمین مال بہت اور بیحد ہو اور قافیہ شایگان مین بھی تکرار ایک معنی کی
بکثرت ہے مثال اسکی جیسے الف اور نون بمعنی جمع اسپان اور مردان مین
ہی یا بمعنی فاعل جیسے روان اور نگران اور جویان مین ہے اور ہا اور الف جمع کا جیسا
سرہا اور دستہا مین ہی اور یای نکرہ جیسے اسپی اور مردی مین ہے اور دال استقبال
جیسے گوید اور کند اور دہد مین ہے اور استعمال شایگان کا قافیے مین جائز نہین ہی اور
تحقیق یہ چاہتی ہے کہ استعمال ایک قافیۂ شایگان کا روا ہو مثلاً جس قصیدے مین
کہ قافیہ نہان اور گران اور جہان ہو روا ہے کہ اسپان لائین اسواسطے کہ ایک جگہ سے
فقط تکرار ایک معنی کی لازم نہین آتی ہی اور نچاہیے کہ الف اور نون جمع کا اور قافیے مین بھی

لائین شلا کہین خران کہ جمع خر ہے اسواسطے کہ الف اور نون اسپان اور خران مین یک
معنی ہے پس قافیہ مکرر ہوا اور بسبب قبح شایگان کا تکرار قافیہ ہے کہ معنی برا اور غیاث
مین برہان اور سراج سے لکھا ہے کہ شایگان بمعنی فراخ ولائق وسزاوار شے اور ہر
چیز کہ بہتر اور خوب لائق بادشاہ کے ہو اسواسطے کہ اصل اسکی شاہگان تھی حرف ہا کو
ہمزہ ملینہ سے بدل کیا اور نام ایک گنج کا ہے گنجہاے خسرو پرویز سے اور معنی بیکار یعنی
کار بمردا اسواسطے کہ یہ امر بھی تحکم کا ہے اور تعلق شاہ اور حاکم سے رکہتا ہے اور ایک نوع
ہے قافیہ معیوب سے جیسے صیغے اسم فاعل کے گریان اور خندان انکو ساتھ زبان اور
فغان کے قافیہ کرین یا اون لفظون کو جنمین یا اور نون نسبت ہو جیسے سیمین اور آہنین
ساتھ جبین اور کمین کے یا الف اور نون جمع ہو ساتھ اون لفظون کے جنمین یا اور
نون ذات کلمہ سے ہو قافیہ کرین جیسے دوستان اور یاران کو ساتھ زبان اور کمان
کے اور اسیطرح صفات اور حادثات اور کائنات اور ایسے قافیے کو فقط ایک
جگہ لانا مضایقہ نہین درست ہے تمام ہوا ترجمہ عبارت کتاب لغت مذکور کا ما
شعرا از شایگان احتراز کردہ اند تا بحدے کہ آن یک قافیہ کہ جائز است ہم نیاوردہ اند
از سبب شہرت قبحش مگر آنجا کہ شعر مردف بود چہ ردیف عیب قافیہ بپوشاند در
شعر مردف ہم زیادہ از یکے نیاوردہ البتہ ت اما شاعرون نے شایگان سے احتراز
کیا ہے یہان تک کہ ایک جگہہ ایک قافیہ لانا جو جائز ہے اوسکو بھی نہین لاتے
ہین بسبب شہرت قبح شایگان کے مگر جہان کہین کہ شعر مردف یعنی باردیف ہو وہان
شایگان کا لانا مضایقہ نہین کہ ردیف عیب قافیے کا چھپاتی ہے اور شعر مردف مین بھی زیادہ
ایک جگہہ سے نہین لاتے ہین البتہ م و در لغت عربی بایستی کہ شایگان اعتبار کردندی
چنانکہ در مومنات ومسلمات ونصرت وضربت و در ضمائر و امثال آن الا آنکہ قدما ازان
غافل بودند و محدثان کہ شعر آراستہ گویند اعتبار کنند ت اور لغت عربی مین
یعنی قافیہ ہای لغت عربی مین چاہیے تھا کہ شایگان کو اعتبار کرتے جیسا مسلمات
اور مومنات اور نصرت اور ضربت مین اور ضمائر مین مثل جبالہ و حسابہ کے اور جو مثل اسکے ہو

مگر قدما اس سے آگاہ نہ تھے اور متاخرین کہ شعر آراستہ کہتے ہین اعتبار کرتے ہین اور اپنے
کلام مین الطا سمجھکر نہین لاتے ہین م فصل نہم در بعضی احکام قوافی بر مذہب پارسی گویان
گاہ بود کہ از ایراد یک قافیہ دو قافیہ در شعر معلوم نشود کہ قافیہ از کدام نوع است چہ شاعر
را مجال تصرف باقی بود کہ از نوعی بنوعی دیگر نقل کند مثلا اگر در قصیدہ در موضع قافیہ آزار
و بازار ایراد کند شاید کہ بعد ازان گفتار و کردار آورد تا قافیہ مردف باشد و روی حرف را بود
و مقید بود و بے ردیف باشد ت فصل نوین بعضی احکام قوافی مین موافق مذہب فارسی
گویون کے کبھی ایک قافیے اور دو قافیے کے ایراد سے شعر مین معلوم نہین ہوتا کہ
قافیہ کس قسم کا ہے اسواسطے کہ شاعر کو قدرت تصرف کی باقی رہتی ہے کہ ایک نوع سے
طرف دوسرے نوع کے نقل کرے مثلا اگر قصیدے مین قافیہ آزار اور بازار کا ایراد
کرے سزاوار ہے کہ بعد اوسکے گفتار اور کردار لاوے کہ قافیہ مردف ہو یعنی الف
ردف ہو اور را روی مقید اور بے ردیف ہو م و شاید کہ بعد ازان راز و ساز آرد گوید تا
قافیہ از و باز و راز و ساز بودہ باشد و آرد در آخر ہمہ ردیف باشد و تشاید کہ قافیہ بود و الا
شایگان بودہ باشد و این قافیہ ہم مردف بود و روی حرف زا بود و مطلق بود با ردیف باشد ت
اور سزاوار ہے کہ بعد اوسکے راز آرا اور ساز آر کہے یعنی راز اور ساز کو لاوے تا قافیہ
آز اور باز اور راز اور ساز ہو اور کلمہ آر سب جگہہ ردیف اور نیچا ہے کہ یہی آر قافیہ ہو ورنہ
شایگان ہوگا اسواسطے کہ آر سب جگہہ ایک معنی پر ہے اور یہ قافیہ بھی مثل قافیہ اول
کے مردف ہے یعنی الف ساز اور باز مین ردف ہے اور حرف زا روی ہے
اور مطلق یعنی روی متحرک ہے اور ساتھ ردیف کے ہے یعنی کلمہ آر سب جگہہ ردیف ہے
م و بار دیگر بعد ازان ہم شاید کہ چراز ار و گیاز ار آورد تا قافیہ ادبا و راو سا و چرا و گیا بود
باشد و زار در آخر ہمہ ردیف بود و تشاید کہ قافیہ بود و الا و یعنی شایگان افتد و این
قافیہ مجرد بود و روی حرف الف است مقید بود و با ردیف برین قیاس باید کرد در
دیگر مواضع ت اور پھر بعد اوسکے بھی سزاوار ہے کہ از اد اور گیاز ار قافیہ لاوے
چراز ار یعنی جاے چریدن اور گیاز ار مخفف گیاہ زار یعنی جاے روئیدن گیا ہ

تھا قافیہ آ اور را او سا اور چرا اور گیا ہوا ور زار سب جگہ ردیف پڑے اور نچاہیے کہ یہی زار قافیہ
قافیہ ہو ورنہ بعض جا شایگان واقع ہوگا یعنی جیسے چرا زار اور گیا زار ہے کہ زار ان مین
بیک معنی پڑے گا اور ساز ار و چرا زار مین نہ پڑے گا کہ ساز ار مین از نکلتا ہے اور
چرا زار مین زار اور یہ قافیہ آ اور با اور سا وغیرہ کا مجرد ہوگا یعنی بے ردف و تاسیس اور
روی کہ حرف الف ہے مقید ہوگا یعنی ساکن اور یہ قافیہ ردیف کے ساتھ ہوگا کہ
زار ردیف ہے اور یہی قیاس کیا چاہیے اور مواضع مین م و بدانکہ ہر چند از بحثہای
گذشتہ معلوم شد کہ چون الفاظ قافیہ متحد باشد اختلاف معانی واجب بود تا قافیہ مکرر نباشد
اما باید کہ معلوم شد کہ آن اختلاف لازم نباشد کہ از جہت تعدد معانی تنہا بود بل شاید کہ
از جہت وجود معانی و عدمش باشد و در طرف وجود ہمچنانکہ بتعدد معانی مغایرت
حاصل آید در طرف عدم باختلاف تعلق بمعانی ہم مغایرت حاصل آید و اما اختلاف
کہ بسبب وجود معنی و عدمش باشد چنان بود کہ در لفظ یکبار بانفراد دال بود بر معنی و
یکبار بانفراد دال نبود بل جزوی باشد از کلمہ کہ آن دال بود مانند لفظ باز کہ بانفراد دال
ست بر مرغی و چون جزوی باشد از لفظ بازار بمعنی سوق بانفراد دال نبود ت اور معلوم ہو
کہ ہر چند بحثہای گذشتہ سے دریافت ہوا کہ جب الفاظ قافیہ متحد اور ایک ہون اختلاف
معانی کا واجب ہے جیسے عین ایک جگہ بمعنی چشم اور ایک جگہ بمعنی آفتاب لیکن یہ بھی معلوم
ہے کہ وہ اختلاف لازم نہین ہے کہ جہت تعدد معانی سے تنہا ہو یعنی فقط یہی اختلاف
نہین ہے کہ ایک لفظ کے دو معنی ہون بلکہ لایق ہے کہ وہ اختلاف جہت وجود عدم
معانی سے ہو یعنی ایک جگہ لفظ با معنی ہو اور ایک جگہ بے معنی ہو اور جیسے با معنی
ہونے مین بھی بسبب اختلاف تعلق بمعانی کے مغایرت حاصل ہو جاتی ہے یعنی
جزو لفظ کہ قافیہ ہوتا ہے بسبب تعلق کل لفظ با معنی کے ہمدگر تعلق مین اختلاف
رکھتا ہے مثال اسکی محقق علیہ الرحمہ نے خود لکھی ہے اما جو اختلاف کہ بسبب
وجود معنی اور عدم معنی کے ہوتا ہے اوسکی صورت یہ ہے کہ لفظ مین
ایک بار تنہا دلالت کرے معنی پر اور ایک بار تنہا دلالت نہ کرے معنی پر

خود بے معنی ہو بلکہ ایک جزو ہو کلمے سے کہ وہ کلمہ دال ہو معنی پر مانند لفظ باز کے کہ یہ بار تنہا
دال ہے ایک مرغ شکاری پر اور جب یہی باز جزو ہو لفظ بازار کا بمعنی سوق تنہا دال نہوگا
معنی پر پس اسصورت مین باز ایک جگہ با معنی ہے اور ایک جگہ بے معنی م و اما اختلاف کہ بسبب
تعدد معانی بود چنانکہ گویند باز چنین کرد یعنی دگر بار چنین کرد ت و اما اختلاف کہ بسبب
تعدد معانی کے ہوتا ہے اوسکی صورت یہ ہے کہ جیسے لفظ بار بانفراد دال ہے معانی متعدد پر
ایکبار دال ہے مرغ شکاری پر اور ایکبار دال ہے معنی معاودت پر جیسا کہ کہتے ہین کہ باز
چنین کرد یعنی دوسری بار ایسا کیا یہان باز دونون جگہ با معنی ہے بانفراد م و اما اختلاف
کہ بسبب تعلق بود بمعانی مختلف در حال عدم دلالت بانفراد چنین بود کہ بازار با شتراک
مثلاً بر سوق افتد در معنی دیگر لفظ بازآرد در ہر دو حالت یک حکم تواند بود ت و اما اختلاف
کہ بسبب اختلاف تعلق بمعانی مختلف کے حالت عدم دلالت مین بانفراد ہوتا ہے
اوسکی صورت یہ ہے کہ جیسے باز کہ بازار مین ملا ہوا بمعنی سوق پر ہے اور اسی طرح
بمعنی دیگر لفظ باز آر یعنی جو اور معنی لفظ بازار کے ہین اسمین بھی یہی صورت ہے
چنانچہ غیاث اور بہار عجم مین لکھا ہے کہ بازار بمعنی سود در معاملہ اور رونق اور تازگی
کے بھی آگیا ہے پس دونون حالتون مین ایک حکم نہین ہو سکتا یعنی ایک باز بازار مین
بمعنی سوق ہے اور ایک باز بازار مین بمعنی رونق ہے اگرچہ دونون باز بانفراد معنی نہین
رکھتی مگر بجہت تعلق بمعانی کے اختلاف انہین حاصل ہے ح زیر عبارت بمعنی دیگر
لفظ باز آر یہ ہے کہ اے باز بیار نتامل پس صورتین تین ٹھہری ایک اختلاف بوجود
معنی دوسری اختلاف بعدم معنی بانفراد تیسرے اختلاف بوجود معنی و
عدم معنی بانفراد م و مثال جامع این ہر سہ اختلاف اگر لفظ گردون چہار بار ایراد کنند
و قافیہ گرباشد و دون ردیف و گرد در دو موضع بانفراد دال بود یکے بمعنی حرف شرط
دیگی بمعنی حرب و در دو موضع بانفراد دال نبود بل جزو باشد از مجموع کلمہ و مجموع یکبار دال
بر عجلہ بود و یکبار دال بود بر فلک این اختلافات مذکور حاصل شود و ایراد ہر چہار در قافیہ متفقی تکرار نبود و اللہ
اعلم ت اور مثال جامع ان تینون اختلافونکی اگر لفظ گردون کا چار بار ایراد کرین اور

قافیہ گرہو اور رودن ردیف اور گرد دو جگہ تنہا دال ہو یعنی پر ایک جگہ بمعنی حرف شرط کہ مخفف اگر ہے اور ایک جگہ بمعنی جرب یعنی خارش اور دو جگہ تنہا دال ہو یعنی پر بلکہ ایک جزو ہو مجموع کلمہ سے ایک مرتبہ دال عجلہ بمعنی ارابہ اور ایک مرتبہ دال فلک پر یہ اختلافات مذکور حاصل ہون یعنی یہ تینون اختلاف حاصل ہون ایک یہ کہ گر بمعنی شرط اور اگر بمعنی خارش یہ اختلاف بوجود معنی ہوا دوم گر جو گردون مین ہی بمعنی ارابہ اور گر جو گردون مین ہے بمعنی فلک یہ اختلاف بعدم معنی ہوا کہ گر ان مین بانفراد معنی نہین رکھتا مگر تعلق ہے اسکو الفاظ معنی دار سے سوم اختلاف بوجود عدم معنی کہ ان دونون کے انضمام سے حاصل ہوتا ہے اور وارد کرنا چارون کا قافیے مین حقیقی تکرار نہین ہے واللہ اعلم حرب بفتحتین دبارہ موحدہ مرض خارش کشف اور منتخب اور بحر الجواہر اور صراح سے کذا فی الغیاث گردون فلک دارابہ کہ ہندی گاڑی گویند غیاث سے عجلہ بفتحتین آلیتے کہ آنرا گاہ گشند منتخب سے م فصل دہم در عیوب قوافی فارسی ازانچہ درباب عیوب قوافی شعر تازی گفتہ آمد عیوب قوافی شعر فارسی معلوم توان کرد و بر قیاس گذشتہ اینجا عیوب چہار قسم باشدت فصل دسوین عیوب قوافی فارسی مین جو کچھ کہ مقدمہ عیوب قوافی شعر تازی مین کہا گیا عیوب قوافی شعر فارسی بھی اونہین سے معلوم کیا چاہیے یعنی وہی عیوب یہان بھی ہین اور موافق گذشتہ کے یہان عیوب کی چار قسمین ہین قسم اول انچہ تعلق بردف داشتہ باشد و آن دو نوع بود اول اختلاف خدو مثلاً مرد و درد و درد اگر قافیہ مطلق بود چنانکہ دستہ و رستہ و بستہ عیب پوشیدہ نرباشد ت قسم اول جو تعلق ردف سے رکھتی ہے اور دو طرح پر ہے اول اختلاف خدو کا یعنی حرکت ماقبل ردف کا اور ردف کا اور ردف مین قید بھی شامل ہے جیسے کہ مرد اور درد اور درد اور ورد بمعنی وظیفہ ہے اور اگر قافیہ مطلق ہو یعنی متحرک جیسے کہ دستہ اور رستہ اور بستہ ہے ان مین عیب یعنی اختلاف خدو پوشیدہ رہے کمال اسمٰعیل کہتا ہے ؎

گر سوز دلم یک نفس آہستہ شود ؛ از درد دلم راہ نفس بستہ شود
در دیدہ ازان اب ہمے گردانم ؛ تا ہر چہ نقش تست آن شستہ شود

ہم دوم اختلاف ردف و اختلاف بحروف متباعد مخرج ظاہر و قبیح بود و بسبب استعمالش کمتر اتفاق افتد اما بحروف متقارب چنانکہ در و رو شور و شیر کہ بکار دارند وہم قبیح باشد مگر در لغت نگر ہر دو کلمہ بیک حرف گویند و جمع مردف و غیر مردف بحقیقت راجع بہمین قسم باشدت دوسرا اختلاف حرف ردف کا عیب ہے اس مین اختلاف بحروف متباعد المخرج عیب ظاہر اور قبیح تر ہے اور اسی سبب سے استعمال اوسکا کمتر اتفاق پڑتا ہے لیکن اختلاف بحروف متقارب جیسے کہ دور اور شور اور شیر بمعنی اسد اور شیر بمعنی لبن مین ہے استعمال کرتے ہین مگر یہ بھی قبیح ہے اور دور مین واو معروف اور شور مین واو مجہول اور شیر بمعنی اسد مین یای مجہول اور شیر بمعنی اسد مین یاے مجہول اور شیر بمعنی لبن مین یاے معروف حقیقت مین دو حرف ہین اور قریب المخرج ہین مگر جن لوگونکی زبان مین دونون کلمے بیک حرف ہین یعنی واو و یاے معروفہ اور مجہولہ کو ایک حرف جانتے ہین اونکے نزدیک کچھ عیب نہین اور جمع ہونا مردف اور غیر مردف کا بحقیقت راجع یہین قسم ہے یعنی اختلاف ردف سے اور عیب ظاہر ہے م قسم دوم انچہ تعلق بروی داشتہ باشد و آن چہار نوع است ت قسم دوسری عیوب قوافی فارسی کی وہ ہی جو تعلق حرف روی سے رکھتی ہے اوسکی چار نوعین ہین م اختلاف توجیہ چنانکہ در اختر و عنصر و شاعر و اگر را متحرک شود این عیب مرتفع گردد چہ آنجا حرکت ماقبل را توجیہ نبود بلکہ از حساب قافیہ نبود بدانکہ در پارسی میان اختلاف بفتح و ضم و بالفتح و کسر و میان اختلاف بضم و کسر آن مباینت نباشد کہ در تازی اعتبار می کنند و ہمہ را یک حکم باشدت نوع اول اختلاف توجیہ ہے جیسا کہ اختر اور عنصر اور شاعر مین کہ اختر مین حرکت ماقبل روی ساکن فتحہ اور عنصر مین ضمہ اور شاعر مین کسرہ ہے اور اگر حرف را ان تینون مین متحرک ہو یہ عیب دور ہوجاے اسواسطے کہ حرکت ماقبل حروف را توجیہ نرہے گی بلکہ حساب قافیہ سے نہوگی اس صورت مین قافیہ فقط راے متحرک ٹھہرے حرکت ماقبل اوسکی داخل قافیہ نہوگی اور معلوم کرلو کہ فارسی مین درمیان اختلاف بفتح و ضم یا بالفتح و کسر کی اور درمیان اختلاف بضم و کسر کے کچھ فرق نہین ہے جیسا کہ تازی مین اعتبار

کرتے ہین اور عود اور حمید کا قافیہ لاتے ہین بیان پارسی مین سب کا ایک حکم ہے م
ب اختلاف حرف روی وہمچنانکہ در روف گفتیم بحروف متباعد ظاہر تر و شنیع تر
باشد و بحروف متقارب پوشیدہ تر چنانچہ ستود چہار سود مری و علی دگرگ و ترک
ت نوع دوسری اختلاف حرف روی کا عیب ہے اور جیسا کہ بیان روف مین
کہا ہے کہ بحروف متباعد المخرج اختلاف عیب ظاہر تر اور شنیع تر ہے اور اختلاف
بحروف متقارب پوشیدہ تر بیان بہی وہی صورت ہے جیسا ستو بواو مجہولہ اور چار
سو بواو معروفہ اور مری بیاء مجہولہ اور علی بیاء معروفہ اور گرگ بکاف فارسی اور ترک
بکاف تازی ہین کہ انکا عیب بہ سبب قریب المخرج ہونے کے بہکیدگر کمتر ہے اختلاف
متباعد المخرج سے ستو بکسر اول وثانی بواو مجہول رسیدہ طنبور کو کہتے ہین کہ تین
تار رکہتا ہو اور زہ قلب و دکش کو بہی کہتے ہین کہ اندر مس یا آہن ہو اور باہر نقرہ
یا طلا ہو بانے اور مری بکسر اول و یاء تحتانی مجہول بروزن ہری یعنی کوشیدن اور
برابری کردن ہے کسی سے قدر اور مرتبہ اور بزرگی مین یعنی خصومت اور یکدل
ہونے بہ بدکرداری بہی ہے یہ ہے بربانے ح چہ در سبو و چار سو حرف روی مختلف است
کہ اول با وثانی سین است و در مری را و در علی لام و در گرگ کاف فارسی و در ترک کاف
تازی تم کلامہ فتامل م ج اختلاف مجری و قبح آن پوشیدہ نماند مگر کہ اختلاف وصل
باشد بدو حرف متقارب چنانکہ پسری در خطاب و دخیری در نکرہ پس کثرت را مختلف است
و شاید کہ بر بعضی مردم ملتبس گردد خاصہ کہ با ردیف بود ت نوع تیسری اختلاف مجرے
یعنی حرکت روی کا اور قبح اوسکا پوشیدہ نہین رہتا مگر جو وقت کہ اختلاف وصل ہو ساتھ
ساتھ دو حرف متقارب المخرج کے جیسا کہ پسری حالت خطاب مین یعنی پسر ہے تو
اور خیری حالت نکرہ مین پس کسرہ حرف را کا مختلف ہے ایک جگہ معروف
اور ایک جگہ مجہول اور دونون یاء معروف اور یا مجہول قریب المخرج ہین شاید کہ
اس صورت مین یہ دونون حرف بعض مردم پر ملتبس ہون علی الخصوص جو وقت ردیف
بہی ساتھ ان قافیون کے ہو م اختلاف حرکت روی مفرد یا روی مضاعف چنانکہ گوئی

گوئی یاد شاہ و پادشاہ چہ دال اول بکسر است و در دوم مجہولہ است و ہمچنین چراست کہ در است
و کژ چہ اول مجہول است و دوم بضم داما در حرف اول از روے مضاعف اختلاف نتوان
گفت چہ آن حرکت مجہولہ باشد ہمیشہ ت نوع چوتھی اختلاف حرکت روے مفرد کا یا روے
مضاعف کا مثال اختلاف حرکت روے مفرد کی یہ ہی جیسا کہ کہی تو باد شاہ اور پادشاہ اسواسطے کہ
اول یعنی باد شاہ مین دال یاد کی بکسر ہو اور دوم یعنی پادشاہ مین دال یاد کی بحرکت مجہولہ ہی
یعنی حرکت ناتمام اور مثال اختلاف حرکت روے مضاعف کی یہ ہی چراست کژ اور راست و کژ
اسواسطے کہ اول مین یعنی تا راست اول مین حرکت ناتمام ہی اور دوسرے مین یعنی تا مرد راست
ثانی پر ضمہ داما حرف اول از روے مضاعف مین جیسے حرکت حرف یای بخت اور رای رخت
اس مین تصور اختلاف کا نہین ہی اسواسطے کہ یہ حرکت ہمیشہ مجہولہ ہوتی ہے م قسم سوم
اختلاف وصل حالش ہم بران قیاس ست گفتہ آمدت قسم تیسری عیوب قوافی فارسی کے
اختلاف وصل کا ہی حال اوسکا بہی اسیطرح جیسا کہ کہا گیا یعنی حال اختلاف وصل کا بتحقیق
بیان کیا کہ اختلاف اوسکا مقتضی ازالت اصل تشابہ سے نجات ہے م قسم چہارم اختلاف
ردیف و آن در حرکات و حروف تواند بود کہ پوشیدہ ماند والا بس قبیح باشد مثالش بستہ
چون در حالت خطاب گویند و بستہ چون نکرہ گویند تا حرف یا و شبیہ بہا مختلف باشند و
حرکات ماقبل ہمچنین و باقی عیوب ہمین قیاس باید کرد کہ در عیوب قوافی تازی گفتہ آمدت
قسم چوتھی عیوب قوافی فارسی کے اختلاف ردیف کا ہے اور وہ اون حرکتون مین
اور اون حرفون مین ہو سکتا ہے کہ پوشیدہ ہے والا نہایت قبیح ہے مثال اوسکی
جیسے بستہ حالت خطاب مین اور بستہ حالت نکرہ مین مین کہ حرف یا اور شبیہ بہا
مختلف ہین ایسی ردیف عیب دار ہے اور حال حرکات ماقبل کا اسیطرح ہے
اور باقی عیوب قوافی پارسی کو عیوب قوافی تازی پر قیاس کیا چاہیے م و بدانکہ در
قوافی سجع و مثنویہا و خانہای مربع و مسمط استقصای بسیار نکنند و استعمال بعضی
عیوب روا دارند و در قصاید قافیہ مصرع اول شاید کہ در دیگر ابیات تقیید بکرر شود اما در مصراع دوم نشاید
ت اور معلوم ہو کہ سجع اور مثنوی اور خانہا مربع اور مسمط کے قافیون مین استقصا

یعنی تمام درگرفتن زیادہ ضرور نہین اور استعمال بعضے عیبون کا روا ہے اور قصائد مین قافیہ مصرع اول کا جاکے اور ابیات مین مکرر لائین کہ اوسکو رد مطلع کہتے ہین اور وہ خارج ہے عیب ایطا سے لیکن مصرع دوم مین نہ چاہیے ورنہ ایطا ہوگا استقصا تمام درکردن و بنہایت چیزے رسیدن منتخب سے ہم و قدما گفتہ اند کہ تکرار قافیہ در قطعہا و غزلہا بعد از ہفت بیت در قصائد بعد از چہار دو بیت روا باشد اما بنزدیک محدثان مستعمل نیست و بعضی گفتہ اند کہ اختلاف تعریف بہ نفی و اثبات مانند کن مکن مقتضی تکرار قافیہ نباشد و این ہم مستعمل نیست اور قدما نے کہا ہے کہ تکرار قافیے کی قطعون مین اور غزلون مین بعد سات بیت کے اور قصیدون مین بعد چودہ بیتون کے روا ہے لیکن نزدیک متاخرین کے مستعمل نہین ہے مگر بعض نے بعد بیس بیت کے لکھا ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ اختلاف تعریف کا بہ نفی و اثبات مانند کن مکن کے مقتضی تکرار قافیہ نہین ہے اور یہ بھی مستعمل نہین ہے ہم این است انچہ خواستیم کہ درین مختصر ایراد کنیم از علم عروض و قوافی این دو لغت بر سبیل ایجاز و باللہ التوفیق ت یہ ہے جو کچھ کہ چاہا ہمنے کہ اس مختصر مین ایراد کرین علم عروض و قوافی تازی اور فارسی سے بر سبیل ایجاز و اختصار و اللہ التوفیق تمام شد

رباعی محقق علیہ الرحمۃ

موجود بحق وجود اول باشد
باقی ہمہ موہوم و مخیل باشد
ہر چیز جز او کہ آید اندر نظرت
نقش دومین چشم احول باشد

تمت

تقریظ ہذا از نتیجۂ افکار جناب فخر شعرای رشک اہل جہان نثار بی نظیر جناب حشمت الدولہ بہار الملک سید محمد غضنفر علی خان صاحب بہادر صولت جنگ متخلص بہ حکیم و جناب تدبیر الدولہ مدبر الملک جناب منشی سید مظفر علیخان صاحب بہادر جنگ متخلص بہ اسیر مصنف کتاب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سرخروئی قلم اوس شاہنشاہ کی نگارش حمد سے ہے کہ جسنے تاجداران گلشن کو چتر سحاب سے سرفراز کیا اور نگلشن کے فرماں روا جہان پناہ کی آرایش ثنا سے ہے کہ جسنے تخت نشینان چمن کو کشور خرمی و شگفتگی مین دست تصرف دیا مثنوی طغرا

فضای لامکانی بارگاہش
ہجوم بے نیازیہا سپاہش
زدہ بر بام وحدت کوس شاہی
مطیع اوست از مہ تا بہ ماہی
بہارستان نطقش معجزان است
خس آن سبزی نہ آسمان است

اور درود نامحدود خاتم انبیا محمد مصطفے صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر کہ جبتک تقرب ان درگاہ صمدیت ذات نبی ادنی ترین دربان درکی اجازت نپائی اوسکی بارگاہ تقدس مین جانیکی جرأت نپائی مخمس کہ حضرت امیر ایک شعر استاد پر مصرعون سے زینت دی ہی نہایت طبع آزمائی کی ہی مخمس حق یہ ہی حق معرفت تو حق مین بات افضل ہی ہر نبی سے تو اے فخر کائنات ہے آتش حیات شمع ہی بر پروانے کو ممات ہے موسی زہوش رفت بیک جلوۂ صفات ہے تو عین ذات منیگری و تبسمی او در صفات اور انجم لمعات اوس منبر نشین محفل غدیر خم پر کہ جس نے اپنی گوش حق نیوش سے کلمۂ بخ بخ لک یا علی زبان غیب سے سنا اور بزم عام مین فقرہ سلونی قبل ان تفقدونی خود بانی معجز بیان سے کہا ہمنام خدا علی مرتضی ملا محمد باقر مجلسی نے خوب کہا کہ علی اینست منقصت الصفات خدا رباعی ظہوری

سلطان رسل کہ جملہ را تاج سرست
قانون بقا طفیل اولعمہ درست
در چار حد اشیگی او زدہ دم
ہر کس ز دوازدہ مقامش خبرست

امابعد از باب نظر اور اصحاب ہنر صرافان رستہ بازار معانی کامل عیاران معیار سخندانی کہ جن لوگون نے ماہ و سال جسم کو مثل ہلال گھٹایا ہے تب فلک کمال پر مثل بدر جلوہ فرمایا ہے شام کو ساتھ آفتاب کے براے مطالعہ شعیہ اگر بیٹھے ہن تو صبح کو زیر آسمان تفکر سے نکلی ہن مژدہ ہو کہ کتاب معیار الاشعار فن اوزان و قوافی مین مستند

شعرائے روزگار تصنیف جناب شمس العلماء محمد ابو المحققین زبدة المدققین حاوی العلوم العقلیة والنقلیة ہادی السبل
الشرعیة اسوة فضلاء نحام قدوة علماء اعلام صاحب القوة القدسیة مالک الملکات الملکیة مستند الحکماء
والمتکلمین سلطان العلماء رئیس المجتہدین مجمع العلوم المعقول والمنقول مستنبط الفروع من الاصول
مقتدی الفقہاء بین الآفاق المتمکن علی مسادة الاجتہاد بالاستحقاق عالم کامل مجرا ماجد اماثل
ماہ فلک علوم کالشمس بین النجوم علامہ عصر وحید دہر جناب شیخ نصیر الدین محقق طوسی طاب
ثراہ وجعل الجنة مثواہ کی کہ ہر حرف اوسکا گوہر شاہوار ہے اور ہر لفظ اوسکا در معانی در
کنار ہے سہی مہر و سطور سنگینی نزاکت سر بزمین نہادہ ہین اور گلہای سیراب معانی شاخسار
لطافت بردامن الوان بوقلمون کشادہ ہین ہر نقطہ اوسکا ایک قفل ناپیدا کلید ہے اور ہر حرف
اوسکا نہ دیدہ ہے نہ شنیدہ ہے عجب دریا ہے کہ ہزاروں انہار سطور اوس مین روان ہین
اور صدہا صدف لفظ درہ الباج معانی در کنار اوس مین نہان ہین جب سے کہ بانی علم نے اس
علم کو ایجاد کیا ہے ایسا رسالہ نہ کوئی لکھے گا نہ کسی نے لکھا ہے بسبب اس کتاب کے یہ علم صاحب جان
ہے شاید کہ آب مداد مین شرکت آب حیوان ہے اگر ایک گوہر معنی اسکا دست فہم مین ہزار عقدہ
اجاے رشتہ علوم مین کوئی عقدہ لاحل ایسا کہ جسکا انکشاف محال ہو پھر نہ باقی حیران عقل مین انکی
تاب و توان نہین کہ ذہن مراتب کر سکے اور زبان ناطقہ مردم مین اتنی قدرت نہین کہ ذرا بھی دم تناہ بہ سکے
اکثر صاحب جستجان تحقیق مین اگر گل صحت مضامین بطور خود ہاتھ مین لائے ہین یہ نگہای طبع نو نمود کھائی ہین
گر اصل مین جو دیکھو تو پایہ تحقیق سے گرے ہوے ہین رخ راہ راست سے پھرے ہوے ہین مسئلہ قابض جان
تحقیق ہے اور حل مغلق روح بدقیق ہے کہولنا بند کرنا ہے اور ظاہر کرنا اور چھپانا ہے کسی نے اعتراض بیجا کئے ہین اور
کسی نے جواب ناہموار دئے ہین اور کیونکر نہو یہ سبب نایابی نسخ خدا جانے کیا کا کیا پڑھا گیا ہے اور باعث خرابی ہو جو
جوگ اونسے بھی کم پایہ تھے اوسکو غنیمت جانکر پڑھانے لگے شاگرد و نیز اوستادی جتانے لگے کج طبع مان گئی راہ
طبع کجی اونکی پہچان گئی گہر مضمون صحیح کسیطرح نہ ہاتھ آتا تھا غواص فکر ہر مرتبہ صدف کی جگہہ صدمہ پاتا تھا
جودت طبع کو اسجا مین عیان کرتا ہون بہ تشکل ہر طرف جو غم سے تھے بیان کرتا ہون
بسبب عدم نظر صاحب فہم کامل کے حال حروف تباہ تھا کثرت ماتم سے زیب بدن
جامہ سیاہ تھا جو شنجرف سے لکھا ہوا تھا اپنے خون مین آپ ڈوبا ہوا تھا

الف نیزہ آہ کیصورت بلند تھا حیرت سے دیک تشکل پر کھڑا رہنا بستہ تھا سر پکلاہ مدۃ نعلین نقطہ
زیر پائی کیا بیان ہو کہ حالت کیا تھی بسبب سکے کہ نہایت بار غم اوٹھایا تھا پشت پا بیطاقت
تھی قوت ناپیدہ معدوم تختہ لحد کیصورت تھی صورت راستی کب نظر آتی تھی جتنا نقطہ سنبھالتا تھا وہ
اور جھکی جاتی تھی ہیت ہم کا لقمہ غم نقطے سے بھرا تھا اشتیاق عالم مین مانند دل تڑپ رہا تھا بیت دل
بھی بار غم سے غم ہو کر بیتاب و توان تھی لب سے دو دھبہ پڑھکر ناتوانی مین مشہور جہان تھی رے
ری سر رشتہ تھی نشتر فروش سینہ خولش تھی چونکہ فوج غم سے لڑائی ہوئی تھی سر زار بر گولی
نقلے کی لگی تھی اسقدر ہجوم الم سے جنون مین مبتلا تھا کہ سین نے دامن اپنا دانتوں سے پکڑ لیا تھا
اور نشتر غم اسقدر تیز ہوا تھا کہ دامن شین کے اوس پار ہو گیا تھا اللہ اکبر کیا گرم شیون تھا کہ
آب چشم کے صاد تر دامن تھا چونکہ جو بکا تند باد غم کا چلا تھا الف کا تنکا چشم طائر مین پڑ گیا
تھا عین کو اسقدر زندگی سے نفرت تھی جو کو لفظ غم کو اولٹ کر لکھتا تھا عین پر عین عنایت
تھی حرف غم سر غم تھا غل الف افسر اہل غم و الم تھا کاف دفار ملکر تشکل کف ہوئی تھی کف
کشا وسائل اہل بصیرت ہو کر کوچہ ہاے اوراق کتاب مین پھر رہی تھی چونکہ دستور جہان ہے کہ
ہر جاے قدر و منزلت ظاہری پسند اہل زمان ہے تب تف جا ہتے تھے کہ اگر قدرت پائین اور کتان لو
مین نکلکر چلے جائین حرف لام و میم الم مین آگئی تھی نیزہ غم سینے پر کھا گئی تھی کہ نون کو پابند
جنون کھون یا ماہی دریاے خون کھون دا لود رہا جہان نکیجاتی تھی بصورت دہ کہ کلمہ تاسف و
تحسر ہے دکھلاتی تھی جس کسینے آنکھ لڑائی تھی چشم ہاے دیدہ نقطے سے خالی پائی تھی
یا جرہی خبر ستی دمالوسی دیعی تھی برابر اگر ایکیان لیتی تھی سب حرف صرف ماتم تھے
بہ سبب عالی فہم نہ ملتا تھا مبتلای غم و الم تھی الغرض دوستان باصفا اور شناسایان
صادق الولا خدمت با برکت جناب اوستاد الکل صاحب رتا صائب بخنک الوری وصائب گوش
مردم جب سے خلق ہوئی ہین ایسے اشعار او مضامین آبدار نہین نہین زبان سے جو دونون لبونکے
واسطے نکلنے کلمات کی ملا یا گویا صحت الفاظ و مضامین [illegible] ہے جون کب کو تنہا یا سفینہ سحر جو مشہور ہے یا فن
ہیل السطور دیوان بلاغت بیان کیے کیفیت آپ ہی اور سیاہی شب جو زبان زد نزدیک و دور سیاہی سطور پر
نور کلام فصاحت توامان با آب تاب ہے بہشتی انور دو دائرے کی روشنی مہر دلیل ساطع ہے کثرت فروغ نقطہ پر

ملت تجلی کم بربان فارطبعی شعر بہار بیانکار اگر برگ خشک دی یہ پر لکھا جایے برنگ برگ ہای اشجار فصل بہار بلکہ پڑھکر
شبری آتی دیکھو ہر بابل ہی مگر انکی غزل مین اور تسلسل جگہ لالی ملی ہی مگر انکے قصیدے با سلسل مین زور گوئی
اسقدر ہےکہ چقبک سنگ سے شرر جھلک جھلکے ایک دفتر ہو جاوے اور دم اندر جاکر جب تک باہر آوے ایک کتاب تا دار جو
نیب تصنیف پاوی اجمال اونکا اگر چاہیے سو سمندر ونکو ایک قطرہ مین لاوے اور تفصیل اونکی اگر اجازت پاوی ایک ذرہ سی
آفتاب عالمتاب چمکاوے زبان شیرین مین اگر جاتی فرہاد شیرین مین ملتی ودریان مین تہ آتی رنگینی اشعار پڑھکر
شفق آسمان ہوتی ہے اور روشنی فکر چمک کر صیقل آئینہ ماہ وتابان ہوگئی ہے زمین شعر آسمان ہے۔ یہ تعلی کسمین
کہاں اشعار ہیں اور عام فہم ایسے کہ اگر منظور ہو کہ سنائین تو نکلے ہونٹ زبان سے فقط جنبش لب سے سامعین سمجھ جائین
عربی فارسی اردو سب مین تصنیف ہے ہر علم ایک نئی صورت کی تالیف ہے تعداد کتب مصنفہ مولفہ تقریظ دیوان مطبوعہ
مطبع نذرے عیان ہے، کیا حاجت بیان ہی صدہا امیر غریب فیضیاب کلام مین شاگردی سی نیکنام شعرا

یہی ہین مہ آسمان سخن	انجمن سے ہے روشن جہان سخن
سخن اسقدر ہے سلاست کیساتھ	سہل ہو لکنت طلاقت کے ساتھ
بلند اسقدر ہے گمان ہوگئی	زمین شعر کی آسمان ہو گئی
دکھاتی ہے روشن بیانی اثر	کہین شام سو منہ سے تو نکلے سحر
سنائین اگر کند عقلونکو آج	بجز تیز فہمی نہو کچہ علاج
یہ کہتی ہین سب آشنائے سخن	خدائے سخن ہین خدائی سخن
مقابل ہو انکا نہ کیونکر ذلیل	کہ ہی یہ کتاب دسہ قاطع دلیل

ادشاد اشال ظہوری وظہیر جناب ملک الشعرا تدبیر الدولہ مدبر الملک منشی سید مظفر علیخان صاحب بہادر زبردست
جنگ المتخلص اسیر مد ظلہ القدیر مین آتی اور حرف التجا زبان پر لائی سید موصوف نے رای بجا اونکی منظور کی یہ
کتاب شرح معیار یسمی زر کامل عیار تصنیف فرماکر پیشکش نیر وبیک دورکی اکثر عروضیونکا امتحان تمام کیا پر تحریر
کو عام کیا کیا عقل کرا تبیان فرمائی ہین خطائین جو قائم کی گئین تھی اوٹھائی ہین سبحان اللہ کرم سبحان اللہ کتاب
کیا ہے قدرت خدا جلوہ نما ہے بست شخص جو سکر فیضیاب ہے زمرہ اہل علم عروض مین انتخاب ہے شہر اس شرح کا شل تمن جا بجا
جسکو دیکھو ابھی وقت تھا اور دلجان مشتاق اسکا ہو چنانچہ جناب عالی ہمم والاکرم منشی والاشان مشہور جہان
صاحب جود وسخاوت مربی ونیغان جہان بالش بہمت مروت جناب منشی نولکشور صاحب لازالت بحار دولتہ

تمور علی مرالا زمنتہ والدہور ظلہ ظلیل وعقدہ ذلیل کہ یگانہ آفاق ہین ہر علم کی کتاب کے مشتاق ہین انکرو
جناب منشی صاحب کے دولتخانے پر تشریف لائے اور یہ کتاب اون سے لیکر اپنے مکان پر آئے اہل مطبع
کو حکم چھاپنے کا دیا مشتاقان علم پر نہایت احسان کیا تعریف خط وکاغذ وقلم وسیاہی بیرون از
طاقت بشر ہے صحت اسکی اگر دیکھے کتاب بہ نظر ہو رباعی ظہوری۔ خطش نگذاشت دو رہیای
چینی + ہر نقطہ آن نافہ مشک آمیختی + بر تیغ بر نقش دمار و بود دگر + ست + می گشت دگر نہ خط پشتی دنی
امید علمای اعلام اور فضلای کرام مبصران عجائب جہان سالکان کلام نادر اہل زمان سے یہ ہے کہ اس کتاب کو
بنظر الفت دیکھکر فیضیاب ہون اور دعای خیر مصنف مین متوجہ درگاہ رب الارباب ہون اغلاط کتابت کاتب نظر
نہین اور سہو مین اعتراض دشمن کا گذر نہین اسلئے کہ سی ہو شعر پہنچا ہی زمین سے تک آسمان ولیں کلک حکیم اب کمان تک

تمت

قطعات تاریخ طبع سابق

از نتیجہ افکار جناب شاعر عدیم النظیر مرحمت الدولہ بہار الملک سید محمد
غضنفر علی خانصاحب بہادر صولت جنگ المتخلص بحکیم خلف اکبر وشاگرد
جناب منشی مظفر علیخان صاحب اسیر مصنف کتاب

طلاے است بے شبہ کامل عیار	کہ شد بعد میزان افکار طبع
اگر سال تاریخ خواہی حکیم	بگو شد عجب شرح معیار طبع

از نتیجہ افکار جناب افضل الدولہ مظفر الملک جناب سید افضل علیخان صاحب بہادر شوکت جنگ
متخلص افضل خلف اصغر وشاگرد جناب منشی صاحب مصنف کتاب

عجب یہ شرح ہی معیار کی صحیح صحیح	درق یہ منتخب روزگار خوب چھپے
ہروفی طبع کی تاریخ یون کہی افضل	مطالب زر کامل عیار خوب چھپے
	۹ ۱۲ ھ

تاریخ طبع دوبحرین از مورخ کامل منشی بھگواندیال صاحب عاقل الحینٹ مطبع ہذا

چون زر کامل دم شائع شدن — سکۂ شہرت زدہ در ہر دیار
خامۂ عاقل پے سالش نگاشت — اصلی و بہتر زر کامل عیار

۲۳ / ۱۳ / ھ

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ والمنۃ کہ ترجمۂ معیار الاشعار مُسمّی بہ زر کامل عیار جو اس سے پہلے مطبع نامی منشی نول کشور صاحب مین بمقام لکھنؤ طبع ہوا تھا اور اب مطبع منشی نول کشور واقع کانپور مین بسرپرستی امیر والا ہمم رئیس ستودہ شیم فرخندہ خو ملک التجار شہیرۂ امصار و دیار سعلی القاب عالی جناب منشی پراگ نراین صاحب بھارگو مالک مطبع دام اقبالہ بعد حسنِ خوبی بہ ہزاران خوش اسلوبی بماہ اکتوبر ۱۹۰۵ء بار اول طبع ہو کر شایع ہُوا فقط

رسالہ۔ عبارت قدیم اور انشاؤن کا طرز بنایا ہے۔
مخزن العلوم۔ قدیم ایک خزینہ علوم پر حسین۔ علم نحو۔ منطق۔ معانی۔ عروض ریاضی
الف لیلہ منظوم۔ چار جلد مین جلد اول تسلیم دہلوی و دوم و سوم از شایان لکھنوی و چہارم از منشی شادی لال ہر یک سخن گوئی کے ادستاد۔
مجموعہ قصص۔ شامل پانچ قصہ۔ (۱) قصہ سوداگر بچہ۔ ۲۔ قصہ ماہی گیر۔ ۳۔ قصہ عجمہ۔ ۴۔ قصہ منصور ۵ قصہ شاہ روم مختلف التصانیف۔
سنگاسن بتیسی منظوم۔ از منشی لکھن لال
چشمہ شیرین۔ قصہ شیرین فرہاد۔
جوگن نامہ۔ از میاں باطن اکبر آبادی
ایجاد رنگین۔ حکایات رنگین نصائح از میان سعادت یار خان رنگین دہلوی۔
پدماوت اُردو۔ از مولوی قاسم علی ترجمہ شعر بشہر پدماوت ملک محمد جائسی۔
ایضا۔ از عبرت عشرت
مثنوی گلزار نسیم۔ قصہ گل بکاولی از پنڈت دیا شنکر نسیم لکھنوی۔
فسانۂ عجائب منظوم۔ از منشی بھولا ناتھ

نلدمن۔ راجہ نل ودمن۔
ہدایۃ النظار۔ از مولوی ممتاز علی
مثنوی میر حسن دہلوی
شیرین خسرو باتصویر۔ از منشی گوبند پرشاد فضا مرحوم۔
بنجارہ نامہ۔ از میان نظیر اکبر آبادی
لیلی مجنون۔ میر تقی ہوس۔
بہار دانش منظوم۔ از تخلص طپش۔
مجموعہ قصہ سپاہی زادہ شامل بارہ قصہ ۱۔ قصہ سپاہی زادہ ۲ چہار باغ رنگین۔ ۳۔ قصہ محمود شاہ ۴۔ قصہ سوداگر بچہ ۵ عاشق کا جنازہ ۶۔ قاصد نامہ۔ ۷ ہنس نامہ ۸ تندرستی نامہ ۹ دکھ سکھ نامہ ۱۰ دولت نامہ ۱۱۔ بھو بچال نامہ ۱۲ رنگین نامہ
طلسم شایان داستان امیر حمزہ از منشی طوطا رام شایان۔
ترجمان عصمت منظوم۔ از منشی کریم بخش تخلص احقر۔
نالہ منظور منظوم۔ از سید منظور احمد
بکٹ کہانی۔ از الہی بخش
سراپاے تصویر غم۔ از منشی اشرف علی تخلص حسرت

فہرست کتب

قصہ ماہ رمضان - از عبد اللہ خان
قصہ قاضی جونپور - احمق و عقل کا امتحان

کتب قصص نظم درسی وغیرہ

مثنوی خسرو گل - معروف بہ خسرو نامہ از حضرت فرید الدین عطار -
مثنوی مخزن اسرار - از خواجہ نظامی گنجوی
شرح مثنوی مخزن اسرار مسمے بہ ظہور الاسرار از مولوی ظہور الحسن -
مثنوی لیلی مجنون - از خواجہ نظامی گنجوی -
سکندر نامہ کلان - جلی قلم مع فرہنگ از خواجہ نظامی گنجوی -
سکندر نامہ ایضا
ایضا - متوسط قلم مصنفہ ایضا
ایضا - خرد -
سکندر نامہ بحری - از خواجہ نظامی گنجوی
مثنوی یوسف زلیخاے جامی جلی قلم -
ایضا - بے مصرعہ -
تحفۃ الاحرار جامی - محشے از ملا عبد الرحمن جامی -
سبحۃ الاحرار جامی - حالات اولیا در مذاق تصوف ملا عبد الرحمن جامی -
مثنوی زلیخاے زلیخا ناظم ہردی
مثنوی مجنون خسرو -
مثنوی ہشت بہشت
مثنوی لیلی - ہاتفی -
مثنوی غنیمت مسمی بہ نیرنگ عشق از مولانا غنیمت -
مثنوی نشتر غم - از مولوی محمد مقیم
مثنوی زلالی -
مثنوی میر عبد الجلیل بگرامی -
مثنوی شکرستان خیال - مع خوان نعمت
مثنوی از ملا فوقی -
مثنوی زاد المسافرین از ملا حسین واعظ -
ترجیع بند خود رفتہ - از منشی بہاری لال خود رفتہ -
گلدستہ نعت سرور دری از مولوی جمیل الدین -
داستان عبرت افزا
سراپاے پری - از منشی ناصر علی
مقتول جفا - از حافظ امیر الدین -
نو طرز مرصع - از محمد عوض -
بستان حکمت - اردو انوار سہیلی از [illegible]ـد خان
اکسیر مقبول - از سید غلام حیدر خان بہادر